

319 030 0525 11:3		742392 10/10/69	
Date	No.	Date	No.

**STACKS**

CHECKED AT THE TIME  
ISSUE

TICKET



MAULANA AZAD LIBRARY  
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

**RULES:-**

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.





# LAW OF EVIDENCE

IN  
BRITISH INDIA,  
BEING A COMMENTARY IN HINDUSTANI  
ON  
THE INDIAN EVIDENCE ACT

(I OF 1872.)

AS AMENDED BY

THE INDIAN EVIDENCE ACT AMENDMENT ACT,  
(XVIII OF 1872.)

TOGETHER WITH

THE INDIAN OATHS ACT (X OF 1873.)

BY

SYED MAHMOOD,

OF LINCOLN'S INN, ESQUIRE, BARRISTER AT LAW,

ADVOCATE OF THE HIGH COURT, ALLAHABAD.

قانون شہادت مجریہ ہند

یعنی

۱۸۷۲ء سنہ ۱۸۷۲ ع

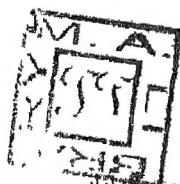
حسب ترمیم ایکٹ ۱۸۷۲ء سنہ ۱۸۷۲ ع

معا

قانون حلف مجریہ ہند

یعنی

ایکٹ ۱۸۷۳ء سنہ ۱۸۷۳ ع



سیک منکون

پرنسٹر آیت لا لکنؤ ان و ایڈووکیٹ ہائی کورٹ آلہ آباد

ALIGARH:

PRINTED AT THE INSTITUTE PRESS.

CHECKED

Date .....

1876.

۱۰ مہینہ حق تصنیف و ترجمہ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۲۷ ع ۱۸۲۷ ع ۱۸۲۷ ع ۱۸۲۷ ع



M.A.LIBRARY, A.M.U.



U8525

TO  
JOHN PEARSON ESQUIRE, Q. C.  
BENCHER OF LINCOLN'S INN,

THIS WORK IS,  
WITH KIND PERMISSION,  
INSCRIBED AS AN HUMBLE TOKEN  
OF  
SINCERE RESPECT AND GRATITUDE.

بجذاب

جان پیرسن اسکوائر — کیو . سی .

بینیچر آف لنکنز ان

اسی کتاب کو

ان کی عنایت آمیز اجازت سے

بطور دای تعظیم و احسان نندی کی ایک نیا و مستند نسخہ کے

ان کے نام سے معنون کیا



## دیباچہ

یہ کتاب اس غرض سے تالیف کی گئی ہے کہ وہ حاجت رفع ہو جو کہ وکلاء ضلع کو قانون شہادت مجریہ ہند کے میپائل سمجھنے میں پیش آتی ہے قانون شہادت گو کہ ہر حالت اور درجہ مقدمہ سے متعلق ہے اور ہر عدالت میں کارآمد ہے تاہم اُسکی ضرورت مقدمات ابتدائی میں سب سے زیادہ ہوتی ہے — حکام ہائی کورٹ اور نیز حکام پریوی کونسل اکثر اس امر کے شاکي ہوتے ہیں کہ بڑے بڑے مقدمات کی ترتیب عدالت ضلع میں نہایت ابتر ہوتی ہے اور شہادت مناسب طور پر اخل نہیں ہوتی — کبھی تو بیکار شہادت غیر متعلق مسل میں داخل ہو جاتی ہے اور کبھی عمدہ شہادت داخل ہونے سے رہ جاتی ہے — اس منجھکو اُمید ہے کہ میری اس ناچیز شرح سے اُن فرایض منصبی دورا کرنے میں مدد ملے جو کہ ضلع کی عدالتوں میں وکلاء اور ججز کام کو پیش آتی ہیں \*

علاوہ اس کے میں نے اس کتاب کو خاص کر اس نیت سے بھی لکھا ہے کہ اُن لوگوں کو جو قانون کو سیکھنا چاہتے ہیں ایک مشکل اہم حصہ قانون کے سیکھنے میں آسانی ہو — اس غرض کو حاصل کرنے کے لیے میں نے اکثر مقاموں میں جہاں اختصار آسانی ہو سکتا تھا سب کو گوارا کیا ہے \*

حتی الوسع جو مسئلہ قانونی بیان کیا گیا ہے اُس کی تائید نظائر کورٹ کلکتہ و مدراس و بمبئی و الہ آباد و نیز پریوی کونسل سے لے \*

اس کتاب کے آسانی کام میں آنے کے لیے مختلف قسم و قد کے دف مستعمل کیئے گئے جن کی وجہ سے متن دفعہ و تمثیلات و شرح اشیہ و حوالہ صاف الگ الگ دیکھائی دیتے ہیں \*

ایکٹ ہذا کی ترمیم کہیں کہیں حسب ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ کے عمل میں آئی ہے میں نے جہاں جہاں ترمیم ہوئی ہے وہاں متن ایکٹ میں حسب منشاء ترمیم عبارت تبدیل کر دی ہے اور بطور علامت کے حیثیت ترمیم شدہ کو مابین بریکٹ چھاپا ہے ہندسہ لگا کر حاشیہ پر حوالہ دیا ہے کہ کس دفعہ کے موافق ہوئی ہے اور خون اُس ایکٹ کو یہی تتمہ میں چھاپ دیا اس سے اُمید ہے کہ بہ نسبت اُور نستخوں ایکٹ ہذا کے چرم میں چھپی ہیں اس نسخہ سے کچھ زیادہ مدد ملے \*

قانون حلف یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ کے قانون شہادت ملا ہوا اور ہم مضمون ہے کہ میری شرح میں جہاں جہاں اُس کی حوالہ ہے اور چونکہ گواہوں کی شہادت لینے میں حلف لازم ہے لہذا اس ایکٹ کو بھی بغرض رفع دقت میں نے تتمہ میں چھاپ دیا اس کتاب کے لکھے میں میں نے اپنی ذاتی رائے کو بہت دیا ہے بلکہ نظر اس بات پر رکھی ہے کہ متحقق مسائل قانون میں لکھے جائیں اور اس غرض سے میں نے متن مندرجہ میں تصنیفات سے مدد لی ہے \*

ہینٹنوم۔ تیلر۔ ہیست۔ راسکو۔ اسٹارکی۔ نارٹن۔  
کننگہم \*

مگر سب سے زیادہ مدد منجیکو فیڈل صاحب کی عمدہ کتابوں سے شہادت سے ملی ہے جسکا شکریہ یہاں ادا کیا جاتا ہے \*

الہ آباد  
۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۷۶ ع

رائے  
سید



# قانون شہادت مجریہ ہند

ایکت نمبر ۱ بابت سنہ ۱۸۷۲ء

۱۳ ... ..

باب ۱ — متعلق ہونا واقعات کا

فصل ۱ — مراتب ابتدائی

صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۳	۱ — نام ایکٹ	...
"	حدود لفظ	...
۱۵	۲ — تفسیح قوانین	...
۱۸	۳ — تعریفات	...
۱۹	عدالت	...
"	واقعہ	...
"	اقسام واقعات	...
۲۲	فوائد تبدلات	...
۲۳	واقعہ متعلقہ	...
"	لفظ واقعہ متعلقہ کی تعریف	...
۲۳	واقعہ تفتیشی	...
۲۵	تقسیم واقعات	...
"	مقدمات میں دو قسم کے واقعات ہوتے ہیں	...
"	واقعات مقصود بالذات	...
"	واقعات مقصود بالعرض	...
۲۶	امور تنقیح طلب	...
۲۷	اقسام امور تنقیح طلب	...
۲۸	دستاویز	...
۲۹	شہادت	...

صفحہ	مضمون	صفحہ
۳۰	تعمیغ شہادت	...
۳۱	مستحضرہ تقسیم شہادت	...
۳۲	واقعہ کا اثبات	...
۳۳	واقعہ کا استرداد	...
۳۴	واقعہ غیر مدیتہ	...
۳۵	فرق مابین ثبوت و شہادت	...
۳۶	جواز قداس	...
۳۷	ازوم قداس	...
۳۸	ثبوت قطعی	...
۳۹	مذکر جہ مسودہ	...
۴۰	ت	...
۴۱	ف قباس	...
۴۲	م قیاس	...
۴۳	ت قطعی	...
۴۴	ف ثبوت قطعی	...
۴۵	ہت مابین ثبوت قطعی و مانع تدویر	...
۴۶	خالق	...

## فصل ۲ — واقعات کا متعلق

### مقدمہ ہونا

- ۱ — شہادت واقعہ تنقیدی اور واقعات معلوم کی
- ۲ — دی جا سکتی ہی
- ۳ — احکام ضابطہ دیوانی نسبت پیشی شہادت کے
- ۴ — تعلق ان واقعات کا جو جزو معاملہ ہوں
- ۵ — دفعہ ۶ و ۷ و ۹ و ۱۰ — ایک اصول پر



۳۳	...	۷۔ واقعات جو کہ نتیجہ یا وجہ یا باعث واقعہ
۳۶	...	تفتیش کے ہوں
۳۷	...	۸۔ وجہ تحریک یا طیارے یا عمل مابعد یا سابق
۳۸	...	واقعات متعلقہ ہیں
۳۹	...	عمل جسکا اثر اقبال کے برابر ہی
۴۰	...	ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع دفعہ ۱۷ کی تشریح
۴۱	...	دفعہ ۱۷۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کی تفسیرات
۴۲	...	سکوت کا اثر
۴۳	...	اگر اداے سون یا جزو زر قرضہ نسبت، قانون
۴۴	...	تعدادی کے
۴۵	...	دفعہ ۲۱۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع
۴۶	...	۹۔ واقعات جو تہید واقعات متعلقہ کے ہوں
۴۷	...	امور قابل لحاظ دوبارہ تجویز تعلق واقعات
۴۸	...	تہیدی
۴۹	...	۱۰۔ امور جو کہ کسی سازشی نے نسبت مقصد
۵۰	...	عام سازش کے کیئے یا کہہ ہوں
۵۱	...	امور قابل لحاظ دفعہ ۱۱
۵۲	...	۱۱۔ واقعات غیر متعلقہ متعلقہ کب ہو جاتے ہیں
۵۳	...	۱۲۔ واقعات مدد تعین مقدار ہرجہ
۵۴	...	۱۳۔ جب حق یا رسم کی بکشت ہو تو کیا کیا
۵۵	...	واقعات متعلقہ ہیں
۵۶	...	رسم کداہی
۵۷	...	شرایع جو از رسم
۵۸	...	رسم خلاف قانون
۵۹	...	رسم خلاف قاعدہ عام سانسٹر
۶۰	...	اقتسام رسوم اہل ہنوں
۶۱	...	مقدمہ ابراہیم بذمہ ابراہیم

۷۰	...	...	خزانہ ان کرنل اسکندر
۷۱	...	...	حق شفع اور اُسکے اقسام
۷۲	...	...	رسم خلاف شرع معتمدی قابل پابندی نہیں
۷۳	...	...	تشیلات مندرجہ منسوۃ ایکٹ ہذا
۷۴	...	...	فیصلجات مابین غیر اشخاص کے متعلق نہیں
۷۵	...	...	مجہدہ کسی حق یا رسم عام کی بحث ہو
۷۶	...	...	علیٰ ہذا القیاس رائے اور بیانات اشخاص
۷۷	...	...	رواج تجارتی
۷۸	...	...	احکام قوانین نسبت رسم و رواج
۷۹	...	...	مصول حقوق آسایش
۸۰	...	...	دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع
۸۱	...	...	لفظ بلا مزاحمت سے
۸۲	...	...	لفظ بطور آسایش
۸۳	...	...	لفظ بطور استحقاق
۸۴	...	...	لفظ بلا فصل
۸۵	...	...	لفظ راستہ
۸۶	...	...	لفظ مجبراً آب یا پانی کا فائدہ
۸۷	...	...	لفظ شی آسایش بطور اثبات یا سلب
۸۸	...	...	تشریح دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع
۸۹	...	...	لفظ دائم نہ رہنا
۹۰	...	...	لفظ مزاحمت
۹۱	...	...	لفظ مطلع ہونا
۹۲	...	...	تشیلات دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع
۹۳	...	...	دفعہ ۲۸ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع
۹۴	...	...	تشیلات دفعہ ۲۸ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع
۹۵	...	...	اعتات جن سے کہ حالت ذہنی یا جسمی ظاہر
۹۶	...	...	نوقی ہی واقعات متعلقہ نہیں

## صفحه

## مضمون

## رقعه

۹۱	...	۱۵ — واقعات جنسیہ کہ ارادی یا اتفاقی ہونا افعال
۹۲	...	کا معلوم ہو
۹۳	...	۱۶ — وجود سلسلہ کاروبار کب واقعہ متعلقہ ہی
۹۴	...	۱۷ — تعریف اقبال ..
۹۵	...	دوسری تعریف اقبال کی
۹۶	...	اقبال شہادت بواسطہ ہی اُسکی تمثیل
۹۷	...	اقسام اقبال
۹۸	...	دفعہ ۳۲۳ — ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ع
۹۹	...	اقبال دیوانی
۱۰۰	...	اقبال نوجوانی
۱۰۱	...	اقبال حافظہ نمای
۱۰۲	...	دفعہ ۲ ( الف ) ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع
۱۰۳	...	شرح
۱۰۴	...	قلمہ دفعہ ۲ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع ( ب )
۱۰۵	...	قلمہ دفعہ ۲ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع ( ج )
۱۰۶	...	شرح
۱۰۷	...	تشریحات دفعہ ۲ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع
۱۰۸	...	شرح
۱۰۹	...	قلمہ دفعہ ۲ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع ( ب )
۱۱۰	...	شرح
۱۱۱	...	قلمہ لہجہ قانون نسبت افعال تشریحی حافظہ
۱۱۲	...	نمای
۱۱۳	...	تمثیلات دفعہ ۲ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع
۱۱۴	...	۱۸ — اقوال فریق مقدمہ یا اُسکی مختار محاکم کا
۱۱۵	...	اقبال فریق مقدمہ بحسبیت دُستقامی
۱۱۶	...	اقبال استخاص تحقیق
۱۱۷	...	اقبال استخاص جنس کہ حق حاصل ہوا
۱۱۸	...	بیانات بزمانہ عدم حق داری غرض مؤثر نہیں

493

منقول

**Книга**

۱۲۲	...	...	میں مائع تقریر مخالف ہوتا ہے
۱۲۳	...	...	فرق مابین ثبوت قطعی اور مائع تقریر مخالف
۱۲۴	...	...	نوعیت مائع تقریر مخالف
			ابدال ہر صورت میں مائع تقریر مخالف
۱۲۵	...	...	نہیں ہے

## بیانات اُن اشخاص کے جو

گزارہی میں طلب نہیں ہو

سابقہ ہیں

سکتے ہیں

۳۱	بیانات اشخاص متوفی یا مفقود الذکر وغیرہ	...	...	...
۱۳۹	کن صورتوں میں قابل ادخال شہادت ہیں	...	...	...
۱۴۰	کن اشخاص کے بیان شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں	...	...	...
۱۴۱	جبکہ بیان متعلق وجہ و ذات ہو	...	...	...
۱۴۲	شرائط ادخال بیان وجہ و ذات	...	...	...
۱۴۳	جبکہ بیان یا داخلہ انشاء کاروبار معمولی میں کیا گیا ہو	...	...	...
۱۴۴	وجہ ادخال اس قسم کی شہادت کی	...	...	...
۱۴۵	امور جنسے وقعت اس قسم کی شہادت کی قائم ہو سکتی ہے	...	...	...
۱۴۶	جبکہ بیان مضر حق بیان کنندہ ہو	...	...	...
۱۴۷	داخلہ جات جو ظاہر میں مضر حق کتابت ہیں	...	...	...

۱۵۷	...	جب کہ بیان متعلق استحقاق عام یا رسم وغیرہ
۱۵۸	...	کے ہو
۱۶۰	...	اس قسم کی شہادت داخل ہونے کی شرط
"	...	جبکہ بیان متعلق و جردہ رشتہ داری ہو
"	...	شرایط داخل
"	...	جبکہ بیان مندرج ہو وصیت نامہ یا کسی اور
۱۶۱	...	نوشتہ میں
"	...	شرایط داخل
۱۶۲	...	مطابقت مابین ضمن ۵ و ضمن ۶ کے
"	...	مختلف مابین ضمن ۵ و ضمن ۶ کے
۱۶۳	...	جبکہ بیان متعلق معاملہ مذکورہ دفعہ ۱۳
"	...	ضمن الف ہو
"	...	شرایط داخل
"	...	جبکہ وہ بیان متعلق حالات یا خیالات کلی
۱۶۴	...	کے ہوں
۱۶۵	...	تشکیل مقدمہ ولایت
"	...	شجرہ متعلقہ دفعہ ۲۲
۱۶۶	...	۳۳ — اظہارات جو کسی مقدمہ سابق میں آئے
۱۶۷	...	میں ہوں تب قابل داخل ہیں
"	...	مطابقت شرائط مابین دفعہ ۲۲ و ۲۳
۱۶۸	...	شرایط جو اظہارات سابق کی شہادت میں داخل
"	...	ہونے کے لئے لازمی ہیں
۱۶۹	...	تصویع شرط اول مذکورہ بالا
۱۷۰	...	تصویع شرط دوم مذکورہ بالا
۱۷۱	...	تصویع شرط سوم مذکورہ بالا
"	...	و متعلقہ دفعہ ۲۳

## بیانات جو خاص حالات میں

۱۷۷ ...

...

## کیتے جائیں

۲۲ — داخلہ جات مندرجہ بہی حساب کب واقعہ متعلقہ ہوتے ہیں

...

۳۵ — داخلہ جات مندرجہ بہی یا رجسٹر سرکاری کب

۱۸۰ ...

...

قابل ادخال ہوتے ہیں

۱۸۲ ...

...

فرق مابین دفعہ ۲۵ و ضمن ۲ دفعہ ۳۲

۱۸۳ ...

...

## داخلہ مندرجہ کاغذات سرکاری

۱۸۳ ...

...

۳۶ — نقشہ جات قابل ادخال شہادت کب ہوتے ہیں

۱۸۶ ...

...

۳۷ — بیان نسبت واقعہ نوع عام مندرجہ ایکٹ یا

۱۸۸ ...

...

اشتہار سرکاری کب قابل ادخال شہادت ہی

۱۸۹ ...

...

گرت بہ ثبوت امور خانگی کیا اثر رکھتے ہیں

۳۸ — بیانات مندرجہ کتب قانونی

## بیان میں کس قدر ثابت کرنا

۱۹۰ ...

...

## چاہیئے

۳۹ — ایسے بیان کی جو جزد کسی گفتگو یا دستاویز

...

...

وغیرہ کا ہو کس قدر شہادت گذرانہی چاہیئے

## فیصلہ جات عدالت کس حال

۱۹۱ ...

...

## میں واقعہ متعلقہ ہیں

۴۰ — تجویز حکم یا ڈگری مصدرہ مقدمہ سابق

...

...

بغرض عارض نالش ثانی قابل ادخال ہی

۱۹۳ ...

...

متعلق دیوانی

...

...

مسئلہ امر تجویز شدہ اور اسکے اصول

## صفحہ

## مضمون

## دفعہ

شرائط جو عذر امر تجویز شدہ کے عارض ہونے  
کے لئے لازمی ہیں

۱۹۲ ...

## شرط اول حد اختیار عدالت

۱۹۵ ...

طریقہ اختیار عدالت کے قرار دینے کا  
تبعیت اُن مقدموں کی جنکو عدالت دیوانی  
سے سکتی ہے

## شرط دوم تجویز خاص امر

## متنازعہ فیہ مقصود بالذات

۱۹۸ ...

کے ہو

## شرط سوم یعنی فریقین وہی

۲۰۳ ...

ہوں یا اُنکے قائم مقام

## شرط چہارم یعنی یہہ کہ

## تجویز متعلق ہو اُس شی

سے جس سے کہ فیصلہ سابق

۲۰۶ ...

متعلق ہو

۲۱۱ ...

فیصلہ جات عدالت ملک غیر

۲۱۲ ...

وجوہات ناجوازی فیصلہ جات ملک غیر

۲۱۳ ...

فیصلہ جات دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۵۹ ع

۲۱۳ ...

فیصلہ جات عدالت فوجداری مائع تجویز آئندہ

۲۱۴ ...

اتحاد شرائط مابین مقدمات فوجداری و دیوانی

۲۱ - تجویزات بمقدمات عطلے پرویت یا ازواج

۲۱۷ ...

یا این مولتی یا دیوالیہ

صفحہ مضنون دفعہ

۲۲۱	...	...	پروہیت
۲	...	...	مقدمات متعلقہ از دواج
۲۲۲	...	...	ایڈمرلٹی
۲	...	...	متعلقہ دیوالیہ
۲	...	...	تجویز بمقدمہ کنہیا لعل بنام رادھا چرنو
۲۲۹	...	...	۲۲ - فیصلہ جات وغیرہ مابین اشخاص ثالث کب متعلق ہیں
۲۳۱	...	...	۲۳ - کون سے فیصلہ جات وغیرہ متعلق نہیں ہوتے
۲۳۷	...	...	۲۴ - قریب یا سازش یا عدم اختیاری عدالت ثابت کی جاسکتی ہے

وجہ اول یعنی عدم اختیار عدالت

۲۳۹	...	...	مقدمہ مات قابل سماعت
۲۴۰	...	...	مقدمات ناقابل سماعت
۲۴۲	...	...	کون سے مقدمات قابل سماعت دیوانی کے ہیں اور کون سے قابل سماعت مل کے ہیں

وجہ دوم یعنی قریب یا سازش

۲۴۳	...	...	تعریف قریب دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع
۲۴۵	...	...	تشیلات دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع
۲۴۶	...	...	تعریف سازش

رے اشخاص غیر کی کس صورت میں واقعہ متعلقہ

۲۴۷	...	...	ہی
-----	-----	-----	----



## صفحہ مضمون دفعہ

۲۵۰	...	۳۵ — رائے ماموین
۲۵۱	...	مامور کسکو کہتے ہیں
۲۵۲	...	قانون ملک غیر و علم و ہنر و شناخت دستخط
۲۵۳	...	کسکو کہتے ہیں
۲۵۴	...	۳۶ — واقعات مرید یا مغایر رائے ماموین
۲۵۵	...	۳۷ — رائے نسبت دستخط کے
۲۵۶	...	۳۸ — رائے نسبت رسم عام یا حق عام کب واقعہ متعلقہ ہی
۲۵۷	...	۳۹ — رائے نسبت دستورات و عقاید وغیرہ کب واقعہ متعلقہ ہیں
۲۵۸	...	۵۰ — رائے نسبت رشتہ داری کب واقعہ متعلقہ ہی
۲۵۹	...	۵۱ — وجوہ جنہو کہ رائے یہی ہی کب واقعہ متعلقہ ہیں

### چال چلن کن صورتوں میں

۲۶۳	...	واقعہ متعلقہ ہی
۲۶۴	...	۵۲ — مقدمات دیوانی میں چال چلن اشخاص واقعہ متعلقہ نہیں ہی بجز خاص صورت کے
۲۶۵	...	۵۳ — مقدمات فوجداری میں چال چلن سابق واقعہ متعلقہ ہی
۲۶۶	...	۵۴ — مقدمات فوجداری میں سزا دہی سابق مقدمات واقعہ متعلقہ ہی لیکن بد چلانی سابق مقدمات واقعہ متعلقہ نہیں ہی بجز بطور حوالگی
۲۶۷	...	۵۵ — جبکہ چال چلن سواثر تجویز مقدار زر درجہ ہو
۲۶۸	...	افسام مقدمات جن سے یہ دفعہ متعلق ہی
۲۶۹	...	شہرت و خاصہ طبیعت کسکو کہتے ہیں

۲۷۱ ...

## باب ۲ ثبوت

## فصل ۳ واقعات جنکا

## ثبوت ضروری نہیں ہے

۵۶ — واقعات • مسلمہ عدالت کے ثابت کرنے کی

۲۷۱ ...

ضرورت نہیں

۲۷۲ ...

۵۷ — واقعات جنکا تسلیم کرنا عدالت پر لازمی ہے

۲۷۷ ...

۵۸ — واقعات مسلمہ فریقین

۲۸۰ ...

## فصل ۴ شہادت زبانی

۲۸۱ ...

۵۹ — انبات واقعات بذریعہ شہادت لسانی

۲۸۱ ...

۶۰ — شہادت لسانی بلا واسطہ ہونی چاہیئے

۲۸۳

## فصل ۵ شہادت دستاویزی

۲۸۴ ...

۶۱ — انبات مضامین دستاویزات

۲۸۵ ...

۶۲ — شہادت اصلی کسکو کہتے ہیں

۲۸۶ ...

اقسام طریقہ تحریر دستاویزات

۲۸۷ ...

۶۳ — شہادت نقلی کسکو کہتے ہیں

۲۹۰ ...

۶۴ — انبات دستاویزات بذریعہ شہادت اصلی

۶۵ — وہ صورتیں جن میں کہ دستاویزات کی شہادت

۲۹۲ ...

نقلی گذر سکتی ہے

۲۹۵ ...

شجرہ متعلقہ دفعہ ۶۵

۶۶ — قواعد نسبت دینے اطلاع قانونی واسطے پیشی

۲۹۸ ...

دستاویزات

۳۰۰ ...

۶۷ — بدعت نسبت دستخط کاغذ دستاویز بدعت شدہ

## صفحہ

## مضمون

## صفحہ

۳۰۱	...	۶۸ — ثبوت تکمیل دستاویزات جنہر گواہی ہونی	...
۳۰۲	...	قانوناً لازمی ہے	...
۳۰۳	...	۶۹ — ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ نہ ملیں	...
۳۰۴	...	۷۰ — ابدال فریق دستاویز نسبت اُسکی تکمیل کے	...
۳۰۵	...	۷۱ — ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ تکمیل دستاویز سے	...
۳۰۶	...	منکر ہو	...
۳۰۷	...	۷۲ — ثبوت دستاویزات جن پر گواہی ہونی قانوناً	...
۳۰۸	...	لازمی نہیں	...
۳۰۹	...	۷۳ — خطوط کا مقابلہ	...
۳۱۰	...	سرکاری دستاویزات	...
۳۱۱	...	۷۴ — دستاویزات سرکاری	...
۳۱۲	...	۷۵ — دستاویزات خانگی	...
۳۱۳	...	۷۶ — دستاویزات سرکاری کی نقول مصدقہ	...
۳۱۴	...	احکام ضوابط دیوانی و فوجداری نسبت عطاے	...
۳۱۵	...	نقول	...
۳۱۶	...	۷۷ — نقول مصدقہ دستاویزات سرکاری داخل ہو سکتی	...
۳۱۷	...	ہیں	...
۳۱۸	...	۷۸ — دیگر دستاویزات سرکاری کا طریقہ ثبوت	...
۳۱۹	...	قیاسات نسبت دستاویزات کے	...
۳۲۰	...	۷۹ — قیاس نسبت صحت نقول مصدقہ	...
۳۲۱	...	۸۰ — قیاس نسبت شہادت کے جو مسل میں	...
۳۲۲	...	تتحریر ہو کر رکھی گئی ہو	...
۳۲۳	...	۸۱ — قیاس نسبت گزٹوں کے	...
۳۲۴	...	۸۲ — قیاس اُن دستاویزات کی نسبت جو افغانستان	...
۳۲۵	...	میں بغیر ثبوت مہر یا دستخط قابل ادخال	...
۳۲۶	...	ہیں	...

## صفحہ

## مضمون

## صفحہ

۳۱۹	...	۸۳ — ثبوت نقشہ جات جو کسی خاص غرض کے
	...	لیئے طیار کیئے گئے ہوں
۳۲۰	...	۸۴ — قیاس نسبت مجموعہ ہائے قانون یا نظائر
	...	مقدمات منفصلہ
۳۲۱	...	۸۵ — قیاس نسبت مختار نامہ کے
	...	۸۶ — قیاس نسبت نقول مصدقہ مسل عدالت ہائے
	...	ملک غیر
۳۲۲	...	۸۷ — قیاس نسبت کتابوں اور نقشہ جات کے
۳۲۳	...	۸۸ — قیاس نسبت خبر تاریخی
	...	نسبت معاویہ عکسی
	...	۸۹ — قیاس نسبت تکمیل اُن دستاویزات کے جو
۳۲۴	...	پیش نہیں ہوئیں
	...	۹۰ — دستاویزات جو تیس برس سے پہلے کی ہوں

## فصل ۶ نامنظوری شہادت

## زبانی کی بمقابلہ شہادت

## دستاویزی کے

۳۲۸	...	۹۱ — شہادت نسبت شرایط معاہد تحریری
	...	۹۲ — خارج کرنا شہادت کا نسبت اقرار لسانی کے
۳۳۵	...	۹۳ — خارج کرنا شہادت کا جس سے توضیح دستاویز
۳۳۵	...	مہم کی ہونی ہو
۳۳۷	...	نسبت ابہام جلی
	...	نسبت ابہام خفی
	...	۹۴ — خارج کرنا ایسی شہادت کا جس سے مضمون
	...	دستاویز واقعات غیر سے متعلق ہو جاوے
۳۳۸	...	ترق مابین دفعہ ۹۲ و ۹۳

۳۳۹	...	۹۵ — شہادت جس سے دستاویز کے معنی کا تعلق واقعات موجودہ سے ظاہر ہو
۳۵۰	...	۹۶ — شہادت نسبت تخصیص تعلق مضمون دستاویز جبکہ وہ مضمون چند اشخاص یا اشیاء میں سے صرف ایک سے متعلق ہو سکتا ہی
۳۵۱	...	۹۷ شہادت نسبت تعلق مضمون دستاویز جبکہ اُسکی عبارت نو قسم کے واقعات میں سے کلیۃً کسی سے متعلق نہیں ہو سکتی
۳۵۲	...	۹۸ — شہادت نسبت حروف غیر مفہوم وغیرہ
۳۵۳	...	۹۹ — دستاویز کے مضمون کے خلاف شہادت دینے کا گس کو منصب ہی
۳۵۴	...	۱۰۰ — پختالی احکام قانون ذرائع مجربہ ہند

### باب ۳

#### شہادت کا پیش کرنا اور

۳۵۴	...	...	اُسکی تاثیر
-----	-----	-----	-------------

#### فصل ۷ بار ثبوت

۳۵۵	...	...	۱۰۱ — بار ثبوت کی تعریف
۳۵۶	...	...	أصول جسیہ بار ثبوت مبنی ہی
۳۵۸	...	...	تصریح پڑنے بار ثبوت کی
۳۵۹	...	...	۱۰۲ — کسیہ بار ثبوت ہوتا ہی
۳۶۰	...	...	بار ثبوت کی علامت
۳۶۱	...	...	ألتنا بار ثبوت کا
۳۶۲	...	...	ألتنا بار ثبوت کا بوجہ اذیل کے
۳۶۲	...	...	ألتنا بار ثبوت کا بوجہ قیاس کے
۳۶۲	...	...	اقسام قیاسات

صفحہ	مضمون	صفحہ
۳۶۳	اقسام قیاسات قانونی	...
۳۶۴	قیاس قطعی	...
۳۶۵	قیاسات غیر قطعی	...
۳۶۶	قیاسات واقعاتی	...
۳۶۷	شجرہ اقسام قیاسات	...
۳۶۸	نظائر متعلق جنہیں کہ قیاس کی وجہ سے	...
۳۶۹	بار ثبوت اُلْت گیا	...
۳۷۰	بار ثبوت فریب و سازش	...
۳۷۱	بار ثبوت نسبت دباو ناجائز یا جبر کے	...
۳۷۲	بار ثبوت نسبت مقدمہ کے مابین مبعوث	...
۳۷۳	ہونے کے	...
۳۷۴	بار ثبوت نسبت مقدار زر ٹھکانہ بمقدمت شفع	...
۳۷۵	قیاس قانونی نسبت مشترک ہونے جائداد اہل	...
۳۷۶	ہنود کے	...
۳۷۷	بار ثبوت نسبت منقسم ہونے جائداد ہنود کے	...
۳۷۸	قیاس قانونی نسبت عدم اعتبار نسبت انتقال	...
۳۷۹	جائداد کے	...
۳۸۰	بار ثبوت بمقدمات اضافہ و تخفیف لگان	...
۳۸۱	قیاس بحق درستی کارروائی ہائے عدالت	...
۳۸۲	بار ثبوت بمقدمات اجرائے دگری	...
۳۸۳	اُلْتنا بار ثبوت کا بوجہ قیاسات واقعاتی	...
۳۸۴	۱۳- بار ثبوت نسبت واقعہ خاص کے	...
۳۸۵	قیاس بحق درستی حالت ظاہری اشیاء کے	...
۳۸۶	بار ثبوت نسبت اقبالات کے	...
۳۸۷	۱۴- بار ثبوت نسبت ایسے واقعہ کے جس سے	...
۳۸۸	شہادت قابل ادخال ہو جاوے	...
۳۸۹	۱۵- بار ثبوت اس امر کا کہ مقدمہ متعلق مستثنیات	...
۳۹۰	...	...

صفحہ	مضمون	دفعہ
۳۷۷ ...	بار ثبوت ایسے واقعہ کا جو خصوصاً علم میں ہو	۱۰۶ —
۳۷۹ ...	بار ثبوت وفات ایسے شخص کے جو تیس برس کے اندر زندہ ہو	۱۰۷ —
...	...	...
...	بار ثبوت وفات ایسے شخص کے جس کی سائنس سے کچھ خبر نہ ملی ہو	۱۰۸ —
۳۸۱ ...	بار ثبوت نسبت شراکت کرایہ داری و گڈ شنگی	۱۰۹ —
۳۸۳ ...	بار ثبوت نسبت ملکیت شی مقدوفہ	۱۱۰ —
...	مقدمات مقابضت حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۲	...
۳۸۴ ...	سنہ ۱۸۵۹ ع	...
...	دفعہ ۱۵ — ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۵۹ ع	...
...	قبضہ جو کہ فریباً و جبراً حاصل کیا گیا ہو	...
...	قیاس ملکیت نہیں پیدا کرتا اور موثر بار	...
۳۸۵ ...	ثبوت نہیں ہی	...
...	بار ثبوت نیک نیتی ایسے معاملہ کا جو	۱۱۱ —
۳۸۶ ...	معتد علیہ کے ساتھ کیا گیا ہو	...
۳۸۸ ...	ولادت بایم ازواج ثبوت قطعی صحت نسب	۱۱۲ —
۳۹۰ ...	ثبوت تفویض ملک	۱۱۳ —
...	عدالت کو بعض واقعات کا وجود قیاس کر لینا	۱۱۴ —
...	جائز ہی	...

## فصل ۸ موانع تقریر مخالف

۳۹۶ ...	...	۱۱۵ — موانع تقریر مخالف
۳۹۷ ...	...	موانع تقریر مخالف کے مادیق آنے کی شرائط
۳۹۹ ...	...	موانع تقریر مخالف بوجہ ترک قول و فعل
۴۰۲ ...	...	موانع تقریر مخالف بوجہ معاملات اسم فرضی
...	...	احکام قانون نسبت خریداری اسم فرضی
...	...	کل شرائط موانع تقریر مخالف کا مادیق آنا
۴۰۳ ...	...	ضرور ہی ورنہ کچھ اثر نہیں پیدا ہوتا

دفعہ مضمون صفحہ

۱۱۶ —	مانع تقریر مختلف بمقابلہ کرایہ دار وغیرہ	۳۰۷ ...
۱۱۷ —	مانع تقریر مختلف بمقابلہ سکارنے والا	
	و لیسنس دار	۳۱۰ ...

## فصل ۹ گواہ

۱۱۸ —	کون معجز گواہی دینے کے ہیں	...
۱۱۹ —	گونگا گواہ	۳۱۳ ...
۱۲۰ —	گواہی زوجین بمقابلہ یکدگر جایز ہی	...
۱۲۱ —	گواہی چچ اور مجسٹریٹ	۳۱۴ ...
۱۲۲ —	اطلاع بایام ازدواج	۳۱۵ ...
۱۲۳ —	شہادت نسبت امورات سلطنت	۳۱۷ ...
۱۲۴ —	اطلاع عہدہ دار سرکاری	۳۱۸ ...
۱۲۵ —	اطلاع نسبت ارتکاب جرم	...
۱۲۶ —	اطلاع بحیثیت پیشہ وری	۳۱۹ ...
۱۲۷ —	تعلق دفعہ ۱۲۷ مترجمان وغیرہ سے	۳۲۳ ...
۱۲۸ —	شہادت ممنوع مرضی کے دینے سے حق اخفا	
	زائل نہیں ہوتا	...
۱۲۹ —	امور راز داری جو مستشار قانونی سے کہے گئے ہوں	۳۲۴ ...
۱۳۰ —	پیشی قبالتجات مملوکہ گواہ	۳۲۵ ...
۱۳۱ —	پیشی اُن دستاویزات مقبوضہ گواہ کی جنکے پیش کرنے سے شخص دیگر انکار کر سکتا	۳۲۶ ...
۱۳۲ —	غیر متعذری گواہ سوالات مستوجب افشاء جرم سے	...
۱۳۳ —	گواہی شریک جرم	۳۲۸ ...
۱۳۴ —	تعداد گواہان	۳۲۹ ...
دفعہ ۳۵۹ —	ایکت ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء	۳۳۰ ...



۳۳۱ ...

## فصل ۱۰ اظہار گواہان

۳۳۱ ...

۱۳۵ — ترتیب پیشی و اظہارات گواہان

۳۳۲ ...

۱۳۶ — تجویز نسبت قابل ادخال ہونے شہادت کے

۳۳۵ ...

ذمہ حاکم ہی

۳۳۵ ...

۱۳۷ — سوال فریق اول

۳۳۵ ...

سوال فریق ثانی

۳۳۵ ...

سوال مکرر فریق اول

۳۳۶ ...

۱۳۸ — ترتیب سوالات و غرض سوال مکرر فریق اول

۳۳۶ ...

مقصد سوال فریق اول

۳۳۷ ...

مقصد سوال جرح

۳۳۷ ...

و ثبوت سوال جرح

۳۳۷ ...

مقصد سوال مکرر فریق اول

۳۳۸ ...

۱۳۹ — سوالات جرح اُس شخص سے جو بغرض پیش

۳۳۸ ...

کرنے دستاویز کے طالب ہوا ہو

۳۳۸ ...

۱۴۰ — گواہ چال چلن

۳۳۹ ...

۱۴۱ — سوال موصول الی المقصود

۳۳۹ ...

۱۴۲ — سوالات ہدایتی کب نہیں کیئے جاسکتے

۳۴۰ ...

۱۴۳ — سوالات ہدایتی کب کیئے جاسکتے ہیں

۳۴۱ ...

۳۴۴ — اظہار گواہ نسبت مضمون دستاویزات

۳۴۳ ...

۱۴۵ — سوالات جرح نسبت بیانات سابقہ جو تحریر

۳۴۳ ...

میں کیئے گئے ہوں

۳۴۵ ...

۱۴۶ — کونسے سوالات جرح جائز ہیں

۳۴۵ ...

۱۴۷ — گواہ سوال کے جواب دینے پر کب مجبور ہی

۳۴۵ ...

۱۴۸ — اختیار عدالت نسبت جواز سوال و مجبوری

۳۴۸ ...

گواہ جواب دینے پر

۳۴۸ ...

۱۴۹ — ناجوازی سوالات نامعقول

## صفحہ

## مضامین

## دفعہ

۲۳۹	...	۱۵۰ — ضابطہ عدالت ایسی صورت میں کہ جب سوال بلا وجہ معقول پوچھا جائے
۲۵۰	...	۱۵۱ — سوالات فحش و تہنک آمیز
۲۵۱	...	۱۵۲ — سوالات موجب رنج و توہین
۲۵۱	...	۱۵۳ — تخریب شہادت جو بغرض تکذیب جہالت متعلق صداقت گواہ پیس کی جاوے
۲۵۲	...	۱۵۴ — سوالات فریق مقدمہ خود اپنے گواہ سے
۲۵۳	...	۱۵۵ — اعتراض گواہ کی معتبری پر
۲۵۷	...	۱۵۶ — سوالات موید بیان گواہ نسبت واقعہ متعلق
۱۵۸	...	۱۵۷ — بیانات سابق گواہ کے بغرض تائید اظہار
۲۵۹	...	۱۵۸ — امور قابل ادخال نسبت بیانات دفعہ ۳۲ و ۳۳
۲۶۰	...	۱۵۹ — تازہ کرنا یاد کا
۲۶۰	...	کب گواہ نقل دستاویز بغرض تازہ کرنے یاد کے مستعمل کر سکتا ہی
۲۶۱	...	۱۶۰ — شہادت نسبت واقعہ مندرجہ دستاویز متذکرہ دفعہ ۱۵۹
۲۶۱	...	۱۶۱ — استحقاق فریق مظالم نسبت تحریر کے جو بغرض تازگی یاد مستعمل ہوئی ہو
۲۶۲	...	۱۶۲ — پیشی دستاویزات
۲۶۳	...	ترجمہ دستاویزات
۲۶۳	...	۱۶۳ — شہادت میں داخل کرنا دستاویزات طلب شدہ کا
۲۶۴	...	۱۶۴ — ممنوع الادخال ہونا اُن دستاویزات کا جنکی پیشی سے انکار ہی
۲۶۵	...	۱۶۵ — اختیار عدالت نسبت سوالات و طلبی دستاویزات
۲۶۷	...	۱۶۶ — اختیار چوری و اسیران نسبت سوالات

## فصل ۱۱ اقبال بیجا اور نامنظوری شہادت

- ۱۰۶۷ — ممانعت نسبت تجویز جدید معض بر بندہ  
۳۶۷ ... نا مناسب اخراج یا ادخال شہادت  
... شہرجات مطالب قانون شہادت

### تتمہ جات

ایکت ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

ایکت ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع

## منحقات

### جزر نظائر کے حوالوں میں مستعمل ہوئے ہیں

ویکلی — سے مراد وہ نظائر ہفتہ وار ہیں جو کہ بالانتظام  
مسٹر سدرلینڈ کے کلکتہ ہائی کورٹ کے اور نیز  
پریوی کونسل کے چہیتے ہیں اور جسکو ویکلی  
ریپورٹر کہتے ہیں \*

دیوانی — سے مراد وہ جزو ویکلی ریپورٹر و بینک لارپورٹ  
ہی جس میں دیوانی کی نظائریں چھپتی  
ہیں اور جسکی ہر جلد میں علیحدہ صفحے  
ہیں \*

مورزانڈین اپیل — سے مراد وہ نظائر پریوی کونسل ہیں جو  
مور صاحب کے اہتمام سے چھپا کرتی تھیں  
مگر سنہ ۱۸۷۲ ع میں بند ہو گئیں \*

انڈین اپیل — سے مراد وہ نظائر مراد ہیں جو کہ مکفرسن صاحب  
کے اہتمام سے بچالے مورزانڈین اپیل کے اب  
نکلتے ہیں \*

سدرلینڈ پریوی کونسل اپیل — سے مراد وہ مجموعہ فیصلہ جات پریوی کونسل  
مراد ہی جو سدرلینڈ صاحب نے جمع  
کر کے چھاپا ہے \*

## بنگال

— سے وہ نظائر مراد ہیں جو کہ بہت کم گورنمنٹ  
ہائی کورٹ کے نظائر سالانہ چپا کرتی تھیں  
اور جس کی جگہ اب انڈین لاپورٹ جاری  
ہوئی ہے \*

— انڈین لاپورٹ — سے مراد وہ نظائر ہیں جو کہ بہت کم گورنمنٹ  
ہند پریوی کونسل و ہائی کورٹ ہائے ٹکٹہ  
و مدراس و بمبئی و الہ آباد کی چھٹی  
ہیں \*

## فوجداری

— سے مراد وہ جزو ویٹلی رپورٹ و بنگال  
لاپورٹ ہی جس میں فوجداری کی  
نظائریں چھٹی ہیں اور جس کی ہر جلد  
میں علیحدہ صفحہ ہیں \*

## ابتدائی

— سے مراد وہ جزو ویٹلی رپورٹ اور بنگال  
لاپورٹ ہی جس میں ہائی کورٹ بنگالہ  
کے ابتدائی فیصلجات چھتے ہیں اور  
جسکی ہر جلد میں علیحدہ صفحہ ہیں \*

## فہرست نظام

نظام      صفحہ      نام      صفحہ

### الف

۴۰۹	ایزاعیم	۷۰	ایزاعیم	۴۰۹	ایزاعیم
۱۹۸	ایزاعیم	۲۰۹	ایزاعیم	۱۹۸	ایزاعیم
۱۹۹	ایزاعیم	۳۶۶	ایزاعیم	۱۹۹	ایزاعیم
۲۲۰	ایزاعیم	۲۶۲	ایزاعیم	۲۲۰	ایزاعیم
۲۰۸	ایزاعیم	۲۹۰	ایزاعیم	۲۰۸	ایزاعیم
۴۰۶	ایزاعیم	۳۶۷	ایزاعیم	۴۰۶	ایزاعیم
۷۲۰	ایزاعیم	۳۸۰	ایزاعیم	۷۲۰	ایزاعیم
۱۰۲	ایزاعیم	۳۶۸ و ۶۹	ایزاعیم	۱۰۲	ایزاعیم
۱۲۰	ایزاعیم	۳۲۱	ایزاعیم	۱۲۰	ایزاعیم
۱۷۹	ایزاعیم	۳۲۷	ایزاعیم	۱۷۹	ایزاعیم
	ایزاعیم	۱۲۱	ایزاعیم		ایزاعیم
۲۶۶	ایزاعیم	۳۶۶	ایزاعیم	۲۶۶	ایزاعیم

### ب

۱۷۹	ایزاعیم	۱۷۹	ایزاعیم	۱۷۹	ایزاعیم
۴۰۵	ایزاعیم	۴۰۵	ایزاعیم	۴۰۵	ایزاعیم
۳۰۸	ایزاعیم	۳۰۸	ایزاعیم	۳۰۸	ایزاعیم
۲۶۷	ایزاعیم	۲۶۷	ایزاعیم	۲۶۷	ایزاعیم
۳۷۳	ایزاعیم	۳۷۳	ایزاعیم	۳۷۳	ایزاعیم
۲۱۲	ایزاعیم	۲۱۲	ایزاعیم	۲۱۲	ایزاعیم
۲۷۹	ایزاعیم	۲۷۹	ایزاعیم	۲۷۹	ایزاعیم
۳۶۸	ایزاعیم	۳۶۸	ایزاعیم	۳۶۸	ایزاعیم
۴۳۵	ایزاعیم	۴۳۵	ایزاعیم	۴۳۵	ایزاعیم

نام	صفحه	نام	صفحه
شیشیری دیبی بنام جائیداد سده ۲۰۷	۲۰۷	بهرگوانداس بنام ارج سنگه ۰۰۰ ۲-۲	۲-۲
بهری رام ناتھ رام بنام کچراستمرکیناٹال	۲۰۷	بهرانی پورشان بنام اچیدن ۰۰۰ ۲-۲	۲-۲
ایسوسی ایشن ۲۱۶	۲۱۶	بهراسنگه بنام براج سنگه ۰۰۰ ۱۸۳	۱۸۳
نارسی داس بنام بهول چند ۰۰۰ ۷۲	۷۲	بهری چندر بنام راج کماریکریتی ۱۸۶	۱۸۶
بنام سنگه ۰۰۰ ۱۰۱	۱۰۱	بهری رام سنگه بنام بهیہ اگر سنگه ۶۶	۶۶
بنام لال بنام جمس رلاٹک ۲۹۷	۲۹۷	بی بی نقی سوز بنام بکاس ۰۰۰ ۲۷۸	۲۷۸
بنام لال بنام جے فرانک ۳۶۹	۳۶۹	بیجنا تھو رے بنام ارج تشوریکریتی ۲۳۶	۲۳۶
بنام لال بنام هربنس نراین ۳۶۷	۳۶۷	بیجنا تھو رے بنام لاله سیکل پورشان ۲۳۲	۲۳۲
بنام لال بنام او میش چندر ۱۰۲	۱۰۲	بیجی پورشان بنام مان سنگه ۰۰۰ ۲۰۲	۲۰۲
بنام لال بنام رام لال ۱۲۱	۱۲۱	بیجی ساھو بنام کالی پورشان ۰۰۰ ۷۸	۷۸
۳۷۸ و ۱۲۶ و		۷۹ و	
بھگوان داس بنام بالگر بند سنگه ۶۷	۶۷	بیجی سادھب بنام تھاکر داس ۰۰۰ ۲۰۹	۲۰۹

## ب

بنام لال پھل بنام سوبی متی دبا	۳۷۳	بنام لال پھل بنام سوبی متی دبا	۳۷۳
بنام رام پت ۱۵۶	۱۵۶	بنام لال پھل بنام سوبی متی دبا	۳۷۳
بنام موٹی چند مانک ۳۷۸	۳۷۸	بنام لال پھل بنام سوبی متی دبا	۳۷۳
بنام متھو رے مار ۳۶۸	۳۶۸	بنام لال پھل بنام سوبی متی دبا	۳۷۳
بنام رفعت بی بی ۲۰۶	۲۰۶	بنام لال پھل بنام سوبی متی دبا	۳۷۳
بنام کھلاس چندر پال ۲۱۰	۲۱۰	بنام لال پھل بنام سوبی متی دبا	۳۷۳
بنام سرکار ۳۶۷	۳۶۷	بنام لال پھل بنام سوبی متی دبا	۳۷۳
بنام بشیشر سنگه ۳۸۱	۳۸۱	بنام لال پھل بنام سوبی متی دبا	۳۷۳

## د

تارا چندر کھوس بنام سدهتو سیونگ	۳۸۶	تکرودین تیراری بنام ڈراب سید علی	۳۸۸
بنام اچاچ ۳۸۶	۳۸۶	تکرودین تیراری بنام ڈراب سید علی	۳۸۸
بنام انند چندر ۰۰۰ ۲۰۶	۲۰۶	تکرودین تیراری بنام ڈراب سید علی	۳۸۸
بنام سردار سندی	۲۱۷	تکرودین تیراری بنام ڈراب سید علی	۳۸۸

نام صفحہ نام صفحہ

### ب

تاسن سی تی بنام اربھ ناتھ ۳۶۹ ڈھکرائی داسی بنام بشیش مکرجی ۴۷۷

### ج

جان پروڈیل بنام اے سی کرے چورنی بی بی بنام عیان اللہ ۴۷۹  
 تھپائی گوری ۴۳۷ جونا جتی بنام کیش لال گھوس ۳۸  
 چان کار بنام نذر مٹھو ۱۸۶ جوالا بخش بنام دھرم سنگھ ۳۸۳  
 چندر ناتھ بنام شمس النساء بیگم ۳۶۶ جودھا نڈور بنام یادو بیج ناتھ ۴۷۹  
 جسونت سنگھ بنام چیت سنگھ ۳۳۰ جی چندر بنام رام چرن ۲۲۰  
 ۳۹۰ جیکش سنگھ بنام ڈھاکر داس ۷۱  
 جیگربند سہاے بنام مہتاب نورو ۲۰۵  
 جگداسا بنام چندر دیز بخش ۳۶۷ جیمس دل بنام ادر گھوس ۴۷۷  
 چکر ناتھ بنام جی درگا داس ۷۸ ۵۵ نرائن بنام شیخ تراجن ۲۰۷  
 جگدرن بنام کسری چندر ۳۲۱ جے نرائن بنام خادم بیانی داسی ۲۰۹

### چ

چھو پاسون بنام پھلوان راے ۷۱ چندر ناتھ بنام رام سندرسواما ۳۸۵  
 چندر سنگھ بنام پیارے موہن ۱۲۶ چندر ناتھ بنام جگندر ناتھ ۳۰۶  
 چندر شکر چندر دھری  
 ویکلی دیپ بنام درگندر ادیب ۱۹۸ برج اللہ بنام راجہ گرسہاے ۷۱  
 چندر کٹھ بنام پیارے موہن دت ۲۰۷ چندر دھری  
 ۰ دیبی پرشاد بنام درگت سنگھ ۳۶۲  
 چکر پتی بنام بہاری موہن دت ۳۹۸ چوڑے بنام درگا ۱۱۷

### ح

حسین علی بنام اکبر علی ۱۱۸

### خ

خدیجہ بی بی بنام صقر علی ۲۰۱ خواجه بنام راے جان خانم ۲۸۹  
 خواجه عبداللہ بنام گورمتی دیپ ۴۷۹ ہدایت اللہ





صفحہ	نام	صفحہ	نام
۲۷۶	رام کٹور راے	۲۲۳	رام چندر مدرک
۳۶۶	بنام مستشار بی بی		رام کٹور داس
۱۷۹	رام لال چکریتی بنام تارا چندری پرمیتا		بنام پرتیب چندر ہجرا
۳۶۷	بنام جے درگا داس		رام اورچن
	چوہدری	۳۶۲ ...	دار
۲۰۲	رام ناتھ سوامی بنام بھگت مہاپتر	۲۳۷	بنام گوری مرہن
۹۹	رام نرائن راے بنام ہری داس	۲۰۳ ...	بنام سیرا پرشاد
۲۳۰	رائی ارجالا کمار بنام غلام مصطفیٰ خان	۳۸۸	رام پرشاد مصر بنام رائی پھول مٹی
	رائی پشتو پریا بنام یاحدیو دل		رام پرشاد
۷۰	بنام بیزارتی پٹنایک	۳۶۸	بنام شہر چرنداس
۲۳۱	رائی سرب چندری بنام ناتھ میمن	۲۳۹ ...	بنام مادھو
۳۷۳	بنام سنگھ	۲۴۲	بنام پسر ناتھ مندل
	رائی نازیب بنام جاسور ارما کمار	۷۹	بنام سیرا ناتھ سنگھ
۳۶۶	بنام نا مانکا	۳۶۸	رام چندر دت بنام چندر کھار مندل
۲۰۰	رامے سیتا رام بنام کشنداس	۲۸۹	رام جادو گنگرالی بنام لکھی نرائن
۶۹ و ۶۸	اورت ارجن سنگھ و راوت درجن سنگھ بنام راوت گھنیشام سنگھ	۷۲ ...	رام اندیر مشر بنام جھومک لال
		۲۲۱ ...	رامدیت پسر اس بنام مہادیو مانک
		۲۳۰	رامدین مندل بنام راج باب پرماتک
۲۹۷	بنام رام دیال سنگھ	۱۲۶	بنام مسماۃ پوران پٹاری
۲۰۲	بنام رائے گوری شنکر	۳۹۸	رتن دائی
۱۱۳	بنام شاہزادہ الاکڑہر	۶۹	رام سنگھ بنام اگر سنگھ
۲۰۲	رام کمار سنگھ بنام رکھناتھ سنگھ	۲۱۱	رام سندھ سین بنام کیش چندر گپت
۴۰۰	رام چندر دت بنام رام پسر اس	۲۲۲	رام سہاس سنگھ بنام سید مظہر علی
۹۹	بنام اچھمن پرشاد	۲۳۱	رام سہاس بنام شنکر بہادر
۲۹۸ ...	بنام چنی لال		ونجیت
۱۲۷	روپا گرولا	۲۰۹	رام کشن بنام رام گھارے
۲۱۵ ...	بنام کنتھ	۳۷۳	رام کمار راے بنام جے گوبند مندل

نام	صنعت	ژانر
روشن بي بي	بنام شيخ کريم بخش ۳۰۲	روشن چورن هوي بنام رام لال ۲۹۷ ...
روشن جهان	بنام راجه مانت	روشن ايت سنگه بنام گنگا پو شاد ۳۸۸
حسرت ۱۱۳	ريگم	بنام اپما ۲۰۶ ...

## ذ

بنام نهجوب انساو ۱۱۲

## س

سامان سندرې بنام کلنگر مالدا ۳۸۶	سوي چوي بخش بنام گروال چندر سمه ۲۱۳
ساک مکون لال بنام سري نشن سنگه ۳۳۷	سکهرام شاک بنام رام لال ۲۹۷
سدانام مېتر بنام سدا رام دغورو ۲۳۰	سلطان علي بنام چا'د بي بي ۱۲۱
سرب جي بنام کنور چي مانک جي ۱۷۸	سمجھل سنگه بنام مېتاب سنگه ۲۳۳
سراج علي بنام رمضان علي ۷۷	سندر هاري ديبي بنام کنوري لال ۳۸۸
سرمست خان بنام قادر داد خان ۷۷	سوارمئي بنام سري نياں رڻ لال ۳۸۲
سرنواين سرکار بنام بيگمري هادي ۳۶۸	سوسنگه بنام راجندر لال ۲۳۰
سري راجه بنام سري راجه بنام لال ۳۶۸	سيده لکوه و سيده بدم بنام سيده اندرمن ۱۷۸
سري شکر بنام سدا لکيا چو ريتي ۱۱۶	سيد حيدر علي بنام اموت چورن چوي ۲۳۳
سوي شامي ۴۳۶	سيد شرافت علي بنام شيخ رمضان ۲۳۳
سوي نشن بنام هري کوشن ۱۷۸	سيد عباس علي بنام ساديرم راني رامي ۲۹۷
سوي مئي بنام و درنايه دت ۱۸۳	سيد لطف الله بنام مسماء نصيبا ۲۹۷
سوي مئي	سيده سي بنام اي ايس داماني ۳۷۰
	سيده سي بنام دلدان تاجندر ۱۶۶

سودن چوي بي بنام رام مانک دي ۲۱۲

## ش

شاهان چورن بنام بهولا ناتوه ۲۴۰	شروکوي بيرو بنام موهدي همدل ۲۰۲
شاه دتوور بنام کهناسم سنده ۲۲	شيخ تني بنام شروکول و سراس ۲۳۹
شمسي لکيا چوي بنام پشيشري دتوي ۶۱۶	شيخ عبد الله بخت بنام شير شيردين ۲۱۶

نام	مصحف	نام	مصحف
شیخ قدرت الله بنام موهبی موهبتشاه	۷۱	شیخ نرازی بنام لایقه	۱۷۹
شیخ محمد نورالکسین بنام		شیخ واجد علی بنام مسماة جمیا	۲۰۶
شیخ حیدر بخش بنام	۳۶۷	شیخ وین کدر بنام گرو بهاری بهک	۳۶۸
شیخ محمد واحد بنام		شیخ سنگهه راعی بنام مسماة داکو	۲۵۹
مسماة صغیر النساء	۲۰۷	شیخ غلام سنگهه بنام پون سنگهه	۳۶۸

## ص

صاحب برهلا دسین بنام بدو سنگهه ۳۶۲ صاحبزادی بیگم بنام مرزا صمد بهادر ۱۱۳

## ض

شهر علی بنام درگاه ۷۸

## ع

عابد بی بی بنام کنهی مول	۳۸۶	علی بخش قاندر بنام شیخ صمد الدین	۲۳۵
عبدالعلی بنام کریم النساء	۳۸۸	عمده بی بی بنام شاه حسین	۱۱۳
عمه النساء بنام الاله حافظ	۱۲۴	عنایت حسین بنام گرد هادی اهل	۱۷۲

## غ

غلام علی بنام کویال لال ۳۶۹

## ف

فارس بنام محمد تقی	۱۲۱	فتیر چند بنام دهاکر سنگهه	۲۲۰
فتح بهادر بنام جانکی بی بی	۲۲۲	فلی منگ بنام شدر من	۱۰۰
فردا النساء بنام رحمت	۳۹۸	فلینی بارار بنام مسس آرق	۷۰
فقیر چندر بال بنام لکھی منی دیبی	۲۰۳		

## ق

قهر علی بنام مظفر علی ۲۶۷



گنگا دھو راے	بنام اوماسندری داسی	۴۴۸	گورو پرشاد	بنام نندا	۱۴۶	
کنکا گوبند	بنام گورو چرن	۷۸	گورو پرشاد راے	بنام کاشی چند دت	۳۲۷	
کنیش دت سنگھ	بنام مہاراجہ مہیش		گورو داسی ناک	بنام سوتی لال ناک	۳۸۰	
سنگھ		۶۸	گورسی	بنام امرتنامی داسی	۳۸۸	
گوراجی سوکار	بنام رام نرائین		گورنمات	بنام گودھاری لال	۴۰۹	
چودھری		۴۳۷	گوری نوائین	موزم دار بنام	مادہ وسون دت	۳۷۰
گوباری	بنام ادما بسنداسی		گوشائیں	ماروا رام بنام	راجہ راجانی داسی	۴۶۶
دیپ		۳۸۵	گولک منی	داسی بنام	ہرو چندر گھوس	۱۰۹
گوبال مندل	بنام نیگیشن	۱۷۹	گولک چند چودھری			
گورو چندری	بنام نلی	۴۳۹	بنام نارسنی	چکری پتی	۷۸	



۴۴۳	بنام استرارت	لالہ گوری ناتھ	بنام مسہرہ چند
۴۴۳	بنام نورو پیسوی	لکھنوی	بنام ماروا رام بنام
۴۴۹	بنام دیپ سنگھ	لکھنوی	بنام ایف ان برون
۴۶۹	بنام گورو دت	لکھنوی	بنام ڈی کارام اوناچی
۳۶۸	بنام لالہ مادہ پرشاد	لکھنوی	بنام نرائین چکری پتی
۴۳۱	بنام دیو نرائین تواری	بنام	بنام ڈی کارام داسی
۳۶۶	بنام پتوئی رام سون	ایاقت علی	بنام کورت آف ولرکس



ماتا دینی رائے	بنام مادھو سدھن	۳۸۹	مہند باقر حسین خان	بنام اشرف النساء
سنگھ	۲۷۹	مہند زکی	بنام گوبی رائے	۴۴۲
مہند چند پرا	بنام گوبند چند پرا		مہند عزیز الدین	بنام شفیق اللہ
چپی	۴۰۵	مہند علی	بنام جنگل رام چندر	۷۸
مادہ پچند ناتھ	بنام توہین بیرو	۷۳	مہند مدین	بنام خدیجہ النساء
مادھو شیو دین	بنام نالکدر مدنا پور	۴۴۲	موزا	بنام سارہ النساء خاتم
مادہ دت ساہو	بنام وادھاشن ساہو	۴۰۴	مستور	بنام جیہس لرسن
مہرا اعلیٰ	بنام شیخ قادر	۴۴۳	بنام رام کمار رائے	۴۸۲
مہند احمد	بنام علی پور دازی	۴۱۴	مستور	بنام چند گوبی

قلم	صفحہ	نام	صفحتہ
مسماۃ امام باقری بنام ہرگزیند گھوس	۲۹۰	ملکہ	۲۶۶
مسماۃ بی بی خاتم جان بنام رتن لال	۲۰۳	ایضا	۲۶۹
مسماۃ بھنس کتور بنام لالہ دھورے لال	۲۰۳	ایضا	۱۲۰
مسماۃ جسیا بنام ستن لال	۳۶۸	ایضا	۲۲۲
مسماۃ حق النساء بنام ہلدیور شہرہ	۲۷۹	ایضا	۲۱۳
مسماۃ کرب کتور بنام دابو سگوائن	ایضا	ایضا	۲۶۶
سنگھ	۳۷۸	ایضا	۲۱۰
مسماۃ دروات خاتون بنام خواجہ علی خان	۳۸۰	ایضا	۲۱۲
مسماۃ رکھی بی بی بنام مسماۃ الف بی بی	ایضا	ایضا	۲۲۹
مسماۃ سردکتور بنام جے نرائن سنگھ	۳۶۶	ایضا	ایضا
مسماۃ ظلمہ انسا بنام باقر خان	۳۸۸	ایضا	۲۶۷
مسماۃ عدین النساء بنام بیچن	۱۹۳	ایضا	۲۶۶
مسماۃ لالو بنام مسماۃ ارے	ایضا	ایضا	۲۱۲
کتور	۲۰۳	ایضا	۲۱۵
مسماۃ وانیہ بنام مسماۃ صاحبہ	۲۰۳	ملنس	۱۰۰
مشید الدین بنام ہر علی	۱۹۶	ملی بی بی	بنام نصیر الدین (۲۶۲)
مہر علی بنام مہی مہی	مہی	مہشی بنام انوشیم بنام شمس النساء بنام	۲۳۹
مہی بی بی	۲۹۶	و	۳۸۸
مقدمہ بہاری لال ہوس	۳۱۷	مہشی سیدامیدو بنام سیف علی	۳۶۸
مقدمہ شب پورخان پانگے	۳۱۱	مہر داس بنام ہنگامتی داس	۳۸۸
مکفر این بنام کار	۳۴۴	مہی رام دیپ بنام دیپ جی	۳۸۶
ملائقین ارار بنام درکھی	۷۸	مروتی لال اپتھا بنام جیتا تھہ کرگ	۳۶۶
ملکہ بنام الہی بخش	۲۲۹	مردن چودھری بنام برج ناتھ	۱۰۱
ملکہ مظاہ بنام امیر الدین	۶۲	مروانی غلام حسن بنام ہرگزیند داس	۲۳۹
و	۱۸۷	مروانی مہین الدین بنام کریش چندر	۳۸۵
ملکہ بنام امیر خان	۶۲	رے چودھری	۳۸۵
و	۲۱۳	مروم چندر چند بنام متھورا ناتھ	۱۶۰
ملکہ بنام بہاری درساہ	۲۶۶	موشن نشن مہوجی بنام شب پور شاہہ انک	۱۹۵
و	۲۶۶	موشن لال رے بنام ارار پور مہاشی	۲۶۶

نام	صفحہ	نام	صفحہ
مہاراج تینچ چندر بہادر بنام	۳۷۳	مہر علی بنام اکبریا	۱۸۳
سری چند گنگوہ گھوس	۳۷۳	مہیشی لال بنام جے کوشن	۷۲
مہاراجہ کپور سنگھ مہورا سنگھ		مہیما چندر مالک بنام بوردا سندری	
بنام یادو تندر لال	۴۶۹	داسی	۲۳۸
مہاراج جگندر تواری		مہین چندر پنڈا بنام سری مہی پرودا	۳۸۵
بنام دینندیا لچا تواری	۴۰۷	مہا چندر چکریتی بنام راج کمار چکریتی	۲۰۰
مہرب لال تواری بنام تلسی داس		میر اسد اللہ بنام بی بی امامن	۲۹۶
چوہے راج	۷۹		



ناظر سندھی یادو علی جان بنام		نندن کشور مہنت بنام رام جگت رائے	۴۷۸
اومیش چندر ستو	۳۶۷		
نچیب النساء بنام شہیرن	۱۱۳	زند کشور بنام تھورام	۱۲۷
نجم الدین احمد بنام بی بی ظہیرا	۱۱۳	زوشہ بیگم بنام امرار بیگم	۲۱۰
نہالند مردراج بنام سوی کون چکر		تربین چندر بنام ایشر چندر	۲۵۵
ناتھ پیورتا پٹانایک	۷۰	قیل کرشتردت بنام بیو چندر تھاکر	۶۹
نہالند سورجا بنام کاشی ناتھ سنگھ	۲۳۵	قیل مہی سنگھ بنام رامانگر	۱۲۰
نظام الدین بنام محمد علی	۱۰۱	نویں چندر دت بنام مادھپ چندر	۲۴۱
نگندر نرائن بنام رگھوناتھ		نویں چندر زمدار بنام	
نوائن دیو ۶۸ ر ۶۹		ایشر چندر چکریتی	۲۰۵



رائس کھنڈ بنام نقی مندل	۲۳۰	رائس	
رائس النساء بنام سید رشی حسین	۱۱۲	بنام صمدل النساء	۳۸۹



راجی گوہند بنام بیگم رائے	۱۷۹	راجی مہن بیساکھ بنام کوشتر مہن	۳۴۱
راجندر رائے بنام جگناتھ رائے	۲۴۶	راجیس بنام مہوپ	۱۰۲
راجکھ بنام فریبا	۲۶۹	راجمان پوشار پانڈے بنام	
راجکپال داس بنام رام غلام ساهو	۲۴۲	مسماہ بیڑی ہندراج کپور	۳۶۹
راج نرائن سنگھ بنام تراب مہر علی		ہر لاس کپور بنام مہیشی شہمہ رائے	۱۷۹
راج خان	۳۶۷	ہارز بنام سکرتی آف	
راجی پورشاں ہائی بنام تاج پھاری سہاے	۱۹۸	اسٹیمٹ	۲۲۰





## مقدمہ

قانون کے لغوی معنی مختلف ہیں لیکن ہر ایک معنی میں عام مراد یہہ ہی کہ اُسکے ذریعہ سے بعض واقعات کے کسی حکومت اعلیٰ کی وجہہ سے ہمیشہ

قانون اور اُس کی ضرورت

ایک سے نتیجہ پیدا ہوں — قانون جس سے ہمکو غرض ہی وہ قانون ہی کہ جو ہر گروہ انسان میں ہوجہہ اُن کے مدنی الطبع ہونے اور ملکر رہنے کے جاری ہو — یہہ قانون مرکب ہوتا ہی اُن احکام سے جو کہ ایسے گروہ پر حکومت کرنے والوں نے جاری کیئے ہوں \*

حکومت کی بقا کے لیئے لازم ہی کہ کچھ قواعد جن کو قانون کہتے ہیں موجود ہوں اور اسی طور پر یہہ بھی لازم ہی کہ جہاں قانون ہو وہاں اُسکی بقا کے لیئے حکومت ہو — غرض کہ ایک دوسرے کی بقا کے لیئے لازم و ملزوم ہیں اور وجہہ اُس کی یہہ ہی کہ فی نفسہ قانون کے بنانے سے پہلے یہہ امر خیال کر لیا جاتا ہی کہ اُس سے کسی کو انحراف نہ ہوگا \*

پس قانون کی بڑی قسمیں دو ہیں :-

ایک کو قانون اصلی کہتے ہیں یعنی وہ قانون جس کو اولاً اجماع عقل انسانی نے اور بعد ازاں حاکموں کی رائے نے قرار دیا ہی اور جس کے موافق حقوق اشخاص اور جائداد اور چارہ کار اور اُن قواعد کے انحراف کی ممانعت قرار پاتیہی \*

قانون کی تقسیم

دوسرے کو قانون اضافی کہتے ہیں یعنی وہ قانون جس کو حاکموں نے بغرض اس امر کے کہ قانون اصلی کی ٹھیک طور پر کارروائی ہو قائم کیا ہی اس قسم کے قانون کو ضابطہ کہتے ہیں \*

ہر انتہراف قانون سے ایسی عملداریوں میں جہاں کہ اس میں اور انصاف جاری ہو لازم ہی کہ مفصلہ ذیل مدارج تصفیہ نتیجے پیدا ہوں :-

( ۱ ) اس امر کا بیان کیا جاوے کہ انتہراف ہوا یعنی شکایت

کسی شخص کے فعل کی کیا جاوے \*

( ۲ ) اس امر کا بیان ہو کہ انتہراف کرنے والا قانوناً اپنے فعل

کا ذمہ دار ہی \*

( ۳ ) تفتیح اور تجویز ایسی شکایت کی جسکا اولاً ذکر ہوا \*

( ۴ ) عمل میں لانا اس تجویز کے نتیجے کا \*

ایسی عملداریوں میں جہاں کہ اصول انصاف اور قواعد عدل لا معلوم ہیں ان چاروں مدارج کا خیال نہیں رہتا اور اکثر بلکہ ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ بیچ کے دو درجوں پر عمل نہیں ہوتا اور بعد شکایت کے یا تو مجرم کو فوراً سزا دیدی جاتی ہی یا رہائی کر دی جاتی ہی \*

پھر اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ قانون کی ابتدا بالکل مبنی ہی

خیال ملکیت پر یعنی اُس تعلق کے خیال پر

جو کہ مابین مضامین اور مضامین الیہ کے ہوتا

قانون کی بنیاد

ہی جیسے زید کا گھر اور بکر کا گھروا — بڑے متنفذوں کا یہ قول ہی کہ

فی الحقیقت ابتدا حق کی رشتہ اضافت پر مبنی ہی — لیکن واسطے

برقرار رکھنے حق کے سب سے بڑا کام قانون کا یہ ہی ہے کہ اُن انہوں کو باز

رکھے جو بوجہ غیر مساوی ہونے جسمی قوتوں مختلف اشخاص ایک

جماعت مدنی الطبع کے پیدا ہوں یعنی کمزور مستحق کو زور آور غیر

مستحق سے بچاوے ہو شخص کو اپنی ملکیت سے اس طور پر متمتع

ہونے دے کہ اُس کو پورا اختیار حاصل رہے کہ غیر کو اُس سے متمتع

نہرنے دے — بغیر حاصل کرنے ان مقاصد کے مالک کبھی اپنی ملکیت

سے پورے طور پر متمتع نہیں ہو سکتا اور اس میں اصلی کسی گروہ انسانی

میں قائم نہیں رہ سکتا \*

اب اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ حق ملکیت کے ساتھ امور

کوازم حق

مفصلہ ذیل کا بھی تعلق ہوتا ہے :-

- ( ۱ ) اشخاص جو کہ مالک ہوں مثلاً زید \*
- ( ۲ ) اشیاء جو کہ مملوکہ ہوں مثلاً زمین - مکان - گھوڑا  
میز - روپیہ \*
- ( ۳ ) وہ واقعات جن کے وقوع کی وجہ سے حق شروع ہوتا  
ہی یا ختم ہوتا ہی مثلاً وفات مورث - بیع - رہن -  
اختتام میعاد رہن \*
- ( ۴ ) نوعیت بحیثیت کیفیت اور کیفیت حق کی مثلاً حق  
. راہنی - حق مرہنی - حق ملکیت \*
- ( ۵ ) واقعی حاصل ہونا نتیجہ ملکیت کا مثلاً مقابضت  
مالک \*

پھر ہر ایک مفصلہ بالا قسموں کی تقسیم اور پھر اس کی تقسیم  
در تقسیم بھی ہو سکتی ہے مثلاً قسم نمبر ۲ مذکورہ بالا پر غور کرنے سے  
معلوم ہوگا کہ شے مملوکہ کی اس طرح پر تقسیم ہو سکتی ہے :-

- ( ۱ ) منقولہ یا غیر منقولہ \*
  - ( ۲ ) قابل مرگ یا غیر قابل مرگ \*
  - ( ۳ ) قابل زوال یا غیر قابل زوال \*
  - ( ۴ ) قابل تقسیم یا غیر قابل تقسیم \*
  - ( ۵ ) قابل تمتع واحداً یا مشترکاً
- اسی طرح اس سے بھی زیادہ آؤر مختلف طرح پر تقسیمیں ہو سکتی  
ہیں \*

اس قدر تقریر سے یہ ثابت ہوگا کہ ایک ادنیٰ نزاع قانونی فیصلہ

کرنے کے لیئے کس قدر واقعات پر لحاظ کرنا  
ضرور ہوتا ہے پس ہر عدالت کا سب سے

فرض عدالت

اول فرض یہ ہے کہ تنقیح کرے وجود یا عدم وجود واقعات کی اور  
پھر بعد قرار دینے واقعات کے موافق قواعد قانون اضافی کے قانون اصلی کو  
ان واقعات سے متعلق کرے \*

وہ جزو قانون اضافی کا جس کے قواعد کے موافق عدالتیں واقعات

کی تفتیش کرتی ہیں قانون شہادت ہی — اور تمام اجزاء قانون اضافی میں سب سے بڑا اور مقدم جزو قانون شہادت ہی اس لیے کہ

تعریف قانون شہادت اور اس کی ضرورت

کوئی قانونی کارروائی بلا لحاظ اس کے قواعد کے نہیں ہوسکتی \*

ضرورت قائم کرنے قواعد قانون شہادت کی یہہ ہی کہ تربیت یافتہ عملداریوں کا اول اصول قانون یہہ ہی کہ بے گناہ کا سزا پاجانا مجرم کے رہا ہو جانے کی بہ نسبت زیادہ بدتر ہی — اس وجہ سے نہایت مشکل اور اہم کام عدالت کا یہہ ہی کہ اس امر کی تفتیش کرے کہ فی الحقیقت مدعی کو کوئی ایسا استحقاق حاصل ہی یا نہیں جو مدعی علیہ کے حقوق پر غالب ہو — تجربہ انسانی سے یہہ بات ثابت ہو گئی ہی کہ وہ چیزیں جن کو عوام الناس شہادت تصور کرتے ہیں فی الحقیقت امور تفتیش طلب سے بالکل غیر متعلق اور لا حاصل ہوتی ہیں اُن سے نہ کوئی چیز متعلق امر متنازعہ فیہ ثابت ہوتی ہی نہ رد ہوتی ہی — اور اس سے بھی بدتر یہہ بات تجربہ انسانی سے ثابت ہوئی ہی کہ اکثر اہل غرض اپنی غرض کی پیروی میں راست بازی سے قطع نظر کر کے ہر قسم کی پیروی واسطے حاصل کرنے اپنے مطلب کے کرتے نہیں اور تجربہ انسانی سے یہہ بھی معلوم ہوا ہی کہ ایسے دماغ جن کو کافی تربیت اور تعلیم نہیں ہوئی ہی رائے کو واقعہ سے علیحدہ نہیں کرسکتے اور اکثر ایسے ذہنوں میں بلا لحاظ امر واقعہ کے اُن کا تصور اُن کی خواہش کو ایک واقعہ قرار دیتا ہی — پس بے گناہ کو اُن ذمہ داریوں سے بچانے کے لیے جو جوتھی اور ناانسانی شہادت سے اُس پر عاید ہو سکتی ہیں اور مستحق کو غیر مستحق کے مقابلہ پر چارہ اور علاج حاصل کرنے کے لیے متوال مجتمع انسانی یعنی مدبران لایق نے ایسے قواعد قائم کیے ہیں کہ جس سے بے گناہ ذمہ دار نہ قرار دیا جاوے اور غیر مستحق حق نہ پاوے — اسی قانون کو قانون شہادت کہتے ہیں \*

منجملہ ادنی فوائد قانون شہادت کے یہہ ہی کہ غیر متعلق اور بے وقعت شہادت داخل نہیں ہوسکتی اور اس وجہ سے ہر نزاع کا فیصلہ کرنا مختصر عرصہ میں اور باسانی ہوتا ہی \*

ہندوستان میں قبل عملداری انگریزی کے ہندوستان کے مسلمان

بادشاہوں نے اگرچہ قانون فوجداری میں موافق

اپنے خیالات کے تبدیلی کی اور غیر مسلمان

رعایا کو بھی اُس قانون کا مطیع کیا لیکن اُن

قانون شواہد جو اب  
جاری ہی

حقوق میں جو بر بنائے مذہب پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ بمقتضای

اصلی اصول انصاف اور قواعد عمدہ سلطنت کے کرنا چاہیئے تھا انہوں نے

ویسا ہی کیا یعنی ہندوؤں کے قانون وراثت میں اور اُن قانونوں میں جو

کہ قانون وراثت سے متعلق ہیں مطلق دخل نہیں دیا اور ہندوؤں کی

وراثت ہمیشہ موافق قواعد شاستر کے جاری رکھی — جبکہ عملداری

برطانیہ ہندوستان میں آئی تو اسی طرح گورنمنٹ نے رعایا کے قانون وراثت

اور اُسکے متعلقات میں کچھ دخل نہیں دیا جیسا کہ پورے قوانین

مستحیرہ کو نسل ہند سے اور دفعہ ۲۴ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ ع مجریہ حال

سے ثابت ہوتا ہے — البتہ اُن قانونوں میں جو کہ قطعاً دنیوی ہیں اور

فی الواقع دنیوی معاملات سے متعلق ہیں گورنمنٹ نے تبدیل اور تسمیح

کی ہے — ہاں قانون وراثت میں بھی کسب قدر ترمیم جو کہ مصلحت

ملکی اور بعض رعایا کی تبدیل حالت کی وجہ سے ضروری تھی عمل میں

آئی ہے اُسکا ذکر کرنا اس قانون شہادت میں ضرور نہیں لیکن یہ بیان

کرنا لازم ہے کہ جو قانون شہادت ہندوؤں میں بموجب شاستر کے جاری تھا

یا وہ قانون شہادت جسکو علماء اور مجتہدین اسلام نے اپنے قیاس و اجتہاد

سے جمع کیا تھا اور جو مسلمانوں میں بطور ایک جزو شرع مستحکم کے

سمجھا جاتا تھا اب جاری نہیں ہے اور اب عدالتھائے فوجداری و دیوانی

ہر قسم کے معاملات کے فیصلہ کرنے میں خواہ وہ متعلق بوارثت ہوں یا

نکاح یا اور کسی قسم کے تنازع جائداد یا اور کسی حق کے قانون شہادت

مستحیرہ گورنمنٹ انگلشیہ کی پابند ہیں — گو بعض خاص ادنیٰ امور

میں مثل قیاس نسب بوجہ صحبت دائمی وغیرہ کے عدالتیں خاص

طریقہ شہادت مسلمہ رعایا پر بھی غور کرتی ہیں اور لحاظ رکھتی ہیں

جیسا کہ آئندہ ذکر کیا جائیگا \*

لیکن اصل میں بجائے کل قوانین شہادت کے جو ہندوستان میں

قبل یا بعد عملداری انگریزی کے جاری تھے ایکٹ اول سنہ ۱۸۷۲ ع گورنمنٹ

سے جاری ہوا ہی اور اسلیئے اُسکی شرح لکھنے سے حال کا قانون شہادت ہندوستان ظاہر اور میںیں ہوگا \*

سوائے اُن امور کے جو علوم حسانیہ و ہندسیہ یا ایسے علوم سے

جو کہ اُسپر مبنی ہیں علائقہ رکبتے ہیں اور

کسی امر میں پورے یقین کا مرتبہ حاصل

کیفیت شہادت

نہیں ہو سکتا لیکن روز مرہ کے کار و بار میں یقین کامل کے حاصل کرنے کا انتظار کبھی نہیں کیا جاسکتا اور عملدرآمد ہمارے روزانہ زندگی کا صرف اعتبار اور ظن غالب پر ہے — زندگی جو کہ ہر شخص کو دنیا کی چیزوں میں سب سے زیادہ عزیز ہے اُسکی نسبت بھی احتیاط کرنے میں کامل یقین کے ہم منتظر نہیں رہتے اور یہی وجہ ہے کہ ہر شخص بلا تلاش یقین کامل نسبت تندرستی بخشش ہونے خوراک کے کھانا پینا ہی پس ظن غالب روز مرہ کی زندگی کے لیئے کافی شہادت تصور کی جاتی ہے پورا درجہ یقین کا دنیا میں بہت کم چیزوں کی نسبت حاصل ہو سکتا ہے اور اکثر چیزیں صرف اعتبار پر مانی جاتی ہیں \*

اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ شہادت جو کہ واسطے مقاصد عدالت

کے مانی جاتی ہے نہ اُس درجہ کی ہے جس

کو درجہ یقین کامل کہہ سکتے ہیں اور نہ اُس

کیفیت شہادت قانونی

درجہ اعتبار کی ہے جسپر روز مرہ زندگی کا کاروبار چلتا ہے بلکہ اُن دونوں میں ایک متوسط درجہ رکھتی ہے اور شاید اُس سے بہتر نوعیت شہادت قانونی کی جو عدالتوں میں کام میں آتی ہے بیان نہیں ہو سکتی \*

نسبت شہادت کے دو اصول اختیار کیئے جاسکتے ہیں ایک جسکو

اصول ادخال شہادت کہہ سکتے ہیں اور دوسرا

جسکو اصول اخراج شہادت کہنا چاہیئے —

اصول ادخال شہادت سے مراد یہ ہے کہ

اصول جن پر کہ قانون شہادت مبنی ہے

ایسے قواعد متضبط کیئے جائیں کہ جن سے ہر چیز شہادت میں داخل

ہو سکے سوائے اُس شہادت کے جو کہ صریح ممنوع ہے — اور اصول

اخراج شہادت سے یہ مراد ہے کہ تمام شہادت ناقابل ادخال تصور کیے

جاوے جب تک کہ وہ ایک خاص مرتبہ کی جسکو قابل ادخال سمجھا جاوے نہ ہو \*

اب اگر فرض کیا جاوے کہ قانون شہادت صرف اصول ادخال پر مبنی ہو تو لازم آتا ہی کہ ہر ادنیٰ امر متنازعہ فیہ میں جو کہ عدالت کے روبرو ہو ایسی

قص اصول ادخال شہادت

کثیر اور غیر ضروری شہادت داخل ہو سکے کہ جس سے نہ صرف دماغ حاکم معجز کو پریشانی ہو بلکہ بے انتہا وقت ادنیٰ امور کے طے کرنے میں صرف ہو اور مستغیثوں کو ایک دوسرے کے ہاتھ سے اذیت پہنچے اور بدنیت لوگوں کو بے انتہا موقع فریب دینے کا عدالت کے فیصلہ کی تاخیر کرانے میں حاصل ہو مثلاً فرض کرو کہ زید پر اس جرم میں کہ اُس نے ایک مقام ممنوع پر ایک میلا برتن رکھا پانچروپیہ جرمانہ ہونے کی سزا مل سکتی ہی اور شاہد اُس کے فعل کا صرف بکر ہی جو بغرض تجارت بالفعل چپن کو گیا ہی تو ایسی صورت میں کیا کوئی دانشمند مقنن اس بات کو خلیق کی آسائش کا سبب سمجھتا کہ بکر کو واسطے دینے شہادت کے چپن سے طلب کرائے جس کی وجہ سے اُس کا اس قدر بڑا ہرج ایک ایسے ادنیٰ معاملہ کی تنقیح کی وجہ سے کیا جاوے - اسی طور پر ایک اور مثال دی جاسکتی ہی فرض کرو کہ کوئی شخص جس پر کہ ادنیٰ قرضہ کی فالٹ ہوئی ہو اپنے جواب کے ثبوت میں ایسے گواہوں کا نام جو دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں لکھواوے تو عدالت کو کبھی پابندی اس امر کی لازم نہیں ہی کہ اُس کے اس قول کو کہ یہہ دور دراز کے گواہ معاملہ متنازعہ فیہ سے واقف ہیں منظور کر کے اُن گواہوں کو طلب کرے گو بیان مدعا علیہ نسبت واقفیت اُن گواہان کے معاملہ سے کتنا ہی راستی پر مبنی ہو ایسی صورت میں فیصلہ مقدمہ میں بانتظار گواہان مذکور تاخیر نہ کی جارہیگی - اس قدر مضمون سے ظاہر ہوگا کہ اصول ادخال شہادت سے کس قدر ہرج اور دقت پیدا ہو سکتی ہی \*



اصول اخراج شہادت کا یہہ ہی کہ عدالتوں میں مقدار شہادت پر

کبھی لحاظ نہیں ہوتا بلکہ اُس کی وقعت پر  
لحظا ہوتا ہی مثلاً ایک واقعہ کے پانسو غیر

اثر آدہ اصول اخراج شہادت

معتبر گواہوں سے عدالت کی رائے پر اس قدر اثر نہیں ہوتا جیسا کہ  
ایک گواہ ذی وقعت کے اظہار سے — پس اصل اصول یہہ قرار پایا کہ  
ایسے قواعد قائم کرنے چاہئیں جن سے کیفیت شہادت پر لحاظ رہے نہ  
کمیت پر — پس قانون شہادت جو ہندوستان میں جاری ہی مبنی  
اصول اخراج شہادت پر ہی \*

پس شہدھی خارج پر تعریف قانون شہادت کی یہہ ہو سکتی ہی

کہ وہ قواعد جن سے کیفیت شہادت معلوم  
ہو اور بے وقعت شہادت خارج رہے قانون

تعریف قانون شہادت ہی

شہادت ہی \*

یہہ ایکٹ جس کی ہم شرح لکھ رہے ہیں جزو اعظم قانون شہادت

کا ہی جو بالفعل ہندوستان میں جاری ہی  
اور یہہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ  
یہہ ایکٹ مفصلہ ذیل تین اصول پر مبنی

اصول جن پر آہ ایکٹ ہذا  
مبنی ہی

ہی —

**اول** — یہہ کہ شہادت صرف اُن واقعات کی نسبت

گذرئی چاہئے جن سے امور تفتیش طلب پر  
کنجہ اثر ہو \*

**دوم** — یہہ کہ صرف اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی یعنی

سب سے اچھی شہادت جو بہم پہنچ سکے داخل  
کرنی چاہئے \*

**سوم** — یہہ کہ سنے سنئے بیانات کوئی شہادت نہیں  
ہی \*

دائعہ رہے کہ لنفا صرفہ جو اول و دوم اصول کے بیان میں مستعمل  
ہوا ہی اُس سے یہہ مطالبہ ہی کہ آئز قسم کی شہادت خارج سمجھی

## طریقہ ترتیب ایکٹ ہذا

چاویگی — اور لفظ سننے سنائے سے وہ شہادت مراد ہی جس کو عوام الناس شلطي سے سماعي کہتے ہیں لیکن سماعي شہادت اور سني سنائي شہادت میں بہت بڑا فرق ہی \*

بیان ہر واقعہ کا جس کے وجود کا علم حواس سامعہ سے معلوم

ہوتا ہی شہادت سماعي ہو سکتی ہی — اور

سني سنائي شہادت صرف اُس بیان کو کہتے

ہیں جو کہ کسی واقعہ کے وجود کی نسبت

فرق مابین سماعي شہادت اور سني سنائي شہادت کے

دوسرے شخص سے ذکر سنکر کیا گیا ہو مثلاً بیان زید کہ میں نے اپنے کان

سے بکر کو غل مچاتے سنا سماعي شہادت ہی اور حسب شرایط قانون

قابل ادخال بھی ہی لیکن بیان زید کہ مجھ کو عمر کی زبانی معلوم

ہوا کہ بکر غل مچاتا تھا سني سنائي شہادت ہی اور قانوناً واسطے ثابت

کرنے اُس واقعہ کے کہ بکر غل مچاتا تھا قابل ادخال نہیں ہی \*

اُس ایکٹ کے تین باب کیئے گئے ہیں اور گیارہ فصلیں اور بعد

تمہید کے مفصلہ ذیل طور پر مضامین شہادت

کی ترتیب دی گئی ہی \*

طریقہ ترتیب ایکٹ، ہذا

## باب اول — داخل بحث ہونا واقعات

کا \*

فصل اول — مراتب ابتدائی \*

فصل دوم — واقعات کا متعلق مقدمہ

ہونا \*

اقبال \*

بیانات اُن اشخاص کے جو گواہی

میں طلب نہیں ہو سکتے \*

بیانات جو خاص حالات میں کیئے

جائیں \*

بیان میں کسی قدر ثابت کرنا

پہچان دینا \*

فیصلہ جات عدالت کس حال میں  
واقعہ متعلقہ ہیں \*  
راء اشخاص غیر کی کس صورت  
میں واقعہ متعلقہ ہی \*  
چال چلن کن صورتوں میں واقعہ  
متعلقہ ہی \*

## باب دوم — ثبوت

فصل سوم — واقعات جن کا ثبوت

ضرور نہیں \*

فصل چہارم — شہادت زبانی \*

فصل پنجم — شہادت دستاویزی \*

سرکاری دستاویزات \*

قیادت نسبت دستاویزات کے \*

فصل ششم — نامنتظوری شہادت زبانی

کی بمقابلہ شہادت دستاویزی

کے \*

باب سوم — شہادت کا پیدش کرنا اور

اُس کی تاثیر \*

فصل ہفتم — بار ثبوت \*

فصل ہشتم — موانع تقریر مخالفہ \*

فصل نہم — گواہ \*

فصل دہم — اظہار گواہان \*

فصل یازدہم — اقبال بیجا و نامنتظوری

شہادت \*

بعد بیان اسقدر مدارج کے سمجھکو مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اس مقدمہ میں وہ چند اصول متعارفہ و مسلمہ عام یہی بیان کروں جنہر قانون شہادت مبنی ہی اور فی الحقیقت قانون شہادت جنکی

اصول متعارفہ مسلمہ عام  
قانون شہادت

شرح قرار پاسکتا ہی \*

## اول — برتاؤ سب سبے بہتر مہدیں اشیاء کا ہی \*

اس مقولہ کے یہہ معنی ہیں کہ اگر یہہ بات ثابت ہو جاوے کہ اسی طرح پر عملدرآمد رہا ہی تو فی نفسہ وہ برتاؤ اس امر کے رجحون کی شہادت ہی \* .

## دوم — نسبت کسی پیشہ نے اس پیشہ ور کی شہادت قابل اعتبار ہی \*

اس مقولہ کے یہہ معنی ہیں کہ جب کبھی مقدمات میں انفضال کسی امر کا مبنی ہو کسی ایسے امر کی تنقیص پر جو عوام الناس کو معلوم نہیں ہی بلکہ خاص پیشہ سے متعلق ہی تو جو شخص اس پیشہ کو کرتا ہو اس کی شہادت اس امر کی نسبت قابل اعتبار تصور کی جاوینگی \*

## سوم — ہر قیاس قانونی مرکب فعل نا جائز کے مضر خیال کیا جاوینگا \*

اس مقولہ کا مطلب یہہ ہی کہ جب یہہ بات ثابت ہو جاوے کہ ایک شخص نے فعل نا جائز کیا ہی تو قانون شہادت کے موافق بعد ثبوت اس امر کے کہ اس نے فعل نا جائز کیا جملہ قیاسات مضر اور خلاف اس کے تصور کیئے جاوینگے مثلاً کوئی شخص خون اپنی مرضی سے ایک شہادت کو عدالت میں پیش نہونے دے تو اس شہادت کو عدالت مضر اس کے تصور کریگی \*

## چہارم — تمام افعال درستي اور جائز طور سے کیئے گئے قیاس کیئے جائینگے \*

اس کا یہ مطلب ہی کہ تمام امور جو عدالت کے علم میں آویں اُن کی نسبت یہ قیاس ہوگا کہ اُن کاموں کے کرنے والوں کو اُن کے کرنے کا اختیار تھا اور انہوں نے جوازاً وہ کام کیئے اور بار ثبوت اس امر کا کہ وہ جوازاً یا درستي سے نہیں کیئے گئے تھے ذمہ اُس شخص کے ہی جو اُن کو نا جائز قرار دینا چاہتا ہی — مثلاً اگر کوئی دگري کسی عدالت کی پیش کی جاوے تو عدالت تصور کریگی کہ وہ دگري عدالت ممتاز نے صادر کی ہی تو تکنیکہ یہ ثابت نہو کہ عدالت مذکور کو ایسی دگري کا اختیار نہ تھا یا کوئی بے ضابطگی ثابت ہو \*

## پنجم — کوئی معاملہ مابین دو شخصوں کے شخص ثالث کے حق میں مضر نہوگا \*

اس مقولہ کا مطلب یہ ہی کہ فریقین معاملہ یا اُن کے قائم مقاموں نے سوا اُس معاملہ کا اثر غیر اشخاص پر نہوگا — اور لفظ معاملہ میں کل کارروائی شامل عدالت نسبت حاصل کرنے دگري وغیرہ کے داخل ہی \*

یہ پانچ مقولے متذکرہ بالا وہ مقولے ہیں جو کہ قانون شہادت کے اعلیٰ اصولوں میں شمار کیئے جاسکتے ہیں اور آئندہ ایکٹ ہذا کی شرح سے معلوم ہوگا کہ بہت سی دفعات سے یہ مقولے متعلق ہیں \*

ایکٹ مفصلہ ذیل نے حضور ویسرای گورنر جنرل ہند کی منظوری ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۷۲ ع کو حاصل کی \*

# ایکٹ نمبر ۱ بابت سنہ ۱۸۷۲ء

قانون شہادت مجریہ ہند

ہر گاہ قرین مصلحت ہی کہ قانون

شہادت کا اجتماع اور اُس

کی تعریف اور ترمیم عمل

میں آوے لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے \*

## باب ۱

متعلق ہر وفا و افعات کا

### فصل ۱ — مراتب ابتدائی

یہ فصل اس ایکٹ سے وہ نسبت رکھتی ہے جیسے کہ تشریحات عامہ یا تشریح اصطلاحات کسی فن کی اُس فن سے — جو تعریفات اصطلاحات کی اس فصل میں بیان کی گئی ہیں وہ نہایت مقدم ہیں اور جو معنی ان تعریفات میں اصطلاحات کے قرار دیئے گئے ہیں اُس کے موافق آئندہ کل ایکٹ میں اُن کا استعمال ہوا ہے — ان تعریفات کو ہر اُس شخص کو جس کو اس ایکٹ سے کام پڑے گا خوب جاننا چاہیئے اور میں نے اس غرض سے کہ ان تعریفات کو جو کہ واضعان قانون نے قائم کی ہیں میں اور واضح کروں اُس کی صاف اور مفصل شرح لکھی ہے اور اُس امر کو ملحوظ رکھا ہے کہ طوالت نہر جاوے یا قانون شہادت کے باریک اور پیچیدہ اور دقیق مسائل میں بحث کرنے سے اُن لوگوں کو جن کو کہ صرف اس ایکٹ کا سمجھنا منظور ہے پریشانی نہ — تاہم جہاں تک ایکٹ کے متن کو بخوبی سمجھنے کے لئے ضرورت ہے اُس قدر اصول و مسائل بیان کیئے ہیں \*

دفعہ ۱ جائز ہی کہ اس ایکٹ کو

قانون شہادت مجریہ ہند  
مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء کے نام

نام ایکٹ

سے موسوم کریں \*

یہ قانون تمام برٹش انڈیا میں نافذ اور

تمام کارروائی ہائے تجویزی  
سے جو کسی عدالت میں

حدود نفاذ

یا اُس کے دو برو ہوں جس میں عدالت  
ہائے کورٹ مارشل بھی داخل ہیں لیکن  
اُن اقرارات حلفی سے علاقہ نہیں رکھتا جو  
کسی عدالت یا عہدہ دار کے دو برو پیش  
ہوں اور نہ اُن کارروائیوں سے جو کسی  
ثالث کے دو برو ہوں \*

یہ قانون یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۲ء سے

عمل درآمد ہوگا \*

اندر حلفی ایک قسم کا اظہار ہی کہ جس کو ایک دفعہ لکھ کر  
مظہر حاتم مستجاز کے سامنے جس کو حلف دینے کا اختیار ہو اُس بیان  
تلمیح شدہ کی صداقت کی نسبت حلف اُٹھاوے لیکن وہ اظہار جواب  
میں کسی سوال کے نہیں ہوتا بلکہ بطور ایک بیان کے ہوتا ہے اور لازم  
ہی کہ اُس میں صریح طور پر وہ واقعات اور حقائق جو کہ مظاہر کے  
علم میں ہوں بیان کیے جائیں اور یہ بھی بیان ہو کہ اُس کو اُس علم

کے کیا وسیلے ہیں کون سی اطلاع اور اس سے پاکر اس کو معلوم ہوا اور کون سی بات خود اس کو معلوم ہی — لیکن چونکہ اس قسم کے بیانات یعنی اقرارات حلفی عدالت ہائے دیوانی میں عموماً جاری نہیں ہیں لہذا ان کی نسبت زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے \*

## دفعہ ۲ تاریخ مذکور کو اور اس

تاریخ سے قواعد مفصلہ ذیل منسوخ ہو

جاوینگے \*

(۱) تمام قواعد شہادت جو کسی آئین

انگلستان یا ایکٹ یا قانون

تفسیح قوانین

میں جس کا تعلق ہوتا ہے

اندیا کے کسی جزو میں ہو مندرج نہیں

ہیں \*

(۲) تمام وہ قواعد اور آئین و قوانین

جو بموجب دفعہ ۲۵ قانون کونسل ہند

مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ء کے حکم قانون کا رکھتے

ہیں جسقدر کہ ان کو تعلق کسی معاملہ

مذکورہ قانون ہذا سے ہی \*

(۳) احکام قوانین مندرجہ ضمیمہ

منسلکہ قانون ہذا جسقدر کہ ضمیمہ مذکور

کے خانہ سوم میں لکھے گئے ہیں \*



لیکن کوئی عبارت مندرجہ قانون ہذا  
مخل حکم کسی قانون مصدرا پارلیمنٹ یا  
کسی ایکٹ یا قانون مجریہ کسی جزو  
برٹش انڈیا کے نہوگی جو صراحتاً اس  
ایکٹ کی رو سے منسوخ نہیں کیا گیا \*

قبل نفاذ ہونے اس ایکٹ کے عدالت ہاے برٹش انڈیا کے لئے  
فی الحقیقت کوئی قانون شہادت جامع نہ تھا اور اکثر عدالت ہاے ضلع  
میں جب کبھی کوئی پیرسٹر کسی مقدمہ میں پیری کرتا تھا تو وہ  
انگلنڈ کے قانون شہادت کو اپنی کارروائی میں کام میں لاتا تھا اور اکثر  
حکام عدالت ہاے مذکور اُس قانون پر توجہ بھی کرتے تھے اور بہت سی  
شہادتیں حسب قواعد قانون مذکور کے خارج کر دیتے تھے \*

فی الحقیقت قواعد قانون شہادت انگریزی ہندوستان کی حالت کے  
مناسب نہ تھے اور زیادہ تر خرابی بہت ہوتی تھی کہ انگریزی قانون شہادت  
کی کتابوں ہندوستان کے حکام کے روبرو پیش کی جاتی تھیں حالانکہ اُن  
کتابوں کا سمجھنا زیادہ تر اُس تجربہ پر منحصر ہی جو کہ پیرسٹر کو  
انگلستان کی عدالت میں کام کرنے سے حاصل ہوتا ہی پس ہندوستان کے  
حکام کو اُس قانون ولایت کے مسائل کو ہندوستان سے متعلق کرنے میں  
ذمت واقع ہوتی تھی تاہم انگریزی قانون کو متعلق سمجھتے تھے \*

انگلستان کے قانون کے بموجب بہت سی ایسی شہادت خارج  
سمجھی جاتی تھی جسکے داخل ہونے سے فی الحقیقت کس قدر سچائی  
معلوم ہوتی ہندوستان اور انگلستان کے طریقہ انصاف میں یہ فرق  
ہی کہ تفتیش واقعات دھل ہمیشہ جوڑی کے ذمہ رہتی ہی اور قانون

(۱) جوڑی نام ہی اُن بارہ شخصوں کا جنکو واسطے معاملہ کسی مقدمہ  
دیوانی یا فوجداری کے حسب قانون انگلستان منتخب کیا جاتا ہی اور اُن کو پیشی  
مقدمہ میں موجود رہا جاتا ہی اور ولایت کے قانون کے مطابق اُن کے ذمہ  
واقعات کی تفتیش ہوتی ہی جو واقعات کہ جوڑی کی رائے میں ثابت قائم ہوتے ہیں  
اُن واقعات سے حاکم عدالت قانون متعلق کر کے اپنا فیصلہ صادر کرتا ہی \*

کی تنقید حاکم کے ذمہ — ہندوستان میں جج یعنی حاکم عدالت کو نسبت واقعات اور قریب دوزوں کے تنقید کر پڑتی تھی \*  
یہ ایکٹ اس قدر سادگی اور صفائی سے تیار کیا گیا تھی کہ ان لوگوں کو چنکر اس قسم کا تجربہ حاصل نہیں تھی جو کہ بیرونی کو کام کے انجام کرنے سے ولایت کی عدالت میں حاصل ہوتا تھی کوئی مشکل نہ پیش آئے اور اس دفعہ کے فقرہ اول میں بعض قواعد شہادت کو منسوخ قرار دینے سے اس خرابی کو باز رکھا ہے جو ولایت کے قانون شہادت کے متعلق کرنے سے پیدا ہوتی تھی \*

نسبت جزو ثانی فقرہ سوم دفعہ ۱۸ کے اس قدر لکھنا ضرور ہی کہ ان الفاظ کے ذریعہ سے بعض وہ قواعد منسوخ ہونے سے بچ گئے ہیں جو کہ انگلستان میں بغرض متعلق ہونے برٹش انڈیا کے جاری کیے گئے ہیں \*  
یہ واضح رہے کہ ایکٹ ۱۸۷۲ء میں تمام قواعد اس قانون شہادت کے جو ہندوستان میں جاری ہیں مکمل طور پر درج نہیں ہیں لیکن کل قانون شہادت دیگر آئین و ایکٹ ہائے پارلیمنٹ اور قوانین متجزیہ کو منسلک گورنر جنرل میں شامل ہیں \*

علاوہ ایکٹ اول اور ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء کے قوانین منسلک ذیل ہندوستان میں نسبت شہادت کے اب بھی جاری ہیں \*

- (۱) ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۵۳ء دفعہ ۲۶ \*
- (۲) ایضاً ۴ سنہ ۱۸۶۹ء دفعہ ۵۲ \*
- (۳) ایکٹ آف پارلیمنٹ سنہ ۱۳ جلوس جارج سوم باب ۹۳  
دفعات ۴ و ۴۱ و ۴۲  
و ۴۳ و ۴۵
- (۴) ایضاً سنہ ۲۶ ایضاً باب ۵۷ دفعہ ۲۸
- (۵) ایضاً سنہ ۴۲ ایضاً باب ۸۵
- (۶) ایضاً سنہ ۳ و ۴ جلوس ملکہ و کتوریہ باب ۱۰۵ دفعہ ۶۷
- (۷) ایضاً سنہ ۶ و ۷ ایضاً باب ۹۸ دفعہ ۴
- (۸) ایضاً سنہ ۱۵ و ۱۶ ایضاً باب ۸۶ دفعہ ۴
- (۹) ایضاً سنہ ۱۷ و ۱۸ ایضاً باب ۱۰۴ دفعہ ۱۷

۱۸۔ قوانین سابق متعلق شہادت جو منسوخ نہیں ہوئے [ دفعہ ۳

(۱۰) ایکٹ سنہ ۱۹۰۶ و ۲۰ جلوس ملکہ و کٹوریہ باب ۱۱۳ دفعات ۱

۲ و ۳ و ۳ و ۳ و ۵ و ۶

(۱۱) ایضا سنہ ۲۰۰۲ و ۲۱ ایضا باب ۷۷ دفعہ ۳۲ باب

۷۹ دفعہ ۳۷ باب ۸۵

دفعہ ۲۹

(۱۲) ایضا سنہ ۲۲ ایضا باب ۲۰ دفعہ ۱ و ۲

۳ و ۳ و ۳ و ۵ و ۶

(۱۳) ایضا سنہ ۲۲ و ۲۳ ایضا باب ۶۳ دفعات ۱ و ۲

۳ و ۳ و ۵

(۱۴) ایضا سنہ ۲۴ ایضا باب ۱۱ دفعات ۱ و ۲

۳ و ۳

(۱۵) ایضا سنہ ۳۰ و ۳۱ ایضا باب ۲۲ دفعات ۸۱

۱ و ۳

لیکن یہ قوانین عدالتوں میں عموماً اس قدر قابل الاستعمال ہیں کہ ان کی نسبت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے \*

دفعہ ۳ ایکٹ ہذا میں الفاظ اور

عبارات مصرحہ ذیل اُن

معانی میں مستعمل ہونگی

جو اُنکے واسطے بیان کیٹی گئے ہیں بشرطیکہ

فحوالے کلام سے کوئی اور مراد نہ پائی

جائے \*

جن اصطلاحات اور الفاظ کی کوئی خاص تعریف اس ایکٹ میں نہیں ہے اُن سے وہ معنی مراد ہونگے جو کہ تعریفات کے عام قانون ایکٹ اول سنہ ۱۸۶۸ء میں لکھے گئے ہیں اور اُس نے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ تعریفات مندرجہ ایکٹ مذکور تمام قوانین سے جو بعد ایکٹ مذکور کے نافذ ہوئے ہوں متعلق ہے \*

تعریفات

لفظ عدالت میں تمام جج اور مجسٹریٹ

اور تمام اشخاص بجز

ٹالتوں کے داخل ہیں جو

عدالت

قانوناً مجاز لینی شہادت کے ہوں \*

یہ صاف نہیں معلوم ہوتا کہ عدالت کے لفظ میں وہ اشخاص بھی جو بذریعہ کسی کمیشن کے (جو کہ عدالت ما سوائے عدالت ہائے برٹش انڈیا نے صادر کیا ہو) شہادت لیتے ہوں شامل ہیں یا نہیں لیکن ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک اُس شہادت سے متعلق نہیں جو ڈیو بغرض فیصلہ یا تحقیقات کسی ایسے امر کے جو کسی عدالت ما سوائے عدالت ہائے برٹش انڈیا کے روبرو پیش ہو بلکہ وہی قانون شہادت اُس سے متعلق ہوگا جس قانون کی مطیع اصل عدالت صادر کنندہ کمیشن ہے \*

لفظ واقعہ کے معنی اور اُس کے مفہوم

میں یہ امور داخل ہیں \*

واقعہ

(۱) ایسی ہر چیز یا چیزوں کی

ایسی کیفیت یا چیزوں کا ایسا تعلق جو

حواس سے محسوس ہونے کے قابل ہو \*

(۲) ہر حالت ذہنی جس سے

کسی شخص کے دل کو آگاہی ہو \*

مہتمم نے واقعات کے تین طریقہ ترتیب کے بیان کیئے ہیں۔

اقسام واقعات

( ۱ ) مثبتہ اور منفیہ \*

( ۲ ) ظاہری اور باطنی یعنی ذہنی \*

( ۳ ) حالات اور حالاتِ اشیاء \*

اول ترتیب میں یہہ علت بدیہی ہی کہ مثبتہ واقعات وہ واقعات ہیں کہ جن سے کسی امر کا وجود ثابت ہو اور منفیہ وہ ہیں کہ جن سے عدم ثابت ہو — فی الحقیقت یہہ دونوں باتیں ایک ہی ہیں کیونکہ ہر بیان کو مثبت طور پر اور منفی طور پر بیان کرسکتے ہیں مثلاً یہہ کہنا کہ فلاں وقت زید ایک مقام خاص میں تھا یہہ مثبت طور بیان کرنے کا ہی اور یہہ کہنا کہ زید اُسوقت اُس مقام سے باہر نہ تھا منفی طور سے بیان کرنا ہی \*

نسبت دوسری ترتیب کے یہہ بیان کرنا ضروری ہی کہ واقعہ ظاہری وہ ہی کہ چو حواس خمسہ بیرونی یعنی آنکھ، ناک، کان، زبان اور جسم سے محسوس ہو اور واقعہ باطنی وہ ہی کہ جو صرف ذہن میں موجود ہو مثلاً بندوق کی گولی سے ایک شخص کا ہلاک ہونا ایک واقعہ ظاہری ہی اور ارادۂ قتل جو قتل کے ذہن میں ہو ایک واقعہ باطنی ہی \*

نسبت تیسری ترتیب کے یہہ بیان کرنا ضرور ہی کہ ہر واقعہ یا تو ایک حادثہ ہوتا ہی یا ایک حالت ہوتی ہی مثلاً درخت کا گرنا ایک حادثہ ہی اور اُس کا وہاں پڑا ہونا ایک حالت ہی \*

بعض مقلدوں کی رائے میں فعل اور حادثہ ایک ہی چیز ہی لیکن ٹھیک رائے یہہ معلوم ہوتی ہی کہ فعل صرف اُس حادثہ کو کہتے ہیں جو کہ بذریعہ انسان کے ہوا ہو مثلاً درخت کا از خود گر پڑنا ایک حادثہ ہی اور زید کا ایک درخت کو گرانا ایک فعل ہی — کوئی واقعہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ جسپر تینوں ترتیبوں کا ایک ہی ساتھ اطلاق نہ ہو اور گو اس ایکٹ میں تعریف واقعہ صرف بلحاظ ترتیب نمبر ( ۲ ) کے کی گئی ہی اور حالت اور حادثہ اور فعل میں کچھ تفریق نہیں کی گئی ہی تاہم تمثیلات سے ظاہر ہوگا کہ واضعان ایکٹ حادثہ اور حالت اور فعل تینوں کو لفظ واقعہ میں شامل کرتے ہیں مثلاً واقعات کی جو تمثیلات آئندہ بیان ہو تی ہیں اُن میں ہم

تمثیل ( الف ) ایک مثبتہ ظاہری حالت ہی \*

تمثیل ( ب ) ایک مثبتہ ظاہری حادثہ ہی \*

تمثیل ( ج ) مثبتہ ظاہری فعل ہی \*

تمثیل ( د ) مثبتہ باطنی حالت و فعل و حادثہ ہی \*

تمثیل ( ہ ) مثبتہ باطنی حالت ہی \*

یہہ امر قابل غور ہی کہ یہہ سب مثالیں واضعان ایکٹ نے واقعات مثبتہ کی دی ہیں اور منفیہ کی کوئی تمثیل نہیں دی اس وجہ سے کہ جیسا ہم اوپر بیان کر آئے ہیں فی الحقیقت مثبت اور منفی منحص مجازی طریقے بیان کے ہیں \*

## تمثیلات

( الف ) یہہ کہ چند اشیاء ایک خاص وضع پر

کسی جگہ میں ترتیب دی ہوئی ہیں ایک واقعہ ہی \*

( ب ) یہہ کہ کسی شخص نے کچھ سنا

یا دیکھا امر واقعہ ہی \*

( ج ) یہہ کہ کسی شخص نے کچھ الفاظ کہے

ایک واقعہ ہی \*

( د ) یہہ کہ ایک شخص کچھ راے رکھتا

ہی یا کچھ ارادہ رکھتا ہی یا اُس کا عمل نیک نیتی یا

قریب کا ہی یا کسی خاص لفظ کو کسی خاص معنی میں

مستعمل کرتا ہی یا ایک خاص وقت پر اُس کا دل کسی

خاص امر محسوس سے آگاہ تھا ایک واقعہ ہی \*

( ہ ) یہہ کہ ایک شخص کسی امر میں شہرہ

رکھتا ہی ایک واقعہ ہی \*

لفظ تمثیلات ایکٹ ہذا میں پہلی دفعہ اس دفعہ میں مستعمل ہوا

#### قوائد تمثیلات

ہی اور یہہ بات بیان کرنی مفید معلوم ہوتی  
ہی کہ واضعان قانون نے ایک عمدہ طریقہ میں

کرنے مطالب قانون کا اختیار کیا ہی اور وہ یہہ ہی کہ ہر دفعہ کے بعد  
چند تمثیلات اس غرض سے داخل کی ہیں کہ اُن لوگوں کو جن کو  
قانون کے موافق کارروائی کرنی پڑتی ہی قانون کے سمجھنے میں آسانی  
ہو — یہہ طریقہ تعزیرات ہند اور قانون معاہدہ اور ایکٹ ہذا اور اور  
ایکٹوں میں بھی اختیار کیا گیا ہی — زبان قانونی سے جو کہ مرکب  
تعریفات اور پیچیدہ اور دقیق اصطلاحات سے ہوتی ہی مطلب اخذ کرنا  
ایک دشوار بات ہی اور اس سے بھی زیادہ قانون کے قاعدوں کو روز مرہ  
کی زندگی کے کاروبار سے ٹھیک طور پر متعلق اور چسپاں کرنا مشکل ہی —  
اُن تمثیلات سے قانون کے مطالب اور اُن کا روز مرہ کی زندگی سے لگاؤ  
صاف طور پر معلوم ہوتا ہی — ایک بڑا فائدہ اس قسم کی تمثیلات سے  
یہہ ہی کہ قانون کے پڑھنے والے کا ذہن ہر دفعہ کے سمجھنے میں وہی  
مراتب طے کرتا ہی جو کہ واضعان قانون نے اپنے دل میں خیال کیے  
تھے — اس قدر بیان کرنا آؤ ضرور ہی کہ جو وقعت خود متن قانون کی  
ہی وہی وقعت تمثیلات کی ہی یعنی تمثیلات فی الحقیقت وہ نظائر  
ہیں جن کو کونسل قانونی نے اپنے اختیار سے قانون کے نالذ کرنے کے  
وقت قائم کیا ہی اُن نظائر کی وقعت نظائر ہائی کورٹ سے بھی زیادہ  
مستحکم تصور کرنی چاہیئے مگر اُن تمثیلات سے متن قانون پر اضافہ  
کرنے کی غرض نہیں ہی بلکہ اگر تمثیلات ایکٹ میں سے معدوم بھی  
کردی جائیں تب بھی وسعت قانون میں مطلق فرق نہیں آنے کا بلکہ  
قانون کی وسعت وہی رہیگی جو کہ معہ تمثیلات کے اب ہی — غرض  
اُن تمثیلات سے صرف بیان کرنا اور واضح کرنا قانون کا ہی تاکہ اُس کا  
مطلب آسانی سے سمجھ میں آئے — تمثیلات کبھی مخالف متن  
قانون کے نہیں ہوسکتیں اور قانون کے پڑھنے والے کو اس امر پر خوب  
خیال کرنا چاہیئے کہ تمثیلات متن قانون کی مطابقت میں ہیں :

## ایک امر واقعہ کا دوسرے امر واقعہ

سے متعلق ہونا اسوقت کہا

واقعہ متعلقہ

جاویگا جب کہ وہ امر واقعہ دوسرے امر واقعہ سے ایسے طور پر علاقہ رکھتا ہو جسکا ذکر احکام ایکٹ ہذا میں درباب متعلق ہونے واقعات کے مرقوم ہی \*

جو تعریف واقعہ متعلقہ کی ایکٹ ہذا میں کی ہی وہ فی نفسہ کوئی تعریف نہیں ہی کیونکہ اسکا حوالہ و طریقہ تعلق واقعات پر جسکا ذکر اس ایکٹ میں ہی کر دیا گیا ہی لیکن ایکٹوں میں جو کہ واسطے ہدایت عوام الناس کے ہیں یہہ طریقہ ان دقیق مسئلوں کے بیان کرنے کا نہایت آسان اور سب سے زیادہ کارآمد تصور کیا گیا ہی ( دیکھو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۰ ) \*

میرے نزدیک اگرچہ پورے طور پر واقعہ متعلقہ کی تعریف لکھنی نہایت مشکل ہی لیکن شاید یہہ تعریف واقعہ متعلقہ کی کافی طور پر جامع ہی یعنی :-

لفظ واقعہ متعلقہ کی تعریف

واقعات متعلقہ ان واقعات کو کہتے ہیں کہ جنکے ثبوت یا نفی سے امور تنقیح طلب ۲ کے ثبوت یا نفی پر کوئی اثر معتد بہ پیدا ہو \*

یہہ بات مقدمہ میں بیان ہو چکی ہی کہ یہہ ایکٹ اصول اخراج شہادت پر مبنی ہی لہذا اس بڑی دشواری کو جو کہ اس امر کے فیصل کرنے میں کہ کون سے واقعات متعلقہ ہیں اور کون سے نہیں واضعان قانون نے مفصل طور پر ہر حالت تعلق کو شعلت میں بیان کیا ہی ۳ اور

۲ دیکھو حاشیہ تعریف واقعہ تنقیحی کا

۳ دیکھو ایکٹ ہذا کی دفعہ ۵ سے ۵۵ تک



سوالے اُن حالتوں کے جنکی اُن دفعات میں تشریح ہی کسی حالت کو اس ایکٹ کے موافق واقعہ متعلقہ نہیں کہہ سکتے جیسا کہ دفعہ (۵) کے اخیر الفاظ سے معلوم ہوگا \*

جو تعریف کہ مینے بیان کی ہی اُس میں لفظ معتدبہ اس غرض سے لکھا ہی کہ ایسی شہادت جو کہ گو ایک بعید طور پر امور تنقیح طلب سے متعلق ہو تاہم اُسکو عدالت اس وجہ سے داخل نہ کریگی کہ اُس کے داخل کرنے سے کافی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا — گو بعض واقعات فی الحقیقت واقعات متعلقہ کہے جاسکتے ہوں لیکن تاہم عدالت کو اختیار ہی کہ اُنکی نسبت شہادت مفصلہ ذیل دو وجہوں سے داخل نہ کرے: — (۱) جبکہ امور تنقیح طلب سے تعلق اسقدر بعید اور خیالی ہو کہ جس سے کوئی معتدبہ نتیجہ نہیں نکل سکتا \*

(۲) جبکہ سوال و جواب فریقین سے کسی امر کا ثابت کرنا غیر ضروری ہو مثلاً اُن واقعات کی نسبت جنکو فریق ثانی تسلیم کرتا ہی شہادت دینی ضرور نہیں ہی۔ گو اگر عدالت چاہے تو ثبوت طلب کر سکتی ہی \* ۲

اس امر پر لحاظ رکھنا چاہیئے کہ قسم اول کے واقعات کو اس ایکٹ نے واقعات غیر متعلقہ میں قرار دیا ہی \*

لفظ واقعات تنقیحی سے مراد اور اُس

کے معنی میں داخل: —

واقعہ تنقیحی

ہر واقعہ ہی جس سے بنفسہ یا بہ تعلق اور واقعات کے وجود یا عدم یا نوعیت یا حد کسی ایسے حق یا ذمہ داری یا ناقابلیت کی لازم آتی ہو جسکے اثبات یا سلب کی کسی فالش یا کارروائی میں بحث کی جائے \*

*Gilchrist*

لفظ شہادت کی تعریف آگے بیان ہوگی اور اُس پر شرح لکھی جاوے گی لیکن یہاں یہ بیان کرنا ضرور ہی کہ مادہ شہادت کا کیا ہی یعنی وہ چیز کیا ہی جس کے متعلق شہادت لیجاتی ہی حقیقت میں شہادت کا مادہ واقعات ہیں اور اسی وجہ سے واضعان قانون نے واقعات کی تعریف شہادت کی تعریف سے پہلے بیان کی ہی \*

اب تعریف اور تقسیم ایکٹ سے قطع نظر کر کے میں وہ تہ ذیل بیان

کرنا چاہتا ہوں کہ جو فی الحقیقت واقعات کی تقسیم درست معلوم ہوتی ہی اور جس

تقسیم واقعات

سے مضمون ایکٹ کا صاف سمجھ میں آوے گا علی الخصوص تعریف امر تنبیہ کی \*

تمام مقدمات میں واقعات دو قسم کے ہوتے ہیں :-

اول — واقعات مقصود بالذات یعنی وہ واقعات جن کا ثابت کرنا اصل مقصود ہی \*

مقدمات میں دو قسم کے واقعات ہوتے ہیں

دوم — واقعات مقصود بالعرض یعنی جن کا

ثابت کرنا فی نفسہ مقصود نہیں ہی بلکہ صرف بغرض ثبوت واقعات مقصود بالذات کی انکی نسبت شہادت دی جاتی ہی :-

واقعات مقصود بالذات وہ واقعات ہیں کہ جو ہر مقدمہ میں ایسے

ہوتے ہیں کہ ہر فریق اپنے اپنے لیے ثابت کرنا چاہتا ہی تا کہ اُنکی بنا پر اُس کے حق میں

واقعات مقصود بالذات

فیصلہ ہو اور اُنکی وقعت تجویز مقدمہ کے لیے اس قدر مقدم ہوتی ہی کہ جب اُنکی نسبت کوئی تجویز اثبات یا تردید کی قائم ہو جاوے تو فیصلہ اُس مقدمہ کا اُن واقعات کی تجویز سے لازمی اور ضروری طور پر خون بخون نکل آوے — مثلاً مورث کی وفات جس سے وارث کا حق نسبت ترکہ کے قائم ہو جاتا ہی \*

واقعات مقصود بالعرض وہ واقعات ہیں کہ جنکی تجویز اثبات یا

تردید سے کوئی نتیجہ ایسا کہ جسکی بنا پر فیصلہ ہو سکے نہیں نکل سکتا اور نہ اُنکی اثبات

واقعات مقصود بالعرض

یا تردید سے فیصلہ مقدمہ کا لازمی اور ضروری طور پر خود بخود نکلتا ہے مثلاً مورث کا بیمار ہونا جس سے وارث کا حق قائم نہیں ہوتا \*

حقیقت میں امور تنقیح طلب واقعات مقصود بالذات کو کہتے ہیں

اور جو تعریف کہ اس شرح میں لکھی گئی

امور تنقیح طلب

ہی اُسکے بخوبی جاننے سے معنی تعریف

میدرجہ ایکٹ ہذا کے بخوبی سمجھنے میں آئینگے اور یہ ظاہر ہوگا کہ واقعات مقصود بالذات ہر مقدمہ میں بمقابلہ واقعات مقصود بالعرض کے تعداد میں کم ہوتے ہیں اور جو واقعات مقصود بالذات نہیں ہیں وہ کبھی تنقیح طلب نہیں ہوسکتے سوائے واقعات مقصود بالذات کے اور سب واقعات مقصود بالعرض ہوتے ہیں اور واقعات تنقیح طلب نہیں ہوتے \*

واقعات مقصود بالعرض نہایت کثرت سے ہوتے ہیں کہ جنکی حد قرار دینے نہایت مشکل ہی اور جو قواعد ایکٹ ہذا میں نسبت تعلق واقعات کے باب اول میں قرار دیئے گئے ہیں وہ زیادہ تر متعلق واقعات مقصود بالعرض سے ہیں کیونکہ انہیں کی نسبت مشکل اکثر واقع ہوتی ہے \*

## تشریح --- جب بموجب احکام قانون

مجریہ وقت متعلقہ ضابطہ دیوانی کے کوئی

عدالت کسی تنقیح واقعاتی کو قلم بند کرے

تو جس واقعہ کا اثبات یا سلب اُس تنقیح کے

جواب میں ہوتا ہو وہ واقعہ تنقیحی ہی \*

ضابطہ فوجداری میں چونکہ امر متنازعہ فیہ اسقدر پیچیدہ نہیں ہوتے جسقدر کہ دیوانی کے معاملات میں ہوتے ہیں لہذا کوئی قاعدہ یا دفعہ ضابطہ فوجداری میں نسبت تحریر امور تنقیح طلب کے نہیں قرار دیا گیا اور اسی وجہ سے اس تشریح میں بی صرف ضابطہ دیوانی کا ذکر ہی - لیکن فوجداری کے مقدمات میں بی فرد قرار داک جرم سے کسیقدر وہی کام نکلتا ہے \*

ضابطہ دیوانی میں تین قسم کے امور تنقیح طلب قرار دیئے جاتے ہیں:—

اقسام امور تنقیح طلب

اول — عارض دعویٰ یعنی وہ امور جن کے تصفیہ سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مقدمہ جس حیثیت سے پیش ہوا ہے اور جس عدالت میں پیش ہوا ہے اُس حیثیت سے اُس عدالت کی تجویز کے قابل ہے یا نہیں \*

دویم — امور واقعاتی جن کی تجویز سے یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ واقعات جو فریقین نے پیش کیئے ہیں وہ فی الحقیقت واقع ہوئے ہیں یا نہیں یا کسی حکم قانونی کی وجہ سے اُسکی تجویز روکداد پر ہوسکتی ہے یا نہیں \*

سویم — امور قانونی یعنی جو واقعات کہ فریقین نے تسلیم کیئے ہیں یا حاکم کی تجویز میں وہ واقعات ثابت ہوئے ہیں اُن سے مسائل قانونی کو کیا تعلق ہے \*

قسم درم — ہمیشہ واقعات تنقیحی پر مشتمل ہوتی ہے اور قسم اول میں بھی کبھی واقعات تنقیحی ہوتے ہیں جبکہ اس بات کی تجویز کہ مقدمہ قابل تجویز اور سماعت عدالت کے ہے یا نہیں کسی واقعہ کی تجویز پر منحصر ہو \*

قانون کے الفاظ پر جو کہ اُس تشویح میں مستعمل ہوئے ہیں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی عدالت نے غلطی سے بھی کسی واقعہ مقصود بالعرض کو واقعہ تنقیحی قرار دیا ہو تب بھی اُس کو واقعات متعلقہ سمجھنا لازم ہے گو فی الحقیقت وہ واقعہ متعلقہ ہو یا نہ ہو اُس کی نسبت بحث نہیں کی جا سکتی \*

## تمثیلات

زید عمرو کے قتل عمد کا ملزم ٹھہرایا گیا \*

اُس کی تجویز میں واقعات مفصلہ فیصلہ واقعات

تمثیلاتی ہو سکتے ہیں:—

یہہ کہ زید باعث ہلاکت عمرو کا ہوا \*  
 یہہ کہ زید کی نیت میں تھا کہ عمرو کی ہلاکت کا  
 باعث ہو \*

یہہ کہ زید کو عمرو سے سخت اور ناگہانی اشتغال  
 پہونچا \*

یہہ کہ زید بروقت صدور اُس فعل کے جو عمرو کی  
 ہلاکت کا باعث ہوا بوجہہ فتور عقل اُس فعل کی  
 نوعیت کے جاننے کی قابلیت نہیں رکھتا تھا \*  
 شور کرنے سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اول دو تنقیتیں جو مثال میں  
 لکھی ہیں وہ متعلق جانب مدعی ہیں اور دو اخیر کی متعلق جانب  
 مدعا علیہ ہیں \*

اگرچہ تشریح میں لفظ ضابطہ دیوانی کا درج ہی مگر تمثیل میں  
 مقدمہ فوجداری کا بیان کیا گیا ہی اس کا سبب یہہ ہی کہ مقدمہ  
 فوجداری میں بمجرد قرار داد جرم کے دونوں قسم کی تنقیاتیں یعنی  
 وہ جو مدعی کی جانب متعلق ہیں اور وہ جو مدعی علیہ کی جانب  
 متعلق ہیں خواہ نخواستہ وائعت تجویزی ہوتے ہیں اور مقدمات دیوانی  
 میں اُن کا قرار دینا مدعی اور مدعا علیہ کے بیان پر منحصر ہوتا ہی  
 اور اُس سبب سے کوئی ایسی مثال جزئی خاص جو تقابل تغیر ہو اور  
 قانون میں بطور قانون مستحکم کے شامل ہونے کے لائق ہو نہیں آسکتی  
 تھی برخلاف تمثیل فوجداری کے کہ اُس میں دونوں قسم کی تنقیاتیں  
 تقابل تغیر بطور قانون کے داخل ہوسکتی ہیں علاوہ اس کے فوجداری کی  
 تمثیل سے مضمون دفعہ کا بھی بلا لحاظ انتظار اور کسی بیان و تشریح  
 کے بآسانی سمجھ میں آجاتا ہی \*

لفظ دستاویز سے مراد ہر مضمون ہی

جو کسی شے پر پڑی ہو

دستاویز

حروف یا اعداد یا علامات یا اُن وسائل  
میں سے ایک سے زیادہ وسیلوں کے ذریعہ  
سے جن کا اُس مضمون کے قلمبند کرنے  
کے لیٹی مستعمل ہونا مقصود ہو یا جر  
مستعمل ہوں ظاہر کیا جائے یا منقوش  
کیا جائے \*

تعزیرات ہند میں جو تعریف دستاویز کی کی گئی ہے وہ بھی اسی  
تعریف کے قریب قریب ہی مگر اُس تعریف سے اُن جرائم کی نسبت  
اشارہ پایا جاتا ہے جو دستاویزات سے متعلق ہیں اور اس تعریف سے اُن  
امور کی طرف اشارہ ہے جو شہادت سے علائقہ رکھتے ہیں اُس تعریف  
میں تمام دستاویزات تحریری یا مطبوعہ یا کندہ جیسے کہ تانبے کے پتے  
پر کھدائی جاویں یا پتھر پر کندہ ہو کر بطور کتبہ یادگار کے لگائی جاویں  
شامل ہیں \*

## تمثیلات

ایک تحریر دستاویز ہی \*

الفاظ جو سیدھے یا پتھر کے چھاپے سے مطبوع ہوں  
یا بطور تصویر عکسی کے اُتارے گئے ہوں دستاویزات  
ہیں \*

نقشہ زمینی یا عمارت کا دستاویز ہی \*

کندہ جو کسی فلزاتی پتھر یا پتھر پر نقش دستاویز

ہی \*

شبہہ دستاویز ہی \*

لفظ شہادت سے مراد اور اُس کے

مفہوم میں داخل یہ ہے

شہادت

چیزیں ہیں :-

(۱) تمام بیانات گواہوں کے جو

عدالت کی اجازت یا حکم سے امور واقعاتی

تحقیق طلب کے باب میں اُس کے روبرو

کیٹی جاویں \*

ایسے بیانات شہادت زبانی کہلاتے ہیں \*

(۲) تمام دستاویزات جو عدالت کے

معائنہ کے لیٹی پیش کی جائیں \*

ایسی دستاویزات شہادت دستاویزی

کہلاتی ہیں \*

اس تعریف سے اصلی تعریف شہادت کی نہیں معلوم ہوتی جز

تعریف اس میں ہی وہ تعریف فی الحقیقت بالمثال ہی لیکن ایک

بڑے مقنن نے شہادت کی تعریف یوں بیان کی ہے :-

شہادت ایسا ہر امر ہے کہ جس کا اثر اور میلان اور مقصود ایسا

ہو کہ جب انسان کے ذہن میں سما جاوے

تو اُس سے ایک رجحان طبیعت کو نسبت

تعریف شہادت

اثبات یا سلب وجود کسی واقعہ کے پیدا ہو \*

شہادت تین قسم کی ہوتی ہے :-

(۱) شہادت مانی یعنی کوئی شے فی نفسہ مثلاً چہرہ

تھے قتل صادر ہوا یا مقام متنازعہ قیہ \*

( ۲ ) شہادت شخصی یعنی بیان گواہان مثلاً بیان زید \*

( ۳ ) شہادت دستاویزی یعنی وہ جو حروف یا ہندسوں یا نقوش

سے ظاہر ہو مثلاً رهن نامہ — اقرار نامہ — بیع نامہ \*

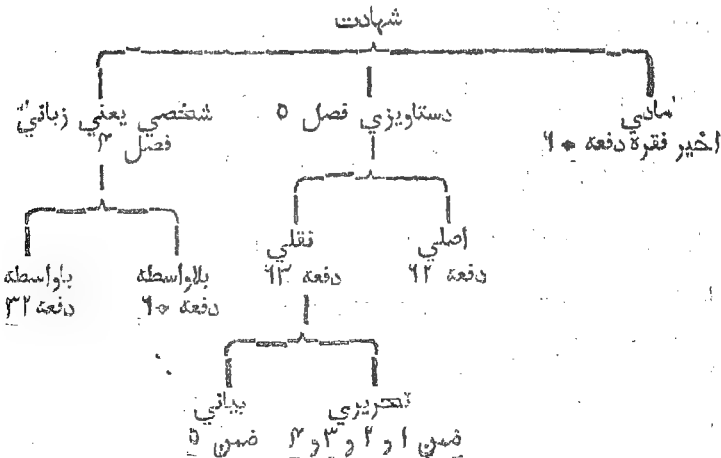
یہ بات قابل غور ہے کہ اس ایکٹ میں اقسام مذکورہ میں سے صرف دوسری اور تیسری قسم کا ذکر کیا ہے اور قسم اول یعنی شہادت مادی کا سوائے فقرہ اخیر دفعہ ۶۰ کے اور کہیں صاف ذکر نہیں ہے معلوم نہیں ہوتا کہ واضعان قانون نے کیوں قسم کی شہادت کا ذکر نہیں کیا شاید یہ وجہ ہو کہ کوئی شہادت مادی بلا شہادت شخصی یعنی زبانی کے متعلق تصور نہیں ہوسکتی مگر بہتر ہوتا کہ منجملہ اقسام شہادت کے شہادت مادی بھی قرار دی جاتی علی الخصوص ایسی صورت میں جبکہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۹۸ و دفعہ ۲۵۳ میں شہادت مادی کے ملاحظہ کا ذکر ہے اور گو ضابطہ دیوانی میں ملاحظہ مقام متنازعہ فیہ کی نسبت کوئی قاعدہ لازمی نہیں ہے تاہم بعض مقدمات میں ملاحظہ موقع کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی ایک شہادت مادی ہے \*

پس شہادت چھ قسم پر منقسم ہوتی ہے چنانچہ وہ ایک قسم

کی تفصیل مفصلہ ذیل شجرہ سے بخوبی

شجرہ تقسیم شہادت

معلوم ہوتی ہے : —





ان اقسام شہادت میں سے شہادت مادی کا نام اس ایک ایکٹ میں نہیں پایا جاتا مگر دفعہ ۶۰ کے اخیر فقرہ میں ضمنی طور پر ذکر ہے۔ شخصی شہادت اور زبانی شہادت ایک چیز ہی۔ لفظ شہادت باواسطہ بھی جس کو سنی سنائی شہادت کہنا چاہیئے اس ایکٹ میں مستعمل نہیں ہوا ہے مگر جو شہادت کہ حسب منشاء دفعہ ۳۲ قابل ادخال قرار نہی گئی ہے وہ فی الحقیقت شہادت باواسطہ ہی جیسا کہ اُس دفعہ کی شرح پڑھنے سے معلوم ہوگا \*

زبانی شہادت ہمیشہ بلاواسطہ لی جاتی ہے (دیکھو دفعہ ۶۰) سوائے چند محدود حالتوں کے (دیکھو دفعہ ۳۲)۔ دستاویزی شہادت بھی ہمیشہ اصلی ہونی چاہیئے (دیکھو دفعہ ۶۳ و ۹۱) سوائے خاص صورتوں کے (دیکھو دفعہ ۶۵ و تشریح ۳ دفعہ ۹۱) \*

## واقعہ کا اثبات اُس صورت میں کہا

جاوینگا جبکہ امورات پیش

واقعہ کا اثبات

شدہ پر غور کرنے کے بعد عدالت کو اُس کے موجود ہونے کا باور ہو یا یہ خیال کرے کہ اُس کا وجود اُس نہیج پر امکان رکھتا ہے کہ اُس خاص مقدمہ کی صورت میں کسی شخص محتاط کو اُس کے موجود ہونے کے قیاس پر عمل کرنا چاہیئے \*

واقعہ کا استرداد اُس صورت میں کہا

جائینگا جبکہ عدالت امورات

واقعہ کا استرداد

پیش شدہ پر غور کرنے کے

بعد یہ باور کرے کہ اُس واقعہ کا وجود

فہمیں ہی یا یہہ خیال کرے کہ اسکا انعدام  
ایسا امکان رکھتا ہی کہ اس خاص مقدمہ  
کی صورت میں کسی شخص محتاط کو  
اُسکے نہ موجوں ہونیکے قیاس پر عمل کرنا  
چاہیئے \*

واقعہ غیر مثبتہ اُسوقت کہا جاویگا

جبکہ نہ اُسکا اثبات ہو نہ

واقعہ غیر مثبتہ

استرداد \*

لفظ شہادت اور لفظ ثبوت کو عوام الناس مخلوط کردیتے ہیں اور

دونوں کو ایک ہی شی تصور کرتے ہیں لیکن  
جو لوگ منطقی سے واقف ہیں اُنکو یہہ بات

فرق مابین ثبوت و  
شہادت

بآسانی معلوم ہوگی کہ ان دونوں اصطلاحوں میں بڑا فرق ہی شہادت  
علت ہی اور ثبوت معلول یا دوسرے لفظوں میں شہادت سبب ہی اور  
ثبوت مسبب یعنی شہادت وسیلہ ہی اور ثبوت اُسکا نتیجہ ہی - پس  
ایکمت ہذا میں جو فرق مابین اثبات واقعہ و استرداد واقعہ اور واقعہ غیر  
مثبتہ کے بیان ہوا ہی بآسانی معلوم ہوگا - منطق کے جاننے والیکو یہہ  
بات آسانی سے سمجھتے ہیں آویگی کہ درحقیقت اثبات واقعہ اور استرداد  
واقعہ ایک ہی چیز ہی کیونکہ کسی واقعہ کا مثبت ثابت کرنا اور  
منفی ثابت کرنا ایک ہی طریقہ پر ہوتا ہی مثلاً جب یہہ ثابت کر دیا  
جاوے کہ ( الف ) زید ہی تو یہہ بیی لازمی ثابت ہو گیا کہ ( الف ) غیر  
زید نہیں ہی - جو فرق کہ تینوں اصطلاحات سے ذکر ہوا میں ایکمت  
ہذا نے قرار دیا ہی وہ یہہ ہی :-

- (۱) جب رجحان طبیعت اپنی غایت کو نسبت وجود کسی واقعہ کے پہنچ جاوے تو واقعہ مثبتہ ہی \*
- (۲) اور جب وہ رجحان اپنی غایت کو نسبت عدم کسی واقعہ کے پہنچ جاوے تو واقعہ مستردہ ہی \*
- (۳) اور جب وہ رجحان غایت تک نہ پہنچے تو وہ واقعہ غیر مثبتہ ہی \*

مثلاً یہ امر تنقیص طلب ہی کہ آیا زید مرگیا ہی یا نہیں — پس اگر پورے طور پر یہ ثابت ہو جاوے کہ زید کو چند شخصوں نے دفن کیا تھا تو ایسی صورت میں موت زید واقعہ مثبتہ ہی — اور اگر زید عدالت میں زندہ موجود ہو تو ایسی صورت میں موت زید واقعہ مستردہ ہی — اور اگر زید کی نسبت چند برس سے کسی نے کچھ نہ سنا ہو کہ کہاں ہی تو ایسی صورت میں موت زید واقعہ غیر مثبتہ ہی \*

اس تمثیل میں جو کہ ابھی بیان ہوئی ہی اگر امر تنقیص طلب یہہ ہوتا کہ زید زندہ ہی یا نہیں اور موت کی نقیض کو واقعہ فرض کیا جاوے تو صورت اول میں یعنی زید کے دفن ہونے سے زندہ ہونا زید کا واقعہ مستردہ ہوگا اور دوسری صورت میں یعنی زید کے عدالت میں موجود ہونے سے اُسکا زندہ ہونا واقعہ مثبتہ ہو جاویگا اور تیسری صورت میں یعنی اُس کی کچھ خبر نہ سننے جانے سے زید کا زندہ ہونا واقعہ غیر مثبتہ رہیگا — اس سے صاف ظاہر ہوگا کہ ایک ہی واقعات سے جس امر کا اثبات ہوتا ہی اُسی سے اُسکی نقیض کا استرداد ہوتا ہی اور ایک ہی واقعات سے نقیضین غیر مثبتہ رہتی ہیں \*

اس سے یہہ ظاہر ہوگا کہ اسبات اور استرداد نقیضین یعنی باہم متخالف ہیں اور واقعہ کا غیر مثبت ہونا ایک حالت ان دونوں سے مختلف ہی — اسقدر بحث سے یہہ امر ظاہر ہی کہ یہہ ممکن ہی کہ شہادت ہو اور ثبوت نہ ہو لیکن یہہ ممکن نہیں کہ ثبوت ہو اور شہادت نہ ہو مثلاً فرض کرو کہ ایک گلا کتا ہوا آدمی پایا جاوے ایک ایسی جگہ پر کہ جگہ ہر تھوڑے عرصہ پہلے ایک آدمی جاتا ہوا دکھائی دیا تھا اُس آدمی کا اُس طرف جانا شہادت اُسکے قاتل ہونے کی ہی لیکن ہرگز ثبوت اُس کے قاتل ہونے کا نہیں ہی \*

دفعہ ۲ جہاں ایکٹ ہذا میں

یہ مرقوم ہے کہ عدالت

ایک امر واقعہ کو قیاس

جواز قیاس

کرے وہاں اسکو اختیار ہے کہ اُس امر واقعہ

کو امر مثبتہ تصور کرے الا اُس حالت میں

اور اُسوقت تک کہ اُس کا استدلال ہو یا

اُس کو جائز ہے کہ اُس کا ثبوت طلب

کرے \*

جہاں ایکٹ ہذا میں یہ ہدایت ہے کہ

عدالت کو امر واقعہ پر قیاس

کر لینا لازم ہے تو اُسے لازم

لزوم قیاس

ہی کہ اُس امر واقعہ کو مثبتہ تصور کرے

الا اُس حال میں اور اُسوقت تک کہ

استدلال ہو \*

جہاں ایک امر واقعہ از روے ایکٹ

ہذا کے دوسرے امر واقعہ

کا ثبوت قطعی قرار دیا

ثبوت قطعی

کیا ہے وہاں عدالت کو لازم ہے کہ ایک امر

واقعہ کے ثبوت پر دوسرے کا اثبات تصور

## کر لے اور عدالت اُسکے ابطال کے لیئے شہادت کے پیش کیئے جانے کی اجازت نہ دیگی \*

منجملہ اُن کاموں کے جو عدالت کے فرض ہیں صرف لینا اور  
تحریر کرنا شہادت کا ہی نہیں ہی بلکہ اُسکی نسبت اپنی رائے قائم  
کرنا اور اُس سے نتیجہ نکالنا بھی اُسکا کام ہی حقیقت میں شہادت کا  
پیش کرنا یعنی اثبات واقعہ فریق مقدمہ کا کام ہی اور شہادت پیش شدہ  
سے نتیجہ نکال کر رائے قائم کرنا عدالت کا کام ہی \*

واضعاں ایکٹ ہذا نے اس قانون کے مسودہ میں اس فصل میں  
ایک یہہ دفعہ قائم کی تھی \*

عدالت کو چاہیئے کہ معاملات واقعاتی میں امور مفصلہ ذیل کے  
استدلال سے اپنی رائے قائم کرے :-

دفعہ مسودہ

( ۱ ) - اُس شہادت سے جو واقعات میں

کے رجوع کی بابت پیش کی جاوے \*

( ۲ ) اُن واقعات سے جن کا اثبات یا استرداں واقعات غیر مثبتہ  
کی بابت ہوا ہو \*

( ۳ ) اُن گواہوں کی غیر حاضری سے یا اُس شہادت کی عدم  
موجودگی سے جس کا پیش کیا جانا ممکن تھا \*

( ۴ ) اہالی مقدمہ اور گواہوں کے اقبال اور بیان اور چال چلن  
اور وضع سے اور عموماً مقدمہ کے حالات سے \*

اس دفعہ سے یہہ غرض تھی کہ عدالت کو اس امر اہم میں یعنی  
نتیجہ نکالنے اور رائے قائم کرنے میں مدد ملے اور ہدایت ہو مگر جو کہ  
یہہ مقصد قواعد قیاسات کے قائم کرنے سے بطور قواعد کلیہ حاصل  
ہوتا تھا اس لیئے واضعاں ایکٹ ہذا نے مسودہ کی اس دفعہ کو  
خارج کر کر قواعد نسبت قیاسات کے عمدہ طور سے اس ایکٹ میں قائم  
کیئے ہیں \*

قیاسات کا مضمون قانون شہادت کے مشکل مضمونوں میں سے ہی اور اُس کی شرح آئندہ کی جاوے گی لیکن اس قدر یہاں بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اس ایکٹ میں سوائے دفعہ ۱۱ کے کہیں تعریف قیاس کی نہیں لکھی اور گو لفظ قیاس مستعمل ہوا ہے لیکن ایکٹ کے الفاظ سے کوئی حادی یا کافی تعریف اس لفظ کی نہیں معلوم ہوتی قیاس کی تعریف یہہ ہوسکتی ہے :-

قیاسات

قیاس ایک رجحان ذہن نسبت و چود کسی واقعہ مثبتہ یا منفیہ کے اس قسم کا ہے کہ جس کی صحت پر عمل کر سکیں بشرطیکہ کہ کسی کافی شہادت سے اُس رجحان کے خلاف وجہ معلوم نہو \*

تعریف قیاس

قیاس دو قسم کے ہیں :-

اقسام قیاس

اول — قیاسات جو کہ ہو عدالت نسبت غالب یا غیر غالب ہونے واقعہ کے قائم کرتی ہے \*

دویم — قیاسات جو کہ قانون نے نسبت واقعہ کے قائم کیئے ہیں \* اس ایکٹ میں جہاں نسبت قیاسات اختیاری عدالت کے ذکر لکھا ہے وہ اول قسم کے قیاسات ہیں اور جہاں قیاس کرنا لازمی لکھا ہے وہ دوسری قسم کے قیاسات ہیں \*

نسبت ثبوت قطعی کے صرف اس قدر شرح بیان کرنی ضرور ہے کہ ثبوت قطعی فی الحقیقت نہایت اعلیٰ درجہ کا قوی قیاس ہے جو کہ فی نفسہ کوئی ثبوت نہیں ہے لیکن قانون نے اُس کو ثبوت کا مرتبہ عطا کیا ہے پس تعریف ثبوت قطعی کی دہی ہے جو کہ قیاس کی تعریف اوپر بیان ہوا چکی ہے صرف چند الفاظ ثبوت قطعی کی تعریف میں بدلے جاتے ہیں — ثبوت قطعی کی تعریف یوں ہوسکتی ہے :-

ثبوت قطعی

ثبوت قطعی ایسا ایک رجحان نسبت و چون کسی واقعہ مثبت یا

تعاریف ثبوت قطعی

منفیہ کے ہی جسکی صحت پر عمل کر سکیں

اور وہ رجحان اس قدر وقعت رکھتا ہی کہ وہ

بموزلہ ثبوت کامل کے تصور کیا جاتا ہی اور اُس کے خلاف شہادت

لینے کو قانون نے صاف منع کیا ہی — گو اصطلاح میں اُس کو ثبوت

قطعی کہتے ہیں لیکن قطع نظر الفاظ قانون کے ثبوت قطعی کو قیاس

قطعی کہنا انسب ہوتا اور یہ امر قابل غور ہی کہ در حقیقت قیاس

قطعی درجہ ثبوت کا رکھتا ہی \*

اُس ایکٹ کی دفعات ۲۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ میں اور دفعہ ۱۱ قانون

حلف یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع میں ثبوت قطعی کا ذکر ہی اور

اُن کے پڑھنے سے مثالیں ثبوت قطعی کی معلوم ہونگی \*

ثبوت قطعی اور مائع تقریر مخالف (جس کا ذکر دفعہ ۱۱۵ میں

مندرج ہی) کسی قدر ایک دوسرے کے مشابہ

ہیں اور اُن کا اثر نسبت مائع ہونے اذخال

شہادت کے یکساں ہوتا ہی بالیں ہمہ ثبوت

مشابہت مابین ثبوت قطعی  
و مائع تقریر مخالف

قطعی اور مائع تقریر مخالف میں بڑا فرق ہی جس کا یہاں ذکر کرنا

ضروری نہیں ہی آئندہ واضح طور پر بیان کیا جاوےگا \*

## فصل ۲ --- واقعات کا متعلق

### مقدمہ ہونا \*

مقدمہ شرح ہذا میں یہ امر بیان ہو چکا ہی کہ شہادت واقعات

سے متعلق ہوتی ہی اور شرح دفعہ ۳ میں واقعہ کے معنی اور اقسام پر

بحث کی گئی ہی — اس فصل میں واضعان قانون نے وہ صورتیں

بیان کی ہیں کہ جن میں واقعات متعلق مقدمہ تصور ہوتے ہیں — پس

قبل اُس کے کہ دفعات کی شرح لکھی جاوے یہ بیان کرنا مناسب معلوم

ہوتا ہی کہ جب کبھی واقعات کی نسبت کوئی بحث ہوتی ہی یا کوئی

راے قائم کرنی منظور ہوتی ہی تو اُس کی نسبت مفصلہ ذیل سوالنامہ

دھرن میں گذرتے ہیں :-

اول — کیا وقوع پذیر ہوا اور اُس کی نسبت کیا کیا گیا ( دیکھو دفعہ ۶ سے دفعہ ۱۶ تک ) \*

دوم — اُس واقعہ کی نسبت کیا کہا گیا ( دیکھو دفعہ ۱۷ سے دفعہ ۳۹ تک ) \*

سوم — عدالتوں نے اُس واقعہ کی نسبت کیا تجویز کی ( دیکھو دفعہ ۴۰ سے دفعہ ۴۳ تک ) \*

چہارم — اُس واقعہ کی نسبت کیا خیال کیا گیا یا کیا خیال کیا جاتا ہی ( دیکھو دفعہ ۴۵ سے دفعہ ۵۱ تک ) \*

پنجم — اُن لوگوں کا جو اُس واقعہ سے تعلق رکھتے ہیں کیا چال چلن ہی ( دیکھو دفعہ ۵۱ سے دفعہ ۵۵ تک ) \*

پس منسلک بالا پانچ بڑے امور نسبت واقعات کے خیال میں آتے ہیں اور واضعان قانون نے دفعہ ۵۵ تک جو کہ اس فصل کی اخیر دفعہ ہی اُن امور کی نسبت بحث کی ہی — جب تک کہ کوئی واقعہ ان پانچ امور میں سے کسی نہ کسی سے تعلق نہ رکھتا ہو تب تک وہ واقعہ متعلقہ نہیں قرار پا سکتا گو یہ ممکن ہی کہ ایک ہی واقعہ دو تین امور سے متعلق ہو — ابتداءً فصل ہذا میں مینے وہ اصولی سوالات بیان کر دیئے کہ جن سے تعلق واقعات پیدا ہوتا ہی اس کے بعد اس فصل کی دفعات کے مضامین باسانی سمجھ میں آدینگے \*

## دفعہ ۵ ہر مقدمہ یا کارروائی

میں جائز ہی کہ شہادت

وجود یا انعدام ہر واقعہ

شہادت واقعات تنقیہی  
اور واقعات متعلقہ کی دی  
جاسکتی ہی

تنقیہی اور ایسے واقعات کی ادا کیجاوے

جو ایک ہذا میں بعد ازین واقعات

متعلقہ قرار دیئے گئے ہیں نہ کسی اور

واقعات کی \*



واقعہ تنقیحی اور واقعہ متعلقہ کی تعریف دفعہ ۳ کی شرح میں بیان ہو چکی ہے \* ۶

**تشریح —** از روے دفعہ ۱۱ کے کسی شخص کو منصب اداے شہادت ایسے امر واقعہ کا حاصل نہوگا جسکے ثابت کرنے کا وہ از روے کسی حکم قانون مجبویہ وقت متعلقہ ضابطہ دیوانی کے مستحق نہیں ہے \* ۷

ظاہر ہے کہ اس تشریح میں مراد اُن قواعد سے ہے جو کہ ضابطہ دیوانی میں واسطے صاف ہو جانے امر متنازعہ فیہ اور آسائش عدالت اور عجلت انفصال مقدمات کے قایم کیئے گئے ہیں اور چنکی رو سے عدالتیں امور تنقیح طلب قرار دیتی ہیں \*

### تشیلات

( الف ) زید کی تجویز بعثت قتل عمد عمرو کے کی گئی جسکو اُس نے ایک لائھی سے بے نیت اُس کی ہلاکت کے مارا \* ۸

زید کی تجویز میں واقعات مفصلہ ذیل واقعات تنقیحی ہیں :-

زید کا عمرو کو لائھی سے مارنا \*  
 زید کا عمرو کی ہلاکت کا باعث اُس ضرب سے ہونا \*  
 زید کی نیت عمرو کی ہلاکت کا باعث ہونے میں \* ۹

(ب) زید ایک اہل مقدمہ پر وقت اول پیشی مقدمہ کے اپنے ساتھ ایک تمسک جسپر وہ استدلال کرتا ہی نہ لایا اور پیشی کرنے کے لیئے تیار نہیں رکھتا ہی تو از روے اس دفعہ کے وہ اُس تمسک کو کارروائی مقدمہ کی کسی نوبت ما بعد میں پیشی کرنے اور اُس کے مضمون کو ثابت کرنے کا استحقاق بجز مطابقت شرائط مذکورہ متجموعہ ضابطہ دیوانی کے اور طور پر نہیں رکھتا \* ان تمثیلوں میں سے تمثیل (الف) تو متن دفعہ سے متعلق ہی اور تمثیل (ب) اُس دفعہ کی تشریح سے علاقہ رکھتی ہی \*

تمثیل (ب) جسمیں ممانعت پیش ہونے دستاویز کی بعد گذرنے وقت مناسب کے بجز صورت خاص کے ہی قابل لحاظ کے ہی — دیوانی عدالتوں کے ضابطہ میں دستاویزات پیش ہونے کے اوقات معین کیئے گئے ہیں \*

احکام ضابطہ دیوانی نسبت  
پیشی شہادت کے

پہلا وقت یہہ ہی کہ جب مدعی عرضی دعویٰ پیش کرے تو اُسکے ساتھ وہ دستاویز جس کی رو سے اُس نے فالش کی ہی یا اُس پر بطور تائید اپنے دعویٰ کے حوالہ دیا ہی عرضی دعویٰ کے ساتھ عدالت میں پیش کرے \*

اور اگر وہ دستاویز مدعی کے قبضہ میں نہو بلکہ مدعا علیہ کے قبضہ میں ہو تو عرضی کے ساتھ اُسکی کیفیت پیش کرے تا کہ مدعا علیہ سے طلب کی جاوے \*

دوسرا وقت وہ ہی کہ جب مقدمہ اول مرتبہ روبکار ہوتا ہی اور امور تنقیح طلب قرار پاتے ہیں اسوقت پر فریقین کو واجب ہوتا ہی کہ تمام وجہ ثبوت تحریری ہر قسم کی جو پیشتر عدالت میں داخل ہو چکی ہو اور جملہ دستاویزات اور تحریرات حاضر لویں اور ہندالطلب حاکم عدالت پیش کریں \*

اور اگر وہ دستاویز جسکا پیش کرنا ہر وقت پیشی اول مقدمہ کے ضرور ہی اُس فریق کے قبضہ میں نہو جو اُسکا پیش ہونا چاہتا ہی تو اُسکو ضرور ہی کہ قبل اُس وقت کے اُسکی طلبی کے لیئے سن جاری ہونے کی درخواست عدالت میں پیش کرے \*

یہہ اخیر وقت ہی دستاویزات کے داخل ہونے اور پیش ہونے کا اگر اُس وقت تک کوئی دستاویز نہ داخل ہو اور نہ پیش ہو تو وہ پھر نہ لی جاوے گی الا اُس حالت میں کہ وجہہ موجب اس بات کی حسب اطمینان عدالت پیش کی جاوے کہ وہ ہر وقت اول روکار ہونے متقدمہ کے اُسکو پیش نہیں کر سکتا تھا \*

## دفعہ ۶ واقعات جو اگرچہ داخل

تنقیح نہیں مگر واقعات

تنقیح طلب سے اُس قلمدار

تعلق اُن واقعات کا جو  
جزو معاملہ ہوں

الحاق رکھتے ہوں کہ جزو ایک ہی

معاملہ کے ہو گئے ہوں وہ بھی واقعات

متعلقہ ہیں عام اِس سے کہ وہ ایک ہی وقت

اور مقام میں وقوع میں آئے ہوں یا اوقات

اور مقامات مختلفہ میں \*

واضح رہے کہ یہہ دفعہ اول دفعہ ہی جسمیں ایکٹ ہڈانے اُس رشتہ کو جسکی وجہہ سے واقعات متعلقہ تصور کیئے جاتے ہیں بیان کیا ہی اور دفعات جو اُسکے بعد ہیں دفعہ ۵۵ تک ہر دفعہ میں ایک قسم کے رشتہ کی جسکی وجہہ سے واقعات متعلقہ ہوجاتے ہیں تعریف بیان کی ہی — لیکن جو تعلق کہ اِس دفعہ میں بیان کیا گیا ہی وہ سب سے سادہ طریقہ تعلق کا ہی یعنی وہ تعلق جو کہ واقعات میں پرچہ ہونے اجزاء ایک معاملہ کے پیدا ہوجاتا ہی \*

عموماً شہادت جو کہ نسبت افعال اشخاص خارج معاملہ کے ہو داخل نہیں ہو سکتی مثلاً یہہ امر کہ کسی غیر شخص نے کسی معاملہ کی نسبت کیا کہا اکثر سنی سنائی شہادت تصور ہو کر شہادت میں داخل نہوگا لیکن جب کہ وہ بیان اصل معاملہ سے اس طرح پر ملا ہوا ہو کہ فی الحقیقت اس کل معاملہ کا ایک جزو تصور کیا چارے تب وہ شہادت میں داخل ہوگا اس لیے کہ در حقیقت وہ بیان صرف بغرض واضح کرنے اصل واقعہ کے جس سے کہ مقصود ہی داخل ہوتا ہی اور بغیر ایسے بیان کے صرف اصل واقعہ اکیلا سمجھ میں نہ آتا \*

دفعہ ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ — ایک ہی قسم کی ہیں اور پانچوں

ایک ہی اصول پر مبنی ہیں یعنی اس مسئلہ قانون شہادت پر کہ جو کچھ گرد و نواح کے حالات نسبت کسی واقعہ مقصود بالذات کے ایسے ہوں کہ جن کے کہلنے سے

دفعہ ۶ و ۷ و ۸ و ۹  
۱۰ ایک اصول پر مبنی  
ہیں

اصل حال واقعہ مقصود بالذات کا واضح ہوتا ہو شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں — دیکھو دفعہ ۱۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۷۲ء جس میں مجسٹریٹوں کو یہہ ہدایت ہوئی تھی کہ جب ایسے مقدمات کی تحقیقات کریں جو قابل تجویز عدالت سشن یا ہائی کورٹ کے ہیں تو علاوہ واقعات منشاء الزام کے ان حالات اور امور کی نسبت بھی شہادت لیں جو فی الحقیقت منشاء الزام یا فالش نہیں ہیں \*

## تمثیلات

( الف ) زید پر ضرب سے عمرو کے قتل عمد کرنے کا الزام لگایا گیا پس جو کچھ کہ زید یا عمرو یا ان شخصوں نے جو کھڑے ہوئے تھے مارنے کے وقت کہا یا کیا یا اس سے استقدر قلیل عرصہ کے پہلے یا پیچھے کھا یا کیا کہ وہ جزو اس واقعہ کا ہو گیا ہو وہ واقعہ متعلقہ ہی \*

( ب ) زید پر بمقابلہ ملکہ معظمہ کے اُس طرح  
پر جنگ کرنے کا الزام رکھا گیا کہ ایک جماعت مفسدان  
مسلم کا وہ شریک ہوا اور اُس مفسدہ میں کچھ مال  
تلف کیا گیا اور فوج پر حملہ کیا گیا اور جیلخانے ترزق الہ  
گئے پس وقوع ان واقعات کا واقعہ متعلقہ ہی اُس واسطے  
کہ وہ جزو اُس عام واردات کے ہیں گو کہ زید ان سب  
واقعات میں موجود نہو \*

( ج ) زید نے عمرو پر واسطے ایک عبارت تھتک  
آمیز مندرجہ کسی خط کے جو جزو ایک مراسلت کا ہی  
نالشی رجوع کی پس وہ خطوط جو فیما بین فریقین درباب  
اُس مضمون کے جس سے تھتک پیدا ہوا تحریر میں آئے  
ہوں اور جزو اُس مراسلت کے ہوں جس میں وہ عبارت  
مندرجہ ہی واقعات متعلقہ ہیں گو کہ اُن خطوط میں  
وہ عبارت تھتک آمیز مندرج نہو \*

( د ) نزاع اُس امر کی ہی کہ کوئی خاص مال  
جو عمرو سے طلب کیا گیا تھا زید کے حوالہ کیا گیا اور  
وہی مال درمیان میں کئی اشخاص کو بعد یک دیگرے  
حوالہ کیا گیا پس ہر حوالگی واقعہ متعلقہ ہی \*

دفعہ ۷ جو واقعات کہ باعث

یا وجہ یا نتیجہ قریب  
یا بعید واقعات متعلقہ

واقعات جو کہ نتیجہ یا  
وجہ یا باعث واقعہ تنقیحی  
کے ہوں

یا واقعات تنقیسی کے ہوں یا داخل اُن حالات کے ہوں جن میں کہ واقعات تنقیسی وقوع میں آئے یا جنسے کہ موقع اُن واقعات تنقیسی کے وقوع یا معاملہ کا پیدا ہوا ہو وہ بھی واقعات متعلقہ ہیں \*

دیکھو شرح دفعہ ۹ جو اس دفعہ سے بھی متعلق ہی — اور یہہ ظاہر ہی کہ سبب کے جاننے سے نتیجہ یعنی مسبب کا حال کھلتا ہی اور نتیجہ جاننے سے سبب کا پس رشتہ سبب و مسبب واقعات کو قانون نے واقعہ متعلقہ کر دیا ہی \*

## تمثیلات

( الف ) بحث اس امر کی ہی کہ عمرو نے بکو کا سرکہ بالجبر کیا یا نہیں \*

یہہ واقعات کہ سرکہ بالجبر سے ذرا پہلے عمرو ایک میلہ میں اپنے ساتھ روپیہ لیکر گیا اور وہ روپیہ اور اشخاص کو دکھلایا یا اُنسے یہہ کہا کہ یہہ روپیہ میرے پاس ہی واقعات متعلقہ ہیں \*

( ب ) بحث اس امر کی ہی کہ زید نے عمرو کا قتل عمد کیا یا نہیں \*

اُس مقام میں یا اُسکے قریب جہاں قتل وقوع میں آیا کشا کشی کے نشانات زمین پر دکھلائے گئے پس یہہ واقعات متعلقہ ہیں \*

( ج ) بحث اس امر کی ہی کہ زید نے عمرو کو زہر کھلایا یا نہیں \*

عمر و کی حالت تندرستی زہر کھانہ کی علامات مبینہ  
کے پہلے اور عمر و کی عادات جو زہر کو معلوم تھیں اور  
جسے موقع زہر کھانہ کا پیدا ہوا واقعات متعلقہ ہیں \*

## دفعہ ۸ ہر واقعہ جو وجہ

تحریر یا تیاری کسی واقعہ  
تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کا

وجہ تحریر یا تیاری یا  
عمل ما بعد یا مقابل واقعہ  
متعلقہ ہیں

ہو یا جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہو  
واقعہ متعلقہ ہی \*

عمل کسی ایسے شخص کا یا ایسے شخص  
کے کسی مختار کا جو کسی فالش دیوانی  
یا کارروائی میں فریق ہو بلحاظ اسی فالش  
یا کارروائی کے یا بلحاظ کسی امر تنقیحی  
یا امر متعلقہ اُس فالش یا کارروائی کے اور  
عمل کسی ایسے شخص کا کہ کوئی جرم  
اُس کے مقابل کارروائی ہونے کے بنا ہو  
واقعہ متعلقہ ہی بشرطیکہ وہ عمل کسی  
امر تنقیحی یا امر متعلقہ مقدمہ پر موثر ہو  
یا اُس سے متاثر ہو عام اُس سے کہ وہ امر  
اُس کے پہلے یا اُس کے بعد وقوع میں آئے \*

ایکٹ ہذا میں لفظ اقبال میں جسکی تعریف دفعہ ۱۷ میں مندرجہ ہی وہ افعال جو کہ بیانات زبانی یا دستاویزی نہیں شامل نہیں رکھے گئے اور اس دفعہ کی تشریح اول میں یہ امر صاف کر دیا گیا ہے کہ لفظ عمل میں بیانات داخل نہیں ہیں لیکن واضح رہے کہ عمل علاوہ بیانات کے کبھی ایک قسم کا اقبال ہوتا ہے \*

گو ایکٹ ہذا کی اس دفعہ میں اقبالیوں کا ذکر نہیں ہے تاہم یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصر طور پر ان اثرات کا بیان کیا جاوے جو کہ حسب قانون شہادت عمل سے پیدا ہوتے ہیں \*

دفعہ ۱۷ میں جو اقبال کی تعریف لکھی ہے اور جو اس کا اثر بیان کیا گیا ہے اس قسم کا اثر بعض حالتوں میں عمل سے بلا کسی بیان کے پیدا ہوتا ہے مثلاً ملزم کا بھاگنا یا چھینا بیس بدلنا یا ان

عمل جس کا اثر اقبال کے برابر ہے

ہتھیاروں کا چن کو کہ وہ جرم کے کرنے میں کام میں لایا ہی تلف کرنا یا کپڑوں کو خون چھرانے کے لیئے دھونا یا اس قسم کا کوئی اور فعل اس عمل میں داخل ہے جس سے کہ قیاس معجزم ہونے ملزم کا پیدا ہوتا ہے اور اپنی حیثیت کے موافق اقبال جرم ہی اسی طرح پر دیواتی کے معاملوں میں بھی عمل سے اثر پیدا ہوتا ہے مثلاً بھی کھاتہ میں کسی خاص شخص کے لیکھے میں ایک رقم کا لکھا جانا اپنی حیثیت کے موافق اقبال منجانب مالک بھی کھاتہ کے اس امر کا ہے کہ وہ رقم اس شخص کے حساب سے متعلق ہے جس کے لیکھے میں وہ لکھی گئی ہے نہ کسی دوسرے شخص کے — اسی طرح پر وصی کا ایک موصی لہ کو شے موصی بہ کا دیدینا بادی النظر میں اقبال اس امر کا ہے کہ وصی کے قبضہ میں کافی جائداد متوفی کی ہے جس میں سے تمام موصی لہم کو ان کے حصص موافق وصیت کے مل سکتے ہیں — اسی طرح پر متوفی کی جائداد میں سے قرضہ درجہ دوم کا ادا کرنا اقبال بادی النظری اس امر کا ہے کہ قرضہ درجہ اعلیٰ کے ادا کرنے کو کافی مال متوفی چھوڑ کر مرا \*

اسی طرح پر ایسی حالتوں میں جب کہ عمل در آمد روز مرہ مقتضی اس امر کا ہو کہ کوئی فعل بطور اعتراض کے کیا جاوے تو ترک



ایسے فعل کا اور چنپ اور ساکت رہنا بعضی حالتوں میں اثر اقبال کا رکھتا ہی مثلاً جب کہ ایک سوداگر دوسرے کو فرد حساب پہنچتا ہی اور وہ دوسرا سوداگر بغیر کسی اعتراض کے ایک معقول عرضہ تک ساکت رہے تو فی نفسہ یہہ سکوت باندی النظر میں اقبال درست ہونے حساب کا تصور کیا جاوےگا اور اسی طرح پر مابین دو شخصوں کے ایک حساب میں سے چند رقوم پر اعتراض کرنے سے مابقی کی صحت کا اقبال ہی \*

قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کی دفعہ ۱۷ کی تشریح اور تمثیلات قابل غور ہیں اور وہ یہہ ہیں :-

محض سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً موثر اس بات کے ہوں کہ کوئی شخص کسی معاہدہ پر راضی ہو جارے فریب نہیں ہی الا اُس حال میں کہ حالات مقدمہ ایسے ہوں کہ اُن کے لحاظ سے سکوت کرنے والے کو بولنا لازم ہو یا اُس کا سکوت برائے خود بمنزلہ بولنے کے ہو \*

(الف) زید نے بطور فیللم کے ہندہ کے ہاتھ ایک گھوڑا فروخت کیا جسکو زید جانتا ہی کہ وہ صحیح سالم نہیں ہی اور زید نے ہندہ سے اُس گھوڑے کے صحیح و سالم نہونے کے باب میں کچھ نہیں کہا یہہ زید کا فریب نہیں ہی \*

(ب) ہندہ زید کی بیٹی ہی اور ابھی بختد بلوغ پہنچی ہی اس صورت میں جو رشتہ کے مابین ان دونوں فریق کے ہی اُس کے لحاظ سے زید پر لازم ہی کہ اگر وہ گھوڑا صحیح و سالم نہو تو ہندہ سے کہہ دے \*

(ج) ہندہ نے زید سے کہا کہ اگر تم اس گھوڑے کے صحیح سالم ہونے سے انکار نہ کرو تو میں اُس کو ایسا ہی سمجھ لوں گی زید نے کچھ نہ کہا اس صورت میں زید کا سکوت بمنزلہ بولنے کے ہی \*

(۵) زید و عمرو نے جو دونوں قاجر ہیں باہم ایک معاہدہ کیا اور زید کو خفیہ قیمت کے کم و بیش ہو جانے کی اطلاع ہی کہ جسکے سبب سے اُس معاہدہ کے انعقاد میں عمرو کی رضامندی میں خلل واقع ہوتا ہی پس زید پر لازم نہیں ہی کہ عمرو کو اُس سے مطلع کرے \*۔

اگر کسی شخص کے سامنے کوئی ایسا امر بطور معاملہ بیان کیا جاوے جس کا اثر اُسکے مضر ہو تو اگر وہ سنکر ساکت رہے اور کوئی اعتراض نہ کرے تو اُسکا سکوت

سکوت کا اثر

بمنزلہ اقبال کے ہی — اگر کوئی بیان بطور معاملہ مضر کسی شخص کے بذریعہ چٹھی کے اُس کو معلوم ہو تو قانوناً اُس شخص کا اُس چٹھی کا جواب معترض نہ لکھنا اُس کے مضر نہیں \*۔

قاعدہ مذکورہ بالا نسبت سکوت کارروائی ہائے عدالت کے متعلق نہیں ہی اِس وجہ سے کہ فی نفسہ نوعیت اُن کارروائیوں کی ایسی ہی کہ سوائے فریقین مقدمہ کے شخص غیر دخل در معقولات نہیں دے سکتا مثلاً اگر کوئی گواہ عدالت میں کسی شخص کے مضر اظہار دے تو اُس شخص کو منصب عدالت میں جواب سوال کرنے کا نہیں ہی جب تک کہ خود فریق مقدمہ نہو اور اِس وجہ سے اُس کا سکوت عدالت میں موافق دفعہ مذکور کے اُس کے مضر نہوگا \*۔

ایک نئی قسم کا اقبال طریق عمل سے پیدا ہوتا ہی جسکی وجہ سے

ایام تہادی از سر نو تاریخ اقبال سے شمار ہوتے ہیں چنانچہ تفصیل اُسکی دفعہ ۲۱ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع میں مندرج ہی اور وہ یہہ

اثر اداے سود یا جزو قرضہ نسبت قانون تہادی کے

ہی :—

جب سود کسی قرضہ یا مال متروکہ کا قبل انقضائے میعاد معین کے

اُس شخص نے جو مواخذہ دار اداے قرضہ یا مال متروکہ کا ہو یا اُس کے مختار عام یا خاص نے جو اُس باب میں مجاز ہو ادا

دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

کر دیا ہو \*

یا جب جزو قرضہ کے زر اصل کا قبل انقضائے میعاد معینہ کے مدیون یا اُس کے مختار عام یا خاص نے جو اس باب میں مجاز ہو ادا کیا ہو \* تو نئی میعاد سماعت کے مطابق نوعیت اصل مواخذہ کی اُس وقت سے شمار ہوگی جب کہ ادائے مذکور عمل میں آیا ہو \*

مگر شرط یہ ہے کہ زر اصل میں سے ایک حصہ کے ادا ہونے کی صورت میں قرضہ معاہدہ تحریری کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور ادا کیا جانا بدستخط اس شخص کے جو کہ ادا کرے نوشتہ پر یا خود اسکی بھی جات میں یا داین کی بھی جات میں مرقوم ہو \*

دفعہ مذکورہ بالا کی رو سے یہ وہ سمجھنا چاہیئے کہ سوداگر کا بل بھی ایک معاہدہ ہی پس ایک سوداگر کے بل یعنی فرد حساب کی مقدار کا ایک جزو دینا اور پشت پر بل کے مدیون کا تحریر کرنا تصدیقی ازسرنو قائم نہیں کرتا کیونکہ بل ایک معاہدہ نہیں ہے \*

## تشریح ۱ — لفظ عمل کا اس دفعہ

میں حاری معنی بیانات کا نہیں ہے الا اُس حال میں کہ وہ بیانات بجز بیانات کے کسی افعال کی معیت رکھتے ہوں یا اُنکی توضیح کرتے ہوں لیکن یہہ تشریح اُن بیانات سے علاقہ نہیں رکھتی جنکا متعلق واقعات ہونا اِس ایکٹ کی کسی اور دفعہ کی رو سے لازم آتا ہو \*

نسبت بیانات کے دیکھو دفعہ ۳۲ — ایکٹ ہذا سے دفعہ ۳۹ — ایکٹ

ہذا تک \*

## تشریح ۲ — جب عمل کسی

شخص کا متعلق واقعہ ہو تو جو بیان کہ اُس سے یا اُسکے دو برو اور اُسکی سماعت میں کیا جاوے اور اُس عمل پر موثر ہوتا ہو وہ امر متعلقہ ہی \*

## تمثیلات

( الف ) زید کی تجویز بعثت قتل عمد عمرو کے ہوئی \*

یہہ واقعات کہ زید نے بکر کو قتل کیا تھا اور عمرو جانتا تھا کہ زید نے بکر کو قتل کیا ہی اور عمرو نے زید کو یہہ دھمکی دیکر کہ میں اُس راز کو فاش کر دوں گا زید سے بجبر روپیہ لینا چاہا تھا یہہ سب واقعات متعلقہ ہیں \*

( ب ) زید نے عمرو پر بذریعہ تمسک کے روپیہ کے دلاپانہ کی ناش کی عمرو نے تمسک کے لکھنے سے انکار کیا یہہ واقعہ کہ بروقت تحریر تمسک مبینہ کے عمرو کسی خاص غرض کے واسطے ضرورت روپیہ کی رکھتا تھا واقعہ متعلقہ ہی \*

( ج ) زید کی تجویز بعثت اس امر کے کی گئی کہ اُس نے عمرو کو زہر کھلا کر ہلاک کیا \*

یہ واقعہ کہ عمرو کی وراثت سے پہلے زید اسی طرح کا زہر جو کہ عمرو کو کھلایا گیا لایا تھا واقعہ متعلقہ ہی \*  
( د ) بحث اس امر کی ہی کہ ایک خاص دستاویز زید کا وصیت نامہ ہی یا نہیں \*

یہ واقعات کہ وصیت نامہ مبینہ کی تاریخ سے تھوڑے عرصہ پہلے زید نے اُن امور کی تحقیقات کی تھی جن سے کہ وصیت نامہ مبینہ کی شرائط متعلق ہیں اور وصیت نامہ کی تحریر کے باب میں دکیاؤں سے مشورہ کیا تھا اور اُس نے اُرر وصیت نامجات کا مسودہ تیار کرایا تھا جنکو اس نے پسند نہیں کیا واقعات متعلقہ ہیں \*

( ۵ ) زید ایک جرم کا ملزم ٹھہرایا گیا \*

جرم مبینہ سے پہلے یا اُس کے وقوع کے وقت یا اُس کے بعد زید نے ایسی شہادت ہم پھونچائی جو واقعات تنقیدی مقدمہ مذکور کو رنگت اس کے مفید مطالب دے سکے یا اس نے شہادت کو تاف کیا یا چھپایا یا جو اشخاص کہ گواہ ہو سکتے تھے اُن کی حاضری کا مانع ہوا یا ان کو غیر حاضر کرایا یا اُس نے اُس معاملہ میں اشخاص سے جھوٹی گواہی دلائی یہ سب واقعات متعلقہ ہیں \*

( و ) بحث اس امر کی ہی کہ زید نے عمرو کا سرقتہ کیا یا نہیں عمرو کے سرقتہ کے بعد بکر نے زید کے روبرو یہ کہا کہ جس شخص نے عمرو کا سرقتہ کیا اُس کی تلاش

کے لیئے اہلکاران پولیس آتے ہیں اور اس بات کے کھ جانے کے بعد فوراً زید بھاگ گیا یہہ سب واقعات متعلقہ ہیں \*

( ز ) بحث اس امر کی ہے کہ زید کو عمرو کے دس ہزار روپیہ دینے ہیں یا نہیں \*

زید نے بکر سے روپیہ قرض مانگا اور خالد نے بکر سے اسوقت کہ زید موجود تھا اور اسبات کوسنتا تھا یہہ کہا کہ میں تمکو یہہ صلاح دیتا ہوں کہ زید کا اعتبار نہ کرنا اسواسطے کہ اُسے عمرو کے دس ہزار روپیہ دینے ہیں اسوقت زید بغیر دینے کسی جواب کے چلا گیا یہہ سب واقعات متعلقہ ہیں \*

اس تمثیل میں سکوت زید درجہ اقبال کا رکھتا ہی دیکھو شرح متن دفعہ ہذا جس میں سکوت کا اثر لکھا ہی \*

( ح ) بحث اس امر کی ہے کہ زید نے ایک جرم کا ارتکاب کیا یا نہیں \*

یہہ واقعہ کہ زید بعد وصول ہونے ایک چٹھی کے جس میں اُسکو اطلاع دی گئی تھی کہ مجرم کی تلاش ہو رہی ہے بھاگ گیا اور نیز مضمون اُس چٹھی کا یہہ دونوں امر واقعات متعلقہ ہیں \*

( ط ) زید ایک جرم کا ملزم ٹھہرایا گیا \*

یہہ واقعات کہ بعد ارتکاب جرم مبینہ کے زید بھاگ گیا یا اُسکے پاس وہ جائداد یا اُس جائداد کی

قیمت کا روپیہ تھا جو اُس نے اُس جرم سے حاصل کی یا اُس نے اُن اشیاء کے چھپانے کا ارادہ کیا جو اس جرم کے ارتکاب میں مستعمل تھیں یا مستعمل ہو سکتی تھیں واقعات متعلقہ ہیں \*

(ی) یہہ بحث ہی کہ ہندہ کا بجبر ازالہ بکارت

کیا گیا یا نہیں \*

یہہ واقعہ کہ زنا بالجبر مبینہ کے بعد عنقریب ہندہ نے اُس جرم کی نالش کی اور وہ حالات جن میں کہ نالش کی گئی اور وہ مضمون جو اس نالش میں لکھا گیا واقعات متعلقہ ہیں \*

یہہ واقعہ کہ بغیر نالش کرنے کے ہندہ نے یہہ کہا کہ اُسکا ازالہ بکارت بجبر کیا گیا ہی حسب دفعہ ۱۵۷ ایسا عمل نہیں ہی جو کہ واقعہ متعلقہ سمجھا جائے گو کہ وہ صورت ہائے مفصل ذیل میں واقعہ متعلقہ ہو سکتا ہو یعنی :-

بطور اقرار وقت نزاع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمون ۱ یا بطور شہادت تائیدی کے حسب دفعہ ۱۵۷ \*

(ک) بحث اس امر کی ہی کہ زید کا سرکہ

ہوا یا نہیں \*

یہہ واقعہ کہ سرکہ مبینہ کے بعد ہی اُس نے اُس

جرم کی بابت نالش کی اور حالات نالش اور وہ

مضمون جو آس نالشی میں لکھا گیا سب واقعات متعلقہ  
ہیں \*

یہ واقعہ کہ اُس نے اپنے سرورقہ کے ہونیکا بیان بغیر  
رجوع کرنے کسی استغاثہ کے کیا ایک ایسا عمل حسب  
دفعہ ۹ ہذا نہیں ہی جو واقعہ متعلقہ ہو گو کہ وہ  
صورتہائے مفصلہ ذیل میں واقعہ متعلقہ ہو سکتا ہو  
پرہیزی: —

بطور اقرار وقت نزع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۱  
یا بطور شہادت تائیدی کے حسب دفعہ ۱۵۷ \*

## دفعہ ۹ واقعات جو کسی واقعہ

تذقیہ کی یا واقعہ متعلقہ کی  
وجہ ظاہر ہونے یا بنا

واقعات جو تہذیبی واقعات  
متعلقہ کے ہوں

پرنے کے ایسے ضروری ہوں یا جن واقعات سے  
کسی ایسی دلیل کی تائید یا تردید ہوتی  
ہو جو کہ کسی واقعہ تذقیہ کی یا واقعہ  
متعلقہ سے پیدا ہو یا جن واقعات سے کہ  
کسی شی یا شخص کی شناخت ہوتی ہو  
اور وہ شناخت متعلق مقدمہ ہی یا جن  
واقعات سے کہ کسی واقعہ تذقیہ کی یا متعلقہ  
کے وقت یا مقام کا تعین ہوتا ہو یا جن



واقعات سے کہ ان فریق کا باہم تعلق معلوم  
ہوتا ہو جن کے درمیان میں ایسے امر  
واقعہ کا معاملہ ہوا وہ سب جہاں تک کہ  
اُس غرض کے لئے اُن کی ضرورت ہو  
واقعات متعلقہ ہیں \*

کاروبار انسان کے ایسے پیچیدہ معاملات کے متعلق اور مرکب ہیں  
جو کہ اُس میں باہم بنے ہوئے ہیں۔ ہر حالت کسی حالت سابقہ  
کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے یعنی حالت سابق علت ہوتی ہے اور  
حالت ثانی معلول اور نتیجہ ہوتی ہے اور پھر یہ حالت سبب ہوتی  
ہی بہت سی اور حالتوں کی اور ہر حالت کے متعلق واقعات اور صفتیں  
ایسی ہوتی ہیں کہ جو اُس سے علیحدہ نہیں ہو سکتیں اور جنسی  
وجہ سے اُس حالت کی نوعیت پر اثر ہوتا ہے اور جنکا جاننا واسطے  
ٹھیک طور پر سمجھنے اُن حالتوں کے ضرور ہوتا ہے۔ واقعہ  
اصلی یعنی مقدم واقعہ کے ساتھ ان چیزوں کا بیان بھی بطور واقعات  
متعلقہ کے شہادت میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن عدالت کا کام یہ  
ہی کہ اس امر کا تصفیہ کرے کہ تعلق ان حالات اور واقعات کا واقعہ مقدم  
سے ایسا قریب ہی یا نہیں کہ جس سے نتیجہ معتد بہ حاصل ہو سکے ان  
حالات سے گرد نواح واقعہ مقدم کی نسبت کوئی صریح قاعدہ قائم کرنا  
متحال ہی اور یہ عدالت کی راے پر چھوڑا گیا ہے کہ اس امر کو طے  
کرے کہ کونسی حالت کی نسبت شہادت مناسب ہی اور کونسی  
کی نہیں \*

ایسی راے قائم کرنے میں عدالت کو دو اصرر پر لحاظ رکھنا چاہیئے۔

اول۔ یہ کہ آیا یہ حالات واقعہ مقدم  
کے ہم زمانہ ہیں یا نہیں \*

اصرر قابل لحاظ دوبارہ  
تجویز تعلق واقعات تمہیدی

دوم۔ یہ کہ آیا وہ اس قسم کے ہیں کہ جن سے واقعہ مقدم کی  
قوعیت کی تصریح ہوتی ہے یا نہیں \*

## تثلیثات

( الف ) بحث اس امر کی ہی کہ ایک خاص

دستاریز وصیت نامہ زید کا ہی یا نہیں \*

اس صورت میں زید کی جائیداد اور اُس کے خاندان

کی وہ حالت جو بتاریخ مبینہ وصیت نامہ کے ہو واقعات

متعلقہ میں داخل ہوسکتی ہی \*

( ب ) زید نے عمرو پر بابت کسی عبارت تہتک

آمیز کے جس سے زید پر معیوب چال چلی کا اتہام ہوتا

ہی نالشی رجوع کی عمرو بیان کرتا ہی کہ وہ مضمون

جو تہتک آمیز بیان کیا گیا واقعی ہی \*

حالت اور تعلقات فریقین کے اُس زمانہ میں جبکہ

عبارت تہتک آمیز مشہور کی گئی واقعات متعلقہ بطور

مبادی واقعات تنقیح طلب کے متصور ہوسکتے ہیں \*

جزئیات کسی تنازع کے جو فیما بین زید اور عمرو کے

ایسے امر کی بابت تھا جسکو عبارت تہتک آمیز سے کچھ

واسطہ نہیں ہی واقعات متعلقہ نہیں ہیں اگرچہ اُن

دونوں کے درمیان تنازع کا ہونا اُس حال میں کہ زید

اور عمرو کے تعلق باہمی پر کچھ موثر ہوا ہو واقعہ متعلقہ

ہو سکتا ہی \*

( ج ) زید پر ایک جرم کا الزام کیا گیا ارتکاب

جرم کے بعد ہی زید اپنے گھر سے فراری ہوا تو یہ واقعہ

جسب دفعہ ۸ کے واقعہ متعلقہ ہی اس واسطے کہ وہ ایک

ایسا عمل ہی جو واقعات تنقیحی کے قائم ہونے کے بعد اور  
انکی تاثیر سے سرزد ہوا \*

یہ واقعہ کہ جس وقت زید اپنے مکان سے گیا تو جس  
مقام کو گیا وہاں اُسکو ایک ضروری اور ناگہانی کام پیش  
آیا تھا واقعہ متعلقہ ہی اس واسطے کہ اُس سے ایک بیک  
مکان سے چلے جانے کی توضیح ہوتی ہی \*

جس کام کے واسطے کہ وہ گھر سے گیا اُسکے جزئیات  
واقعات متعلقہ نہیں ہیں مگر اُسقدر کہ واسطے ثبوت  
اِس امر کے ضروری ہوں کہ وہ کام ناگہانی اور ضروری پیش  
آیا تھا \*

ولایت کے قانون شہادت کے سب سے بڑے مصنف نے یعنی ٹیلر صاحب  
نے اپنی کتاب میں لکھا ہی کہ جو بیانات اور چٹھیاں گھر سے باہر ہونے  
کے زمانہ میں لکھی گئی ہوں اور جس سے وجہ گھر سے باہر جانے  
کی معلوم ہوتی ہو بطور شہادت مقبول ہو سکتی ہیں اس واسطے کہ گھر  
سے باہر جانا اور وہاں سے غائب رہنا افعال مسلسل ہیں \*

( د ) زید نے عمرو پر اِس امر کی نالشی کی کہ  
بکر نے جو معاہدہ نوکری کا زید کے ساتھ کیا تھا اُسکے  
نقض کی ترغیب بکر کو دی بکر نے زید کی نوکری چھوڑنے  
کے وقت زید سے یہہ کہا کہ میں تمہاری نوکری اس واسطے  
چھوڑتا ہوں کہ عمرو نے اِس سے ایک اچھی نوکری دینے  
کو کہا ہی یہہ بیان واقعہ متعلقہ ہی اس واسطے کہ اُس  
سے بکر کے اِس عمل کی توضیح ہوتی ہی جو کہ امر  
تنقیحی متعلقہ مقدمہ ہی \*

(۴) زید پر الزام سرقة کا ہو اور وہ عمرو کو مال مسروقه دیتے ہوئے دیکھا گیا اور دھي مال زید کی زوجہ کو دیتے ہوئے عمرو کو دیکھا اور عمرو نے جبکہ اُسے وہ مال حوالہ کیا تو یہہ کہا کہ زید نے کہا ہی کہ تم اُسکو چھپا رکھو عمرو کا یہہ بیان واقعہ متعلقہ ہی اِس واسطے کہ اُس سے توضیح اِس واقعہ کی ہوتی ہی جو کہ جزر ایسے معاملہ کا ہی \*

(۵) زید کی تجویز بعلت ایک بلوہ کے ہوئی اور ثابت ہوا کہ وہ سرغنہ ہو کر جاتا تھا شور و غل بلوہ کے لوگوں کا امر واقعہ ہی اِس واسطے کہ اِس سے توضیح نوعیت اِس فعل کی ہوتی ہی \*

### دفعہ ۱۱ جبکہ وجہ معقول اِس

امر کے باور کرنے کی ہو کہ دو یا چند اشخاص نے

امور جو کہ کسی سازش نے  
نسبت مقصد عام سازش  
کے لئے یا کئے ہوئے

کسی جرم یا حرکت بیجا قابل نالش کے ارتکاب کے لئے باہم سازش کی ہی تو جو چیز کہ انہیں سے کسی ایک شخص نے نسبت اُنکے عام ارادہ کے بعد اذن کہ وہ عام ارادہ انہیں سے کسی ایک کے ذہن میں گذرا ہو کھی یا کھی ہو وہ نسبت

ہو شخص شریک سازش کے واسطے ثابت  
کرنے وجوہ سازش کے اور نیز واسطے ثبوت  
اس امر کے کہ ہو ایسا شخص شریک اس  
سازش کا تھا امر واقعہ ہی \*

ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ لفظ وجہ معقول سے شہادت بادی النظری  
مراد ہے - یہ ایک مسئلہ قانونی طے شدہ ہے کہ جب چند شخص  
ملکر ایک مقصد ناجائز کے لیئے کوئی فعل کرتے ہیں تو اس گروہ کے ایک  
فرد اور ایک شخص کا فعل جو کہ بغرض پورا کرنے مقصد عام کے کیا جاوے  
وہ کل گروہ کا فعل سمجھا جاوے گا اور تمام تحریرات اور بیانات جو کہ ایک  
سازش کنندہ کرے وہ اس سازش کنندگان کے مخالف شہادت میں  
مستعمل ہو سکتے ہیں لیکن یہ امر ضروری ہے کہ تمام افعال اور بیانات  
وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے کیئے گئے ہوں یعنی جب تک  
کہ یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ افعال وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے  
کیئے گئے ہیں تب تک مضر دیگر اشخاص سازش کنندگان کے تصور نہ  
کیئے جاویں گے \*

## تمثیل

( الف ) وجہ معقول اس امر کے باور کرنے کی  
ہے کہ زین نے بمقابلہ ملکہ معظمہ کے لڑائی کرنے کے  
لیئے سازش کی \*

یہ واقعات کہ واسطے حصول غرض اس سازش کے  
مضمر نے اسلحہ یورپ میں حاصل کیئے اور اسی مطلب  
سے بکرنے کلکتہ میں روپیہ جمع کیا اور خالد نے بمبئی  
میں لوگوں کو اس سازش میں شریک ہونے کا اغوا کیا

اور ولید نے آگرہ میں اُس غرض کی تائید میں تحریرات مشتمل کہیں اور حامد نے دہلی سے مضمون کے پاس کابل میں وہ روپیہ جو بکرنے کلکتہ میں جمع کیا تھا پہنچایا اور مضمون اُس خط کا جو کہ خالد نے اُس سازش کے بیان میں لکھا ان سب واقعات میں سے ہر ایک واسطے ثابت کرنے وجود اُس سازش اور شرکت زید کے واقعہ متعلقہ ہی گو کہ وہ اُن سب سے لاعلم ہو اور گو کہ وہ اشخاص جنہوں نے یہہہ افعال کیئے اُس سے نا آشنا ہوں اور افعال مذکور قبل ازان کہ وہ اس سازش میں شریک ہوا یا بعد ازانکہ وہ اُس سے نکل گیا وقوع میں آئے ہوں \*

فیلتہ صاحب نے نہایت خوبی کے ساتھ اس دفعہ کی شرح دیوں کی ہی کہ امور مفصلہ ذیل پر اس دفعہ کے سمجھنے کے لئے غور کرنا چاہئے :-

امور قابل لحاظ دفعہ  
مذا

اول — یہہہ دفعہ متعلق ہی جرم سے اور نیز اُن افعال ناجائز سے جو کہ بنائے مختصمت فالش دیوانی قرار پا سکتے ہیں — اور جب کبھی چند اشخاص سازش کر کے کوئی جرم یا فعل ناجائز کریں تو اُن سے یہہہ دفعہ متعلق ہوگی \*

دوم — یہہہ کہ قبل اسکے کہ شہادت اس دفعہ کے موافق لی جاوے وجہہ موجبہ وجود سازش کی ضرور ہو \*

سوم — بعد ثبوت سازش کے ہر فعل و بیان ہر فرد سازش کنندگان کا بمقابلہ اور مضر ہر دیگر فرد سازش کنندگان کے تصور کیا جاویگا گو یہہہ مختلف افراد سازش کنندگان ایک دوسرے کے فعل سے ناواقف ہوں بلکہ ایک دوسرے کو جانتے بھی نہوں \*

چہارم — وہ افعال اور بیانات شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں گو قبل یا بعد اُس زمانہ کے کیئے گئے ہوں جب کہ وہ شخص (جس کے

متخالف بطور شہادت استعمال کیئے جاتے ہیں) اس سازش میں شریک ہوا ہو \*

پنجم — چٹھی جسیبیں کہ حال سازش کا درج ہو اور گورہ چٹھی بغرض اس سازش کی امداد کے یا کسی اور مقاصد متعلقہ سازش کے نہ لکھی گئی ہو تاہم شہادت میں درج ہوسکتی ہی جیسا کہ ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ گرت آف انڈیا میں جو چٹھیات سرکاری مشعر حالات باغیان سرحد مندرج تھیں وہ اس ملزم کے مقابلہ میں جسیب جرم بغاوت اور امداد باغیان سرحد لگایا گیا تھا شہادت میں داخل ہو سکتی ہیں ۷ — اور اسی طرح پر مقدمہ ملکہ معظمہ بنام امیرخان وغیرہ جنکے ذمہ وہی الزام بغاوت لگایا گیا تھا یہہ امر تجویز ہوا کہ وہ خطوط جنکے وجود کی نسبت پہلے شہادت گذرچکی تھی اور پھر اُسکے بعد ملزم کے مکان میں سے وقت خانہ تلاشی پائے گئے داخل شہادت ہو سکتے ہیں ۸ \*

## دفعہ ۱۱ واقعات جو اور نہج پر

واقعہ متعلقہ نہیں ہیں وہ

صورتحالے مفصلہ ذیل میں

واقعات غیر متعلقہ متعلقہ  
کب ہو جاتے ہیں

واقعات متعلقہ ہیں \*

(۱) — اگر وہ کسی واقعہ تنقیسی

یا واقعہ متعلقہ کے مغائر ہوں \*

(۲) — اگر اُنسے فی نفسہ یا بمعیت

اور واقعات کے کسی واقعہ تنقیسی یا واقعہ

## متعلقہ کا وجود یا عدم بدرجہ غایت قرین قیاس یا بعید از قیاس ہوتا ہو \*

دفعات ۶، ۷، ۸، ۹ و ۱۰ — ایکٹ ہذا ایک اصول پر مبنی تھیں لیکن اس دفعہ سے ایک نیا اصول قانون شہادت شروع ہوتا ہی اور منجملہ دفعات ایکٹ ہذا کے یہہ ایک مقدم دفعہ ہی جیسا کہ شرح سے معلوم ہوگا \*

ایکٹ ہذا کی دفعہ ۳ کی شرح میں جہاں کہ ہم نے واقعات کی تقسیم مثبتہ اور منفیہ کی ہی یہہ امر بیان ہو چکا ہی ۹ کہ فی الحقیقت ہر واقعہ مثبتہ اور منفیہ طور پر بیان کیا جاسکتا ہی اور اُس جگہ پر ہم یہہ مثال دے آئے ہیں کہ یہہ کہنا کہ فلاں وقت زید ایک مقام خاص میں تھا دوسرے طور پر یوں کہنا ہی کہ زید اُسوقت اُس مقام سے باہر نہ تھا مثلاً جب یہہ امر ثابت کرنا منظور ہو کہ زید وقت خاص پر فلاں مقام پر نہ تھا اور کوئی شہادت ایسی بہم نہیں پہنچ سکتی کہ جس سے یہہ ثابت ہو کہ اُسوقت زید وہاں نہ تھا تو اس غرض کو اس طرح پر حاصل کیا جاسکتا ہی کہ یہہ امر ثابت کریں کہ زید اُس خاص وقت میں دوسری جگہ میں موجود تھا اور چونکہ یہہ امر متحال ہی کہ زید ایک ہی وقت میں دو جگہ موجود ہو تو خواہ متخوۃ یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ جب زید کا ایک جگہ ہونا ثابت ہو جاوے تو معاً زید کا ہوتی اور کل مقاموں میں موجود نہ ہونا ثابت ہو جاوے غرض کہ جب واقعہ مثبتہ کو منفیہ طور پر ثابت کرنا منظور ہو یا منفیہ واقعات کو مثبتہ طور پر ثابت کرنا منظور ہو تب حسب منشاء دفعہ ہذا ایسی شہادت جو کہ بظاہر (اور بحالت فہرے دفعہ ہذا کے) قابل ادخال نہ سمجھی جاتی قابل ادخال سمجھی جاوے گی \*

اس امر پر لحاظ رکھنا چاہیئے کہ ضمن اول دفعہ ہذا وہ حالت ہی کہ جسمیں ایک واقعہ کا وجود ثابت ہونے سے دوسرے واقعہ کا عدم خواہ متخوۃ ثابت ہو جاتا ہی اور اسکی مثال تمثیل (الف) کے جزو اول



میں مندرج ہی اور ضمن دوم ایسے اعلیٰ درجہ کی حالت نہیں ہی بلکہ ایسی حالت ہی کہ ایک واقعہ کے وجود ثابت ہونے سے دوسرے واقعہ کا عدم غالب طور پر معلوم ہوتا ہی اور اُسکی مثال جزء آخر تمثیل (الف) میں مندرج ہی الغرض ضمن اول جب متعلق ہوتی ہی جب کہ دو واقعات کا وجود محال ہی اور ضمن دوم جب کہ وجود دو واقعات کا مشکل ہی فرق مابین محال اور مشکل کے ظاہر ہی \*

## تشبیلات

( الف ) بحث اِس امر کی ہی کہ زید سے کلکتہ میں ایک خاص تاریخ میں ایک جرم سرزد ہوا یا نہیں \*

یہ واقعہ کہ اُس روز زید لاہور میں تھا واقعہ متعلقہ ہی \*

یہ واقعہ کہ قریب زمانہ سرزد ہونے جرم کے زید مقام ارتکاب جرم سے اِس قدر فاصلہ پر تھا کہ وہاں سے ارتکاب اُسکا گو کہ غیر ممکن نہو لیکن بدرجہ غایت بعید از قیاس ہی واقعہ متعلقہ ہی \*

( ب ) بحث اِس امر کی ہی کہ زید نے ایک خاص جرم کا ارتکاب کیا یا نہیں \*

حالات اِس مقدمہ کے ایسے ہیں کہ وہ جرم زید یا عمر یا بکر یا خالد سے ضرور ہوا ہوگا پس ہر واقعہ جس سے یہ ثابت ہو کہ اُس جرم کا ارتکاب کسی اور سے نہیں ہو سکتا تھا یا یہ کہ اُسکا ارتکاب عمر یا بکر یا خالد میں سے کسی سے نہیں ہوا واقعہ متعلقہ ہی \*

تمثیل (ب) وہ صورت ہی جبکہ چند واقعات کے ثابت ہونے سے ایک واقعہ کا پورا اثبات ہو جاوے ایسے طور پر جیسا کہ ضمن اول دفعہ ۵۱ میں مندرج ہے \*

## دفعہ ۱۲ جن نالشات میں کہ

دعویٰ ہرجہ کا ہو اُن میں  
ہر واقعہ جس سے عدالت

واقعات میں تعین مقدار  
ہرجہ

تعداد زر ہرجہ کی جو دلایا جانا چاہیئے  
تجویز کر سکے واقعہ متعلقہ ہی \*

گو مضمون دفعہ ۵۱ باآسانی سمجھ میں آتا ہے تاہم یہ بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ تعریفات واقعات تنقیضی مندرجہ دفعہ ۳ — ایکٹ ۵۱ کی مطابقت کرنے سے یہ امر معلوم ہوگا کہ یہ دفعہ زیانہ تر متعلق امور تنقیضی سے ہے کیونکہ مقدار ہرجہ فی الحقیقت حد ذمہ داری ہی جسکا ذکر تعریف واقعات تنقیضی میں ہے \*

ہر مقدمہ میں جسمیں کہ دعویٰ واسطے دلایانے ہرجہ کے ہو لازم ہے کہ منجملہ امور تنقیض طلب کے یہ امر قرار پاوے کہ مقدار زر ہرجہ سدعا بہا کیا ہے کیونکہ بغیر تنقیض مقدار مذکور کے دگری قرار نہیں پاسکتی اور جو واقعات کہ امر تنقیض طلب مذکور کے تجویز کرنے میں ضروری ہوں وہ سب حسب منشاء دفعہ ۵۱ متعلق قرار دیئے گئے ہیں \*

بعض حالتوں میں مثل مقدمات ہتک عزت جو دیوانی میں دائر کیئے جاویں مقدار زر ہرجہ کی تنقیض کرنے کے لئے مدعی کے چال چلن کے دریافت کرنے کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ اُسکی وقعت کے موافق ہرجہ دلایا جاوے اسکا ذکر دفعہ ۵۵ — ایکٹ ۵۱ میں مندرج ہے \*

## دفعہ ۱۳ جس حال میں کہ کسی

حق یا کسی رسم کے وجود  
کی بحث ہو واقعات مفصلہ

جس حق یا رسم کی بحث  
ہو تو کیا واقعات  
متعلقہ ہیں

فیصل واقعات متعلقہ ہیں —

( الف ) ہو معاملہ جس سے حق یا رسم مذکور پیدا ہوئی ہو یا اُسکا دعویٰ کیا گیا ہو یا اُسہیں تبدیل ہوئی ہو یا جس سے اُس کی نسبت اقبال یا اصرار یا انکار کیا گیا ہو یا جو اُسکے وجوہ کا مغائر ہو \*

( ب ) وہ خاص حالات جنہیں کہ حق یا رسم مذکور کا دعویٰ کیا گیا ہو یا جنہیں وہ تسلیم کی گئی ہو یا مستعمل ہوئی ہو یا جنہیں کہ اُسکے استعمال کی نسبت نزاع یا اصرار ہوا ہو یا اُس سے تجاوز کیا گیا ہو \*

### تمثیل

بحث اس امر کی ہی کہ زید ایک جاے شکار ماہی کا حق رکھتا ہی یا نہیں پس ایک وثیقہ جسکے ذریعہ سے وہ جگہ زید کے آبا و اجداد کو دی گئی یا ایک رہن نامہ اُسی جگہ کا جو زید کے باپ نے کیا اور من بعد اُسی جگہ کو زید کے باپ کا کسی اور شخص کو بخلاف اُسی رہن کے دینا اور وہ خاص حالات جنہیں

کہ زید کا باپ اُس حق کو عمل میں لاتا رہا یا جنمیں  
کہ زید کے ہمسایوں نے اُس حق کے استعمال کا انسداد  
کیا یہہ سب واقعات متعلقہ ہیں \*

مقولہ اول منجملہ مقولات خمسہ مندرجہ کتاب ہذا یہہ ہی کہ :-  
برتاؤ سب سے عمدہ مبین اشیاء کا ہی \*

یہہ دفعہ اسی مقولہ پر مبنی ہی — رسم  
ایک ایسا قانون ہی کہ جسکو نہ تو کسی

رسم کیا ہی

ایکت نے جاری کیا ہو اور نہ کسی قانون خاص پر مبنی ہو بلکہ صرف  
استعمال اور برتاؤ کی وجہ سے وقعت قانون کی رکھتا ہو — قانون اور  
رسم میں یہہ فرق ہی کہ قانون ایک عملداری کی کل رعایا پر جاری  
ہوتا ہی اور رسم صرف ایک خاص جگہ یا خاص قوم یا برادری سے  
متعلق اور اُنہر واجب التعمیل ہوتی ہی — جب کبھی ایک طرح کے  
عملدرآمد کو لوگ موجب آسائش سمجھتے ہیں اور بار بار وقتاً فوقتاً  
متواتر اُسکو عمل میں لانے لگتے ہیں تو بعد اقتضائے ميعاد دراز کے وہ  
عملدرآمد رسم قرار دیدیا جاتا ہی اور اُسکا زور بمنزلہ قانون کے ہو جاتا ہی  
بہر حال رسم و رواج بمنزلہ قانون اُس صورت میں ہوتا ہی جبکہ مفصلہ  
ذیل شرائط اُسیں پائی جاویں :-

اول — رسم صریح و واضح ہو یعنی اُسکے  
عملدرآمد کرنے میں کوئی شک و شبہ باقی نہو

شرائط جواز رسم

مثلاً ایسی رسم کہ سب سے لائق بیٹے کو آؤر بیٹوں سے دوچند ترکہ ملے  
کبھی رسم نہیں ہو سکتی کیونکہ یہہ امر کبھی طے نہیں ہو سکتا کہ سب  
سے لائق کون ہی — لیکن ایسی رسم کہ سب سے بڑے بیٹے کو دوچند  
ترکہ ملیگا جائز تصور ہوگی کیونکہ یہہ امر تحقیق ہو سکتا ہی کہ کون  
سب سے بڑا بیٹا ہی ؟ \*

دوم — رسم بلا وجہہ موجہہ اور غیر راجبی نہو مثلاً یہہ رسم کہ جب تک اقتادہ زمین میں نمبردار اپنی مویشی نہ چرا لیوے دیگر شرکہ پتی دار اپنی مویشی نہ چرا سکیں رسم نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر نمبردار اپنی مویشی کبھی نہ چراوے تو اُور پتی داروں کے وہ چراگاہ کسی کام نہیں آسکتی \*

سوم — رسم قدیم ہونی چاہیئے یعنی بوجہ امتداد کے کسیکو ٹھیک معلوم نہو کہ کب سے شروع ہوئی \*

چنانچہ پرہوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ جب کہ یہہ ثابت ہو گیا کہ آٹھ یا چودہ نسل سے ایک زمینداری کل بطور راج کے بڑے بیٹے کو ملتی رہی ہی تو اُس عملدرآمد کو ایسی رسم تصور کیا کہ جسکی وقعت عام شاستر کے قواعد سے بڑا جاوے اور اس وجہہ سے بڑے بیٹے کو کل راج دلوایا ۳ \*

چہارم — رسم متواتر مانی گئی ہو یعنی اُسپر ہمیشہ عملدرآمد ہوتا رہا ہو ورنہ رسم نہیں ہو سکتی ۴ \*

پنجم — رسم قدیم سے غیر متنازعہ فیہ رضی ہو یعنی عموماً سب اُسکو ماننے آئے ہوں \*

ششم — رسم لازمی ہو یعنی یہہ کہ ہمیشہ اُسکے موافق عمل کرنا لازم ہو نہ خلاف اُسکے مثلاً ایسی رسم کہ کبھی بڑا بیٹا گدی پر بیٹھے اور کبھی چھوٹا بیٹا رسم نہیں ہو سکتی \*

ہفتم — رسم ایسی ہونی چاہیئے کہ اُس قوم یا برادری یا مقام کی کسی اور رسم سے نفیض نہو \*

الغرض بسا اوقات رسم ثبوت ہوتی ہی وجود کسی حق کی لیکن اُسکے ثبوت کے طور پر کام میں لانے کے لیئے شرائط بالا ضروری ہیں اور جب یہہ شرائط پوری پوری کسی رسم میں پائی جاتی ہوں تو وہ بمنزلہ

۳ رات اورچہ سنگھ و رات درجن سنگھ پنہام رات گہنشاہ سنگھ  
مورزاتہین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۶۹ و گہنشاہ سنگھ پنہام مہاراجہ مہیشور سنگھ  
مورزاتہین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۸۷

۴ امرت ناتھ چودھری پنہام گوری ناتھ چودھری — پنکال جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ و گہنشاہ پنہام رگوناتھ ناتھ دتھ پنکال جلد ۸ صفحہ ۴

قانون کے ہو جاتی ہی چنانچہ ہائی کورٹ ممالک مغربی اور شمالی نے اپنے فیصلہ مورخہ ۲۶ مارچ سنہ ۱۸۶۸ء نمبر ۱۰۹۹ عام سنہ ۶۷ میں یہہ تجویز کیا کہ جب رسم و رواج شفع کسی خاص مقام میں ثابت ہو جاوے تو اُسکی بنیاد پر دگڑی مل سکتی ہی ۵ \*

رسم اگر خلاف قانون عام کے ہو تب بھی خاص برادری یا خاص مقام پر جہاں وہ جاری ہو اور اُس پر عملدرآمد ہو واجب التعمیل ہوگی چنانچہ پریوی کونسل نے ایک مقدمہ میں جس میں کہ راج کی بحث تھی ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۹ء کو یہہ تجویز کیا کہ جب رسم خاص کا وجود ثابت ہو جاوے تو وہ عام قاعدہ قانون سے بڑھکر زور رکھتی ہی ۶ لیکن اگر کوئی ایسی رسم جو صریح قانون نافذ کردہ گورنمنٹ کے خلاف ہو تو اُسکا عمل درآمد نہ ہوگا \*

#### رسم خلاف قانون

حسب احکام شاستر کے رسم باوجود خلاف ہونے عام مسائل شاستر کے قابل پابندی تصور کی گئی ہی اس وجہ سے شاستر کے موافق رسم خود ایک شاخ قانون کی ہی اور منو کا قول ہی کہ رسم قدیم سب سے اعلیٰ قانون ہی — اور حکام پریوی کونسل نے اُسکے موافق یہہ صاف تجویز کر دیا ہی کہ حسب احکام قانون اہل ہنوں ثبوت کامل رسم کا لکھے ہوئے قانون کے الفاظ پر غالب ہی ۷ \*

#### رسم خلاف قاعدہ عام شاستہ

ہندوؤں میں دو قسم کی رسم ہوتی ہیں ایک کلاچار یعنی رواج کسی خاندان کا دوسرے دشاچار یعنی رواج کسی خاص مقام کا \*

#### اقسام رسوم اہل ہند

راسطے ثابت کرنے اور وقعت قائم کرنے کلاچار کی اُن شرایط کے جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہی پابندی لازم ہی علی الخصوص شرایط سوم و چہارم مذکور الصدر کی ۸ \*

#### ۵ پیشروائے مقام بڈیکارے

۶ ٹپل کر شتر دیس پر ماکو بنام دیو چندر دھاتو پنکال جلد ۳ صفحہ ۱۳ فیصلہ جات پریوی کونسل درایت ارجن سنگھ بنام گھنیشام سنگھ مورخہ ۱۰ دین اپریل جلد ۵ صفحہ ۵۶۹  
۷ ٹکٹر متورا بنام متورا ملنگا ستھر یٹی مورخہ ۱۰ دین اپریل جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۶ و پنکال جلد ۱ صفحہ ۱۲ نظائر پریوی کونسل و دھارام سنگھ بنام بھاکر سنگھ مورخہ ۱۰ دین اپریل جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۰

۸ صورت ناتھ چودھری بنام گڑی ناتھ چودھری پنکال جلد ۹ صفحہ ۲۳۲ و راجہ نکندر تواین بنام دگھاتھ تواین پنکال جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۰

علاوہ غیر منقسم ہونے راج کے اور رواج بھی جو متعلق کسی خاص راج کے ہوں قابل پابندی قرار دیئے گئے ہیں مثلاً راجہ کی اولاد جو کہ کم قوم زوجہ سے ہو اُسکا مرتبہ ہم قوم زوجہ کی اولاد سے کم تصور ہوتا ہے \* ۹ اور راجہ کے بھائی کا حق بمقابلہ راجہ کی کنیز کا زاد اولاد کے اعلیٰ متصور ہوتا ہے \* ۱

یہہ بڑا نامی مقدمہ پریوی کونسل نے ۱۳ جون سنہ ۱۸۶۳ء کو فیصل کیا جس میں کہ حکام نے یہہ تجویز کی کہ جب کبھی کسی خاندان خاص میں کوئی ایسا طریقہ جائیداد اور وراثت کا پایا جاوے جو کہ اُس جگہ کے عام طریقہ وراثت سے مختلف ہو تو ایسے خاص طریقہ وراثت کو رواج خاندان خاص قرار دینا چاہیئے اور جائیداد اُس خاندان کی ( خواہ موروثی ہو یا مکسوبی ) اسی قاعدہ وراثت کے موافق بتیگی — اس مقدمہ میں فریقین قوم کے ہندو تھے مگر اُنکے اجداد نے مذہب عیسائی قبول کر لیا تھا اور ایک نئے طور پر وراثت کا سلسلہ قائم کیا تھا \* ۲

بحوالہ مقدمہ مذکور پریوی کونسل نے نسبت جائیداد متروکہ کرنل

اسکندر واقع دہلی و میرٹھ یہہ تجویز کیا کہ جو خاندان ایک ایسی خاص قسم کا ہو کہ

خاندان کرنل اسکندر

جسمیں اُدھے مسلمان اور اُدھے عیسائی ہیں اور جن میں کہ سب غیر صحیح النسب ہیں اُس خاندان کی نسبت قانون قائم کرنے کے لئے اُس خاندان کا خاص طریقہ زندگی پر لحاظ رکھنا چاہیئے اور یہاں تک قرار دیا کہ حسب مشاہدہ وصیت نامہ کرنل اسکندر کے لفظ اولاد میں اولاد ولد التحرام داخل ہے \* ۳

۹ رانی بشر پریا پتھوادیہ نام بانس دیو دل پیدراتی پٹنایک — ریگلی جلد ۲ صفحہ ۲۳۲ نظائر دیوانی

۱ ثنائتہ مودیراج بنام سدی کرن جگرناتھ دیووتا پٹنایک ریگلی جلد ۳ صفحہ ۱۱۶ نظائر دیوانی

۲ ابراہیم بنام ابراہیم — مورزانڈین اپیل صفحہ ۲۲۲ و سولینڈ پریوی کونسل ججمنٹ صفحہ ۵۰۹

۳ مسالہ فتنی بار بار بنام مسس آرتھ — ہنگال جلد ۵ صفحہ ۱ نظائر پریوی کونسل

حق شفع ایک حق ہی جو کہ شرع مستحکم کے موافق ابتدائے

ہندوستان میں مسلمانوں نے جاری کیا رفتہ

رفتہ ہندوؤں میں بھی وہ رسم جاری ہو گئی

حق شفع اور اُسکے اقسام

اور یہاں تک کہ دیہات کے واجب العرضوں میں بھی داخل ہونے لگی —  
بوجہ انقضاء مدت دراز کے اب حق شفع نہایت عام طور پر جاری ہو گیا  
ہی اور اُسکی نزاعیں عدالتوں میں اکثر پیش ہوتی ہیں لہذا مختصر  
طور پر اُسکا یہاں ذکر کرنا بیجا نہوگا \*

حق شفع ہندوستان میں اب چار قسم کا ہی \*

۱ — حسب احکام شرع مستحکم \*

۲ — حسب احکام ایکٹ ہائے کونسل قانونی ہند ( دیکھو دفعہ ۱۳  
ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ )

۳ — حسب شرایط واجب العرض دیہہ \*

۴ — حسب رواج مقام گردنواح \*

نسبت قسم اول و دوم کے ہمکو کچھ بیان کرنا ضرور نہیں کیونکہ  
وہ حق بر بذات قانون ہی اور بغیر پورے کیئے اُن شرایط کے جو کہ قانون و  
شرع مستحکم میں لازمی ہیں کوئی شخص مستحق حق شفع نہیں  
ہی <sup>۱</sup> اور ہندو پر وہ حق شفع شرعی جاری نہیں ہو سکتا <sup>۵</sup> \*  
قسم سوم سے بھی ہمکو کچھ غرض نہیں ہی کیونکہ وہ بر بذات معاہدہ  
واجب العرض ہی اور اُس میں شرایط شرعی پورا کرنے کی ضرورت نہیں  
ہی <sup>۶</sup> اور اُس شخص پر جو فریق واجب العرض نہیں ہی جاری  
نہیں ہو سکتا <sup>۷</sup> \*

قسم چہارم کا شفع منحصر ہی رواج مقام پر اور بلا لحاظ مذہب و قوم  
سب پر جاری ہوتا ہی — چنانچہ ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ  
ملک بہار میں عموماً رسم شفع جاری ہی اور ایک ہندو دوسرے ہندو

<sup>۱</sup> رژیم الدین بنام سہزادین منقضاء ہائی کورٹ اضلاع شمال و مغرب  
مورخہ ۳۱ اگست سنہ ۱۸۶۶ ع نمبر ۹۳۷ سنہ ۶۶ و چہرہ پاسہ بنام دیوان رائے  
ویکلی جلد ۱۶ صفحہ ۳ نظائر دہرائی

<sup>۵</sup> شیخ قدرت اللہ بنام سرہندی موہن شاہا دیگال جلد ۴ صفحہ ۱۳۳  
نظائر اجلاس کامل و ویکلی جلد ۱۳ صفحہ ۱۱ نظائر اجلاس کامل

<sup>۶</sup> چوندہری برج لال بنام راجہ گوسہائے منقضاء ہائی کورٹ شمال و مغرب  
مورخہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۶۷ ع نمبر ۶۷ سنہ ۶۷ فیصلہ اجلاس کامل

<sup>۷</sup> جیکٹر سنگھ بنام ڈھاکر داس منقضاء ہائی کورٹ شمال و مغرب <sup>۳</sup>  
نمبر ۱۸۶۸ ع نمبر ۱۷۱ سنہ ۱۸۶۷ ع



پر شفع کا دعویٰ حسب شرایط شرع مستحکم کر سکتا ہے <sup>۸</sup> مگر بغیر ثبوت رسم ہندو پر شفع جاری نہیں ہو سکتا <sup>۹</sup> اور نہ عیسائیوں پر <sup>۱</sup> اور ہائی کورٹ شمال و مغرب نے یہ تجویز کیا ہے کہ کسی مقام پر ایک یا دو دفعہ حق شفع کے قائم ہونے اور جائز رکھ جانے سے کوئی ثبوت ہونے رسم حق شفع نہیں ہوتا <sup>۲</sup> رسم عام ہونی چاہیے۔ واجب الغرض شہادت رواج شفع قرار پاسکتی ہے \*

لیکن حسب احکام شرع کوئی رسم جو صریح نص کے خلاف ہو

واجب التعمیل نہیں ہے مثلاً کوئی ایسی رسم

کہ بڑے بیٹے کو کل جائیداد متروکہ پدر ملجائوے

یا یہ کہ دختر کو کچھ ترکہ نہ ملے (جو کہ

رسم خلاف شرع مستحکم  
قابل پابندی نہیں

خلاف احکام شرع کے ہے) قابل پابندی نہ ہوگی \* <sup>۳</sup>

تمثیل دفعہ ہذا سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دفعہ حقوق سے جو متعلق کسی خاص شخص سے ہوں یا جو عموماً سب اشخاص سے متعلق ہوں دونوں پر جاری ہے — معنی لفظ حق کے جو اس دفعہ میں مستعمل کیا گیا ہے نہایت وسیع معلوم ہوتے ہیں اور وہ معنی تمام حقوق متعلق جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ پر جاری ہیں \*

اصل مسودہ ایک ہذا میں منجمہ تمثیلات اس دفعہ کے یہ تمثیلات

دی گئی ہیں: —

(الف) بھٹ اس امر کی ہے کہ

کوئی خاص قطعہ اراضی کا زید کا ہے یا

نہیں انتہا اراضی مذکور کے جو ایک شخص سے دوسرے شخص کے

تمثیلات مندرجہ مسودہ  
ایک ہذا

۸ راجدھار مشر بنام چھوٹا لال مشر بمقابلہ جلد ۸ صفحہ ۲۵۵

۹ راجدھار مشر بنام راجدھار بی بی ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۰۲ نظائر دیوانی

۱۰ مہیشی لال بنام جے کوشن ویکلی جلد ۶ صفحہ ۴۵۰ نظائر دیوانی

۲ بنارسی داس بنام پورنچند منقولہ ہائی کورٹ شمال و مغرب سرحد

تاریخ ۵ دسمبر سنہ ۱۸۶۶ ع ۱۳۱۷ ہ ۶۶

۳ سومرہ صاحب خان بنام قانداہ خان منقولہ ہائی کورٹ شمال و مغرب

تاریخ ۵ دسمبر سنہ ۱۸۶۶ ع فیصلہ اجلاس کامل

ہاتھ اور بالآخر زید کے ہاتھ ہرٹے واقعات متعلقہ ہیں \*

(ب) بحث اس امر کی ہے کہ ایک خاص گھوڑا زید کے وہی عمرو کا ہی یا بکر کا جسکے پاس وہ ہے \*

یہ امر کہ وہ گھوڑا زید نے بکر کو اپنے حین حیات دیا تھا واقعہ متعلقہ ہے \* واضح رہے کہ ضمن (ب) دفعہ ہذا کی وجہ سے ایسے معاملات کی

نسبت بھی جو کہ مابین ایسے شخصوں کے ہوں جو کہ اُس مقدمہ میں جسدیں کہ رسم کی بحث ہی کوئی فریق نہوں شہادت نہی جاسکتی ہی ۴ چنانچہ وہ فیصلجات جنمیں اشخاص

فیصلجات مابین غیر اشخاص کے متعلق ہیں چنانچہ کسی حق یا عدم عام کی پختہ ہو

غیر فریق ہوں لیکن جنمیں بحث وجود یا عدم رسم متنازعہ فیہ کی ہو شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں - چنانچہ ایک مقدمہ شفع میں عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ سابق کی کارروائیاں عدالت کی (جو کہ مقدمات سابق میں جانے حالات مقدمہ حال کے ہم شکل اور مشابہ تھے اور جنمیں وجود حق شفع کا قرار پایا تھا) بہ ثبوت شفع داخل ہو سکتے ہیں گو وہ کارروائیاں مابین فریق حال کے نہ تھیں ۵ - عدالت مذکور نے اپنے فیصلہ میں یہہ امر بیان کیا کہ گو عموماً کارروائیاں مابین اشخاص غیر کے مقدمہ میں بطور شہادت کے داخل نہیں ہو سکتیں لیکن چونکہ اِس حالت میں رواج متعلق اشخاص عام کی بحث ہی تو داخل ہو سکتی ہیں اِسوجہ سے کہ کارروائی ہر فیصلہ ثبوت اِس امر کا ہی کہ فلاں حالت میں یہہ رواج جائز رکھا گیا \*

دفعہ ۲۸ - ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے یہہ اور ظاہر ہوگا کہ رائے

اُن اشخاص کی جو کہ غالباً کسی رسم کے وجود سے واقف ہوں شہادت میں لی جا سکتی ہی اور دفعہ ۳۲ ضمن ۴ سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ بیان اُن اشخاص کے کہ جو بطور گواہ طلب نہ کیئے جاویں نسبت

مابین ہذا التماس رائے اور بیانات اشخاص

ایسی رسم کے داخل ہو سکتے ہیں۔ ضمن ۷ دفعہ مذکور سے واضح ہوگا کہ رسم کی نسبت جو بیانات کسی دستاویز یا وصیت نامہ یا کسی اور کاغذ میں مندرج ہوں داخل شہادت ہو سکتے ہیں۔ نسبت رواج خاندان خاص کے بھی شہادت لیجا سکتی ہے اور نسبت رواج تجارتی کے پریری کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ

#### رواج تجارتی

ثبوت رسم و رواج تجارتی کے لیے ضرورت ایسی قدامت اور شرایط کی جو کہ اور قسم کی رسموں کے لیے ضروری ہیں چنداں نہیں ہی کیونکہ جب تک رواج پورے طور پر قائم نہ ہو چکا ہو بلکہ قائم ہونے کی حالت میں ہو اور جب تک کہ وہ رواج اس قدر مشہور اور معترف نہ ہو جاوے کہ ہر معاہدہ کو اس کے مطلع سمجھیں تب تک شہادت ہر ایسی حالت کی لینجائیگی کہ جب اس رواج پر عمل ہوا ہو ۷ (مقابلہ کرو شرط پنجم دفعہ ۹۲ ایکٹ ہذا) \*

اسقدر اور بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ ۵ و دفعہ ۷ — ایکٹ

۳ سنہ ۱۸۷۲ع متعلقہ عدالت ہائے پنجاب میں یہہ صاف درج ہے کہ رسم و رواج متخاصمین مقدمہ پر (اگر وہ رسم و رواج اصول انصاف کے

#### احکام قوانین نسبت رسم و رواج

خلاف نہ ہو یا جسکو قانون حکومت نے منسوخ کر دیا ہو) عمل کرنا چاہیئے اور اسبطرح پر دفعہ یکم قانون معاہدہ یعنی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع میں ان رسومات کی پابندی جائز کی گئی ہے کہ جو ایکٹ کے منشاء کے صریح خلاف نہوں دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور میں بھی رواج پر لحاظ رکھنا جائز رکھا ہے \*

فیلڈ صاحب نے اپنی کتاب لاجواب شرح ایکٹ ہذا میں نہایت خوبی کے ساتھ یہہ بیان کیا ہے کہ دفعہ ۲ بنگال ریگبولیشن نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۲۵ع میں یہہ حکم درج ہے کہ جب کبھی کوئی صاف اور صریح

رواج نسبت اراضی دریا بُرد اور دریا برار کے مدت مدید سے جنسکی ابتداء  
یاں سے باہر ہو بغرض انفصال اور تجویز حقوق مالکان اراضیات ملحقہ  
کے جسکو ایک دریا ایک دوسرے سے علیحدہ کرتا ہو جاری ہو تو ایسا  
رواج تمام اُن نزاعوں کے تصفیہ کرنے میں جو کہ نسبت اراضی دریا بُرد  
و دریا برار کے مابین اُن فریق کے ہو جنکی کہ جائیداد اُس رواج کی  
مطابق ہو متعلق اور حاوی ہوگا اور فیصلہ ایسے مقدمات کا حسب رواج  
مذکور قرار پائیگا۔ ضمن ۵ دفعہ ۴ قانون مذکور میں یہ حکم ہی کہ  
وہ نزاعیں جو کہ نسبت ایسی اراضی کے ہوں جو کہ دریا برار سے حاصل  
ہوں اور چنانکہ قانون مذکور میں کوئی صریح ذکر نہیں عدالتیں اُس  
اعلیٰ شہادت کی جو کہ اُنکو بہم پہنچ سکے پابند ہونگی نسبت رواج  
مقام خاص کے اگر کوئی ایسا رواج تنازعہ خاص سے متعلق ہو اور اگر  
نہو تو عدالتیں موافق اصول عدل و انصاف کے عمل کریں \*

نسبت اُن حقوق کے جو کہ صرف بوجہ مدت تک عمل میں آئے

کے قائم ہو جاتے ہیں اور وقعت ایک حق جائز  
حاصل کردہ کی رکھنے لگتے ہیں۔ یہ بیان کرنا

حصول حقوق آسایش

ضرور ہی کہ حقوق آسایش مثل حق راہ اور حق معجزائے آب اور حق  
روشنی اور حق ہوا وغیرہ مابہ النزاع رہتے تھے اور عدالتوں کو سخت  
مشواری پیش آتی تھی کہ ایسی حالتوں میں جبکہ ثبوت حاصل کرنے  
حق متنازعہ فیہ کا کسی مالک ذی اختیار سے موجود نہو تو کیا کریں۔  
اب دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء سے یہ صاف ہو گیا ہی کہ  
کتنے زمانہ کے بعد محض استعمال ایک حق کا حق ملکیت قائم کر دینا  
ہی اور وہ دفعہ یہ ہی :-

جبکہ استحصال اور استفادہ روشنی یا ہوا کا کسی مکان میں یا  
کسی مکان کے لپٹے بلا مزاحمت بطور آسایش  
اور بطور استحقاق کے بلا فصل بیس برس تک  
ہوتا رہا ہو۔

دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۹  
سنہ ۱۸۷۱ء

اور جس حال میں کہ کسی راستہ یا معجزائے آب سے یا کسی پانی  
کے فائزہ سے یا اور کسی شے آسایش سے ( علم اُس سے کہ وہ بطور اثبات ہے )

سلب کے ہو) بلا مزاحمت اور علانیہ کوئی شخص جو اس کے استحقاق کا دعویٰ دار ہو بطور آسایش اور حق کے بلا فصل بیس برس تک متمتع ہوتا رہا ہو۔

تو حق اُس استیصال اور استفادہ روشنی یا ہوا یا راستہ یا معبرانے آب یا پانی کے ذائقہ یا اور شی آسایش کا قطعی اور غیر زائل ہوگا \*  
 مبعاد بہت سالہ مذکورہ بالا میں سے ہو ایک ایسی مبعاد متصور ہوگی جو اُس فالس کے رجوع ہونے سے پہلے جس میں کہ دعویٰ متعلقہ مبعاد مذکور کی بابت نزاع ہو دو برس کے اندر تک قائم رہنے کی صورت میں مؤثر ہوتی ہی \*  
 شرح دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع چسکی اوپر نقل ہوئی اس مقام پر لکھی جاتی ہی \*

یہہ مراد ہی کہ وہ استفادہ مابہ النزاع نہوا ہو کیونکہ اگر اُسکی نسبت چھگرتے ہوتے رہے ہوں تو استیصال و استفادہ بلا مزاحمت نہیں تصور ہو سکتا \*

لفظ بلا مزاحمت سے

کوئی تعریف ایک تمانی میں لفظ شی آسایش کی نہیں بیان کی لیکن یہہ رائے صحیح معلوم ہوتی ہی کہ لفظ آسایش میں مویشی دوسرے کی زمین پر

لفظ بطور آسایش

بچرانا یا دوسرے کی زمین سے چکنی مٹی کھودنا داخل نہیں ہی اور نہ فی نفسہ اسپر سے راستہ چلنا داخل ہی جب تک کہ ایسا حق بوجہہ ایک دوسری اراضی کے قبضہ کے نہو — شرط قائم ہونے حق آسایش کی یہہ ہی کہ نہ اراضی مختلف اور علیحدہ ہوں ایک پر لواحق ملکیت قائم ہوں اور دوسری پر صرف حق آسایش جسپر لواحق ملکیت قائم ہوتے ہیں اُس اراضی کو اراضی متبوع کہتے ہیں اور اُسکو جسپر کہ حق آسایش ہو اراضی تابع کہتے ہیں اسوجہہ سے کہ دوسری قسم کی زمین اول قسم کی زمین کی تابع ہی کیونکہ بوجہہ حاصل ہونے حق ملکیت اراضی متبوع کے اراضی تابع پر حق آسایش قائم ہو جاتا ہی اور یہہ امر ضرور ہی کہ اراضی متبوع اور اراضی تابع مختلف اشخاص کی ملکیت ہوں کیونکہ اگر دونوں اراضی ایک ہی شخص کی ملکیت

ہوں تو کوئی حق آسائش قائم نہیں ہو سکتا اسوجہ سے کہ حق ملکیت میں حق آسائش شامل ہی — چنانچہ اگر مالک ایک مکان کا کرایہ دار قریب کی اراضی کا ہو تو بیس برس تک اسکا اپنے مکان میں اُس اراضی پر سے جسکا وہ کرایہ دار ہی روشنی حاصل کرنا کوئی حق نہیں بخشہگا اُس وجہ سے کہ یہ شرط ضروری ہی کہ روشنی بطور حق آسائش کے حاصل ہوئی ہو اور حق آسائش صرف اُس صورت میں حاصل ہوتا ہی جبکہ دوسری اراضی کی نسبت جس سے کہ روشنی حاصل ہوئی ہی کوئی حق حاصل کنندہ روشنی کو حاصل نہیں ہوتا \*۔

اسکے معنی یہ ہیں کہ ایسا استفادہ کسی کی اجازت سے نہو بلکہ بلا اجازت و رضامندی کسی شخص کے استفادہ حاصل ہوا ہو — اگر کوئی استفادہ بااجازت حاصل ہوا ہو تو وہ بطور استحقاق نہیں کہلایا جا سکتا \*۔

لفظ بطور استحقاق

اسکے معنی یہ ہیں کہ اگر اُس قسم کا فصل نہ ثابت ہو جسکا ذکر تشریح دفعہ ہذا میں مندرج ہی تو حق حاصل ہو جاوے گا یہہ امر ملحوظ رہے کہ بار ثبوت وقوع ایسی فصل کا ذمہ اُس شخص کے ہی چو کہ حق آسائش کے وجود سے انکار کرتا ہی اوسی طرح پر جس طرح پر کہ بار ثبوت اُس امر کا کہ قبضہ مخالفانہ نہیں ہی ذمہ اُس شخص کے ہی چو قبضہ مخالفانہ سے انکار کرتا ہی اور قابض کو بیدخل کرنا چاہتا ہی \*۔

لفظ بلا فصل

دوسرے کی زمین پر راستہ چلنے کے استحقاق کے یہہ معنی ہیں کہ وہ ایک لکیر کے طور پر راہ ہو اور کوئی ایسا حق کہ مویشی چرنے جانے کے وقت زمین پر پھیل

لفظ راستہ

کر اور تتر بتر ہو کر چلیں نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر کوئی ایسا حق ہوتا تو اصل مالک زمین تابع اسپر کاشت کرنے سے باز رہتا اور کوئی حق آسائش ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس سے اصل مالک اراضی تابع کو اُسکی جائداد سے منفعت نہ حاصل ہو سکے اور جس سے اُسکی زمین ہیکار ہو جاوے۔

مالک اراضی متبوع کو حق آسائش صرف اسقدر حاصل ہو سکتا ہی کہ جس قدر سے اراضی تابع بالکل بیکار نہ ہو جاوے \* ۸

ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ ظاہر طور پر غیر کی زمین کہ سوک یا بٹیا یا پگڈنڈی کے مدت دراز تک بلا فصل استعمال کرنا اور بلا کسی اجازت ضمنی یا صریحی کے ایک قیاس اس امر کا پیدا کرتا ہی کہ وہ استعمال زمین کا بطور استحقاق کے تھا \* ۹

اور ایک اور مقدمہ میں عدالت مذکور نے یہہ تجویز کیا کہ اس صورت میں جبکہ استعمال وقتاً فوقتاً مالک زمین نے جس پر سے کہ سوک گئی ہو روک دیا ہو اور اپنی زمین پر قبضہ کلی کر لیا ہو تو وہ استعمال اراضی بغرض راہ باجارت مالک تصور ہوگا نہ بطور استحقاق کے \* ۱

اور ایک اور مقدمہ میں یہہ اصول قرار پایا کہ اگر زید جو قریب رشتہ دار بکر کا ہی ایک مکان میں رہتا ہو جو کہ بکر کے مکان سے متصل ہی اور بوجہ رشتہ داری کے بکر زید کو اپنی اراضی پر سے آنے جانے دیوے اور زید بیس برس سے زائد اس واسطہ کو استعمال کرتا رہا ہو اور بعد ازاں اپنے مکان کو ایک شخص مسمی عمرو کے نام بیع کر دے تو ایسی صورت میں زید کو کوئی حق راہ بطور استحقاق کے نہیں حاصل ہوا تھا اور نہ عمرو مشتری کو کوئی ایسا استحقاق راہ زید دے سکتا ہی \* مدراس ہائی کورٹ نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ حق

آسائش نسبت اسے پانی کے جو کہ بنی ہوئی نہر سے بیتا ہو بمقابلہ گورنمنٹ کے ایسی ہی وقعت رکھتا ہی جیسی کہ بمقابلہ کسی

انفا سیراے آب یا پانی  
کا فائدہ

شخص عام کے جو کہ مالک زمین کا ہو \* ۲

۸ جگہ وقتاوتہ راے بنام جی درگاداس ویکلی جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۵

۹ ضمیمہ راجی بنام درگام ویکلی جلد اول صفحہ ۲۳۰ و جلد ۶ صفحہ ۲۱۲

۱۰ گولک چند چودھری بنام نارمنی چکرپتی ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۲۹

۱۱ کنگاگروند جاترجی بنام گروچون گون ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۶۹

۱۲ صفحہ دعوی بنام جگن رام چندر ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۲

۱۳ ملائین لوار بنام روکھی ویکلی جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۹

۱۴ دیکھو مقدمہ پانی ساہر بنام کالی ترشان ویکلی جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۲

اور ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ اصول قائم کیا ہی کہ جو پانی زید کی زمین پر گرتا تھا اور ایک گدھے میں جمع ہوتا تھا بکر کی زمین پر بطور سیلاب کے اُمتد آتا تھا زید نے اس اراضی پر ایک مندر بنائی جس کی وجہ سے بکر کی زمین پر پانی جانا بند ہو گیا تو یہہ قرار پایا کہ مدت تک بکر کا اُس سیلاب سے جو کہ زید کی اراضی پر سے اُس کی زمین پر آتا تھا استفادہ اُتھانے سے کوئی حق اُس کو حاصل نہیں ہوتا اور یہہ کہ بکر زید کی مندر کے توڑوانے کی نالش نہیں کر سکتا ۳ لیکن ایک اور مقدمہ میں یہہ تجویز ہوا کہ زید کو بوجہ امتداد زمانہ کے ایسا حق حاصل ہو سکتا ہی کہ ایسے سیلاب سے جو کہ بکر کی اراضی میں واقع ہو پانی لیکر اپنے کھیتوں کی کاشت کرے اور نالش بمقابلہ بکر کے اگر وہ زید کو پانی لینے سے منع کرے دایر ہو سکتی ہی ۴ \*

شے آسایش بطور اثبات اُس کو کہتے ہیں کہ جس سے ایسا حق پیدا ہوتا ہی کہ جس کے نفاذ سے دوسرے کو کسی قسم کا ضرر ہو مثلاً ایک حق ہمسایہ کی زمین پر پر نالہ ڈالنے کا یا اُس پر سے آنے جانے کا اور جس حق کی نسبت نالش دایر ہو سکتی ہی — شے آسایش بطور سلب وہ ہیں کہ جن سے مندریہ طور پر حق قائم ہوتا ہو یا جن سے بالواسطہ ضرر پہونچتا ہو اور جن کے واسطے مالک زمین تابع کے حقوق ملکیت کو نسبت اراضی تابع کے کسی قدر حد قائم ہو مثلاً یہہ کہ وہ اپنی زمین پر ایسی عمارت نہ بنا سکے جس کی وجہ سے مالک اراضی متبوع کی روشنی بند ہو جاوے — یہہ ظاہر ہی کہ کوئی بناء مخصوصیت نسبت دوسری قسم کی آسایش کے یعنی جو بطور سلب کے ہیں نہیں قائم ہو سکتی جب تک کہ کوئی فعل صادر نہو — اس دفعہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ استفادہ جس کی وجہ سے حق نسبت آسایش

لفظ شے آسایش بطور اثبات  
یا سلب

۳ دیکھو مقدمہ بیننی ساہو بیگم کالی پر شاہ ویکلی جان ۱۳ صفحہ ۲۱۲

۴ دیکھو مقدمہ مہرب اعل تیلواری بیگم تلسی داس چوپے راج ویکلی جان ۸

صفحہ ۳۱۱ و رام پھول اعل بیگم شیوناتھہ سنگھہ منفصلہ ہائی کورٹ اڈا راج ۱۳

بھارتی ۱۸۶۹ء



کے حاصل ہوا ہی کم سے کم بیس برس کے عرصہ تک حاصل ہوتا رہا ہو اور دو سال کے اندر نالاش دایر کرنے سے پہلے تک وہ استفادہ قائم رہا ہو اور تمثیل (ب) کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ اگر مابین دو سال قبل دایر ہونے نالاش استفادہ حاصل فرما ہو تو دعویٰ نا کامیاب ہوگا۔ ضمیمہ دوم ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے سمجھتے ہیں کہ اُس کے منشاء کو اس دفعہ کے منشاء سے کیونکر متفق کریں کیونکہ نمبر ۱۲۶ کی عبارت یہ ہے کہ نالاش واسطے استقرار کسی آسایش کے مابین دوازدہ سال ہونی چاہیئے اور ميعاد حد ساعت محسوب ہوگی اُس تاریخ سے جب کہ اُس آسایش سے مدعی یا اُن اشخاص کا متمتع ہونا موقوف ہوا جن کی طرف سے وہ نالاش کرے \*

اثر دے معنی قرار دادہ دفعہ ہذا کے کوئی امر داخل مزاحمت نہیں ہے الا اُس حال میں کہ دعویدار کے سوا کسی اور شخص کے فعل سے مزاحمت ہونے کے باعث قبضہ یا استحصال تمتع کا نہ رہا ہو یا اُس مزاحمت سے اور اُس شخص سے جس نے کہ مزاحمت کی یا جس کی اجازت سے مزاحمت کی گئی مطلع ہونے کے بعد ایک سال تک اتباع یا سلوک اختیار کیا گیا ہو \*

تشریح دفعہ ۲۷ — ایکٹ  
۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

گو بار بار ایسی مزاحمت سے اور ایسے قبضہ یا استفادہ کے قائم نہ رہنے سے (جو مزاحمت یا قائم نہ رہنا ایک سال سے کم ہو) نسبت ایام استحصال استفادہ جو بیس برس تک ہونا چاہیئے حسب شرائط تشریح ہذا کی خلل نہیں ڈالتا الا ایسی مزاحمت ثبوت اِس امر کا ہو سکتی ہے کہ حق آسایش کا بلا مزاحمت استفادہ نہیں اُتھایا گیا \*

لفظ قائم نہ رہنا

مزاحمت کے لیئے شرط ہے کہ بوجہ فعل شخص غیر کے ہوئی ہو اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے استفادہ حق آسایش بند کر دے تو وہ مزاحمت نہیں مٹھو سکتی \*

لفظ مزاحمت

یہہ امر لازمی ہی کہ مزاحمت کی خبر دعویٰ دار حق آسائش کو پہونچتی ہو کیونکہ حقوق آسائش اُس قسم کے نہیں ہیں کہ جنکی ہر وقت اور ہر لمحہ

لفظ مطالع ہونا

ضرورت پڑتی ہو اور جب تک کہ شخص مستحق کو خبر نہ ملے فی الحقیقت کسی بناء متخاصمت کا وجود اُس کو معلوم نہیں ہو سکتا \*  
(الف) زید نے بوجہ مزاحمت استحقاق راہ کے سنہ ۱۸۷۱ء

میں نالش کی مدعا علیہ نے مزاحمت سے اقبال کر کے راہ کے استحقاق سے انکار کیا مدعی نے یہہ ثابت کیا کہ وہ استحقاق بلا مزاحمت اور

تمثیلات دفعہ ۲۷۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء

علائیہ اُس کو حاصل تھا اور اُس نے اپنے استحقاق کا دعویٰ اِس بناء پر کیا کہ بطور آسائش اور حق کے بلا فصل یکم جنوری سنہ ۱۸۵۰ء سے یکم جنوری سنہ ۱۸۷۰ء تک متمتع ہوتا رہا ہی اِس صورت میں مدعی مستحق دگر کی گاہی \*

(ب) اسی طرح کے مقدمہ میں کہ وہ بھی سنہ ۱۸۷۱ء میں دائر ہوا مدعی نے صرف اِس قدر ثابت کیا کہ وہ بطور مذکورہ بلا سنہ ۱۸۳۸ء سے سنہ ۱۸۶۸ء تک اُس حق سے متمتع ہوتا رہا ہی اِس صورت میں نالش خارج کی جاویگی اِس واسطے کہ قائم رہنا اُس حق کے تمتع کا بوجہ واقعی استفادہ کے رجوع نالش سے پہلے دو برس کے اندر تک ثابت نہیں کیا گیا ہی \*

مگر دیکھو ضمیمہ دوم۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء نمبر ۱۳۶ جو کہ اِس سے نفیض ہی \*

(ج) اسی طرح کی نالش میں مدعی نے ثابت کیا کہ وہ حق بلا مزاحمت اور علائیہ بیس برس تک اُس کو حاصل رہا مدعا علیہ نے ثابت کیا کہ مدعی نے اُس بیس برس کے اندر ایک مرتبہ اجازت اُس حق کے استفادہ کی چاہی تھی اِس صورت میں نالش خارج کی جاویگی \*  
کیونکہ مدعی کا استفادہ اِس تمثیل میں بطور اجازت ہی نہ بطور استحقاق کے \*

لیکن بغرض سمجھنے دفعہ ۲۷ کے دفعہ ۲۸۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء کا پڑھنا ضرور ہی اور وہ یہہ ہی :-

مگر شوط بہت ہی کم جب کوئی زمین یا پانی جس کے اوپر یا جس سے  
تمتع یا حصول کسی آسائش کا بجز استحصال  
اور استفادہ روشنی اور ہوا کے ( ہوتا رہے از روے  
یا بوسلہ کسی حقیقت کے ایک شخص کی

دفعہ ۲۸ - ایک و سیک  
۱۸۷۱ ع

حیات تک یا تاریخ عطا سے تین سال سے زیادہ مربع تک اُس کے قبضہ  
میں ہو تو اُس آسائش کے حصول کی مدت در اندازہ قائم رہنے اُس حقیقت  
یا مربع کے بیس برس کی مربع مذکورہ بالا کے شمار میں اُس صورت میں  
محسوب نہوگی جبکہ دعویٰ کی نسبت اُس حقیقت یا مربع کے منقضي  
ہونے کے بعد تین برس کے اندر اُس شخص نے باوجود اُس اراضی یا پانی پر  
بہر وقت اُس کے منقضي ہونے کے استحقاق رکھتا تھا اعتراض نہ کیا ہو \*

زید نے بغرض استقرار اس امر کے نالش کی کہ وہ عمرو کی اراضی  
پر راستہ کا استحقاق رکھتا ہی اور زید نے  
بہت ثابت کیا کہ وہ پچیس برس تک اُس  
حق سے متمتع ہوتا رہا ہی لیکن عمرو نے یہ

تہذیب دفعہ ۲۸ - ایک  
۱۸۷۱ ع

ثابت کیا کہ اُس عرصہ پچیس برس میں دس برس تک ہندہ ایک بیوہ  
متوفی قوم ہند کی اراضی کی حقیقت حین حیات رکھتی تھی اور ہندہ کی  
ولادت پر عمرو اراضی مذکور کا مستحق ہوا اور ہندہ کی وفات نے بعد دس برس  
کے اندر زید کے استحقاق کی نسبت اُسے اعتراض کیا تو اُس صورت میں  
نالش خارج کیجاوینگی اس واسطے کہ زید نے بلحاظ احکام دفعہ ہذا کے مرتب  
پندرہ برس تک تمتع اس استحقاق کا ثابت کیا \*

## دفعہ ۱۲ واقعات جنس ذہنی کی

کسی حالت کا ہونا مثلاً رائے  
یا علم یا فیک ذہنی یا غفلت

واقعات جنس ذہنی کی حالت  
ذہنی یا جسمانی، ہر  
ہی واقعات متعلق ہیں

یا بے احتیاطی یا نارضماندی یا رضامندی کا  
ہونا نسبت کسی خاص شخص کے ظاہر

ہوتا ہو یا وجود کی کسی حالت جسم یا  
جسم کی قوت حسی کی ظاہر ہوتی ہو  
واقعہ متعلقہ ہیں جس حال میں کہ ذہن  
یا جسم یا جسم کی قوت حسی کی اُس  
حالت کا وجود ہونا واقعہ تنقیدی یا واقعہ  
متعلقہ ہو \*

مقابلہ کرو ضمن ۲ دفعہ ۱۱ اکت ذکا کو اس دفعہ سے — اُس ضمن  
میں ذکر اُن اقبالوں کا جو متعلق حالات ذہنی یا جسمی ہیں مندرج  
ہی \*

تشریح — جس واقعہ متعلقہ سے وجود

ذہنی کی حالت متعلقہ مقدمہ کا ثابت ہوتا  
ہو اُسکے واسطے یہ ضرور ہی کہ وہ اُس  
حالت کے وجود کو نہ بالعدم ثابت کرے  
بلکہ بلحاظ خاص امر نزاعی کے \*

گو ایسی نزاعوں میں جن میں کہ بعض حالت ذہنی کسی شخص  
کی ہو طریق عمل غیر شخصوں کا نسبت اُس شخص کے ہدایت شہادت  
سانی مذہبی ہی اور قابل ادخل نہیں تمام خود شخص مذکور کا عمل درآمد  
(جس سے کہ وہ ار جہ کس طریق عمل اشخاص غیر سے شخص مذکور  
پر پیدا ہوا ہو دفعہ ہوتا ہو) شہادت قابل ادخل ہی اور طریق عمل  
اشخاص غیر کا جبکہ خود اُس شخص کے طریق عمل سے متعلق دو قابل  
ادخل شہادت ہی — گو ذہن صاحب نے اپنی کتاب قرون شہادت میں  
ایک ذہنی مقدمہ منفصلہ عدالت اثباتی کا حوالہ دیا ہے اور اُس میں  
ایک بڑے لائق جمع کی رائے پر استدلال کیا ہے جس میں کہ صاف طور

پر یہہ امر تجویز ہوا ہے کہ کونسی شہادت نسبت عمل درآمد اشخاص غیر کی بابت حالت ذہنی کسی شخص خاص کے داخل ہوسکتی ہے۔ اُس مقدمہ میں یہہ امر تنقیح طلب تھا کہ آیا ایک موصی ہوتے لکھنے ایک وصیتنامہ کے صحیح العقل تھا یا نہیں اس امر کی بحث تھی کہ آیا وہ خطوط جو اشخاص غیر نے اُس اثناء میں اُس شخص کو لکھے تھے اس امر کی شہادت میں پیش ہوسکتے ہیں یا نہیں کہ وہ شخص اُس زمانہ میں صحیح العقل تھا۔ اُس مقدمہ کے فیصلہ میں لائن جج نے یہہ بیان کیا کہ :-

” اس مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ ہے کہ آیا موصی ہوتے لکھنے وصیت نامہ کے ایک شخص صحیح العقل اور سالم التواؤس تھا کہ اُس کی وصیت جایز رکھی جارے یا نہیں واسطے تنقیح کرنے اس امر کے میری رائے یہہ ہے کہ ہر چیز جو کہ اُس اثناء میں جبکہ وصیت نامہ تحریر ہوا موصی نے کہی ہو لکھی ہو یا کی ہو سب سے اعلیٰ درجہ کی شہادت اُس کی حتمت ذہنی کی کیفیت ثابت کرنے کے لیئے ہے۔ اور اُسکی بہ نسبت دوسرے درجہ کی شہادت ہر وہ چیز ہے جو کہ اور لوگوں نے جو اُس تک رسائی رکھتے تھے اُس اثناء میں اُس سے کہی ہو اُس کو لکھی ہو یا اُسکے ساتھ کی ہو کیونکہ طریق عمل اور شخصوں کا اُس خود شخص کے طریق عمل سے نہایت اتصال رکھتا ہے لیکن اس دوسری قسم کی شہادت کے داخل کے لیئے یہہ شرط لازمی ہے کہ جو کچھ اوروں نے اُس شخص سے کیا ہو یا اُس کو لکھا ہو یا اُس کے ساتھ کیا ہو اُس شخص کے علم تک پہنچ گیا ہو۔ کیونکہ ایسے امور جو کہ اوروں نے کیئے ہوں لیکن اُس شخص کے کان تک (جسکی کہ فہم اور حالت ذہن کی نسبت بحث ہے) نہ پہنچے ہوں اور وہ امور جو کہ اوروں نے اُس کو لکھے ہوں لیکن اُس تک نہ پہنچے ہوں یا وہ امور جو کہ اوروں نے اُس کے ساتھ کیئے ہوں لیکن اُن امور کے کیئے جانے کا اُس کو علم نہ ہوا ہو اُن امور کی نسبت میری یہہ رائے ہے کہ ایسا کہنا یا لکھنا یا کرنا صرف بطور کہنے والے یا لکھنے والے یا کرنے والے کی رائے کے تصور ہوسکتا ہے اور چونکہ ایسی رائے اُس وقت جبکہ ظہور پذیر ہوئی حتماً ظاہر نہیں کی گئی تھی اور نہ اُس پر طریقائی کو جرح کرنے کا موقع

ملا تھا اس لئے شہادت میں قابل ادخال نہیں تصور کی جاسکتی — میں اس لئے اجازت نہیں دے سکتا کہ شہادت بابت ایسے طریق عمل اشخاص غیرو کے جو طریق عمل اُس موصی کے علم تک نہ پہنچتا ہو داخل کیجائے \*

یہ امر قابل بیان ہی کہ بیانات ایک شخص کے جسکی حالت ذہنی کی بھٹ ہو گو بطور ذکر اُس نے خود بیان کیا ہو قابل ادخال ہیں کیونکہ ایسے بیانات اُس کی حالت ذہنی کے قدرتی نتائج ہیں مثلاً کوئی بیمار شخص اپنی طبیعت کا حال کسی سے بیان کرے تو وہ بیان شہادت میں داخل ہو سکتا ہی \*

## تمثیلات

( الف ) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اُس نے مال مسروقتہ کو مسروقتہ جانکر لیا اور یہ ثابت ہوا کہ اُس کے پاس ایک خاص شی مسروقتہ ہی \*  
پس یہ واقعہ کہ اُس وقت اُس کے پاس اور کئی اشیاء مسروقتہ بھی تھیں واقعہ متعلقہ ہی اُس واسطے کہ اُس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ ہر شی اور تمام اشیاء کو جو اُس کے پاس تھیں مسروقتہ جانتا تھا \*

( ب ) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اُس نے فریباً دوسرے شخص کو ایک سکہ منقلب حوالہ کیا جسے اُس وقت کہ وہ سکہ اُس کے پاس آیا منقلب جانتا تھا \*  
یہ واقعہ کہ ہر وقت اُس کی حوالگی کے اُس کے پاس اور کئی سکے منقلب تھے واقعہ متعلقہ ہی \*

تمثیل ( الف ) اور تمثیل ( ب ) میں جو نسبت ادخال شہادت کے لکھا گیا ہی اس قدر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ثبوت کامل اس امر کا ہونا چاہیئے کہ جو چیزیں قبضہ میں پائی گئیں وہ مسروقتہ

ہیں اور یہہ کہ سکے جو قبضہ میں پایا گیا وہ سکہ منقلب ہی اور بلا ثبوت شی کے مسروقتہ ہونے یا سکے کے منقلب ہونے کے وجود اُن اشیاء یا سکے کا قابل ادخال شہادت و ابطالہ تنقیح حالت ذہنی قبض کے نہیں ہی کہونکہ ممکن ہی کہ وہ اشیاء نیک فرتی سے خریدی گئی ہوں اور فی نفسہ اُنکے قبضہ سے کوئی شہادت متعلقہ نہیں نکلتی \*  
تمثیل (ب) دفعہ ہذا سے تمثیل (ج) دفعہ ۶۵ — ایکٹ ہذا کا مقابلہ کرو \*

(ج) زید نے عمرو پر اسی نقصان کی نالشی کی جو اوسکو عمرو کے کتے سے ملا تھا جسے عمرو کتہمنا جانتا تھا \*

یہہ واقعات کہ اُس کتے نے پہلے حامد مسعود مسعود کو بھئی کاٹا تھا اور اُنہوں نے عمرو سے اِس بات کی شکایت کی تھی واقعات متعلقہ ہیں \*

(د) بحث اِس امر کی ہی کہ زید ایک ہندوی کا سکارنے والا یہہ بات جانتا تھا یا نہیں کہ نام اُس شخص کا جسکو روپیہ ملنا چاہیئے چھوٹا ہی \*

یہہ واقعہ کہ زید نے اور ہندویں اُسی طرح کی لکھی ہوئی قبل ازانکہ اور ہندویں در صورت اضایت اُس شخص کے جسکو روپیہ مانے والا ہو زید کے پاس بھیجی جاسکتیں سکار دی تھیں واقعہ متعلقہ ہی اِس واسطے کہ اُس سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ جسکو روپیہ مانے والا ہی اُسکے شخص فرضی ہونے سے زید آگاہ تھا \*

(ه) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اسنے عمر کی بی نامی کرنے کے ارادہ سے ایک مضمون افترا آمیز چھاپ کر عمر کا ازالہ حیثیت عرفی کیا \*

یہ واقعہ کا زید نے پہلے بھی اشتہارات نسبت عمرو کے جنسے اُسکی بدخو اہلی بحق عمرو پائی جاتی تھی مشترکہ کیئے تھے واقعہ متعلقہ ہی کیونکہ اُس سے زید کی یہ نہیت پائی جاتی تھی کہ اُس خاص اشتہار متنازعہ فیہ کے چھاپنے سے عمر کی بدنامی ہو \*

یہ واقعات کہ اُس سے پہلے کوئی نزاع مابین زید اور عمرو کے نہ تھی اور زید نے اعادہ اُس امر متنازعہ فیہ کا کیا جو کہ اُس نے سنا تھا واقعات متعلقہ ہیں کیونکہ اُسے یہ ظاہر ہوتا تھی کہ زید کی نہیت میں عمرو کو بدنام کرنا نہ تھا \*

( و ) زید پر عمرو نے اِس بات کی نالاش کی کہ اُس نے عمرو سے فریباً بیان کیا تھا کہ بکر ایک شخص مالدار تھی اور اِس بات سے عمرو کے دل میں بکر کا اعتبار پیدا ہوا جو کہ ایک شخص دیوالیہ تھا اور عمرو کو اُس سے نقصان ہوا \*

یہ واقعہ کہ جس وقت زید نے بکر کا مالدار ہونا بیان کیا تھا بکر کو اُسکے بھیسائے اور وہ اشتخاص جو اُس سے بات سنا رکھتے تھے مالدار سمجھتے تھے واقعہ متعلقہ ہی کیونکہ اُس سے یہ ظاہر ہوتا تھی کہ زید نے وہ بیان نیک نیتی سے کیا تھا \*

( ز ) زید پر عمرو نے اُس کام کی مزدوری کی نالاش کی جو اُس نے زید کے گھر میں بکر ایک تھیکہ دار کے گھر سے کیا تھا \*



زید کا عذر یہہ ہی کہ عمر کا تھیکہ بکر سے تھا \*  
یہہ واقعہ کہ زید نے بکر کو اُس کام کا روپیہ ادا  
کر دیا واقعہ متعلقہ ہی کیونکہ اُس سے یہہ ثابت ہوتا  
ہی کہ زید نے وہ نیک نیتی اُس کام کا اہتمام بکر کو  
سپرد کیا تھا پس بکر کو وہ منصب حاصل تھا کہ وہ  
خون اپنی طرف سے عمر کی ساتھ معاملہ کرے اور وہ  
بطور کارندہ زید کے نہ تھا \*

( ح ) زید پر الزام بد نیتی سے تصرف بیجا مال  
کا جو اُس نے پایا تھا کیا گیا اور اُس مقدمہ میں بحث  
یہہ ہوئی کہ ہر وقت تصرف کے اُس نے نیک نیتی سے  
یہہ بات بار کی یا نہیں کہ اصل مالک اِس مال کا  
نہیں مل سکتا ہی \*

یہہ امر واقعہ کہ اشتہار اُس مال کے گم ہو جانے  
کا اُس مقام پر کیا گیا تھا جہاں کہ زید تھا واقعہ متعلقہ  
ہی کیونکہ اُس سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ زید نے نیک  
نیتی سے یہہ بار نہیں کیا کہ اصل مالک نہیں  
مل سکتا ہی \*

یہہ امر واقعہ کہ زید کو معلوم تھا یا اِس امر کے  
بار کرنے کی وجہ تھی کہ بکر نے اُس مال کے گم ہو جانے  
کا حال سن کر فریباً اشتہار کیا تھا اور یہہ چاہا تھا کہ  
جھوٹا دعویٰ اُس پر قائم کرے واقعہ متعلقہ ہی کیونکہ اُس  
سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ اُس اشتہار کے حال سے زید کا

واقف ہونا باعث اُسکی نیک نیتی کے ابطال کا نہیں ہی \*

( ط ) زید پر یہہ نالش ہوئی کہ اُسنے عمرو کو ہلاک کرنے کے ارادہ سے گولی چلائی — پس زید کا ارادہ ثابت کرنے کے لیئے جائز ہی کہ یہہ واقعہ ثابت کیا جائے کہ زید نے پیشتر عمرو پر گولی چلائی تھی \*

( ی ) زید پر یہہ نالش کی گئی کہ اُسنے عمرو کو دھمکی کے خطوط لکھی تھی جائز ہی کہ جو دھمکی کے خطوط زید نے عمرو کو پیشتر لکھی تھی وہ ثابت کیئے جائیں تاکہ اُسے خطوط کا منشاء ظاہر ہو \*

( ک ) بحث اس امر کی ہی کہ زید اپنی زوجہ ہندہ پر تشدد کرنے کا تصور وار ہی یا نہیں \*

اُس تشدد مبینہ سے ذرا پہلے یا پیچھے ان دونوں کے باہم جو کلام خصوصیت آمیز ہوئے وہ واقعات متعلقہ ہیں \*

( ل ) بحث اس امر کی ہے کہ زید کی وفات زہر سے ہوئی یا نہیں \*

جو بیانات کہ زید نے اپنی بیماری میں نسبت بیماری کی علامات کے کیئے واقعات متعلقہ ہیں \*

( م ) بحث اس امر کی ہی کہ جس وقت زید کی زندگی کا بیمہ کیا گیا اُسکی تندرستی کا کیا حال تھا \* جو بیانات کہ زید نے اپنی تندرستی کی نسبت اُس زمانہ میں یا اُسکے قریب کیئے واقعات متعلقہ ہیں \*

( ن ) زید نے عمرو پر یہہ نالش کی کہ اُس نے کرایہ کی ایسی گاڑی اُس کے واسطے نہیں دی جو عقلاً سواری کے لائق تھی اور اس سبب سے زید کو ضرر جسمانی پہونچا \*

یہہ واقعہ کہ عمرو سے آڑ اوقات پر اُسی گاڑی کے ناقص ہونے کا ذکر کیا گیا تھا واقعہ متعلقہ ہی \*

یہہ امر واقعہ کہ عمرو عادتاً کرایہ پر گاڑیوں کے دینے میں احتیاط نہیں کیا کرتا تھا واقعہ غیر متعلقہ ہی \*

( س ) زید کی تجویز اس علت میں ہوئی کہ اُس نے عمرو پر عمداً گولی چلا کر اُس کا قتل عمد کیا \*

یہہ واقعہ کہ زید نے اور اوقات پر عمرو پر گولی چلائی تھی واقعہ متعلقہ ہی کیونکہ اُس سے زید کا ارادہ عمرو پر گولی چلانے کا پایا جاتا ہے \*

یہہ واقعہ کہ زید لوگوں پر اُن کے قتل عمد کے ارادہ سے گولی چلایا کرتا تھا واقعہ غیر متعلقہ ہی \*

( ع ) زید کی تجویز بعلمت ایک جرم کے ہوئی \* یہہ واقعہ کہ اُس نے کچھ کہا تھا جس سے اُس خاص جرم کے ارتکاب کا ارادہ ظاہر ہوتا تھا واقعہ متعلقہ ہی \*

یہہ واقعہ کہ اُس نے کچھ کہا تھا جس سے اُس قسم کے جرائم کے ارتکاب کا عموماً اُس کا میلان خاطر پایا جاتا ہے واقعہ غیر متعلقہ ہی \*

## دفعہ ۵ ا جب نسبت کسی

فعل کے بحث اس امر کی  
ہو کہ وہ فعل اتفاقی تھا یا

واقعات جنسے کہ ارادی یا  
اتفاقی ہونا افعال کا معلوم ہو

ارادی تو یہہ واقعہ کہ وہ فعل جزو اسی  
طرح کے چند افعال کا تھا جن میں سے  
ہر ایک سے قائل اُس فعل کا تعلق رکھتا  
تھا واقعہ متعلقہ ہی \*

دفعہ ۵ ا اسی اصول پر مبنی ہی کہ جسپر دفعہ ۱۲ — ایکیت ہذا  
ہی — اور دفعہ ۵ ا میں جو متواتر افعال کی نسبت شہادت متعلق قرار  
دی گئی ہی وہ اس وجہ سے ہی کہ عقل انسانی یہہ امر قبول نہیں  
کرتی کہ متواتر افعال ایک ہی قسم کے اتفاقیہ ہوں اور تجربہ انسانی سے  
یہہ امر بعید ہی کہ ایسے افعال جنسے کہ اُس فعل کے کرنے والے کا کچھ  
فائدہ نکلے محض اتفاقی ہوں اور اتفاق سے متواتر صادر ہوئے ہوں۔ مثلاً اگر  
کسی بھی کھاتہ میں پانچ چھ جگہ غلطی ہو اور ہر غلطی ایسی ہو کہ  
جس سے بھی کھاتہ والے کا فائدہ ہو تو ایسا تواتر مضر نیت مالک بھی  
کھاتہ کے ہی لیکن اگر اُن غلطیوں میں سے چند مفید ہوں اور چند  
مضر ہوں تو گو رقعت بھی کھاتہ میں کچھ فرق ہو لیکن فی نفسہ تواتر  
غلطیوں سے نیت مالک بھی کھاتہ پر چنداں الزام نہیں آتا \*

## تمثیلات

( الف ) زید پر الزام اسی بات کا رکھا گیا کہ  
اُس نے اپنا گھر اس واسطے جلا دیا کہ جس روپیدہ پر  
اُس نے بیہہ اُس گھر کا کیا تھا وہ اُس کو مل جائے \*

یہہ واقعات کہ زید متواتر چند مکانات میں رہا اور ہر ایک کا اُن میں سے بیعہ کیا گیا تھا اور اُن میں سے ہر ایک میں آگ بھی لگی اور ہر مرتبہ آگ لگنے کے بعد زید نے بیعہ کے کارخانہ ہائے جداگانہ سے روپیہ وصول کیا واقعات متعلقہ ہیں کیونکہ اُن سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ سب مرتبہ آگ کا لگنا اتفاقی نہ تھا \*

(ب) زید عمرو کے قرضداروں سے روپیہ وصول کرنے پر مامور تھا اور زید کی یہہ خدمت تھی کہ جو روپیہ وصول کرے وہ ایک بھی میں داخل کر لیا کرے زید نے کچھ روپیہ داخل کیا جس سے معلوم ہوتا ہی کہ اُس نے ایک مرتبہ جتنا کہ در حقیقت وصول دیکھا تھا اُس سے کم لکھا ہی \* اس مقدمہ میں بحث اس امر کی ہی کہ یہہ داخلہ دروغ اتفاقی تھا یا ارادی \*

یہہ امر واقعہ کہ دوسرے داخلے جو زید نے اُس کتاب میں کیئے دروغ ہیں اور ہر داخلہ میں فائدہ زید کا ہی واقعہ متعلقہ ہی \*

(ج) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُس نے عمرو کو فریباً ایک منقلب روپیہ دیا \*

اس میں بحث اس بات کی ہی کہ اُس روپیہ کا دینا ایک امر اتفاقی ہی یا نہیں \*

یہہ واقعات کہ عمرو کو حوالہ کرنے سے تھوڑے عرصہ پہلے یا پیچھے زید نے منقلب روپیہ بکر اور خالک اور وکیل

کو بھی دیتے تھے واقعات متعلقہ ہیں اس واسطے کہ  
اُس سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ عمر کو منقلب  
روپیہ کا دینا اتفاقی نہ تھا \*

اُس تمثیل کا مقابلہ کرو تمثیل (ب) دفعہ ۱۴ ایکٹ ہذا سے \*

## دفعہ ۱۴ جب یہہ بحث ہو

کہ ایک خاص فعل کیا گیا

تھا یا نہیں تو وجود کسی

سلسلہ کار و بار کا جسکے مطابق وہ فعل

خواہی نخواستہ کیا جاتا واقعہ متعلقہ ہی \*

وجود سلسلہ کار و بار کب  
واقعہ متعلقہ ہی

فی الحقیقت یہہ دفعہ مبنی ہی ایک قیاس پر یعنی یہہ کہ جب  
یہہ امر ثابت ہو جاوے کہ ہمیشہ حسب دستور العمل کوئی کام اس طرح  
ہوتا ہی تو اُس سے بادی النظر میں یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ کسی خاص  
حالت متنازعہ میں بھی ویسا ہی ہوا ہوگا۔ مثلاً دفعہ ۱۴۱ — ایکٹ ہذا  
میں عدالتوں کو صاف اجازت ہی کہ نسبت سلسلہ کار و بار کے قیاس قائم  
کریں اور تمثیلات دفعہ ہذا سے معلوم ہوتا ہی کہ کس قسم کی حالتوں  
میں ایسا قیاس قائم ہو سکتا ہی — مثلاً اگر سلسلہ کار و بار یہہ ثابت ہو  
کہ کسی شخص کا نوکر اُس شخص کے خطوط ڈاک خانہ سے لایا کرتا تھا  
تو اگر یہہ ثابت ہو جاوے کہ اُس نوکر کو وہ چٹھی حوالہ کی گئی تو  
بادی النظر میں یہہ قیاس ہو سکتا ہی کہ اُس نوکر نے اُس خط کو اپنے آقا  
کو دیدیا ہوگا اور اسی طرح پر اگر سلسلہ کار و بار یہہ ثابت ہو کہ نوکر خطوط  
ڈاک خانہ میں لیجا کر ڈالتا ہی تو اگر یہہ ثابت ہو جاوے کہ کوئی  
خاص خط نوکر کو دیا گیا تھا تو بادی النظر میں ثبوت اُس خط کے ڈاک  
میں پڑنے کا ہوگا — لیکن اس امر کا تنقیص کرنا کہ سلسلہ کار و بار کے  
کیا معنی ہیں اور آیا کوئی نتیجہ معتد بہ بغرض شہادت ایسے سلسلہ کار و  
بار سے حاصل ہوتا یا نہیں بالکل حاکم عدالت کی رائے پر منحصر ہی \*

چنانچہ ایک ایسے مقدمہ میں جس میں یہ امر تنقید طلب تھا کہ ایک خاص کرایہ دار سے مالک مکان کو ماہواری کرایہ واجب الادا ہوتا تھا یا شہدائی تو شہادت اس امر کی کہ اُس خاص مالک مکان کا ہمیشہ یہہ دستور تھا کہ اپنے اور کرایہ داروں سے ماہواری کرایہ لیتا تھا قابل ادخال نہیں تصور کی گئی گو ایسی شہادت اس دلیل پر پیش کرنی چاہیئے تھی کہ ایک مالک مکان جس طرح پر اوروں سے کرایہ لیتا ہی اوس طرح پر اس خاص شخص سے بھی لیتا ہوگا \*

## تمثیلات

( الف ) بحث اس امر کی ہی کہ ایک خاص خط روانہ کیا گیا تھا یا نہیں \*

یہہ واقعات کہ دستور معمولی کاروبار کا یہہ تھا کہ تمام خطوط جو ایک خاص جگہہ میں رکھے جائیں وہ قاک خانہ میں پھونچا دیئے جاویں اور وہ خط بھی اُس جگہہ رکھ دیا گیا تھا واقعات متعلقہ ہیں \*

( ب ) بحث اس امر کی ہی کہ ایک خاص خط زیڈ کے پاس پھونچا یا نہیں \*

یہہ واقعات کہ وہ خط حسب معمول قاک میں والا گیا اور قاک گھر سے واپس نہیں آیا واقعات متعلقہ ہیں \*

## اقبال

دفعہ ۱۷ اقبال وہ بیان زبانی

یا دستاویزی ہی جس سے

کسی واقعہ تنقیدی یا واقعہ

تاریف اقبال

متعلقہ پر کسی طرح کا استدلال کیا جائے  
اور وہ بیان کسی شخص نے اُن حالات میں  
کیا ہو جنکا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے \*

جو تعریف دفعہ ۱۷ میں لفظ اقبال کی بیان ہوئی ہے وہ تعریف  
جب تک کہ کل دفعات دفعہ ۱۷ سے اکتیسویں دفعہ تک نہ پڑھی  
جاویں نا کافی ہے لیکن پوری اور حاوی تعریف اقبال کی بیان کرنا مشکل  
معلوم ہوتا ہے — میرے نزدیک تعریف اقبال کی یوں ہو سکتی ہے —  
اقبال وہ بیان واقعہ تنقیدی یا واقعہ متعلقہ کا ہے کہ جسکے ذریعہ سے

اُس شخص کے مقابلہ میں جس نے وہ بیان  
کیا ہو ایک حجت الزامی نسبت اوس واقعہ

درسری تعریف اقبال کی

کے قائم ہو سکے \*

شرح دفعہ ۸ — ایکٹ ۱۷ میں یہ امر بیان ہو چکا ہے کہ بعض  
صورتوں میں طریق عمل وقعت اقبال کی رکھتا ہے لیکن ایکٹ ۱۷ میں  
اقبال کی اصطلاح میں طریق عمل داخل نہیں رکھا اور اقبال صرف دو قسم  
کا قرار دیا ہے ایک دستاویزی جیسے بھی کہاتہ کسی شخص کا ( کہونکہ  
تعریف دستاویز مندرجہ دفعہ ۳ میں بھی کہاتہ دستاویز ہے ) دوسرے  
زبانی جیسے بیان جو کہ کسی شخص نے کیا \*

لیکن شہادت نسبت ایسے طرز عمل کے حسب منشاء دفعہ ۸ داخل  
ہو سکتی ہے اور عدالت اُس سے نتیجہ نکال کر رائے قائم کر سکتی ہے \*

فی الحقیقت اقبال کوئی شہادت بلا واسطہ سمجھے ہونے اُس امر کے  
جس کا کہ اقبال ہی نہیں ہے بلکہ اقبال  
کو سنی سنائی شہادت کی ایک قسم تصور  
کرنا چاہیئے — مثلاً زید نے بکر کے روپرو اقبال

اقبال شہادت با واسطہ ہی  
اُس کی تمثیل

کہا کہ موضع اسلام پور میں نے پانچ ہزار روپیہ کو ہندہ سے خریدا ہے —  
عمرو نے زید مشتری اور ہندہ بایعہ پر شفع کی فالش کی اور زید نے  
چراغ دہوی میں بیان کیا کہ موضع مذکور کی قیمت نو ہزار روپیہ دی



گئی ہی اب عمرو مدعی نے بغرض ثبوت اس امر کے کہ واقعی قیمت پانچ ہزار روپیہ زید نے ہندہ کو دیئے تھے بکر کو بطور گواہ کے طلب کیا — موافق قاعدہ عام قانون شہادت کے بیان بکر کا کہ زید سے اُس نے پانچ ہزار روپیہ قیمت ہونا سنا ہی سنی سنائی شہادت ہی اور قابل ادخال نہوتی اس وجہ سے کہ اول تو یہ ضرور نہیں کہ زید نے بکر کے سامنے اقبال کیا تو سچ کہا ہو — دوسرے یہ کہ اقبال زید جو کہ بکر کے سامنے کیا گیا بلا حلف تھا — تیسرے یہ کہ اُس بیان پر کوئی جرح کا موقع نہیں ملا تھا — لیکن منشاء قانون میں بکر کی شہادت کو قابل ادخال قرار دیا ہی اس اصول پر کہ کوئی شخص کبھی اپنے مضر بات نہیں کہتا اور اس وجہ سے جو اور شہادت کی صداقت کے دریافت کرنے کے لئے قواعد مقرر کیئے گئے ہیں اس سے متعلق نہیں کیئے گئے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کہ ایک شخص خود ایک امر کو جو کہ اُس کے مضر ہی تسلیم کرتا ہی تو اوروں کو کیا غرض کہ اُسکی صداقت پر شک کریں — اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اقبال کرنے کے وقت شخص اقبال کنندہ کو یہ یقین نہیں ہوتا کہ وہ اپنے مضر بات بیان کرتا ہی بلکہ اُس کے خلاف یقین ہوتا ہی لیکن تاہم وہ شہادت قابل ادخال تصور کی گئی ہی اور زید مشتری کا اقبال مذکور بمقابلہ اُسکے قابل ادخال شہادت ہی — واضح رہے کہ اثر ایسے اقبال کا مضر اقبال کنندہ کے ہونا ضرور ہی ورنہ اُس کی نسبت شہادت داخل نہوگی سوائے اُن صورتوں کے جن کی تصریح دفعہ ۲۱ ایکٹ ہذا کی ضمن ۱ د ۲ و ۳ میں کی گئی ہی — جب کہ کوئی اقبال ثابت کرنا منظور ہو تو اُس کل اقبال کی شہادت لینی چاہیئے گو ایک جزو اُس کا مضر ہو اور ایک مفید کیونکہ جب تک کہ پورا بیان نہ سنا جائے اُس جزو کے جو کہ اُس کے مضر ہی پورے معنی سمجھنے میں نہیں آسکتے گو یہ ضرور نہیں کہ تمام بیان پر پورا یا برابر اعتبار ہو \*

اقبال دو قسم کے ہیں ایک وہ کہ مقدمات دیوانی سے تعلق رکھتے

ہیں اور دوسرے وہ جو کہ مقدمات فوجداری سے

علاقہ رکھتے ہیں یعنی بیانات ملزم جو اُس کے

مقابلہ میں بغرض شہادت جرم پیش کیئے جاتے ہیں — دیوانی کے ادا

اقسام اقبال

فوجداری کے اقبال میں بہت فرق ہی اور اقبال فوجداری کی وقعت اقبال دیوانی سے بہت زیادہ ہی پہلے تک کہ قانوناً صرف بیان ملزم پر عدالت فوجداری جرم کو ثابت تصور کر کے سزا دیدیتی ہی چنانچہ دفعہ ۳۲۳ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع میں یہ لکھا

ہی کہ :-

اگر شخص ملزم ایسی عدالت کے روبرو کسی جرم کے ارتکاب کا اقبال کرے جو اُس جرم کے تجویز کرنے کی معجز ہو تو وہ عدالت اُسی کے اقبال کی بناء پر اُس کو مجرم قرار دے سکتی ہے \*

دفعہ ۳۲۳ — ایکٹ ۱۰  
سنہ ۱۸۷۲ ع

اور حسب منشاء ضابطہ دیوانی کے جب عدالت اُس صورت میں

جبکہ مدعا علیہ اقبال کرتا ہی دگری صادر کرتی ہی تو وہ اس اصول پر نہیں ہی کہ دعویٰ

اقبال دیوانی

ثابت ہی بلکہ اس اصول پر ہی کہ جب مدعا علیہ خود ایک ذمہ داری اپنے ذمہ قبول کرتا ہی تو فی نفسہ وہ اقبال کافی وجہہ قائم ہوجانے اُس ذمہ داری کی ہی اور ظاہراً معلوم ہوتا ہی کہ منشاء دفعہ ۵۸ — ایکٹ ہذا جس میں واقعات مسئلہ کا ذکر ہی متعلق کارروائی ہاے دیوانی کے ہی — لیکن اقبال فوجداری سے اگر ثبوت جرم تصور نہوتا تو سزا اس وجہہ سے نہ مل سکتی کہ کسی رعایا کے ناحق قید ہو جانے سے عملداری کا نقصان ہوتا ہی اور دیوانی کی دگری ہو جانے سے صرف مدعا علیہ کا نقصان ہوتا ہی نہ راجح کا — اور یہہ قاعدہ اس وجہہ سے قائم کیا گیا ہی کہ یہہ غالب قیاس ہوتا ہی کہ کوئی بے جرم شخص اپنی زندگی یا آزادی یا حرمت کو ایک ایسے بیان سے جو کہ جھوٹ ہو خطرہ میں نہیں ڈالتا اور قانون نے اس بات کی خاص احتیاط کی ہی کہ اقبال فوجداری بوجہہ کسی دھمکی یا اقرار یا کسی اور دباؤ ناجائز کے نہ کیا گیا ہو ۵ اور آئندہ ایکٹ ہذا میں بھی ایسے اقبالات فوجداری جن کا ہونا کافی احتیاط سے کیا جانا نہ معلوم ہو غیر متعلق قرار دیئے گئے نہیں ۶ \*

D دیکھو دفعہ ۱۵۰ سے ۱۲۲ تک دفعہ ۱۸۳ و ۱۹۳ و دفعہ ۳۲۲ سے  
دفعہ ۳۲۹ تک ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع  
۶ دیکھو دفعہ ۲۲ سے دفعہ ۳۰ — ایکٹ ہذا تک

لیکن یہ امر ملحوظ رہنا چاہیئے کہ اقبال فوجداری کے معنی صرف یہ ہیں کہ ملزم خود اپنی زبان سے بیان کرے کہ اُس نے جرم کیا اور ایسے اقبالات جو

اقبال فوجداری

کہ متعلق اُن افعال ملزم کے ہیں جنہیں کہ نیت جرم داخل نہیں ہے وہ گو مقدمات فوجداری میں کیئے گئے ہوں اقبال فوجداری نہیں ہیں — مثلاً ایک مقدمہ میں جسمیں کہ ملزم پر جرم تصرف پہنچا منجر منانہ کا الزام لگایا گیا تھا تو ملزم کے کارندہ مجاز کا اقبال نسبت وصولیابی روپیہ کے صرف اس امر کی شہادت تصور کیا گیا کہ روپیہ اُس کے کارندہ نے وصول پایا — اور اس امر کی شہادت میں کہ روپیہ ملزم کے ہاتھ میں پہنچا اگر وہ اقبال پیش کیا جاتا تو منظور نہ ہوتا — جج نے اُسکی نسبت یہہ تجویز کیا کہ در سب سے اول امر اس مقدمہ میں یہہ ہی کہ مدعا علیہ کے کارندہ مجاز کے ہاتھ میں روپیہ پہنچا اُسکے ثبوت میں اقبال دیوانی بھی داخل ہو سکتا ہے کیونکہ امر واقعہ کا اثبات مقدمہ فوجداری کا ہو یا دیوانی کا ایک ہی طرح پر ہوتا ہے — گو مدعا علیہ کے کارندہ مجاز کا روپیہ وصول پانا مدعا علیہ کو بمقدمہ دیوانی ذمہ دار کرتا ہے لیکن مقدمہ فوجداری میں کارندہ کا روپیہ پانا مدعا علیہ پر کچھ اثر نہیں رکھ سکتا \*۔

اس دفعہ کی شوج ختم کرنے سے پہلے یہہ بات مناسب معلوم ہوتی

ہی کہ اُن اقبالات کا بھی ذکر کیا جاوے جنکے ذریعہ سے تملادی کے اثر سے دعوی متعطل رہنا

اقبال حافظ تملادی

ہی — قانون نسبت اُن اقرارات کے مندرج ہے دفعہ ۲۰ قانون تملادی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع میں اور وہ دفعہ یہہ ہی —

کسی اقرار یا وعدہ کے سبب سے جو کسی قرضہ یا مال متروکہ کی بابت کیا گیا ہو مقدمہ ایکٹ ہذا کی تاثیر سے باہر نہ سمجھا جاوے گا الا اُس حال میں کہ وہ اقرار یا وعدہ اُس فریق کی کسی ایسی تضریر

دفعہ ۲۰ (الف) ایکٹ  
۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

میں مندرج ہو جسپر قبل منقضی ہونے میں معین کے اُس فریق نے

جسپر اُسکی بابت فالش کیجاوے یا اُسکے مختار مجاز عام یا خاص نے دستخط کیئے ہوں \*

۵۰ اُن لوگوں کی نسبت جو تحریر نہیں کر سکتے کوئی صاف منشاء قانون کا معلوم نہیں ہوتا لیکن ظاہراً ایک تحریر پر نشانی ناخواندہ شخص کے ہاتھ کی کافی تصور ہوگی — لیکن مہر لگانا کافی تحریر نہیں سمجھا جاوے گا جیسا کہ ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ دستخط کرنا اقبال تحریری پر ایک بات ہی اور مہر لگانا شی دیگر ۷ اور فی نفسہ مہر لگانے سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ مدعا علیہ کی غرض اپنے دستخط کرنے کی تھی — اور یہ امر تمثیلات دفعہ ۱۸۷۱ میں صاف کر دیا گیا ہے کہ مہر کرنا وقعت دستخط کی نہیں رکھتا — اور حسب منشاء قانون کے دستخط ہونے شخص مدیون کے لازمی ہیں چنانچہ ایک خط جس میں کہ مدیون اقبال ذمہ داری کرتا ہی اور جس خط پر کہ دستخط نہیں ہیں اُس سے نئی مہمان تملادی شروع نہوگی \* ۸

جس حال میں کہ ایسی تحریر موجود ہو ایک نئی مہمان سماعت مطابق نوعیت اصل مواخذہ کے اسوقت سے شمار کیجاوے گی جبکہ اقرار یا وعدہ پر دستخط کیئے گئے ہوں \*

۱۰ دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۱۸۷۱ ع (ب)

جس حال میں کہ تحریر متضمن اقرار یا وعدہ کے بلا تاریخ ہو تو دستخط کے وقت کی بابت شہادت زبانی لیجا سکتی ہے لیکن جس حال میں کہ اُس تحریر کا تلف یا گم ہو جانا بیان کیا جاوے تو اُسکے مضمون کی بابت شہادت زبانی منظور نہوگی \*

۱۰ دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۱۸۷۱ ع (ج)

یہہ جزو اس دفعہ کا خاص کر قانون شہادت سے متعلق ہے اور دفعہ ۹۱ و ۹۲ میں جو مشعر ممانعت ادخال شہادت لسانی نسبت

امور مذکورہ دستاویز کے ہیں جو لفظ شرایط مستعمل ہوا

۵۱

۷ رمضان مہی بنام کچھن پرمہا ویکی جلد ۸ صفحہ ۵۱۳

۸ بابو رام نرائن بنام ہریداس ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی ۱۷۸۶

۱۷ ع منصفہ ۱۰ فروری سنہ ۱۸۶۸ ع

ہی اُس میں ظاہر تاریخ دستاویز داخل نہیں ہے اور اگر تاریخ دستاویز کو منجملہ شرائط کے تصور بھی کیا جاوے تب بھی بموجب دفعہ ۹۲ - ایکٹ ہذا کے شہادت زبانی نسبت تاریخ تحریر دستاویز کے داخل ہو سکتی ہے - ماسوائے اسکے جبکہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع جو کہ قبل قانون شہادت ایکٹ اول سنہ ۱۸۷۲ ع کے نافذ ہوا اور صراحتاً اُسکے ذریعہ سے منسوخ نہیں ہوا تو حسب منشاء دفعہ ۲ فقرہ اخیر ایکٹ ہذا کے بدستور نافذ اور ایکٹ شہادت پر غیر متاثر ہی \*

(۱) واسطے اغراض دفعہ ہذا کے اقرار یا وعدہ کافی ہی گو اُس میں

تصریح خاص تعداد قرضہ یا مال متروکہ کی نہو یا یہ لکھا ہو کہ وقت ادائے یا حوالگی کا ہنوز نہیں آیا ہی یا اُسکے ساتھ انکار ادا یا

تشریحات دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

حوالگی کا ہو یا دعوی کسی رقم کے مجرا ہونے کا کیا گیا ہو یا بجز مدیون یا موہی لہ کے کسی اور شخص کے قلم لکھا ہو - لیکن وعدہ یا اقرار صراحتاً متضمن تعہد ادا یا حوالگی قرضہ یا مال متروکہ کا بلا کسی شرط کے متضمن اقبال ذمہ داری کے ہونے کا ہو \*

اِس امر کا قرار دینا کہ اقبال بلا شرط متضمن تعہد اقبال ذمہ داری

کہا ہی ایک مشکل امر ہی اور مندرجہ حاشیہ فظیروں کے دیکھنے سے اُسکا حال بخوبی واضح ہوتا ہی ۹ \*

شرح

(۲) اِس دفعہ کی کسی عبارت سے یہ لازم نہوگا کہ منجملہ چند

شرکاء یا اوصیاء کے کسی پر مطالبہ منھض اسوجہ ہوسکے کہ اُن میں سے دوسرے نے کسی تحریری اقرار یا وعدہ پر دستخط کیئے ہیں \*

تعمہ دفعہ ۱۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ (ب)

۹ کشمیر بنام منگلیوں معجزہ ہائی کورٹ الہ آباد منقذہ ۵ نومبر سنہ ۱۸۷۰ ع - وقای منک بنام شیرومن بنگال جلد ۵ صفحہ ۲۱۹ - وراجوس بنام معجزہ بنگال جلد ۶ صفحہ ۵۵ - وائس بنام پچٹی معجزہ ہائی کورٹ الہ آباد منقذہ ۲۵ مئی سنہ ۱۸۷۲ ع \*

چنانچہ ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ مسالک مغربی و شمالی نے یہی امر تجویز کیا ہے <sup>۱</sup> لیکن اگر منجملہ چند شرکا یا اوصیاء کے ایک کو اور ونکی طرف سے دستخط کرنے کا اختیار ہو تب یہ تشریح متعلق نہوگی اور تملادی دوبارہ از سر نو شروع ہوگی \*

نسبت ایسے اقبال تحریری کے جو موثر تملادی ہوتا ہے مفصلہ ذیل امور گویا کہ لب لباب قانون ہیں: —

لب لباب قانون نسبت اقبال  
تحریری حافظ تملادی

اول یہ کہ تحریر ضرور ہونی چاہیئے \*  
دوم — تحریری اور دستخط شدہ اقبال ایسا ہو کہ جس سے ذمہ داری بلا شرط حاصل ہوتی ہو \*  
سوم — جس صورت میں اقرار ذمہ داری منحصر کسی شرط پر ہو تو وہ اقرار کافی اور حافظ میعاد نہیں <sup>۲</sup> \*

چہارم — اقبال ذمہ داری گو کسی شخص غیر سے کیا ہو تب بھی کافی اور حافظ میعاد ہی <sup>۳</sup> اور بعض مقدمات میں یہ بھی تجویز ہوا ہے کہ شخص غیر سے اقبال کرنا واسطے باز رکھنے اثر تملادی کے کافی نہیں ہے لیکن وہ نظائر حسب منشاء دفعہ ۳ — ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۵۹ ع کے قائم ہوئی تھیں اور اب متعلق نہیں ہیں کیونکہ تشریح اول دفعہ ۲۰ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع میں یہ صریح لکھا ہے کہ شخص غیر سے اقبال کرنا کافی ہے \*

دو مقدموں میں ہائی کورٹ الہ آباد و کلکتہ سے یہ تجویز ہوا ہے کہ حسب منشاء دفعہ ۱ ضمن ۱۵ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۵۹ ع کے اقبال تحریری جو کہ مرتہن نے نسبت حق راہن کے یا نسبت اُسکے استغاثاتی انفکاک کے جو کہ اُس مرتہن نے اپنے ایک خط میں بنام شخص غیر

۱ دیکھو مقدمہ خرمسال چند بمقام پامر  
۲ بینک بمقام منگلا و مالی رمیا مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۰۸  
۳ نظام الدین بمقام محمد دملی مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۸۵ — مقدمہ مدراس  
۴ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۹۹

لکھا تھا اس امر کے لیئے کافی ہی کہ تاریخ تحریر اقبال مذکور سے تملی شمار کی جاوے \* ۴

پنجم — بمقدار ذمہ داری کا تعین ہونا ضروری نہیں ہی \* ۵  
ششم — اقبال تحریری میں ضرور نہیں کہ بیان ہو کہ کس سے اقبال کیا یا یہ کہ کب کیا اور یہہ امور شہادت شخصی یعنی زبانی سے ثابت ہو سکتے ہیں \*

ہفتم — کوئی خاص مقام دستاویز پر ضرور نہیں کہ وہیں دستخط ہوں دستاویز کی کسی جگہ پر دستخط ہوں کافی ہیں \* ۶  
ہشتم — اقبال تحریری قبل انتضاء میعاد معیہ متعلقہ ذمہ داری کے کیا گیا ہو ورنہ حافظ میعان نہوگا \*

امور متذکرہ بالا فتایح ہیں منشور دفعہ ۲۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے جسکی وجہ سے قانون تملی میں بہت ترمیم ہوئی ہی اور جو فتاویٰ کہ امور مصرعہ بالا کے خلاف ہوئے ہیں وہ قبل اجراء ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے ہوئے اب وہ متعلق اور قابل استدلال نہیں ہیں \*

زید ایک تمسک کے لکھنیئے والے نے خون ایک چٹھی باقرار اداے قرضہ اپنے داین عمرو کے نام لکھی اور زید نے اپنی مہر اُسپر کی لیکن اُس چٹھی پر دستخط نہیں کیئے \*

تمثیلات دفعہ ۲۰ — ایکٹ  
۹ سنہ ۱۸۷۱ع

اُس نے ایک جزو قرضہ کا ادا کر دیا اور باقی کے ادا کرنے کا اقرار زبانی کیا \*

اُس نے ایک اشتہار اس مضمون کا کیا کہ اوسکے داین اپنا دعویٰ واسطے جائیج کر نیکی پیش کریں \*

ان مقدمات میں سے کسی میں بھی قرضہ ایکٹ ۹ کی تالیف سے باہر نہیں ہی \*

۴ ای-وی سنگھ بنام بشیش سنگھ منقطع ہوتی کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۸۶۸ع نمبر ۳۷۹ خاص سنہ ۱۸۶۸ع — و درکوال سنگھ بنام کاشی رام رائے ویکلی جلد ۳ صفحہ ۳

۵ ورس بنام وورپ مندرجہ بنگال جلد ۹ صفحہ ۲۴ — و بھاری لعل لہاے بنام اومیش چندر داس دار ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۲۰

۶ خراجہ مہود جان ادا بنام ہنگوا اور مدراس جلد ۷ صفحہ ۷۶

یہہ تمثیلات حسب منشاء دفعہ ۲۰ کے لکھی گئی ہیں لیکن اگر زید مدیون نے ایک جزو ایک قرضہ کا جو کہ معاہدہ تحریری پر مبنی ہو ادا کر کے دستاویز پر یا اپنے بھی کھاتہ میں یا داین کے بھی کھاتہ میں نشان کر دیا ہی تو حسب منشاء دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء کے قرضہ اثر تمدنی سے بری ہو جائیگا \*

دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء اُن اقبالات سے متعلق ہی جنسے کہ تمدنی از سر نو شمار ہوتی ہی لیکن چونکہ وہ زیادہ تر متعلق اقبال بذریعہ طریق عمل کے ہی اسوجہ سے اُسکا ذکر شرح دفعہ ۸ ایکٹ ہذا میں مناسب سمجھ کر کیا گیا ہی \* ۷

## دفعہ ۱۸ بیانات جو کسی کارروائی

کے فریق نے یا فریق منی کور کے ایسے مختار نے کیئے ہوں جنکو عدالت بحسب حالات مقدمہ یہہ تصور کرتی ہو کہ صراحتاً یا بحسب مفہوم وہ مختار اُسکی طرف سے اُن بیانات کے کرنے کا مجاز ہی اقبال میں داخل ہیں \*

اس دفعہ میں واضعان قانون نے چار صورتیں ایک ایسی حالت کی بیان کی ہیں کہ جنکی وجہ سے بیان ایک شخص کا بمقابلہ اسکے حجت الزامی تصور ہو سکتا ہی اور فقرہ اول میں سب سے اول صورت ادخال اقبال کی بیان کی ہی \*

یہہ ظاہر ہی کہ جب ایک فریق مقدمہ کوئی امر بیان کرے تو اسکے مقابلہ میں وہ بیان بطور شہادت استعمال ہو سکتا ہی اور بحالت مختار ممتاز ہونے کے ایسے مختار کا بیان بھی اُس مختار کے اصل مالک کے مقابلہ پر بطور شہادت مستعمل ہو سکتا ہی — یہہ امر ضروری ہی کہ اُس مختار کو اختیار ایسے بیان کرنیکا اصل مالک سے پورا حاصل ہو ورنہ وہ



بیان نسبت اُس معاملہ کے قابل ادخال نہیں — مثلاً ہر مقدمہ میں  
مختار یا وکیل مجاز کا بیان بمقابلہ اُس کے موکل کے مستعمل ہو سکتا ہی  
بشرطیکہ وہ بیان مابین حد اختیار اُس وکیل یا مختار کے ہو — اسی  
طرح پر اگر کوئی مالک مکان بذریعہ مختار نامہ خاص کے کسی شخص کو  
واسطے بیع کے اپنا مختار مقرر کرے اور وہ مختار اُس مکان کی بیع کرنے کے  
وقت نسبت اوس معاملہ کے کوئی بیان کرے تو وہ بمقابلہ بائع مکان کے  
مستعمل ہو سکتا ہی — فیلڈ صاحب نے بحوالہ کتاب اسٹوری صاحب کے  
ایک مثال لکھی ہی کہ ایک مسافر نے ریل کی کمپنی پر واسطے ہرجہ اپنے  
اسباب تلف شدہ کے دعویٰ کیا تھا اور جب اُس مسافر نے ریل سے اترتے وقت  
ملازم ریلوے سے جسکا کام اسباب کی خبرداری کرنے کا تھا نسبت اپنے اسباب  
کے حال دریافت کیا کہ کیونکر تلف ہوا تو جو بیانات اُس ملازم ریلوے نے  
اُس وقت اُس مسافر سے کیئے بمقابلہ ریلوے کمپنی کے اقتبال تصور کیئے  
چاکر قابل ادخال قرار پائے \*

یہہ ایک اصول قانون شراکت کا ہی کہ چند اشخاص ملکر ایک عام  
مقصد کی غرض سے ایک تجارتی شراکت قائم کریں تو بیان ہر فرد شریک  
کا نسبت اُس مقصد عام کے اقتبال بمقابلہ اوروں کے تصور ہوگا کیونکہ  
ایسی صورت میں گویا ہر شریک دوسرے کا مختار مجاز ہی \*

لیکن تشریح ۲ دفعہ ۲۰ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع قانون تملادی سے  
اذا رات ایک شریک کی نسبت دوسرے شریک کے موثر نہ ہونگے ۸ \*

**بیانات اُن فریق کے جو بقایمقامی کسی**

**شخص کے مدعی یا مدعا علیہ**

**ہوں اقتبال نہیں ہیں الا**

**اُس حال میں کہ وہ بیانات اُس وقت کیئے**

**جاویں جبکہ فریق مقبل حیثیت قائم مقامی**

**کی رکھتا ہو \***

اقتبال فریق مقدمہ بحیثیت  
قائم مقامی

اس فقرہ میں دوسری صورت بیان کی گئی ہے یعنی یہ کہ جبکہ اقبالات ایسے اشخاص کے ہوں جو کہ بذات خود فریق نہوں بلکہ بحکمیت قائم مقامی فریق ہوں — قیلت صاحب نے اپنی کتاب میں مفصلہ ذیل مثالیں قائم مقامی کی بیان کی ہیں :-

اول — ایسا نئے شخص دیوالیہ کا \*

دوم — مہتمم یا منتظم جائداد متوفی کا \*

سوم — مہتمم یا منتظم جائداد نابالغ کا بذریعہ ساریفکت ایکٹ ۲۰  
سنہ ۱۸۵۸ ع \*

بیانات جو اشخاص مفصلہ ذیل نے کیئے

ہوں :-

(۱) اُن اشخاص نے

اقبال اشخاص حقدار

جو کسی کارروائی کے امر متنازعہ میں حق کسی ملکیت یا زر نقد کا رکھتے ہوں اور بمنصب رکھنے اُس حق کے اُن بیانات کو کریں \*

(۲) اُن اشخاص نے جنسے فریق

مقدمہ نے اپنی حقیقت شی متنازعہ مقدمہ مذکور حاصل

اقبال اشخاص جنسے  
کہ حق حاصل ہوا

کی ہو \*

یہہ بیانات اقبال میں داخل ہیں مگر

اُس شرط پر کہ وہ اُس زمانہ میں کیئے گئے

## ہوں جبکہ اُن بیانات کے کرنیوالے اشخاص وہ حقیقت رکھتے تھے \*

وامعان قانون نے اس فقرہ دفعہ ۱۸ میں دو صورتیں بیان کی ہیں \*

اول — یہ کہ اُن لوگوں کا بیان جنکو کہ شی متنازعہ فیہ میں حق حاصل ہو بمقابلہ دیگر حقداران اقبال ہوتا ہی — مثلاً بیان ایک شریک کو تھی تجارتی کا بمقابلہ دوسرے شریک کے اقبال کے طور پر مستعمل ہو سکتا ہی اور اسی طرح ہر بیان ایک مدیون تمسک کا بمقابلہ دوسرے مدیون کے بطور اقبال شہادت متصور ہو سکتا ہی بشرطیکہ تمسک اجمالی ہو — اور علیٰ ہذا القیاس اگر چند اشخاص کو ایک ہی وصیت نامہ کے ذریعہ سے کچھ جائیداد پہونچتی ہو تو ایک شخص کا بیان نسبت وصیت مذکور بمقابلہ دیگر اشخاص کے (جنکو اُس وصیت کے ذریعہ سے جائیداد پہونچتی ہو) بطور اقبال شہادت میں مستعمل ہو سکتا ہی \*

دوم — اُن لوگوں کا بیان جنسے کہ حق حاصل ہوا ہی بمقابلہ اُنکے جنکو کہ حق حاصل ہوا ہی اقبال خیال کیا جاتا ہی — مثلاً بیان مورث بمقابلہ وارثوں کے شہادت میں داخل ہو سکتا ہی اور اس ہی طرح بائع کا بیان (جو کہ ماقبل بیع کیا گیا ہو) بمقابلہ مشتری مستعمل ہو سکتا ہی \*

خبرکہ ایک فقرہ کی صورت دوسرے کے برعکس ہی اور لفظ (جنکو) اور لفظ (جنسے) قابل مزید غور ہیں — لیکن سب سے ضروری امر قابل غور یہ ہے ہی جو کہ ان الفاظ قانون سے ظاہر ہوتا ہی یعنی ”مگر اُس شرط پر کہ وہ (اقبال) اُس زمانہ میں کیئے گئے ہوں جبکہ اُن بیانات کے کرنیوالے اشخاص وہ حقیقت رکھتے تھے، \*

اور جو بیانات کہ اُس زمانہ میں کیئے گئے ہوں اور اُن حالتوں میں ہوئے ہوں جبکہ وہ اشخاص حقیقت نہ رکھتے

ہوں اسوجہ سے غیر متعلق قرار دیئے گئے ہیں کہ یہ نہایت خلاف انصاف ہوتا کہ ایک شخص

بیانات بزمانہ عدم حقداری  
غیر موثر ہیں

جو کہ اپنی حقیقت کسی جاہل میں علیحدہ کرچکا تادم اُسکو ایسے اختیارات باقی رہیں کہ جسکے ذریعہ سے وہ اُن لوگوں کو جو کہ اُس سے اپنا حق حاصل کرتے ہیں کسی اقبال سے ضرر پہنچا دے مثلاً اقبال ایک شخص کا جسکے حق میں ہندوی لکھی گئی ہو اور جو اقبال کہ بعد بیچنے اُس ہندوی کے اُسے کیا ہو بمقابلہ مشتری ہندوی کے قابل ادخال نہیں — اور اسی طرح پُر اقبال ایک دیوالیہ کا نسبت کسی قرضہ کے ( جو اقبال کہ اگر قبل دیوالہ نکلنے کے کیا جاتا قابل ادخال ہوتا ) وہی اقبال اگر بعد دیوالہ نکلنے کے کیا جاوے جبکہ دیوالیہ پُر قرضہ کی ذمہ داری باقی نہیں رہتی قابل ادخال نہیں \*

یہی اصول عموماً متعلق ہی واقع اور موہوبلہ بائع اور مشتری سے بھی مثلاً مثال مقدمہ شفع جسکا ذکر فقرہ آخر صبحہ ۹۵ و ۹۶ میں ہوا ہی اور جسیں ہندہ بائع اور زید مشتری اور عمر شافع تھے اگر اقبال نسبت زر ثمن کے جو کہ زید مشتری نے بکر کے روپرو کیا وہ اقبال ہندہ بائع نے کیا ہوتا تو اُسکا اقبال اُس وجہ سے قابل ادخال شہادت نسبت مقدار اصلی زر ثمن کے نہ سمجھا جاتا کہ وقت اقبال کے وہ جائداد متنازعہ فیہ بیع کرچکے تھے اور اُسکا حق اُس جائداد میں باقی نہ رہا تھا \*

ضمن اول فقرہ دفعہ ہذا متعلق اقبال اُن اشخاص کے ہی جو فریق مقدمہ تو نہیں ہیں لیکن جنکا نفع نقصان

شی یا امر متنازعہ فیہ میں متعلق ہو اور وہ اِس وجہ سے قابل ادخال تصور کیئے گئے ہیں

وجہ ادخال بیانات اشخاص  
حقدار

کہ گو وہ فریق مقدمہ تو نہیں ہیں لیکن تادم مقدمہ میں اُنکا تعلق ہی مثلاً اقبالات موصی کے اُس حد تک اقبال تصور ہو کر بمقابلہ وصی کے شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں کہ جس حد تک موصی لہ اور وصی کے حقوق واحد ہیں \*

غرض کہ بیانات تمام اُن اشخاص کے جنکے حقوق واحد ہوں بطور اقبالات شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں مثلاً اقبال ایک شریک کوٹہی مہاجنی یا تجارتی کا جو نسبت اُن معاملات کوٹہی مشترکہ کے ہو جو معاملات کہ قبل انفساخ شراکت کیئے ہوں قابل ادخال ہیں گو وہ بیانات ما بعد فسخ شراکت کے کیئے گئے ہوں کیونکہ اُن معاملات دوکان مشترکہ سے جو قبل انفساخ شراکت کے ہوئے ہیں جو ذمہ داریاں پیدا ہوتی ہیں وہ سب شرکا پر ہوتی ہیں گو شراکت فسخ ہو گئی ہو \*

لیکن یہ امر اہم کہ ایک شریک کے اقبال کا اثر دوسرے شریک شخص پر کس قدر رکھا جاوے بالکل رائے حاکم عدالت پر چھوڑا گیا ہی کیونکہ بعض حالتوں میں ایسا ہوتا ہی کہ ایک شریک بغرض ضرر پہنچانے دوسرے شریک کے اپنا نقصان گوارا کر کے ایسے بیانات اور اقبالات کیا کرتے ہیں کہ جو اس دفعہ کے موافق موثر شہادت ہیں \*

ضمن دوم فقرہ هذا متعلق اقبال اُن اشخاص کے سی جو کہ فریق مقدمہ تو نہیں لیکن وہ ہیں جنہ سے کہ فریق مقدمہ کو حق حاصل ہوا ہی مگر شرط ضروری یہ ہے ہی کہ فریق مقدمہ نے اُن اقبالات کے بعد حقیقت حاصل کی ہو اور نیز ماہین اُن اشخاص کے جنکے وہ قائم مقام ہوں اور خود فریق مقدمہ کے ایک تعلق ہو مثلاً جیسا تعلق کہ ماہین اشخاص مفصلہ ذیل کے ہوتا ہی \*

ماہین شخص اقبال نہادہ اور اس شخص کے جیسے مقابلہ پر اقبال مستعمل کیا جتا ہی تعلق ضرور ہی

اول — بذریعہ معاہدہ —

واہب	اور	موجوب لہ
پتہ دہندہ	اور	پتہ دار
بایع	اور	مشتري
راهن	اور	مرتہین

دوم — بذریعہ وراثت —

مورث	اور	وارث
------	-----	------

سوم — بذریعہ وصیت —

موصی اور موصی لہ

چہارم — بذریعہ تقرر —

موصی اور وصی  
متوفی بلا وصیت اور اُسکی جائداد کا منتظم

پنجم — بذریعہ احکام قانون —

مالک سابق جسکی جائداد اور مالک مابعد جسکو  
گورنمنٹ نے ضبط کی وہ جائداد عطا ہوئی

اور اقبالات پہلے اُن اشخاص کے جنسے کہ تعلق بعدیت ہی بمقابلہ اُن  
پچھلے اشخاص کے جنکو کہ ایسا تعلق ہی اِس وجہ سے قابل ادخال  
تصور کیئے گئے ہیں کہ اُنکی حقیقت فی الحقیقت وہی حقیقت ہی جو  
کہ پہلے اشخاص کی تھی لیکن اُنکے اقبالات اُس حد تک مؤثر ہونگے  
جہاں تک کہ حقیقت دونوں کی واحد ہو مثلاً :-

وصی اگر کسی قرضہ یافتنی موصی کا دعوی کرے تو مدعا علیہ ایسے  
اقبال کو جو کہ موصی نے نسبت وصولیابی اُس قرضہ کے جسکا کہ دعوی  
ہی کیا ہو بمقابلہ اُسکے وصی کے شہادت میں داخل کر سکتا ہی اور اِسی  
طرح پر اقبال مورت کا بمقابلہ وارث کی نسبت حقیقت اُسکی جائداد کے  
قابل ادخال ہی \*

ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا ہی کہ مشتری نیلام جائداد بعلت  
بقیاء مالاذاری سرکار کو کوئی تعلق اصل مالک سے نہیں ہوتا اور وہ مالک  
سابق سے اپنی حقیقت حاصل نہیں کرتا اور اِس وجہ سے وہ پابند مالک  
سابق کے افعال کا نہیں ہی<sup>۹</sup> اور اِسی طرح پر بوجہ خاص اثر احکام قانون  
کے جو جائداد بعلت بقیاء مالاذاری نیلام ہوتی ہی وہ جملہ مطالبات  
اور ذمہ داریوں سے پاک صاف ہو کر مشتری کو ملتی ہی چندلچہ ایکٹ  
۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع میں جو متعلق مالاذاری ہی نسبت نیلام جائداد بعلت  
بقیاء مالاذاری کے دفعہ ۱۶۷ میں صاف لکھ دیا گیا ہی اور وہ یہہ ہی :-

۹ منشی بذالرحیم بھام پوران دھندت ویلی جلد ۸ صفحہ ۲۲۲ — و گراک

منشی ساسی بھام پوران چندر گھوس ویلی جلد ۸ صفحہ ۶۲

فیدلیم اُس اراضی کا جو حسب دفعہ ملحقہ بالا ( یعنی بعلت بقایہ مالکذاری ) کیا جاوے تمام ذمہ داریوں سے مبرا ہوگا \*  
 دفعہ ۱۶۷ - ایکٹ ۱۹  
 سنہ ۱۸۷۳ع

اور تمام عطیات اور معاہدات جو کسی اور شخص نے بجز مشتری کے اُسی اراضی کی بابت پیشتر کیئے ہوں مشتری فیدلیم کے مقابلہ میں فسخ ہونگے \*

دفعہ ہذا کی ضمن اول کی کوئی عبارت صورت ہائے منسلک ذیل سے متعلق نہوگی \*

( الف ) اضلاع یا جزو اضلاع بندوبستی استعماری میں اُن مستاجرین سے جو بہ نیک نیتی اور لگان واجبی پر رقبہ مصرعہ کے لیئے مالک سابق نے اُس میعان کے واسطے جو بیس سال سے زیادہ نہر بذریعہ پتہ جات تعمیر یا حسب ضابطہ رجسٹری شدہ کے دیئے ہوں \*

( ب ) تمام اضلاع میں اُن اراضیات سے جو بذریعہ پتہ جات بلاغریب کے لگان واجبی پر میعان معین یا دوام کے لیئے مکانات سکونت یا کارخانوں کے تعمیر کی غرض سے یا کان یا باغ یا تالاب یا نہر یا معبد یا منار کے واسطے کسیکے قبضہ میں ہوں اور وہ اراضیات اغراض مصرعہ پتہ میں مستعمل رہی ہوں \*

ضمن دوم دفعہ ہذا غالباً اُن اقارات سے بیہ متعلق ہی کہ چنانکہ وجہ سے حسب احکام شرح منہدی اُس شخص کو جسکی نسبت اقرار کیا گیا ہی

اقرار شرعی

استحقاق وراثت حاصل ہو جاتا ہی — اور ایسے اقبالات اسوجہ سے متعلق نہیں کہ عموماً یہ اقبالات اُن اشخاص کے ہوتے ہیں جسے کہ نہ نزاع وراثت میں فریقین مقدمہ حقیقت حاصل کرتے ہیں \*

تعریف شرعی اقرار کی یہی ہی :-

دینا ایک اطلاع کا بہ نسبت کسی حق کے بالحق

تعریف اقرار شرعی

کسی دوسرے شخص کے بمقابلہ اپنے \*

مثلاً بیہ کہنا کہ ظن شخص کا میرے ذمہ استقدر روپیہ ہی ایک اقرار شرعی ہی \*

اور شرط ضروری بیہ ہی کہ مقرر ذی عقل اور بالغ ہو — اور اثر اقرار کا بیہ ہوتا ہی کہ وہ اقرار فی نفسہ امر مقربہ کے وجود کا ثبوت ہوتا ہی اور جبکہ اقرار ثابت ہو جاوے تو ایسے ثبوت کی جو عام امور کے ثابت کرنے کے لیئے ضرور ہی کچھ حاجت باقی نہیں رہتی اور اقرار سے نسبت امر مقربہ کے پورا حق تا حد اقرار بحق مقررہ قائم ہو جاتا ہی — پس فی الحقیقت اقرار شرعی میرے نزدیک ایک اعلیٰ قسم کا اقبال قانون شہادت ہی اور وہ گو سنی سنائی شہادت ہی تاہم قابل ادخال ہی جیسا کہ شرح دفعہ ۱۷ — ایکٹ ہذا میں بیان کیا گیا ہی \*

لیکن احکام شرع متعدي نے ایسے اقراوات کو جو کہ نسبت نسب کے کیئے جاویں ایک خاص وقعت دی ہی

اشخاص ذکور شرعاً چار شخصوں کی نسبت ایسا اقبال نسب کر سکتے ہیں اور ایسے اقبال کے ذریعہ سے وہ لوگ جنکی نسبت اقبال کیا جاوے حقوق وراثت بغیر احتیاج ثبوت شہادت بالا واسطہ ۲ کے حاصل کر سکتے ہیں اور وہ بیہ ہیں :-

اقرار بالنسب حسب احکام شرع متعدي

- ۱ — باپ
- ۲ — ماں
- ۳ — اولاد
- ۴ — زوجہ

سواء ان چار شخصوں جنکا اقرار ذکر ہوا اور کسی کی نسبت اقبال مرد کا مؤثر ثبوت نسب نہوگا \*

اشخاص اذات مفصلہ ذیل اشخاص کی نسبت اقبال نسب

کر سکتے ہیں \*

- ۱ — باپ
- ۲ — ماں
- ۳ — شوہر

۱ دیکھو صفحہ ۹۵ و ۹۶

۲ نسبت نوعیت شہادت بالا واسطہ و بالا واسطہ دیکھو دفعہ ۶ و دفعہ ۳۳



لیکن اولاد کی نسبت اقبال اقبال نسب قائم نہیں کرتا اور وجہ یہ ہے کہ اُس سے ترکہ شوہری پر حق اُس اولاد کا قائم ہو جاتا ہے البتہ برضامندی شوہر خون زن منکوحہ ایسا اقبال نسبت اولاد کے کر سکتی ہے کہ جس سے نسب قائم ہو \*

واضح رہے کہ اقرار بالنسب شرعی مطیع اُسی شرط کے ہے جس شرط کے مطیع اقبال معینہ قانون شہادت ہے یعنی احکام دفعہ ۲۱ - ایکٹ ۱۹۵۱ اوس سے بھی متعلق ہیں \*

منصلہ ذیل تین شرطیں ہیں کہ چنکی بغیر کسی مرد کا اقبال بالنسب مؤثر نہیں ہو سکتا: —

شرایط جواز اقرار بالنسب

۱ — عمریں شخصوں کی ایسی ہوں کہ اقبال کنندہ اور متبیل لہ باہم باپ بیٹے ہو سکیں \* ۳

۲ — اولاد متجہول بالنسب ہو اسوجہ سے کہ اگر اُسکا کسی اور باپ سے ہونا ثابت ہو تو اقبال مؤثر نسب نہیں ہو سکتا \*

۳ — مقبیل لہ منکر نہ ہو ایسے اقبال بالنسب سے بلکہ قبول کرتا ہو گو ایسا قبول کرنا قبل یا بعد وفات اقبال کنندہ کے ہو \*

اقبال جو کوئی مرد نسبت کسی عورت کے اپنی زوجہ ہونے کا کرے وہ بشرایط ذیل مؤثر ہوگا: —

۱ — عورت کو اُس اقبال سے انکار نہ ہو \*

۲ — وہ کسی اور کی زوجہ نہ ہو \*

۳ — وہ ایام عدت میں نہ ہو \*

۴ — مقرر کے نکاح میں اُسکی بہن یا کوئی ایسی عورت جسکے ہوتے اُس مرد کا نکاح اُس عورت سے جسکی نسبت اقبال ہی حرام ہو موجود نہ ہو اور نیز اُس مرد کے نکاح میں اور چار زندہ جوڑویں موجود نہوں \*

۳ — مہاجرین بزم بی بی نصیب النساء ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۷ و ہنگال جلد ۲ صفحہ ۵۵ — و بی بی واحد النساء بزم صید و صیحات ویکلی جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳ صیغہ دیرانی

حسب شرائط مفصلہ بالا اقبال تمام اُن اشخاص کا جنکا ذکر اوپر ہوا  
فی مؤثر وراثت ہوگا گو وہ اقرار بکالت صحت کیا گیا ہو یا بکالت مرض  
استیجاب سے کہ سوائے مقرر یا اُسکے قائم مقام کے اور کسیکے مقابلہ پر وہ اقبال  
مؤثر نہیں ہوتا \*

سوائے اُن اشخاص کے جنکا ذکر ہو چکا ہی اور کسی کی نسبت  
اقبال سے شرعاً نسب یا رشتہ قائم نہیں ہوتا مثلاً چچا یا ماموں یا  
اور کسی کی نسبت ایسے اقبال جائز نہیں \*

مگر جبکہ پوری شرائط کے موافق اقبال قائم ہو جاتا ہی تو اُسکا اثر  
یہ ہوتا ہی کہ وہ اقبال بمنزلہ ثبوت قطعی کے تصور ہوتا ہی اور اُس  
سے مقررہ کا نسب قائم ہو جاتا ہی <sup>۲</sup> بلکہ مقررہ کی ماں بھی زوجہ  
منکوحہ اُس مقرر کی خیال کی جاتی ہی گو اُس سے مقرر کا نکاح  
ہوفا ثابت ہو یا نہ ہو <sup>۵</sup> علیٰ ہذا جبکہ ایک شخص کسیکو اپنا بیٹا کہہ چکا  
ہو تو وہ اور دارثوں کے ساتھ وراثت پاویگا گو وہ اور وارث اُسکے نسب  
سے منکر ہوں <sup>۶</sup> یہاں تک کہ وہ شخص اقبال کنندہ کے باپ کی بھی  
وراثت پاویگا گو وہ دادا اپنے پوتے کی نسب سے منکر ہو \*

لیکن اگر سوائے اُن اشخاص کے جنکی تصریح ہم اوپر کر آئے ہیں  
کوئی شخص اقبال کرے تو وہ اقبال صرف اقبال کنندہ ہی پر واجب  
ہوگا نہ اور ویر مثلاً اگر کوئی بھائی کی نسبت اقبال کرے یعنی کسیکو اپنا  
بھائی ہونا کہے تو بعد وفات اقبال کنندہ بمقابلہ وراثہ اقبال کنندہ کے وراثت  
نہ پاویگا <sup>۷</sup> لیکن اگر اقبال کنندہ کوئی وارث فچھوڑے تو شخص مقررہ  
اُسکی وراثت کا مستحق ہوگا کیونکہ اقبال میں دو چیزیں شامل ہیں \*

۳۔ بی بی نجیب النساء بنام بی بی ضعیراً دیکھی جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۶

۵۔ رخ بیگم بنام شاہزادہ والا گھر دیکھی جلد ۳ صفحہ ۱۸۷

۶۔ صفحہ بی بی بنام سید شاہ حسین علی دیکھی جلد ۵ صفحہ ۱۳۲ — وراثی

وراثت چہان بنام راجہ سید صاحب حسین دیکھی جلد ۵ صفحہ ۴ — و نجم الدین

احمد بنام بی بی ظہوراً دیکھی جلد ۱۰ صفحہ ۲۵

۷۔ صاحبزادی بیگم بنام مرزا محمد بہادر دنگال جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ دیرانی

دیکھی جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۲ — و دیکھی جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۵

اول نسب اور دوسرے وہ حق اقبال کنندہ کی جائیداد پر جو بعد اُسکی وفات کے مقررہ کو حاصل ہوتا ہے اور گو نسب ایسے اقرار سے جو بیہائی کی نسبت کیا جاوے قائم نہیں ہوتا تاہم بحالت عدم موجودگی درناہ متوفی کے ایسے اقرار سے حق مقررہ کو جائیداد متوفی پر حاصل ہو جاتا ہے کیونکہ اُس اقرار کا اثر صرف جائیداد متوفی پر نہ ہوتا ہے اور چونکہ متوفی نے خود اقبال کیا تھا تو وہ اقبال جائز تصور ہوگا اور وجہہ اُسکی یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنی کل جائیداد جسکو چاہی دیدینے کا اختیار ہے کہ جبکہ اُسکے قرض خواہ اور وارث کوئی نہیں — اگر کوئی شخص جسکا باپ مر گیا ہو ایک دوسرے شخص کی نسبت بیہائی ہوئی ہو اقرار کرے تو گو پدر متوفی سے مقررہ کا نسب قائم نہ ہوگا لیکن مقررہ اقبال کنندہ کے ساتھ ترکہ پدر متوفی میں مستحق ہوگا \*

## دفعہ ۱۹ بیانات ایسے اشخاص

کے جنکا منصب یا ذمہ داری بمقابلہ کسی فریق مقدمہ کے

اقبال ایسے اشخاص کے  
جنکا منصب بمقابلہ فریق  
مقدمہ کے ثابت کرنا چاہیے

ثابت کرنی ضرور ہو اقبال میں داخل ہیں مگر بایں شرط کہ وہ بیانات نسبت اُس منصب یا ذمہ داری کے اُن اشخاص کی طرف سے یا اُنکے نام مقدمہ کے دائر ہونے کی صورت میں واقعات متعلقہ سمجھے جاتے اور ایسے زمانے میں اُنہوں نے وہ بیان کیئے ہوں کہ وہ منصب اُنکو حاصل ہو یا وہ ذمہ داری اُنپر عاید ہوتی ہو \*

## تمثیل

زید نے عمرو کی طرف سے لگان کا تحصیل کرنا اپنے

ذمہ لیا \*

عمرو نے زید پر یہہ نالش کی کہ جو لگان عمرو کو بکر سے یافتنی تھا وہ زید نے تحصیل نہیں کیا \*

زید نے بیان کیا کہ عمرو کو بکر سے کچھ لگان پانا نہ تھا یہہ بیان بکر کا کہ مجھے عمرو کو لگان دینا ہی ایک اقبال ہی اور واقعہ متعلقہ ہی جبکہ زید یہہ بیان کرتا ہی کہ بکر سے عمرو کو لگان یافتنی نہیں ہی \*

اس دفعہ میں ایک نئی صورت بیان کی گئی جس میں کہ اقبال اُن اشخاص کے جو کہ فریق مقدمہ نہیں ہیں شہادت میں داخل ہوسکتے ہیں۔ مثلاً جیسا کہ اس دفعہ کی تمثیل میں لکھا ہی کہ ایک مقدمہ میں جو کہ مابین زید اور عمرو کے ہی بیان بکر کا متعلق تصور ہوگا اور اُسکی وجہہ یہہ ہی کہ فی الحقیقت نالش جو کہ عمرو زید پر کرتا ہی وہ نالش فی الحقیقت بالواسطہ بکر پر ہی کیونکہ عمرو زید کو جو کہ مدعا علیہ مقدمہ ہی وہ اختیارات دے چکا تھا جو کہ عمرو کو خون حاصل تھے اور زید عمرو کے کرایہ دار بکر سے دعویٰ کر کے کرایہ لے سکتا تھا تو زید گویا وجہہ اپنے معاہدہ کے عمرو سے وہی نسبت رکھتا ہی جو کہ عمرو بکر سے رکھتا تھا اور اُسکی وجہہ یہہ ہی کہ درحقیقت بیان بکر ( جو کہ اب عمرو بمقابلہ زید کے مستعمل کرنا چاہتا ہی ) ایک ایسا اقبال قانونی ہی کہ جو ایک ایسے مقدمہ میں ( جس میں زید مدعی بنکر دعویٰ دار وصول کرایہ بکر سے ہو ) مفید زید ہوتا — اور یہہ ظاہر ہی کہ یہہ اقبال اس وجہہ سے متعلق تھرایا گیا ہی کہ ایسے مقدمہ میں جیسا کہ تمثیل میں بیان کیا گیا ہی ضرور منجملہ امور تنقیح طلب کے یہہ امر تنقیح طلب قرار پاتا —

اور آیا کوئی لگان بکر سے عمرو کو یافتنی ہی یا نہیں۔“

پس بیان بکر ضرور ایک اثر معتد بہ نسبت وجود یا عدم واقعہ مندرجہ  
امر تنقیص طلب کے پیدا کرتا ۸ \*

علاوہ صورت مندرجہ تمثیل ہذا کے اقبال ایسے اشخاص کا جو کہ فریق  
مقدمہ نہیں ہیں اُس صورت میں قابل ادخال منجانب مدعا علیہ  
متصور ہوتا ہے کہ جب وہ غیر شخص مدعا علیہ کے ساتھ ذمہ داری مدعو بہ  
کا شریک ہو اور مدعا علیہ کی طرف سے اُس امر کا عذر پیش ہو کہ وہ اُس  
مطالبہ کی ذمہ داری جسکا کہ مدعی دعویدار ہے علاوہ متجہ مدعا علیہ کے  
شخص غیر پر بھی ہے اور اُسکو اُسے مدعا علیہ نہیں گردانا " فیلت صاحب  
نے اپنی کتاب میں ایسی صورت کی ایک نہایت عمدہ تمثیل بیان کی  
ہی :-

زید اور عمرو اجمالی ذمہ دار اداے زر یافتنی بکر کے ہیں بکر نے صرف  
زید پر نالش کی — زید نے یہ عذر کیا کہ وہ تنہا ذمہ دار قرار نہیں  
پاسکتا بلکہ عمرو کو بھی مدعا علیہ گردانا چاہیئے — پس ایسے مقدمہ میں  
عمرو کا کوئی اقبال نسبت اُسکی ذمہ داری مشترک کے متعلق مقدمہ ہی  
اور مابین زید اور بکر کے قابل ادخال ہی \*

اِس تمثیل کی وجہ ایسی ہی جیسی کہ ہم نسبت تمثیل دفعہ ۲  
کے لکھ آئے ہیں یعنی اگر زید عمر پر دعویٰ کرتا تو اقبال قابل ادخال  
شہادت تصور ہوتا اور فی الحقیقت بیان عمرو جو کہ زید داخل کرنا  
چاہتا ہے ایک ایسا بیان ہی جو کہ ایک ایسی نالش میں جو بکر  
عمرو پر کرے بحق بکر ہی \*

## دفعہ ۲۰ بیانات اُن اشخاص

کے جن پر کسی شخص فریق  
مقدمہ نے صراحتاً درباب

اقتالات اُن اشخاص کے  
جن پر صراحتاً فریق مقدمہ  
صراحتاً کیا ہے

شی متنازعہ کے دریافت حال کے ایسے  
انحصار کیا ہو اقبال میں داخل ہیں \*

## تمثیل

بحث اس امر کی ہے کہ جس گھوڑے کو زید نے عمرو کے ہاتھ بیچا وہ صحیح و سالم ہے یا نہیں \*  
 زید نے عمرو سے کہا کہ تم جاؤ اور بکر سے پوچھو کہ وہ اُسکا سب حال جانتا ہے بکر کا بیان اقبال میں داخل ہے \*

مضمون اس دفعہ کا صاف ہے اور تمثیل سے اور بھی واضح ہو گیا ہے۔  
 بیانات شخص منحصر علیہ کے قابل ادخال ہیں خواہ وہ منحصر علیہ فی الواقع مضمون منحصر سے کوئی خاص واقفیت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو مثلاً ایک مقدمہ میں جس میں کہ دعویٰ واسطے دلا پانے قیمت اشیاء مجبہ کے کیا گیا تھا مدعا علیہ نے تنقیص اس امر کی کہ شی مجبہ اُس تک پہنچی یا نہیں ایک گازیبان کے بیان پر منحصر کی یہ کہ اگر گازیبان یہ کہہ دے کہ وہ شی مجبہ مدعا علیہ تک پہنچی تو میں اُسکی قیمت مدعی کو ادا کروں گا بیان گازیبان کا بمقابلہ شخص حصر کنندہ کے قابل ادخال تصور ہوگا بلکہ اُس بیان کے نتیجوں کا وہ پابند ہوگا \*

اس طرح پر اگر ایک فریق مقدمہ کسی شخص منجملہ گواہان یا فریق مقدمہ کے کسی بیان حلفی پر حصر کرے تو بیان حلفی شخص منحصر علیہ کا بمقابلہ حصر کنندہ کے ثبوت قطعی تصور ہوگا ؟

قانون حلف ایکٹ ۱۸۷۳ ع کی دفعہ ۹ و ۱۰ و ۱۱ میں نسبت اس قسم کے حصروں کے مندرج ہے اور وہ دفعات یہ ہیں :—  
 اگر کوئی فریق کسی کارروائی عدالت کا یہ بیان کرے کہ اگر اُس طور کا حلف یا اقرار صالح چسکا کر دفعہ ۸ میں کیا گیا فریق ثانی یا کوئی گواہ کارروائی مذکور میں کرے تو مجبہ پر پابندی اُسکی لازم

اثر بیان حلفی شخص  
منحصر علیہ

دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۰  
سنہ ۱۸۷۳ ع

۹ چوتھی راجہ گنجیش چندر بنام سرور چندر لیکھا منقطع صدر دہ رانی  
 عدالت کلکتہ مورخہ ۲۹ اگست سنہ ۱۸۲۳ ع - و مسماۃ چوہوتی بنام ہرگا ہیر  
 منقطع صدر دیوانی عدالت شمال و مغربہ مورخہ ۳۰ اگست سنہ ۱۸۶۲ ع

آئیگی تو اس صورت میں عدالت کو اختیار ہی کہ اگر مناسب جانے اُس فریق یا گواہ سے پوچھے یا پوچھوائے کہ تم ایسا حلف یا اقرار صالح کرو گے یا نہیں — مگر شرط یہ ہے کہ کوئی فریق یا گواہ عدالت میں اصراراً محتض اس لیے جبراً حاضر نہ کرایا جویگا کہ وہ ایسے سوال کا جواب دے \* اگر وہ فریق یا گواہ اُس طور کے حلف یا اقرار صالح کو منظور کرے تو عدالت کو اختیار ہی کہ اُس سے وہ حلف یا اقرار صالح کرائے یا جس حال میں کہ وہ حلف یا اقرار صالح اس قسم کا ہو کہ زیادہ سہولت کے ساتھ عدالت سے باہر لیا جاسکتا ہو تو عدالت کو اختیار ہی کہ کمیشن کسی شخص کے نام اُس سے حلف یا اقرار صالح کرانے کے لیے جاری کرے تاکہ وہ شخص ایسا کرائے اور اُس شخص کو اجازت دے کہ جس سے حلف یا اقرار صالح کرا جائیگا اُسکی شہادت ایگر عدالت میں بھیج دے \*

دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع

جو شہادت کہ اس نہج پر ادا کیجائے بمقابلہ اُس شخص کے جس نے کہ حسب متذکرہ بلا اسکو واجب التعمیل ہونا اپنے اوپر تسلیم کیا اُس معاملہ میں جو کہ بیان کیا گیا ہو وہ قطعی ہوگی \*

دفعہ ۱۱ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع

لیکن ایک مقدمہ میں ہٹی کورٹ الہ آباد نے یہ تجویز کیا ہی کہ اگر قبل لیتے جانے ایسے بیان حلفی شخص منحصر علیہ کے اگر انحصار کنندہ اپنے حصر سے منکر ہو جاوے تو جو بیان بعد انکار کیا گیا ہو وہ ثبوت قطعی نہیں قرار پا سکتا \*

## دفعہ ۱۲ اقبال واقعہ متعلقہ ہی

اور جو شخص اقبال کرے اُسکے یا اُسکے قائم مقام حقیقت کے مقابلہ میں اُسکو ثابت کرنا جائز ہی مگر وہ شخص جس کا کہ

اقبال بخلاف اقبال کنندہ قابل ادخال ہی اور بعض صورتوں میں اُسکی طرف سے یہی

وہ اقبال ہو خوں یا اُس کی طرف سے  
کوئی اُور یا اُس کا قائم مقام حقیقت ثابت  
نہ کریگا الا صورتِ ہمارے مفصلہ ذیل میں \*

(۱) جس شخص نے کہ اقبال کیا  
ہو وہ خوں یا اُس کی طرف سے کوئی اُور  
اُس صورت میں اُس اقبال کو ثابت کر سکتا  
ہی جب کہ وہ اقبال اس نوع کا ہو کہ  
اگر وہ شخص مقبل فوت ہو جانے تو  
وہ اقبال مابین اشخاص ثالث کے حسب  
دفعہ ۳۲ واقعہ متعلقہ ہو \*

(۲) جس شخص نے اقبال کیا ہو  
وہ خوں یا اس کی طرف سے کوئی اُور  
اس صورت میں اُس اقبال کو ثابت کر سکتا  
ہی جب کہ وہ اقبال ایک بیان کسی  
حالت عقلی یا جسمانی متعلقہ مقدمہ یا  
واقعہ تنقیدی کے موجوں ہونے کا ہو اور  
ایسے وقت یا ایسے وقت کے قریب کیا گیا  
ہو جب کہ وہ حالت عقل یا جسم کی  
موجوں ہو اور اُس کے ساتھ ایسا عمل



بھی ہوا ہو جس سے کہ اس کا دروغ خارج  
از قیاس ہوتا ہو \*

( ۳ ) جو شخص اقبال کرے وہ

خود یا اُس کی طرف سے کوئی اور اس  
اقبال کو اس شرط پر ثابت کر سکتا ہے کہ  
بجز اقبال ہونے کے اور طور پر وہ واقعہ

متعلقہ ہو \*

دفعہ ۱۷ میں واضعان ایکٹ ہذا نے تعریف اقبال کی بیان کی ہے  
اور دفعہ ۱۸ میں چار صورتیں اقبال کی بیان کی ہیں اور دفعات ۱۹  
و ۲۰ میں ایک ایک صورت اقبال کی بیان کی ہے لیکن تینوں دفعات  
مذکور میں کہیں صریح ذکر ادخال اقبال کا شہادت میں نہیں ہے۔ دفعہ  
ہذا میں صریح طور پر واضعان قانون نے حکم نسبت ادخال اقبال شہادت  
میں بیان کیا ہے جیسا کہ ہم شرح دفعہ ۱۷ — ایکٹ ہذا میں مفصل  
طور پر لکھ آئے ہیں کہ اقبال صرف بمقابلہ اقبال کنندہ کے داخل ہو سکتا  
ہے نہ اُسکے حق میں ویسا ہی الفاظ دفعہ ہذا سے بھی مطلب ظاہر  
ہوتا ہے اور وہی مطلب تمثیلات دفعہ ہذا سے خصوصاً تمثیل ( الف )  
سے واضح ہوتا ہے اور وہ تمثیل گویا کہ بغرض واضح کرنے ان الفاظ دفعہ  
ہذا کے درج کی گئی ہے جو شخص اقبال کرے اُسکے یا اُسکے قائم مقام حقیقت  
کے مقابلہ میں اور لفظ مقابلہ کے معنی مخالف مدعا تصور کرنا چاہیے ہیں \*  
جب کبھی کوئی اقبال داخل شہادت ہو تو لازم ہے کہ کل الفاظ  
اُس اقبال کے شہادت میں داخل کیئے جائیں گو یہ ضرور نہیں ہے  
کہ کل اجزاء اقبال پر پورا یا برابر اعتبار ہو ۲ \*

۲ راجہ نیل سنی سنگھ وارنام واماگرا راج ویکلی جلد ۷ صفحہ ۲۶ — صفحہ

دیروانی — و ملکہ معظفہ بنام جروکھاں ویکلی جلد ۵ صفحہ ۷۰ — صفحہ فردا دی

— و ایشاں چندر سنگھ بنام ہرن سردار ویکلی جلد ۱۱ صفحہ ۵۲۵ —

ایک مقدمہ میں جس میں کہ بیان تحریری مدعا علیہ بطریق اقبال شہادت میں منجانب مدعی داخل ہوا تھا تو کل بیان تحریری شہادت تصور ہوا اور ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ عدالت کو منصب ہی جسقدر چاہے اسقدر اعتبار مختلف اجزاء اقبال پر کرے ۳ عدالت مذکور نے یہہ بھی تجویز کیا ہی کہ اگر کوئی شخص کوئی بیان بشرائط خاص کرے تو اُن شرائط خاص کے متعلق کہئے بغیر وہ اقبال شہادت میں داخل نہیں ہو سکتا ۴ اس مضمون سے دفعہ ۳۹ کو متعلق تصور کرنا چاہیئے \*

ایکت ہذا میں جو تعریف دفعہ ۱۷ میں اقبال کی دی ہی وہ اُن بیانات پر حاوی ہی جو کہ اثناء کارروائی مقدمہ میں فریقین مقدمہ اپنی عدالت کی کارروائی میں بیان کریں چنانچہ بیانات تحریری جو مقدمات میں داخل ہوتے ہیں حسب ایکت ہذا اقبال ہیں لیکن واضح رہے کہ اگر کسی مقدمہ میں ایک فریق مقدمہ کوئی امر بیان کرے اور فریق ثانی اُس امر کے انکار کرنے سے ساکت رہے تو ایسا سکوت بمنزلہ اقبال کے تصور نہوگا ۵ \*

جن صورتوں میں کہ اقبال وقعت مانع تقریر مختلف کی نہیں رکھتا تو اُسکا اثر صرف اسقدر ہوتا ہی کہ فریق اقبال کنندہ پر بار ثبوت تکذیب مضمون اپنے اقبال کا پڑتا ہی ۶ \*

جن صورتوں میں کہ کوئی اقبال عورت پردہ نشین کا جو کسی کارروائی عدالت میں داخل ہو اور اُس اقبال کو بمقابلہ مسماۃ کے کسی دوسرے مقدمہ کی شہادت میں پیش کرنا منظور ہو تو ثبوت اس امر کا ہونا

۳ راجہ اجیت چودھری بزم چندرمہنی سکھدار دیکلی جلد ۹ صفحہ ۲۹۰ —  
صیغہ دیوانی و سلطان علی بزم چاندنی دی دیکلی جلد ۹ صفحہ ۱۳۰ — صیغہ دیوانی  
۴ پورٹ پھاری سون بزم واسن کمپنی بیضاہ اجلاس کامل دیکلی جلد ۹ صفحہ  
۱۹۰ صیغہ دیوانی

۵ انڈسٹری چودھری بزم شب چندر رائے دیکلی جلد ۱۱ صفحہ ۱۹ —  
نصائح پوری کونسل

۶ دیکھو مقدمہ فاربس صاحب بزم میر محمد تقی منصفہ پوری کونسل بنگال  
جلد ۵ صفحہ ۵۲۹ — مقدمہ بھجن لال بزم رام لال منصفہ ہائی کورٹ ممبئی  
مغربی و شمالی مورخہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۷۵ء نمبر ۲۲ خاص سنہ ۱۸۷۵ء

چاہیئے کہ وہ اقبال واقع میں مسماۃ پردہ نشین نے کیا تھا یا اُسکی طرف سے کسی شخص مجاز نے فی نفسہ ایسے اقبال کا وجود ایک بیان تحریری میں جو کہ مسماۃ کی طرف سے کسی مقدمہ میں داخل ہوا ہو ثبوت کافی اس امر کا نہیں ہی کہ اُس مسماۃ نے واقع میں اقبال کیا تھا ۷ اقبال جو کسی نابالغ نے ایام نابالغی میں (نسبت پانے اُس سال کے جو کہ اُسکو ایام نابالغی میں دیا گیا ہو) کیا ہو وہ ایسے مقدمہ میں جو کہ اُس شخص کے مقابلہ میں بعد بلوغ دائر ہو شہادت میں داخل ہو سکتا ہی گو ایسے ادخال اقبال سے کوئی ذمہ داری ایسی عاید نہیں ہو سکتی جو کہ نابالغ پر قانوناً عائد نہ ہو سکتی — نسبت افعال نابالغ متعلق معاہدہ دیکھو دفعہ ۱۱ — قانون معاہدہ یعنی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع \*

اس دفعہ میں تین صورتیں جو کہ اُس قاعدہ عام سے جسکا بیان متن دفعہ ۱۱ میں ہی مستثنیٰ ہیں بیان کیئی گئی ہیں اور اُنکو تمثیلات سے بخوبی واضح کیا گیا ہی — اصول مندرجہ ضمن اول سے زیادہ تر واضح ہوگا جبکہ دفعہ ۳۲ — ایکٹ ۱۱ کی شرح لکھی جاوے گی لیکن واضح رہے کہ تمثیلات (ب) و (ج) دفعہ ۱۱ اس ضمن سے متعلق ہیں — اصول چہرہ کہ ضمن دوم دفعہ ۱۱ میں ہی دفعہ ۱۳ — ایکٹ ۱۱ کی شرح پڑھنے سے بخوبی سمجھ میں آوے گا علی الخصوص تمثیلات (ل) (م) (ن) دفعہ مذکور کے پڑھنے سے — اُس دفعہ میں صرف اِس امر کا بیان ہی کہ ایسے واقعات متعلق ہوتے ہیں اور دفعہ ۱۱ کی ضمن ۱۱ سے یہ بات ظاہر کی گئی ہی کہ اُن واقعات کا ثبوت بحق اُس شخص کے جسکے کہ وہ اقبال تھے بطور اقبال کے شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں تمثیلات دفعہ ۱۱ میں کوئی تمثیل متعلق اِس ضمن کے بیان نہیں کی گئی \*

ضمن ۳ دفعہ ۱۱ سے تمثیلات (د) (و) (ز) (ح) دفعہ ۱۱ متعلق ہیں اور ظاہر ہوگا کہ وہ واقعات جو کہ حسب منشاء دفعہ ۶ و دفعہ ۱۳ و دفعہ ۱۱ — ایکٹ ۱۱ متعلق قرار دیئے گئے ہیں وہ اگر صورت کے اقبال رکھتے ہوں تو وہ بحق اقبال کنندہ شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں \*

## تمثیلات

( الف ) امر متنازعہ مابین زید و عمرو کے یہہ  
 ہی کہ فلاں وثیقہ جعلی ہی یا نہیں زید بیان کرتا ہی  
 کہ اصلی ہی اور عمرو اُسکو جعلی بتاتا ہی \*

جائز ہی کہ زید یہہ ثابت کرے کہ عمرو نے اُس وثیقہ  
 کا اصلی ہونا بیان کیا تھا اور عمرو اِس بات کا ثبوت دے  
 کہ زید نے اُسکا جعلی ہونا ظاہر کیا تھا لیکن زید کو اپنے  
 اُس بیان کے ثابت کرنے کا منصب نہیں ہی جو اُسنے  
 اُس وثیقہ کے اصلی ہونے کا کیا ہو اور وہ عمرو کو اپنے  
 اُس بیان کے ثابت کرنے کا منصب ہی جو اُسنے اُسکے  
 جعلی ہونے کی نسبت کیا ہو \*

( ب ) زید ایک جہاز کے کپتان کی تجویز بعامت  
 اِس بات کے ہوئی کہ اُسنے جہاز کو تباہی میں ڈالا \*  
 شہادت اِس امر کی پیش کی گئی کہ وہ جہاز راستہ  
 سے باہر پایا گیا \*

زید نے ایک کتاب جو اپنے کام کے انصرام کی مرتب  
 رکھتا تھا پیش کی اور اُس میں وہ مشاہدے لکھے ہیں  
 جنکو اُسنے بیان کیا کہ میں نے روز روز کیئے اور اُنسے یہہ  
 ظاہر ہوتا ہی کہ جہاز اپنی راہ مناسب سے باہر نہیں  
 گیا — زید کو جائز ہی کہ اُن بیانات کو ثابت کرے کیونکہ  
 اگر وہ قومت ہو جاتا تو مابین اشخاص ثالث کے وہ حسب

دفعہ ۳۲ ضمن ( ۲ ) کے ثبوت میں داخل ہونے کے قابل ہوتے \*

( ج ) زید پر یہہ الزام کیا گیا کہ اُس نے ایک جرم کا ارتکاب کلکتہ میں کیا \*

اُس نے ایک چٹھی اپنی لکھی ہوئی پیش کی اور اُس میں اُسی تاریخ کو روانگی کا مقام لاہور لکھا ہوا ہے اور وہی تاریخ لاہور کے ڈاکخانہ کی مہر میں بھی ثبت ہے \*  
تحریر تاریخ چٹھی کی ثبوت میں داخل ہونے کے قابل ہے اِس واسطے کہ اگر زید فوت ہو گیا ہوتا تو وہ بموجب دفعہ ۳۲ ضمن ( ۲ ) کے ثبوت میں داخل ہونے کے قابل تھی \*

( د ) زید پر الزام شی مسروقہ کو مسروقہ جانکر لینے کا کیا گیا \*

اُس نے یہہ ثبوت پیش کرنا چاہا کہ میں نے اُس شی کو اُسکی قیمت سے کم بیچنے پر انکار کیا \*  
زید ان بیانات کو ثابت کر سکتا ہے اگرچہ وہ داخل اقبال نہیں اِس واسطے کہ اُسے توجیہ اُس عمل کی ہوتی ہے جو واقعات تنقیحی سے متاثر ہوا \*

( ۵ ) زید پر یہہ الزام کیا گیا کہ وہ فریبا اپنے پاس ایسا سکہ منقلب رکھتا ہے جس کے منقلب ہونے کا اُسکو علم تھا \*

وہ یہہ ثبوت پیش کرتا ہے کہ میں نے ایک شخص مافر سے اُسکے روکھنے کو کہا تھا اِس لئے کہ مجھکو

اُسکے منقلب یا غیر منقلب ہونے میں شک تھا اور اُس شخص نے اُسکو پرکھا اور مجھے سے کہا کہ سکہ کھرا ہی \* جائز ہی کہ زید ان واقعات کو اُس وجہ سے جو مثال مرقومہ بالا میں لکھی گئی ثابت کرے \*

## دفعہ ۲۲ زبانی اقبال نسبت

مضامین کسی دستاویز کے واقعہ متعلقہ نہیں ہی الا

زبانی اقبال نسبت - مضامین دستاویز کے تلب متعلق ہی

اُس حال میں اور اُس وقت تک کہ جو فریق اُسکو ثابت کیا چاہے یہ ثبوت کو پہونچائے کہ وہ مستحق اداے شہادت منقولی کا بابت مضمون اُس دستاویز کے اُن قواعد کے بموجب ہی جو ایکٹ ہذا میں بعد ازیں مندرج ہیں یا اُس حال میں کہ دستاویز پیش شدہ کی اصابت معرض بسمت میں ہو \*

دفعہ ۱۷ - ایکٹ ہذا کی شرح میں ہم لکھ آئے ہیں کہ اقبال فی الحقیقت ایک شہادت بلا واسطہ یعنی سنی سنائی شہادت کی قسم ہی اور دفعہ ۶۰ - ایکٹ ہذا میں شہادت بلا واسطہ کا ذکر ہی اور شہادت بلا واسطہ جسکو ہم سنی سنائی شہادت کہتے ہیں اس وجہ سے ذکر نہیں کی گئی کہ اس ایکٹ میں صرف اُس شہادت کا ذکر ہی جو کہ قابل ادخال تصور کی گئی ہی اور اُس شہادت کا جو کہ قابل ادخال نہیں

ہی کچھ ذکر نہیں کیا گیا اسوجہ سے ( جیسا کہ ہم نے مقدمہ میں بیان کیا ) کہ یہ ایک مبنی ہی اصول اخراج شہادت پر پس ہو شہادت جسکا اس ایکٹ میں ذکر نہیں ہی قابل انخال نہیں ہی ۔ قانون نے اُن وجوہ کے سبب سے چنکا ذکر دفعہ ۱۷ کی شرح میں کیا گیا ہی اقبال کو وقعت شہادت بلا واسطہ مندرجہ دفعہ ۶۰ کے دی ہی ۔ لیکن شہادت بلا واسطہ جسکا ذکر دفعہ ۶۰ میں ہی منجملہ اقسام شہادت درجہ دوم جسکا ذکر دفعہ ۴۳ ضمن ۵ میں ہی قرار دی گئی ہی پس ظاہر ہی کہ اقبال نسبت مضمون کسی دستاویز کے شہادت درجہ دوم تصور کیا جاتا ہی اور اس وجہ سے حسب منشاء دفعہ ۶۲ و دفعہ ۹۱ - ایکٹ ہذا قابل انخال نہیں ہی ۔ اور دفعہ ہذا میں بھی ممانعت داخل کرنے اقبالیوں کی نسبت مضامین دستاویز کے مندرجہ ہی - ۸ دفعہ ۶۵ ایکٹ ہذا میں وہ صورتیں بیان کی گئی ہیں کہ جن میں شہادت درجہ دوم نسبت مضمون مندرجہ دستاویز کے داخل ہو سکتی ہیں اور اس دفعہ میں ان الفاظ سے کہ ” قواعد جو ایکٹ ہذا میں بعد از اس مندرجہ ہیں “ دفعہ ۶۵ مراد ہی \*

## دفعہ ۲۳ دیوانی مقدمات میں

کوئی ایسا اقبال واقعہ متعلقہ

نہیں ہی جو صریحاً اس

اقبالات ممنوع الشہادت بمقدمات دیوانی

شرط پر کیا گیا ہو کہ اُسکی شہادت پیش فکدجاویگی یا ایسے حالات میں کیا گیا ہو جن سے عدالت یہہ استدلال کر سکے کہ فریقین نے باہم یہہ تھرا لیا تھا کہ اُسکی شہادت نہونی چاہیئے \*

اس دفعہ کے ان الفاظ کی جگہ ”جنسے عدالت استدلال کر سکے کہ فریقین نے باہم یہہ تہرالیا تھا کہ اُسکی شہادت نہونی چاہیئے“ اس ایکٹ کے مسودہ میں یہہ الفاظ مستعمل ہوئے تھے کہ ”عدالت یہہ مستنبط کر سکے کہ اہالی مقدمہ کی یہہ نیت تھی کہ اُس اقبال کی شہادت نہ گذرئی چاہیئے“ غرضکہ لفظ (نیت اہالی مقدمہ) کو اس دفعہ سے نکال دیا ہی بدیہ وجہ کہ واضعان قانون کا پہلے یہہ ارادہ تھا کہ قانون کا منشاء یہہ رکھیں کہ فی نفسہ وجوہ نیت اہالی مقدمہ نسبت نہ داخل کرنے اقبال کے شہادت میں غیر متعلق کرنے اقبال کی کافی وجہ ہوگی لیکن بعد ازاں کونسل قانونی نے یہہ امر قرار دیا کہ فی نفسہ نیت وجہ کافی غیر متعلق کرنے اقبال کے نہوگی بلکہ ایک عہد صریح یا ضمنی مابین اہالی مقدمہ کے ایسا ہونا ضرور ہی \*

وجہ غیر متعلق کرنے ایسے اقبالات کی جو بعد ایک عہد صریح یا ضمنی نہ پیش کرنے اقبال کے شہادت میں کیئے گئے ہوں یہہ ہی کہ منجملہ اصول مسلمہ قانون کے ایک یہہ اصول بھی ہی :-

وجہ غیر متعلق ہونے  
ایسے اقبالات کی جو عہد  
شہادت میں نہ داخل کرنے  
کیئے گئے ہوں

”و خلائق کا فائدہ اس امر میں ہی کہ نالشانالشی کم ہو“

اور اس وجہ سے وہ اقبالات جو کہ اہالی مقدمہ نے آپس میں صلح کرنے کے ارادہ سے ایک دوسرے سے گفتگو کے اثناء میں کیئے ہوں شہادت میں داخل نہیں ہوسکتے ورنہ آپس میں صلح کی گفتگو کرنے میں سخت دشواری ہوتی اور کوئی تجویز نسبت صلح کے پیش نہو سکتی \*

واضح رہے کہ ایسے اقبالات غیر متعلق کرنے کے لیئے یہہ امر لازمی ہی کہ اہالی مقدمہ نے آپس میں تہرالیا ہو کہ

شہادت میں پیش نہ کریں گے — کچھ ضرور نہیں ہی کہ صریح طور پر تہرالیا ہو بلکہ اگر ضمنی عہد بھی ثابت ہو تب بھی اقبال کو

ضرور ہی کہ نو تہیں نے  
آپس میں عہد اقبالات کے  
شہادت میں نہ داخل کرنے  
کا ارادہ ہو

غیر متعلق کرنے کے لیئے کافی ہی — لیکن اگر نہ صریح طور پر نہ ضمنی طور پر کوئی ایسا عہد نہ پیش کرنے شہادت کا نہ تہرأ ہو تب وہ اقبالات



شہادت میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ بغرض صلح ایسے اقبالات فریقین اہالی مقدمہ آپس میں کیا کرتے ہیں تو عدالت کی رائے میں ان اقبالات کی وقعت بہت نہ ہوگی \*

### تشریح --- دفعہ ۱۲۱ کے اقبالات کی کسی عبارت

سے یہ کہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ کوئی بیوسٹریا شخص مجاز سوال و جواب یا اترونی یا رکیل کسی ایسے امر کی شہادت دینے سے مستثنیٰ ہے جسکی ادائے شہادت کے لئے وہ حسب دفعہ ۱۲۱ کے مجبور کیا جاسکتا ہے \*

حسب منشاء دفعہ ۱۲۱ - ایکٹ ۱۲۱ کے چسکا کہ اس تشریح میں ذکر ہے جو اقبالات کا موکل نے اپنے وکیل سے کیئے ہوں وہ قابل ادخال شہادت نہیں ہیں سوائے مستثنیات (۱) و (۲) دفعہ مذکور کے جو کہ متعلق ہیں ایسی تحقیقات سے جو نسبت وقوع جرم کے ہو \*

### دفعہ ۲۲۳ اقبال شخص ملزم کا

مقدمہ فوجداری میں اُس

صورت میں واقعہ متعلقہ

اقبال جو بیعت ترفیع  
دہم کی یا وعدہ کے کیا گیا ہو  
غیر متعلق ہے

نہیں ہے جبکہ وہ اقبال عدالت کے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہو کہ وہ کسی شخص ذی منصب کی ایسی ترغیب یا دھمکی یا وعدہ کے باعث کیا گیا جو شخص ملزم کے الزام سے علاقہ رکھتا ہو اور عدالت کی رائے میں

اس امر کے واسطے کافی ہو کہ شخص ملزم کو عقلاً اس خیال کے پیدا ہونے کی وجہ پائی جائے کہ اگر وہ ایسا اقبال کریگا تو اُس مقدمہ میں جو اُسپر ہی سروسٹ کچھ فائدہ حاصل ہوگا یا کسی نہج کی خرابی سے بچ جاویگا \*

دفعہ ۱۷ - ایکٹ ہذا میں جو تعریف اقبال کی واضعان قانون نے کی ہے وہ اقبالات فوجداری اور دیوانی دونوں پر حاوی ہے اور کل قواعد جو کہ دفعہ مذکور سے دفعہ ۲۲ تک مندرج ہیں وہ کارروائی ہائے دیوانی اور مقدمات فوجداری دونوں سے سوائے مستثنیٰ حالتوں کے متعلق ہیں - لیکن دفعہ ہذا دفعہ اولیٰ ہی کہ جس میں اُن اقبالات فوجداری کا ذکر ہے جو بمقابلہ ملزم کے مقدمات فوجداری میں مستعمل ہوسکتے ہیں \*

ہم اس امر کو پہلے بیان کرچکے ہیں کہ وقت اقبالات فوجداری کی اس وجہ سے اقبالات دیوانی سے زیادہ ہے کہ کوئی شخص اپنی حرمت آزادی اور جان

وجہ وقت اقبال فوجداری

کو ایک چھوٹے بیان سے خطرہ میں نہیں ڈالتا لیکن احاطہ امکان سے یہہ امر باہر نہیں ہے کہ اقبال جرم اُسی قدر چھوٹا ہو جس قدر کہ انکار جرم اکثر ہوتا ہے - لیکن فطرت انسانی کا مقتضا یہہ ہے کہ جرم سے اس وجہ سے انکار کرے کہ شاید کافی ثبوت جرم کا نہ ہو اور وہ سزا سے بچ جاوے اور اُس کا چال چلن بدنامی سے محفوظ رہے اور اُس کے خاندان کی بے حرمتی نہ ہو اور بعض صورتوں میں انکار سے یہہ بھی مناسب ہوتا ہے کہ شریک جرم کو سزا نہ ہو پس یہہ امر ظاہر ہے کہ اقبال جرم کی وقت جو کہ قانون نے اس قدر رکھی ہے کہ اسلوب منشاء دفعہ ۳۲۲ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع

اُسی کی بنا پر ملزم کو سزا مل سکتی ہے اس وجہ سے ہی کہ فطرت انسانی کے خلاف ہے کہ جھوٹ جرم کا کوئی شخص اقبال کرے لیکن بعض ایسی حالتیں ہوتی ہیں کہ جب ملزم جھوٹ جرم کا اقبال کرتا ہے — اور گو ایسی حالتیں شان و نادر ہوتی ہیں لیکن بعض دفعہ واقع ہوتی ہیں — نارٹن صاحب نے ایک مقدمہ اپنی کتاب میں مندرج کیا ہے جس کے حالات یہ ہیں:—

مدعی نے مدعا علیہما پر فوجداری میں اسبات کا دعویٰ کیا کہ انہوں نے بذریعہ جادو کے مدعی کی جورو کے ساتھ جسکو دس مہینے کا حمل تھا زنا بالجبر کیا اور اُسکے پیٹ میں سے بچہ کو نکال کر ایک کھال

مثالیں جھوٹے اقبال  
جرم کی

لپٹی ہوئی تھلپا اُس میں گھسیڑ دی جسکی وجہ سے وہ مر گئی مدعا علیہما نے اقبال جرم کیا لیکن عدالت نے باوجود اسے اقبال کے اس بنا پر اُنکو رہا کیا کہ قد تھلپا کا اسقدر بڑا ہے کہ عورت کی زندگی میں اُسکا داخل ہونا محال ہے پس صریح جرم نہیں صادر ہو سکتا \*

ایک اور مثال لکھی ہے کہ جس میں مدعا علیہ کو بجرم قتل اپنے باپ کے شش چچ نے اُسکے خون اقبال جرم پر حکم سزا دیدیا تھا لیکن عدالت عالیہ نے اُسکو اس بنا پر رہا کیا کہ فی نفسہ ثبوت اس امر کا نہیں ہے کہ پدر مدعا علیہ زندہ ہی یا مر گیا اور اس اقبال کو مدعا علیہ کے جنون یا بد حواسی پر حمل کیا \*

علاوہ اس قسم کی شان و نادر صورتوں کے آؤر ایسی وجوہات ہوتی

ہیں کہ جنکی وجہ سے ملزم جھوٹا اقبال جرم

وجوہات جھوٹے اقبال  
جرم کرنے کی

کرتا ہے مثلاً وجوہات مفصلہ ذیل:—

۱ — جبکہ اقبال جرم کرنے سے ملزم ایک ایسی تکلیف سے چھٹ جانے کی توقع رکھتا ہو کہ جسکی وہ بزداشت نہیں کرسکتا اور جو اُسپر واسطے حاصل کرنے اقبال کے کیجاتی ہے \*

۲ — بعض صورتوں میں جبکہ ملزم فی الحقیقت کوئی جرم کرچکا ہو لیکن مقدمہ حال میں اُس سے چھوٹے جرم کا جرم نام

اُسپر لگایا گیا ہو تو اس غرض سے کہ اگر اس چہوٹے الزام کو قبول کرنے سے بڑے جرم کی تحقیقات نہوگی اقبال جرم کرتا ہی \*  
۳ بعض دفعہ آدمی اپنی زندگی سے عاری ہو جاتا ہی اور تنگ آکر مرنے کو زندگی کی نسبت پسند کرتا ہی \*

۴ بعض دفعہ شبیخی اور غرور کی وجہ سے ملزم ایک ایسے چہوٹے جرم کا اقبال کرتا ہی کہ جس سے اُس کے خیال میں اُس کو اُوروں کی آنکھ میں فخر ہوگا \*

۵ جبکہ دوسرے کا فائدہ منظور خاطر ہو \*

۶ جبکہ کینہ کی وجہ سے دوسروں کو ضرر پہونچانا منظور نظر ہو \*  
دو مقدمے جن کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں وہ اور بھی عجیب اُس وجہ سے ہیں کہ اُن میں فی الحقیقت جرم ہی صادر نہیں ہوا تھا اور تب بھی ملزموں نے اقبال کیا تھا \*

اُن مقدمات سے یہہ ظاہر ہوگا کہ فی الحقیقت ثبوت وقوع جرم کا لازمی ہی قبل اس کے کہ اقبال موثر ملزم ہو اس وجہ سے کہ مقدمات فوجداری میں دو امر ہمیشہ قابل تنقیح ہوتے ہیں —

بغیر ثبوت وقوع جرم اقبال  
جرم کچھہ اُتر نہیں دیکھتا

اول — آیا جرم مبینہ سرزد ہوا یا نہیں \*

دوم — یہہ کہ ملزم نے اُس جرم کو کیا یا نہیں \*

پس اقبال جرم جواب ہی دوسرے امر تنقیح طلب کا یعنی یہہ کہ ملزم اقبال جرم کر کے وقوع کو اپنی ذات سے متعلق کرتا ہی — مگر اقبال جرم سے جواب اول امر تنقیح طلب کا نہیں ملتا اور جبکہ فی نفسہ وقوع جرم کا کوئی ثبوت نہیں ہی تو اقبال کچھہ موثر نہوگا اور نہ ملزم حسب دفعہ ۳۲۴ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۷۲ء سزا یاب ہوگا \*

بعض دفعہ گو ملزم کو چہوٹ بولنا منظور نہیں ہوتا لیکن وہ اقبال جرم ایسی صورت میں کرتا ہی کہ جب اُسکو واقعات کی نسبت غلط یقین ہوتا ہی مثلاً ایک مقدمہ میں جس میں کہ ایک لڑکی کے باپ پر اُس لڑکی کے قتل کا جرم لگایا گیا تھا ملزم نے اقبال کیا اُس یقین سے

اقبال جرم بےسبب غلط  
فہمی واقعات

کہ اُسکے مارنے کی وجہ سے اُسکی بیٹی مر گئی لیکن ڈاکٹر نے جسم کی تشریح سے یہ ثابت کیا کہ لڑکی مارنے کی وجہ سے نہیں مری بلکہ بوجہ زہر کے جو اُسے خود قبل پٹنے کے کھا لیا تھا مر گئی اور فی الحقیقت ملزم نے صرف یہ نیت تادیب لڑکی کو کچھ مارا تھا \*

اسی طرح پر بعض صورتوں میں جبکہ فرد قرارداد جرم میں ملزم پر ایک جرم قائم کیا جاتا ہی اور مدعا علیہ اس جرم کا تو نہیں بلکہ اندی جرم کا مرتکب ہوتا ہی تو بنظر اقبال بلا سمجھنے اس امر

اقبال جرم پر وجہ غلط  
فہمی قانون

کے کہ نوعیت جرم کیا ہی اقبال جرم کرتا ہی ایسی صورتوں میں ملزم کو سزا اس جرم کی نہیں مل سکتی جو کہ فرد قرارداد جرم میں مندرج ہی مثلاً کسی ملزم پر (جو کہ فی الحقیقت ہنگامہ کا مرتکب اور حسب دفعہ ۲۵۹ تعزیرات ہند کے مجرم ہی اور جسکی سزا حسب دفعہ ۱۶۰ کے ایک مہینہ کی قید ہی فرد قرارداد جرم میں بلوہ کا الزام لگایا جا رہے (جسکی سزا حسب دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند دو برس کی قید ہو سکتی ہی اور ملزم کو یہ اصول قانون معلوم نہیں کہ حسب دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند پٹوہ کے لیٹے کم سے کم پانچ شخصوں کا ہم ارادہ ہو کر دنگہ کرنا شرما ہی اور اُس شخص کے ساتھ صرف دو شخصوں نے ملکر دنگہ کیا ہی اس وجہ سے اُسکا جرم ہنگامہ ہی نہ بلوہ وہ اقبال جرم کرے تو حاکم عدالت سزا حسب دفعہ ۱۶۰ کے دیکھا اور نہ حسب دفعہ ۱۴۷ کے \*

ماسوائے ان غلطیوں کے تین وجوہات مصرحہ متن دفعہ ہذا سے یہی

اقبال جرم تقابل اندخال تصور ہوگا الفاظ قانون کے جو ایک ہذا میں مستعمل کیئے گئے ہیں یہ ہیں - ۱ - ترغیب - ۲ - دھمکی - ۳ - وعدہ \*

وجوہات جنکے سبب سے  
اقبال جرم نہ رہا اندخال  
شہادت ہرجاتا ہی

قانون نے نسبت ترغیب دھمکی اور وعدہ کے کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں کیا بلکہ حاکم کی رائے پر بالکل چھوڑ دیا ہی کہ اس امر کی تجویز کرے کہ کونسی ترغیب کافی ہی اور حاکم کو اس امر کی تجویز کرنے میں ملزم کی عمر عقل تجربہ شعور اور چالوں پر لحاظ کرنا چاہیئے کیونکہ ممکن ہی کہ ایک بیوقوف شخص نے لیٹے جو ترغیب کافی ہو وہ

ہیوشیار آدمی کے لیئے نہ ہو اور علیٰ ہذا القیاس — ملزم سے صرفہ استفادہ کہنا کہ اگر تو سچ کہہ دیتا تو تیرے لیئے بھلا ہوگا کافی ترغیب ہی کہ جسکی وجہ سے اقبال ناقابل ادخال شہادت ہو جاتا ہی \*

اور یہ کہنا کہ اگر اقبال فکریا تو تیرے لیئے برا ہوگا پوری دھمکی تصور ہوگی — اور یہ کہنا کہ اگر سمجھ سے تو سچ کہے تو میں تجھکو بچاؤنگا کافی وعدہ ہی \*

واضح رہے کہ اس دفعہ میں فی نفسہ تین امور مفصلہ بالا کی وجہ

سے اقبال ناقابل ادخال نہو جاویگا جب تک

کہ وہ تینوں امور شرایط مفصلہ ذیل کے موافق

نہیں: —

شرایط جنکے بغیر اقبال  
وجوہات مصرحہ بالا  
اقبال ادخال شہادت نہوگا

۱ — وہ ترغیب یا دھمکی یا وعدہ متعلق جرم ملزم بہا کے ہو یعنی اس جرم کی نسبت جو ملزم پر لکایا گیا \*

۲ — وہ ترغیب یا دھمکی یا وعدہ ایک ایسے شخص نے کیا ہو جو

ذہنی منصب ہو \*

۳ — فائدہ یا نقصان جسکی کہ ترغیب یا دھمکی یا وعدہ کیا گیا

ہو دنیاوی قسم کا ہو یعنی ایسی ترغیب کہ سچ بولنے سے ثواب ہوگا اور

چھوٹ بولنے سے عذاب یا جرم کے اقبال کرنے سے خدا عاقبت میں معاف

کریگا ایسی ترغیب یا وعدہ یا دھمکی نہیں ہی کہ جنکی وجہ سے کوئی

اقبال ناقابل ادخال ہو جاوے \*

نسبت شرط اول مفصلہ بالا کے یہ امر واضح رہے کہ اگر کوئی ترغیب

یا دھمکی یا وعدہ ایسی چیز سے کیا گیا ہو

جو متعلق بجرم نہیں تو اُسکی وجہ سے

تصریح شرایط مذکور

اقبال ناقابل ادخال نہ تصور کیا جاویگا مثلاً مدعا علیہ سے یہ کہنا کہ ہم

متہائی کہلاؤنگے یا آرام سے رکھینگے کوئی ترغیب باعث ناجوازی اقبال

کی نہیں ہی \*

نسبت دوسری شرط کے یہ واضح رہے کہ کچھ ضرور نہیں ہی کہ

ترغیب دھمکہ یا وعدہ کنندہ کوئی عہدہ دار سرکاری ہو کیونکہ انا اور اُستاد

ملزم کا یا اور کوئی ایسا شخص جسکو کہ ملزم پر کوئی رتبہ افضل حاصل ہو کافی وجہ ناقابل ادخال ہونے اقبال کی ہی \*  
تیسری شرط کی نسبت بیان ہو چکا ہے \*

پس جب تک کہ شرائط مفصلہ بالا کسی اقبال سے متعلق نہیں جب تک وہ اقبال قابل ادخال شہادت ہی اور اس دفعہ کی شرح حوالہ کے ساتھ اس وجہ سے کی گئی ہی کہ قانون شہادت کے اصول میں سے ایک جزو اعلیٰ اصول اقبال جرم کا ہی اور اُن حکام کو جنکو کہ روزمرہ کارروائی مقدمات فوجداری کی کرنی پڑتی ہی امور مصرحہ شرح ہذا پر جو کہ برے لائق مصنفوں کی رائے پر مبنی ہی لحاظ رکھنا چاہیئے - بہتر ہوتا کہ واضعان قانون اس دفعہ کے ساتھ کچھ تمثیلات بھی لکھ دیتے اور دفعہ ہذا اُس اصول پر مبنی ہی کہ قانوناً نسبت ادخال اقبال جرم کے ازحد احتیاط لازم کی گئی ہی - پس اقبال جرم اگر بوجہ کسی وجہ ناجائز کے ہوا ہو تو ناقابل ادخال شہادت بمقدمہ فوجداری ہی \*

وجوہات ناجائز کنندہ ادخال اقبال جرم دو قسم کے ہوتے ہیں :-

اول - بحیثیت نوعیت ترغیب یا

دھمکی یا وعدہ \*

دوم - بحیثیت اشخاص جنکی وجہ

سے اقبال کیا جاوے \*

اقسام وجوہات ناجائز  
کنندہ ادخال اقبال جرم

دفعہ ہذا متعلق ہی وجہ اول سے اور مبنی ہی نوعیت ترغیب پر جس سے کہ اقبال ناقابل ادخال شہادت ہو جاتا ہی اور دفعہ ۲۵ و ۲۶ متعلق ہیں وجہ دوم سے اور مبنی ہیں حیثیت اشخاص پر جنکی وجہ سے اقبال کیا جاوے لیکن یہ دونوں وجہیں کافی ہیں اور ان سے وہ اصل اصول قانون شہادت جسکی بنا پر اقبال فوجداری کو وقعت دی گئی ہی غارت ہو جاتا ہی اور اقبال جرم کی وقعت معدوم ہو جانے سے وہ ناقابل ادخال قرار پاتا ہی \*

پس ہر حاکم فوجداری کو جسکے روزبرو اقبال جرم بطور شہادت پیش کیا جاوے لازم ہی کہ اُس اقبال جرم پر اعتبار کرنے سے پہلے پورے طور پر اس امر کا اطمینان کرلے کہ کوئی ایسے وسائل ملزم سے اقبال جرم

کرنے کے نہیں استعمال کیئے گئے ہیں کہ جنکی اسقدر صراحت کے ساتھ قانون نے ممانعت کی ہے \*

## دفعہ ۲۵ جو اقبال کہ کسی

اہلکار پولیس کے روپرو کیا جاوے وہ بمقابلہ مدعا علیہ

اقبال روپرو اہلکار پولیس

کسی جرم کے ثابت نہ کیا جاوینگا \*

## دفعہ ۲۶ جو اقبال کہ کسی

شخص نے کسی اہلکار پولیس کی حراست کے

اقبال روپرو اہلکار پولیس بدعالت حراست

وقت میں کیا ہو وہ بمقابلہ اُس شخص کے ثابت نہ کیا جائیگا الا اُس حال میں کہ اُس نے خون مجسٹریٹ کے روپرو کیا ہو \*

جن اصولوں پر یہ دفعہ مبنی ہیں اُنکی پوری طور پر شرح دفعہ ۲۳ میں ہم کر آئے ہیں اور اُسکے پڑھنے سے ظاہر ہوگا کہ اقبال جو کہ افسر پولیس کے سامنے کیئے جاویں یا ایم حوالات میں کیئے جاویں کیوں قابل ادخال نہیں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر ملازم کا جسکو پولیس چالان کرتا ہے سزا یاب ہونا وجہ نیکنامی پولیس کی ہوتی ہے اور تجربہ سے ثابت ہے کہ ہر قسم کے وسائل واسطے حصول نیکنامی وہ اشخاص جنکا فائدہ مترتب ہے عمل میں لاتے ہیں پس قانون نے جو یہ کل اُن اقبالات ملازم کو چنیز کہ شبہ تحریک پولیس کا ہو سکتا تھا غیر متعلق قرار دیدیا ہے — اور وہ مطلق شہادت میں داخل نہیں کیئے جاسکتے \*



## دفعہ ۲۷ مگر شرط یہہ ہی

کہ جب کسی امر واقعہ کے نسبت اظہار اس بات کا

جسقدر بیان ملزم سے واقعہ کا حال رکھتا ہو، اقبالیہ بہر صورت قابل ادخال شہادت ہے

دیا جاوے کہ جو حال اہلکار پولیس کی حراست میں کسی جرم کے مدعا علیہ سے معلوم ہوا اُس سے وہ واقعہ ظاہر ہوا ہی تو جسقدر وہ حال صراحتاً اس واقعہ سے علاقہ رکھتا ہو جو کہ اس سے ظاہر ہوا عام اس سے کہ وہ اقبال کی حد پر پہونچتا ہو یا نہیں جائز ہی کہ وہ ثابت کیا جاوے \*

یہہ دفعہ اُن حالتوں سے متعلق ہی کہ جن میں گو بیان کسی طرح کیا گیا ہو تاہم اُس قدر جزو اُس بیان ملزم کا جس کے ذریعہ سے کہ کسی امر متعلقہ مقدمہ کی نسبت اطلاع حاصل ہوتی ہو قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا ہی \*

واضعان قانون نے کوئی تمثیل اس دفعہ کے متعلق نہیں بیان کی

لیکن ٹارٹن صاحب نے بحوالہ مقدمہ ملکہ

مہالیں ادخال بیان ملزم

بنام لوچر یہہ بیان کیا ہی کہ مدعا علیہ سے

دوسرائں ناجائز یہہ دریافت کر لیا گیا تھا کہ مال مسروقہ کہاں ہی اور وہ مال مسروقہ وہاں ملا تو بیان ملزم جس سے کہ وہ حال دریافت ہوا قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا — بمقدمہ ملکہ بنام چیکنسن یہہ قرار پایا کہ اگر ملزم کے بیان سے وہ مال نہ ملے تو وہ بیان قابل ادخال نہیں ہی مگر کچھ کہ مدعا علیہ اپنے ہاتھ سے مال مسروقہ دیتے وقت

بیان کرے وہ قابل ادخال شہادت ہوگا کیونکہ وہ ایک قسم کا طرز عمل ہی گو وہ بیان حیثیت ایک اقبال کی رکھتا ہو \*

## دفعہ ۲۸ اگر ایسا اقبال جسکا

ذکر دفعہ ۲۴ میں ہوا اُس

وقت کیا جاوے جب کہ

عدالت کی رائے میں اُس

ترغیب یا دھمکی یا وعدہ کا اثر شخص

ملزم کے دل سے بالکل جاتا رہا ہو تو وہ

واقعہ متعلقہ ہی \*

اقبال جو کہ بعد رفع  
ہو جانے اثر ترغیب وغیرہ  
کے کیا جاوے قابل ادخال  
شہادت ہی

جب تک پورا ثبوت اس امر کا نہ ہو کہ اثر ترغیب وغیرہ کا ذہن سے ملزم کے بالکل جاتا رہا اُس کے اقبالات قابل ادخال نہیں ہیں۔ چنانچہ نارٹن صاحب نے بحوالہ مقدمہ ملکہ بنام شبرنگین ایک فقرہ چیف جسٹس کی ججمنٹ سے نقل کیا ہے اور وہ یہ ہے —

لازم ہے کہ مضبوط شہادت اس امر کی ہو کہ اثر ترغیب وغیرہ کا جس کی وجہ سے ملزم نے پہلے اقبال کیا تھا پورے طور پر اُس کے ذہن سے جاتا رہا تھا قبل اس کے کہ ملزم کا اقبال ثانی شہادت میں داخل ہو سکتا ہے — میری یہ رائے ہے کہ اس مقدمہ میں چونکہ کافی عرصہ نہیں گذرا ہے تو ملزم کا دوبارہ اقبال کرنا اسی اثر کی وجہ سے ہے جس کی وجہ سے اُس نے پہلے اقبال کیا تھا \*

اور بمقدمہ ملکہ بنام حورٹن یہہ قرار پایا کہ جب کہ حاکم کو پورے طور پر یہہ یقین ہو جاوے کہ اثر ترغیب ماقبل کا پورے طور پر ذہن سے ملزم کے رفع ہو گیا تو اُس کا اقبال جرم قابل ادخال شہادت ہی \*

## دفعہ ۲۹ اگر ایسا اقبال اور

نہیں سے واقعہ متعلقہ ہو  
تو وہ ملخص اس وجہ سے  
غیر متعلقہ نہ ہو جائیگا کہ

اقبال جو کہ قابل ادخال  
شہادت ہیں اس قسم کی  
وجہ سے جیسا کہ وعدہ  
اعطاء و قدرہ قابل ادخال  
نہیں ہوں گے

وہ بوجہ کسی وعدہ اخفاءے راز یا بسبب  
کسی قریب دہی کے کیا گیا ہی جو اُس  
اقبال کے حاصل کرنے کے واسطے شخص  
ملزم کی نسبت کی جائے یا اُس حال  
میں کیا گیا ہی جب کہ وہ ملزم نشہ میں تھا  
اور نہ اس وجہ سے کہ وہ ایسے سوالات  
کے جواب میں کیا گیا ہی جنکا جواب  
دینا اُسکو ضرور نہ تھا گو وہ سوالات کسی  
شکل پر کیئے گئے ہوں یا وہ اُس بات سے  
متنبہ نہیں کیا گیا تھا کہ اسپر ایسا اقبال  
کرنا لازم نہیں ہی اور وہی اقبال بمقابلہ  
اُسکے شہادت ہو جائیگا \*

سوائے اُن وجوہات کے جن کی تصریح دفعات ۲۳ و ۲۵ و ۲۶  
میں مندرج ہی کرئی ایسے اقبالات نہیں ہیں کہ جو قابل ادخال  
شہادت تصور نہوں اُن تینوں دفعوں کا خلاصہ یہہ ہی کہ ملزم  
اقبال کنندہ کے دل پر جبکہ اُمید بہتری یا خوف خرابی ہو اور اُن

حالات میں کوئی اقبال کرتے تو وہ قابل ادخال ہی نہ اور دفعہ ۲۹ میں یہ صریح ظاہر کر دیا گیا ہے کہ اگر اقبال جرم سوائے تصدیقات مندرجہ دفعات مذکور اور کسی تحریک کے ذریعہ سے حاصل کیا گیا ہو تو وہ قابل ادخال شہادت ہی اس دفعہ میں وہ امور صریح طور پر بیان ہوئے ہیں جو اگر صریح طور پر بیان نہوتے تو گمان ہوتا کہ وہ امور ممنوع کنندہ شہادت مندرجہ دفعہ ۲۳ میں داخل ہیں — اس دفعہ میں یہ صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ وجوہ مفضلہ ذیل اقبال کو قابل ادخال شہادت نہ کریں گے —

۱ — وعدہ اخفا راز — یعنی اگر اقبال کنندہ کسی شخص سے اس شرط پر اقبال کرتے کہ وہ شخص اُسکو افشا نہ کریگا تب بھی گو شخص اقبال کنندہ بغیر وعدہ اخفا کے اقبال نہ کرتا تاہم وہ اقبال قابل ادخال شہادت ہی — اور ولایت کے مقدمات میں بارہا یہ تجویز ہو چکا ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے سے اخفا کی قسم لیکر بھی بیان کرے تب بھی وہ اقبال بہ تحریک ناجائز تصور نہوگا \*

۲ — فریب دہی — مثال اسکی فارتھ صاحب نے اپنی کتاب میں بیان کی ہے کہ ایک شخص نے اس دھوکے سے ایک چٹھی لی کہ اُسکو تاک میں ڈال دیا اُسکو تاک میں نہ ڈالا تو باوجود اس دھوکا دہی کے اقبال مندرجہ چٹھی قابل ادخال تصور ہوا — اس طرح پر جو بیان کہ چھپ کر سنا گیا ہو گو وہ بھی ایک قسم کا دھوکا ہی قابل ادخال بطور اقبال ہی \*

۳ — حالت نشہ — جو اقبال کہ نشہ کی حالت میں کیا گیا ہو گو وہ منشی چیز ملزم نے اپنی خوشی سے پی ہو یا اُسکو اس نیت سے کہ دھوکا دیکر اقبال کرانے پلائی گئی ہو قابل ادخال ہی کیونکہ اُس میں ملزم کو کوئی صرت امید و بیم کی نہیں ہے جسکی وجہ سے اقبال حسب دفعہ ۲۳ بے وقعت ہو جائے \*

۴ — ہونا جواب سوال — واضح رہے کہ کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ سوال کنندہ کوئی شخص ہو یا اُس سوال کا جواب دینا لازمی ہو یا نہ ہو یا کسی طور پر وہ سوال کیا گیا ہو حسب دفعہ ۱۹۳ و ۲۵۰ ضابطہ فوجداری حکام کو اختیار ہو چھٹے سوالات کا ملزم سے دیا گیا ہے اور طریقہ اُسکے قلمبند کرنے کا دفعہ ۱۲۱ ضابطہ مذکور میں مندرج ہے \*

۵۔ متنبہ نکیلا جانا — یہ ظاہر ہی کہ متنبہ نکر نے کی وجہ سے اقبال کی وقعت میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا بلکہ اگر اپنی خوشی سے کوئی شخص اقبال کرے تو اُسکی صداقت پر زیادہ دلیل ہو سکتی ہے \* اس دفعہ میں جو اقبالات بحالت نشہ کو قابل ادخال قرار دیا ہے اُس سے یہ ایک بڑی بحث پیدا ہوتی ہے کہ سوتے میں جو ملزم اقبال کرے یعنی سونے کی حالت میں ہزیناً جو بیان کرے وہ بطریق اقبال شہادت میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں کیونکہ بحالت نشہ جو بیان کیئے جاویں وہ قریب قریب ایسی ہی ہوں جیسے کہ خواب میں کوئی بڑائے \*

اطباء کی یہ رائے ہے کہ خواب میں جو شخص بڑاتا ہے وہ نتیجہ اُن اُتروں کا ہوتا ہے جو کہ بحالت بیداری ذہن پر ساری ہوتے ہیں اور اس وجہ سے ایسے بیانات ایک گونہ ذی وقعت بعینہ شہادت نسبت مضمون اُس پر کے تصور کیئے جاسکتے ہیں — لیکن قیاس صاحب نے اپنی کتاب میں بحوالہ مقدمہ ملکہ بنام سینٹ چیف جسٹس کے یہ رائے بیان کی ہے — مقدمہ مذکور میں ملزم کے چند بیانات جو کہ اُس نے بحالت خواب کے نسبت جرم کے پر میں بیان کیئے تھے منجانب سرکار شہادت میں پیش کیئے گئے لیکن چیف جسٹس نے اُنکو ناقابل ادخال شہادت تصور کیا \*

### دفعہ ۳۰ جب کئی اشخاص

کی تجویز بالاشتراك ایک ہی جرم کی بابت ہو اور اقبال جو اُن اشخاص میں سے ایک نے نسبت اپنے یا اُن اشخاص میں سے نسبت کسی اور کے کیا ہو ثابت ہو جائے تو عدالت کو اختیار ہے کہ اُس اقبال پر نسبت اُس

اقبال شریک جرم پر غور کرنی چاہیئے

دوسرے شخص کے اور نیز نسبت اُس  
شخص کے جس نے وہ اقبال کیا ہو غور  
کرے \*

### تمثیلات

( الف ) زید اور عمرو کی تجویز بالاشتراك بعلمت  
قتل عمد بکر کے ہوئی اور زید کا یہ کہ ثابت کیا گیا  
کہ عمرو نے اور میں نے بکر کو قتل کیا ہی پس عدالت  
کو جائز ہی کہ عمرو کی نسبت اس اقبال کی تاثیر پر غور  
کرے

( ب ) زید کی تجویز بعلمت قتل عمد بکر کے ہو رہی  
ہی اور شہادت اس امر کی موجود ہی کہ بکر کو زید  
اور عمرو نے قتل کیا اور عمرو نے یہ کہہ کر زید نے اور  
میں نے بکر کو مارا ہی \*

جائز ہی کہ اس بیان پر عدالت نسبت زید کے غور نہ  
کرے کیونکہ تجویز عمرو کی بالاشتراك زید کے نہیں ہی \*

دفعہ ۱۰۱ اسی اصول پر مبنی ہی جس پر کہ دفعہ ۱۰۰ جسکی تشریح  
میں ہم وجوہات قانون کے اس طرح پر قائم ہونے کی بیان کر آئے ہیں ۹  
لیکن یہ ملحوظ رہے کہ حسب الفاظ دفعہ ۱۰۱ ایک شریک جرم کے اقبال  
کو دوسرے شریک کے مقابلہ پر وقعت قانونی اقبال جرم کی نہیں رکھتا  
یعنی ایک شریک جرم کے اقبال کرنے سے دوسرے شریک جرم کو سزا  
نہ ملجائیگی جیسا کہ دفعہ ۳۱۴ ضابطہ فوجداری سے ظاہر ہی کہ ملزم  
کا اقبال صرف اسی ملزم کو سزایاب کریگا — دفعہ ۱۰۱ میں صرف  
عدالت کو اختیار اقبال شریک جرم پر غور کرنے کا بمقابلہ دوسرے شریک

کے دیا گیا ہے۔ پیش اقبال شریک جرم بمقابلہ دوسرے شریک کے صرف ایک قسم کی شہادت ہی \*

### دفعہ ۳۱ اقبال ثبوت قطعی

ان امور کا نہیں ہے جنکی  
نسبت کیا جائے مگر بموجب

اقبال ثبوت قطعی نہیں  
مگر بعض صورتوں میں  
مانع تقویہ مخالفت قرار دیا

ان احکام کے جو ایکٹ ہذا میں بعد ازین  
مندرجہ ہیں بطور مانع تقریر مخالف کے اثر  
کر سکتا ہے \*

ہم اس سے پہلے شرح دفعہ ۳۱ - ایکٹ ہذا میں پورے طور پر  
ثبوت قطعی کی توضیح کر آئے ہیں ۱ اور اس دفعہ سے صاف ظاہر  
ہوگا کہ کوئی ایسی صورت نہیں ہے کہ جس میں اقبال ثبوت قطعی قرار  
دیا جاتا ہو اسوجہ سے جیسا کہ شرح دفعہ ۱۷ میں صاف طور پر بیان  
ہوا ہے کہ ممکن ہے کہ بیان مقبل جو بطور اقبال کے شہادت میں  
پیش کیا جاتا ہو صداقت پر مبنی نہ ہو بلکہ متحض ایک لغو گوئی ہو پس  
گو قانون شہادت نے اقبال کو بمقابلہ مقبل کے قابل ادخال شہادت تصور  
کیا ہے تاہم اسکو ثبوت قطعی نہیں ٹھہرایا بلکہ اقبال کنندہ کو اس امر کا  
اختیار دیا گیا ہے کہ اپنے اقبال سابق کے خلاف شہادت داخل کر کے اسکی  
تکذیب کرے مثلاً بمقدمہ شفع جسکا ذکر ہم دفعہ ۱۷ کی شرح میں لکھے  
آئے ہیں ۲ اس میں زید مشتری کو اختیار ہے کہ اپنے اس اقرار  
کے خلاف جو کہ اُسے بکر کے روبرو نسبت زر ثمن کے کیا تھا بغرض اسکی  
تکذیب کے شہادت پیش کرے - پس ظاہر ہے کہ اگر اقبال شہادت  
قطعی تصور ہو تا تو زید کو عدالت خلاف اپنے اقبال کے شہادت دینے کی

اجازت نہ دیتی کیونکہ ثبوت قطعی کے خلاف کوئی شہادت داخل نہیں ہوتی \*

دفعہ ۳۱ سے البتہ یہ صریح ظاہر ہے کہ اقبال بعض صورتوں میں وقعت مانع تقریر متخالف (جسکا ذکر دفعہ ۱۱۵ — ایکٹ ۱۱۵) میں مندرج ہے (رکھتا ہے اور اُن صورتوں میں اُس اقبال کے خلاف شہادت داخل نہیں ہو سکتی \*

مضمون دفعہ ۳۱ ایک نہایت باریک مسئلہ قانون شہادت کا ہے

اور ہم بنظر ملاحظت فرق مابین ثبوت قطعی اور مانع تقریر متخالف کے واضح طور پر بیان کرتے ہیں — بلکہ اُس تعریف ثبوت قطعی

فرق مابین ثبوت قطعی اور مانع تقریر متخالف

کے جو دفعہ ۳۱ کی شرح میں بیان ہو چکی ہے دفعات ۳۱ و ۳۲ و ۱۱۲ و ۱۱۳ — ایکٹ ۱۱۵ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ثبوت قطعی "جسکو فی الحقیقت قیاس قطعی کہنا چاہیئے کس قسم کا ہو سکتا ہے مثلاً — دفعہ ۳۱ میں فیصلہ ایک عدالت مجاز کا ثبوت قطعی قرار دیا گیا ہے \*

دفعہ ۳۲ میں فیصلہ ایک عدالت کا نسبت معاملات نوع عام کے

ثبوت قطعی نہیں ہے \*

دفعہ ۱۱۲ میں جو اولاد ایام ازدواج میں پیدا ہو اُسکے حلال ہونے کا فی نفسہ اُسکی پیدائش ایسے ایام میں قیاس قطعی یعنی ثبوت قطعی ہے \*

دفعہ ۱۱۳ میں اشتہار مندرجہ گزرت آف انڈیا نسبت تقویض حصہ

عملداری ثبوت قطعی ہے \*

اسی طرح یہ دفعہ ۱۱۱ — ایکٹ ۱۸۷۳ ع یعنی قانون خلف کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ حلفی بیان شخص منحصراً علیہ کا بمقابلہ شخص حصہ کنندہ کے ثبوت قطعی نسبت مضمون بیان شخص منحصراً علیہ کے ہے اور عدالت بعد اُس بیان کے اُسکے متخالف شہادت داخل نہ ہونے دیگی \*

واضح رہے کہ دفعات مذکورہ بالا میں صورت ہائے مندرجہ دفعات مذکور کو ثبوت قطعی کلی قانون نے قرار دیا ہے اور فی الحقیقت یہ اسوجہ



سے کیا گیا ہی کہ قیاس صداقت اسقدر غالب ہوتا ہی کہ عام معاملات دنیاری میں بغیر ایسے قانون کے قائم کیئے از حد دشواری پیدا ہوتی مثلاً اگر ہر شخص ولد الحرام تصور کیا جاتا جب تک وہ ثبوت کافی نسبت اپنے ولد الحلال ہونے کے ندیتا تو معاملات وراثت میں ادنیٰ امر کے ثابت کرنے کے لیئے بے انتہا دشواری پیدا ہوتی اور عدالت میں ہر شخص غیر مستحق وراثت قرار پاتا اور اسی طرح پر اور صورتوں کے لیئے بھی ایسی ہی وجہ ہو سکتی ہیں چنکا بیان یہاں فضول ہی — لیکن اسقدر بیان کرنا ضرور ہی کہ ثبوت قطعی ایک اعلیٰ قسم کی شہادت ہی اور اس وجہ سے اُسکو قطعی قرار دیا ہی \*

مانع تقریر متخالف کو پورے طور پر جبکہ ہم دفعہ ۱۱۵ کی شرح

لکھینگے بیان کرینگے لیکن یہاں اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ مانع تقریر متخالف

نوعیت مانع تقریر متخالف

کو صدق و کذب کسی واقعہ سے کچھ علاقہ نہیں ہی بلکہ بلا لحاظ صداقت مضمون جب کوئی اقبال وقعت مانع تقریر متخالف کی رکھتا ہو تو اُس اقبال کے متخالف شہادت داخل نہیں ہو سکتی مثلاً تمثیل متعلقہ دفعہ ۱۱۵ کے دیکھنے سے یہ ظاہر ہوگا کہ بلا لحاظ اس امر کے کہ وقت بیع زید کو استحقاق بیع واقع میں تھا یا نہیں عدالت متخالف اُس اقبال کے جو کہ بیع نامہ میں منجانب زید کے داخل ہی زید کو اپنے اقبال ملکیت کی تکذیب کی غرض سے شہادت داخل نہ کرنے دیگی بلکہ اُس خاص مقدمہ میں یہ تصور کریگی کہ زید کو وقت بیع استحقاق بیع کرنے جائیداد متنازعہ فیہ کا تھا \*

پس مانع تقریر متخالف گویا کہ ایک قسم کا دندان شکن چرواہی مثلاً مثال مذکور میں زید بایع سے یہہ کہا جاسکتا ہی کہ اگر تمکو اختیار بیع نہ تھا تو تمنے بیع کیوں کی — اور اب تم خود جب بیع کرچکے تو ہم اس بات کو نہیں سنتے کہ تمکو وقت بیع اختیار واقع میں تھا یا نہیں — جیسا کروگے ویسا پاؤگے — لیکن ثبوت قطعی ہمیشہ صداقت سے تعلق رکھتا ہی اور ہمیشہ اُس میں قیاس صداقت ہوتا

ہی \*

دفعہ ۳۱ میں جو اشارہ نسبت ”و“ اُن احکام کے جو ایکٹ ہذا میں بعد ازیں مندرج ہیں“ ہی وہ دفعات ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ سے تعلق رکھتا ہے اور سوائے اُن دفعات کے اور کسی جگہ ایکٹ ہذا میں اقبال کو صراحتاً یا کلی وقعت مانع تقریر متخالف کی نہیں دی گئی ہے۔ گو مانع تقریر متخالف اور ثبوت قطعی میں جیسا کہ بیان ہو چکا ہے فرق ہے لیکن اثر اور نتیجہ دونوں کا بمقابلہ شخص خاص کے ایک ہی ہوتا ہے یعنی اُن کے مضمون کے خلاف شہادت داخل نہیں ہو سکتی لیکن ثبوت قطعی تمام اشخاص کے مقابلہ پر بلا لحاظ فریق ہونے مقدمہ کے فاطق شہادت ہے اور مانع تقریر متخالف صرف اُس شخص کے مقابلہ پر ناطق ہے جس کے فعل کی وجہ سے مانع تقریر متخالف قائم ہوا مثلاً ایام ازدواج میں زید کا پیدا ہونا یا گزرتا آفتاب کا اشتہار تمام دنیا کے مقابلہ پر ثبوت قطعی ہے اور مانع اداخل شہادت خلاف ہے لیکن تمثیل دفعہ ۱۱۵ میں بیع نامہ میں زید کا یہ لکھ دینا کہ جائداد مبیعہ اُس کی تھی صرف اُس زید کے مقابلہ پر ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ وہ بمقابلہ مشتری عمرو کے واسطے دلا پانے اُس جائداد کے دائرہ کرے مانع تقریر متخالف ہے اور اثر ثبوت قطعی کا رکھتا ہے لیکن اشخاص غیر کو اختیار ہے کہ کسی مقدمہ میں اُس امر کی شہادت دے سکیں کہ زید کو وقت بیع کے اُس جائداد مبیعہ پر ملکیت حاصل نہ تھی۔ الغرض ثبوت قطعی مبنی ہوتا ہے قیاس صداقت پر اور مانع تقریر متخالف حجت الزامی بلا لحاظ صداقت ہے \*

الفاظ دفعہ ۳۱ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ہر صورت میں اقبال

وقعت مانع تقریر متخالف کی نہیں رکھتا مثلاً جبکہ دو شخصوں نے ملکر بغرض مغلوب کرنے ایک شخص ثالث کے کوئی بیانات ایک مقدمہ

اقبال ہر صورت میں مانع تقریر متخالف نہیں ہے

میں کیئے ہوں اور بعد ازاں اُن دونوں شخصوں کے مابین کوئی نالاش ہو تو ہر ایک فریق کو اختیار ہے کہ اُس نالاش میں یہ امر ثابت کرے کہ اُن کا بیان سابق چھوٹا تھا اور بغرض فریب دینے اور مغلوب کرنے شخص ثالث کے کیا گیا تھا پس اقبال سابق ایسی صورت میں ہر فریق

اقبال کنندہ کے مقدمہ ثانی میں وقعت مائع تقریر مخالف کی نہیں رکھتا اور اُس کے خلاف شہادت داخل ہو سکتی ہی ۳ \*

اسی طرح پر ایک مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہ تھا کہ ایا جائداد کا مالک اصلی مدعی ہی یا اُسکی ماں مدعی نے چند مقدمات سابق میں یہہ اقبال کیا تھا کہ اُسکی ماں مالک اصلی ہی اور دو مقدموں میں جو کہ اُسکی ماں نے واسطہ لگان کے اس بنا پر کہ اُسنے اپنے بیٹے مدعی سے جائداد خرید لی ہی دائر کیئے تھے مدعی نے بطور اپنی ماں کے مختار کے اُسکے دستخط کیئے تھے — ایک ایسی نگری میں جو بمقابلہ مسماۃ کے تھی وہ جائداد فیلام ہوئی اور مدعی نے واسطے دلاپانے جائداد کے اُس بذاو پر نالش کی کہ اُسنے جائداد کو صرف رہن اپنی ماں کے پاس کیا تھا اور زر رہن ادا ہو چکا ہی — اسقدمہ میں یہہ تجویز ہوا کہ اقبالات مدعی بمقدمات سابق مذکور بطور شہادت کے اُسکے مقابلہ پر داخل ہو سکتے ہیں لیکن اُن اقبالات کی وقعت مائع تقریر مخالف کی نہیں ہی کیونکہ وہ اقبال مشتري سے نہیں کیئے گئے تھے اور نہ کوئی ایسا ثبوت ہی کہ اُن فریقوں کو جو کہ اُن اقبالوں کو مائع تقریر مخالف تھانا چاہتے ہیں خبر اُن اقبالوں کی ملی یا اُنکی وجہ سے کسی قسم کا اُنکو دھوکا ہوا یا اُنہوں نے اُن اقبالوں کے بھروسے پر جائداد خریدی ہو ۴ \*

اقبال بایع نسبت وصول یابی زرمن کے متن دستاویز میں یا روبرو حاکم رجسٹری ۵ کے یا کسی راضینامہ میں نسبت وصولیابی زر معاوضہ کے ۶ مائع تقریر مخالف کی وقعت نہیں رکھتا اور بایع کو خود کسی نالش میں اختیار اُس امر کا ہی کہ اپنے اقبال کی تکذیب کرے اور اُسکے لیئے شہادت پیش کرے — اور اسبطرح پر دینا ایک حصہ منافع کا مدعا علیہ کو یا ایک پتواری کے روزنامچے پر جس میں کہ مدعا علیہ کا نام بطور مشتري

۱۳ رامرن سنگھ بنام مسماۃ پروان بیاری دیکالی جلد اول صفحہ ۱۵ صیغہ دیرانی

۴ جندر سنگھ چکرتی کو سچین بنام بیارے مرہن دت دیکالی جلد ۵ صفحہ

۲۰۶ صیغہ دیرانی

۵ گو پرشاد بنام فتادہ منغلہ ہائی نورث مالک مغربی و شمالی مورخہ ۱۵

اگست سنہ ۱۸۶۶ ع نمبر ۹۴۳ خاص سنہ ۱۸۶۶ ع

۶ جودھری دیپی پرشاد وغیرہ بنام جودھری درات سنگھ جلد ۳ نور الدین اقبال صفحہ ۳۲۷

کے لکھا ہوا ہی دستخط کرنا ایسا اقبال نہیں ہی جسکی وقعت مانع تقریر  
مخالف کی ہو ۷ \*

یہاں تک نسبت اقبالات کے جو کچھ بیان ہوا ہی وہ مقدمات دیوانی  
سے متعلق ہی اور دفعات ۶+۲ و ۲۳۷ و ۳۲۳ ضابطہ فوجداری ایکٹ +۱  
سنہ ۱۸۷۲ ع سے قانون نسبت اقبالات موثر مقدمات فوجداری ظاہر ہوگا۔  
لیکن ایسا اقبال وکالتاً جائز نہیں بلکہ اصلتاً کرنا ضرور ہی ۸ \*  
واضح رہے کہ دفعات مذکور ضابطہ فوجداری میں جو اقبال جرم کا ذکر  
ہی وہ اقبالات عدالتی ہیں اور اس وجہ سے طاق ہیں لیکن ملزم نے  
بیرون عدالت جو کچھ اقبال کیئے ہوں اُسکے خلاف شہادت دینے کا  
مہضوب ملزم کو حاصل ہی \*

## بیانات اُن اشخاص کے جو

گواہی میں طلب نہیں

ہو سکتے ہیں

صفحہ ۳۳ بیانات تحریری یا

ذہانی واقعات متعلقہ کے جو

کسی شخص متوفی نے کیئے

ہوں یا ایسے شخص نے جو

کہ پایا نہیں جاتا ہی یا نا قابل اداے

شہادت کے ہو گیا ہی یا بدون کسی قدر

توقف یا خرچ کے جسکو روا رکھنا نظر

بحالات مقدمہ عدالت کو نا مناسب معلوم

بیانات اشخاص متوفی  
یا مفقودالخبر وغیرہ  
سردتوں میں قابل احوال  
شہادت ہیں

## ہو عدالت میں حاضر نہیں کیا جاسکتا ہی فی نفسہ صورتہاے مفصلہ ذیل میں واقعات متعلقہ ہیں :-

اس کتاب کے مقدمہ میں مجمل طور پر یہ بیان ہو چکا ہے کہ سنی سنائی شہادت اصول عام قانون شہادت کے موافق قابل ادخال نہیں ہے اور مضمون دفعہ ۶۰ — ایکٹ ہذا سے ظاہر ہوگا کہ واضعان قانون نے بھی اسی اصول کو لازمی قرار دیا ہے یعنی اگر کوئی گواہ کسی واقعہ کی نسبت شہادت دے تو لازم ہے کہ اگر وہ واقعہ ایسا ہو کہ جو دیکھا جاسکتا ہو تو گواہ چشم دید کا بیان داخل شہادت ہو سکتا ہے اور اگر وہ واقعہ ایسا ہو جو سنا جاسکتا ہو تو اُس گواہ نے خود اُسکو سنا ہو — الغرض جس حواس سے وہ واقعہ (جسکی نسبت شہادت دیجاتی ہے) متعلق ہو لازم ہے کہ ایسے گواہ کے اظہار لیئے جاویں جس نے اپنے حواس سے خود اُس واقعہ کو معلوم کیا ہو ورنہ کسی اور قسم کے گواہ کی شہادت بوجہ ہونے سنی سنائی شہادت کے قابل ادخال نہیں ہے — لیکن بعضی ایسی صورتیں واقع ہوتی ہیں کہ قاعدہ عام دفعہ ۶۰ ایکٹ ہذا سے قانون نے اُنکو بڑی کر دیا ہے اور دفعہ ہذا گویا کہ وہ صورتیں بیان کرتی ہیں چونکہ قاعدہ عام مندرجہ دفعہ ۶۰ سے مستثنیٰ ہیں — اور جن صورتوں میں سنی سنائی شہادت خواہ بطور بیان زبانی کے ہو یا تحریری کے قابل ادخال تصور کیگئی وہ صورتیں اِس دفعہ میں بیان ہوئی ہیں اور صورتیں اصول درم متذکرہ مقدمہ کتاب ۹ ہذا سے مستثنیٰ ہیں اور شہادت بارسطہ ہیں چنانکہ ذکر شجرہ تقسیم شہادت میں مندرج ہے ۱ \*

یہ ظاہر ہے کہ کوئی شہادت جو متعلق واقعہ متعلقہ کے نہ ہو کسی حالت میں قابل ادخال نہیں ہے پس سنی سنائی شہادت بھی جس کو چند صورتوں میں اِس دفعہ نے قابل ادخال قرار دیا ہے لازم ہے کہ متعلق واقعہ متعلقہ کے ہو \*

اس قسم کے بیانات اشخاص مفصلہ کے قابل ادخال ہیں :-

۱ — شخص متوفی کے \*

۲ — ایسے شخص کے جو پایا نہیں جانا \*

۳ — ایسے شخص کے جو ناقابل ادائے شہادت

کے اشخاص کے بیان شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں

ہو گیا ہو \*

۴ — ایسے شخص کے جو بدون توقف یا خرچ کے عدالت میں حاضر

نہیں کیا جاسکتا ہی \*

اور ہر حالت میں یہ امر ضروری ہے کہ شخص بیان کنندہ ایسا ہو کہ اگر زندہ ہوتا تو قابل ادائے شہادت قانوناً حسب دفعہ ۱۱۸ — ایکٹ ہذا کے تصور ہوتا ورنہ اُس کا بیان قابل اعتبار نہیں — بیانات اشخاص متذکرہ بالا قبل اس کے کہ قابل ادخال شہادت تصور ہوں لازم ہے کہ مفصلہ ذیل آٹھ صورتوں میں سے جن کا قانون کے متن میں نمبر وار ذکر ہے کسی نہ کسی میں آئے ہوں :-

(۱) جبکہ بیان ایسے شخص کا بابت

وجہ اُسکی وفات کے ہو

یا بابت کسی حالات اُس

جبکہ بیان متعلق وجہ وفات ہو

معاملہ کے ہو جو منتج اُسکی وفات کا ہوا

اور ایسے مقدمات میں ہو جن میں کہ

وجہ اُس شخص کی وفات کی زیر تجویز

ہو \*

ایسے بیانات واقعات متعلقہ ہیں عام

اس سے کہ اُن بیانات کا کرنے والا شخص

ہر وقت اُن کے ظاہر کرنے کے اندیشہ اپنی

وفات کا رکھتا ہو یا نہیں اور عام اس سے کہ کسی نہج کی نوعیت اس کا دروائی کی ہو جس میں کہ وجہ اسکی وفات کی زیر تجویز ہی \*

یہ فقرہ صرف قسم اول اشخاص متذکرہ بالا یعنی ایسے شخصوں کے بیانات سے جو کہ مرچکے ہوں متعلق ہی اور کوئی بیان اُس قسم کا جس کا ذکر اس فقرہ میں ہی قبل موت شخص بیان کنندہ کے قابل ادخال نہیں — اور واضح رہے کہ واسطے ادخال ان بیانات کے دو شرطیں لازمی ہیں: —

اول — یہ کہ ایسے بیانات جس مقدمہ میں داخل کرنے منظور ہوں وہ ایسا مقدمہ ہو جس میں کہ بیان کنندہ کی وجہ وفات کی زیر تجویز ہو یعنی یہ بات دریافت کرنی منظور ہو کہ وجہ

شرایط ادخال بیان  
وجہ وفات

اُس کی موت کی کیا تھی \*

دوم — یہ کہ وہ بیان ہو بابت وجہ اُس کی وفات کے یا بابت کسی حالات ایسے معاملات کے جو منتج اُس کی وفات کا ہوا ہو \* پس ظاہر ہی کہ ہر قسم کے مقدمہ اور ہر حالت میں جو ماسوائے شرایط متذکرہ بالا کے ہو ایسے بیانات قابل ادخال شہادت نہیں

نہیں \*

اُس شخص کو جو کہ ایسے بیانات اشخاص متوفی کو شہادت میں داخل کرانا چاہتا ہی لازم ہی کہ ثبوت اُس شخص بیان کنندہ کی وفات کا دے ( دیکھو دفعہ ۱۰۴ — ایکٹ ۱۸۵۸ ) ورنہ وہ بیان قابل ادخال نہ ہوگا \*

جزو ثانی ضمن ہذا دفعہ ہذا میں یہ صاف طور سے بیان کر دیا گیا ہے کہ ایسے بیانات متعلق شمار کیئے جاوے گئے خواہ شخص متوفی بیان

کنندہ کو وقت بیان توقع موت کی ہو یا نہ ہو اور مقدمہ جسمیں کہ وہ بیانات داخل کرنے منظور ہیں کسی قسم کا مقدمہ ہو چنانچہ تمثیل الف دفعہ ۱۱ میں فوجداری اور دیوانی دونوں کی مثالیں مندرج ہیں پس صرف شرائط متذکرہ بالا پر لحاظ رکھ کر بیانات اشخاص متوفی ہر قسم کے مقدمات میں داخل ہو سکتے ہیں لیکن جیسا کہ نسبت اقبالات کے شرح دفعہ ۲۱ میں ہم لکھ آئے ہیں ۲ اسی طرح پر بیانات اشخاص متوفی کی نسبت بھی ضرور ہی کہ حتی الوسع پورا مقصد بیان کنندہ کا معلوم ہو کیونکہ اگر کوئی شخص جزو بیان کر کے باقی کو بیان نہ کرے گا ہوتو اس بیان کی وقعت باعتبار شہادت کے کم ہو جاوے گی \*

حسب دفعہ ۱۲۱ ضابطہ فوجداری پولیس کا افسر بیان وقت وفات کی نسبت شہادت دیسکتا ہے — اس قسم کے بیانات متوفی کے داخل کرنے انکی وقعت قائم کرنے میں عدالتوں کو نہایت احتیاط لازم ہے کیونکہ اکثر اس قسم کے بیانات اُن شخصوں کے ہوتے ہیں جنکو کہ کوئی ضرر شدید پہنچا ہو اور شخص مجروح کا ذہن ایسی حالتوں میں پورے طور پر اپنا کام نہیں دیتا اور خیالی باتوں کو اکثر اصلی تصور کرتا ہے اور علاوہ اسکے بعض صورتوں میں مرتے وقت بھی بعض ایسی طبایع جنکو خوف خدا کم ہے یا جنہیں غصہ اور کینہ وری یا خیال عزت خاندان بہت قوی ہوتا ہے مرتے وقت بھی جھوٹ بولنے میں عار نہیں کرتے بشرطیکہ ایسے جھوٹ بولنے سے شخص بیان کنندہ کے مرنے کے بعد اُسکے دشمن پر کوئی آفت نازل ہو یا اُسکے خاندان کی حرمت باقی رہتی ہو اور یہہ بھی واضح رہے کہ گو قانوناً ایسے بیانات شخص متوفی کو جسکو وقت بیان موت کے توقع نہ ہو قابل ادخال ہیں لیکن تاہم عدالتوں کو ہمیشہ اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ متوفی بیان کنندہ کو اپنے مرنے کی توقع تھی یا نہیں کیونکہ اگر اُسکو مرنے کی توقع نہ تھی تو اس بیان کی وقعت باعتبار شہادت بہ نسبت ایسے بیان کے جو بتکالت توقع موت کے کیا گیا ہو بہت کم تصور ہوتی ہے اس وجہ سے کہ جس شخص کو بچنے کی توقع نہیں ہوتی اور اس دنیا میں رہنے کی اُمید نہیں رہتی



تو اُسکو جھوٹ اور قریب کے بیان کرنے میں چندان غرض نہیں ہوتی بلکہ اُن لوگوں کو جو کہ مرنے کے بعد ایک حالت مابعد کے مقرر ہیں مروت کا قریب ہونا ایک وجہ سے بولنے کی ہوتی ہے جو اُنکے ذہن میں قوی ہوتی ہے کیونکہ اپنے خالق کے سامنے حاضر ہوتے وقت اخیر فعل جھوٹ بولنا گناہ تصور کرتے ہیں \*

(۲) جبکہ وہ بیان اُس

شخص نے اپنے معمولی کاروبار

کے اثناء میں کیا ہو اور

جبکہ بیان یا داخلہ اثناء کاروبار معمولی میں کیا گیا ہو

بالخصوص اُس صورت میں جبکہ وہ کوئی ایسا داخلہ یا یادداشت ہو جو اُس نے اپنے کاروبار یا پیشہ کے کام کی معمولی بھیجیات میں لکھی ہو یا رسیدات ہوں جو اُس نے بابت وصول یا بی زون نقد یا مال یا کفالت المال یا کسی قسم کی جائداد کے لکھی ہوں یا اُنپر اپنے دستخط کیئے ہوں یا دستاویزات مستعملہ تجارت ہوں اور اُس نے اُنکو لکھا ہو یا اُنپر دستخط کیئے ہوں یا کسی خط یا اور ایسی دستاویز کی تاریخ ہو جس پر بقاعدہ معمولی تاریخ لکھی جاتی ہے اور اُسکو اُس نے لکھا ہو یا اُس پر دستخط کیئے ہوں \*

وجہہ اس قسم کی شہادت کے ادخال کی یہہ معلوم ہوتی ہی

کہ بصورت نہونے کسی بد فیتی کے ایک قیاس  
اغلب اس بات کا پیدا ہوتا ہی کہ جو داخلے  
روزمرہ کے معمولی کاروبار پیشہ میں کیئے

وجہہ ادخال اس قسم  
کی شہادت کی

جاتے ہیں وہ صحیح ہیں اس لیے کہ روزمرہ کے کاروبار میں جس میں  
صحت حساب کی منظور ہوتی ہی سچ لکھنا زیادہ آسان ہی بہ نسبت  
ایک جھوٹ امر ایجاد کر کے لکھنے کے علاوہ اسکے ایسے داخلجات ایک  
سلسلہ ہوتے ہیں اور داخلجات میں اگر ایک میں بھی غلطی ہو تو  
کل حساب میں غلطی ہو جاتی ہی اور چونکہ اکثر داخلجات کی  
مطابقت مختلف اشخاص کیا کرتے ہیں تو غلطی آسانی سے کھل جاتی  
ہی واضح رہے کہ قبل اسکے کہ اس قسم کے داخلجات شہادت میں پیش  
ہوسکیں اس شخص کو جو کہ انکو شہادت میں پیش کرنا چاہتا ہی ثابت  
کرنا چاہیئے کہ وہ داخلجات ایسے شخص کے کیئے ہوئے ہیں جنکا ذکر ہم  
نمبر وار اس دفعہ کی شرح کے شروع میں کر آئے ہیں اور گو ایکٹ هذا میں  
صریح طور پر اس قسم کے بیانات کے داخل کرنے کی نسبت کوئی شرائط  
نہیں لگائی گئی ہیں تاہم عدالتوں کو اس قسم کی شہادت کی وقعت قائم  
کرنے میں امور مفصلہ ذیل کا خیال رکھنا چاہیئے :-

امر اول — یہہ کہ وہ شخص جسنے وہ بیان یا داخلہ جسکا ذکر

فقرا دوم دفعہ هذا میں ہی کیا ہو واقفیت  
ذاتی اس امر سے جسکی نسبت اسنے بیان  
یا داخلہ کیا ہو رکھتا تھا یا نہیں مثلاً اگر کسی

امر جسے دفعہ اس قسم  
کی شہادت کی قائم ہوسکتی ہی

شخص متوفی کے ہاتھ کا ایک حساب لکھا ہوا ہو جو کہ اسنے کسی  
دوسرے شخص کے بیان کے مطابق لکھا تھا اور جسکی رقوم جمع خرچ سے  
کاتب کو ذاتی علم نہ تھا شہادت میں پیش کیا جاوے تو ایسا حساب کوئی  
شہادت اس جمع خرچ کی جو اس حساب میں مندرج ہی نہیں قرار  
یاسکتا اس وجہہ سے کہ فی الحقیقت وہ داخلہ یا بیان اس شخص کا  
نہیں ہی جسکے ہاتھ کا وہ لکھا ہوا ہی بلکہ اسنے ایک شخص غیر کے  
اعتبار پر بلا علم صحت واقعہ کے لکھا تھا \*

امر دوم — یہ کہ وہ داخلہ ہیزمانہ ہو اُس واقعہ کے جس کے کہ وہ متعلق ہی مثلاً اگر وہ داخلہ متعلق کسی رقم خرچ کے ہو یا خرید کے ہو تو وہ اُس وقت لکھا گیا ہو جبکہ وہ رقم خرچ کی گئی یا وہ شی خریدی گئی ہو اور اگر اُس وقت نہ لکھا گیا ہو تو تھوڑے عرصہ کے بعد لکھا گیا ہو اس وجہ سے کہ ایسے داخلے چونکہ بہت عرصہ کے بعد کیئے جاتے ہیں اُنکا چندان اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ انہی انہی معاملات بیع و شراء میں چونکہ روزمرہ واقع ہوتے رہتے ہیں اگر بہت عرصہ کے بعد داخلہ کیا جاوے تو وہ قابل وقعت نہیں ہوتا \*

امر سوم — یہ داخلے یا بیانات اشخاص متذکرہ بالا کے چونکہ انہا کاروبار میں کیئے جاتے ہیں شہادت میں صرف اُس قدر جس قدر کہ اُس شخص کے روزمرہ کے کاروبار کے متعلق ہو قابل ادخال ہیں اور اگر کوئی اور امور اُس میں بیان کیئے گئے ہوں چونکہ متعلق داخلہ کنندہ کے فرض کے نہیں تو وہ کچھ شہادت اُن زائد امور کی نہیں ہوتے — مثلاً ایک شخص جسکا کار منصبی صرف کسی امیر شخص کے مودیخانہ کا حساب لکھنا ہی اپنی حساب کی کتاب میں علاوہ روزمرہ کے مودیخانہ کے خرچ کے اور ایسے بیانات لکھ دے جو اُس کاتب کے منصب سے تعلق نہیں رکھتے تو گو یہ داخلجات نسبت رقومات مودیخانہ قابل تسلیم ہیں تاہم باقی اور بیان مندرجہ کتاب حساب قابل تسلیم نہیں \*

یہ فقرہ دفعہ ہذا زیادہ تر اُن قیاسات پر مبنی ہی چنکا ذکر دفعہ ۱۱۴ — ایکٹ ہذا میں علی الخصوص تمثیل (د) میں کیا گیا ہی — مگر واضح رہے کہ جو تین امور اوپر بیان ہوئے ہیں وہ حسب منشاء ایکٹ ہذا واسطے قابل ادخال کرنے اس قسم کی شہادت کے لازم نہیں ہیں الا اُن پر لحاظ کرنے سے اس قسم کی شہادت کی وقعت قائم کرنے میں مدد ملیگی اور جو داخلجات کہ اُن شرائط سے موافق ہوں اُنکی وقعت بدرجہا بہتر ہی بہ نسبت اُن داخلجات کی وقعت کے چونکہ اُنکے موافق نہوں دفعہ ہذا کی تمثیلات (ب) (ج) (د) (ز) اور (ی) اس ضمن سے متعلق ہیں اور اُن پر غور کرنے سے قانون مندرجہ دفعہ ہذا صاف

ظاہر ہو سمجھ میں آویگا — تسنیل (ج) دفعہ ۲۱ — ایکٹ ہذا ۳  
کی دفعہ ہذا کی تسنیل (ز) سے مطابقت رکھتی ہے \*

(۳) جبکہ وہ بیان مضر

جبکہ بیان مضر حق  
بیان کنندہ ہو

حق متعلقہ زر نقد یا ملکیت

ایسے شخص کا ہو جس نے کہ وہ بیان کیا یا  
ایسا ہو کہ در صورت اُس کے راست ہونے کے  
وہ اُس کے باعث سے مستوجب فالش فوجداری  
یا فالش ہرجہ کا ہوتا \*

تیسری قسم اُن اقسام شہادت کی جنکو کہ دفعہ ہذا نے قابل ادخال  
کیا ہے اس فقرہ میں بیان کی گئی ہے یعنی وہ بیانات یا داخلجات  
جو کہ مضر حق کسی شخص بیان کنندہ کے ہوں (جو منجملہ اُن  
اشخاص کے ہو جنکا ذکر متن دفعہ ہذا میں کیا گیا ہے) قابل ادخال  
شہادت ہیں \*

اُصول اُس فقرہ کا مہی ہے اُس قیاس غالب پر کہ کوئی شخص  
مخالف اپنے فائدہ کے کوئی بیان نہیں کریگا — اس قسم کے بیانات اُسی  
اُصول پر قابل ادخال ہیں جس پر کہ اقبالات کو شہادت میں داخل ہونے  
کے قابل قانون نے قرار دیا ہے ۲ لیکن اقبالات اور اس قسم کے بیانات مضر  
حق بیان کنندہ میں یہ فرق ہے کہ اقبالات صرف بمقابلہ اشخاص  
اقبال کنندہ یا اُس کے قائم مقام کے قابل ادخال شہادت ہیں اور بیانات اس  
قسم کے جنکا فقرہ ہذا میں ذکر ہے بمقابلہ اشخاص غیر کے بھی قابل  
ادخال ہیں خواہ وہ قائم مقام اقبال کرنے والوں کے ہوں یا نہیں \*

واضح رہے کہ فقرہ ہذا میں بیانات جب تک کہ مفصلہ ذیل اقسام  
میں سے کسی میں نہ آتے ہوں قابل ادخال نہیں ہیں —

۱ — مضر حق متعلقہ زر نقد \*

۲ — مضر حق ملکیت \*

۳ — جس سے مستوجب نالغش فوجداری کا ہو \*

۴ — جس سے مستوجب نالغش ہرجہ کا ہو \*

مثلاً قسم اول ہر وہ داخلہ جات ہیں جو کہ یہی کھاتہ حساب میں وصول کی مد میں ڈالے جاویں \*

قسم دوم وہ بیانات یا داخلہ جات ہیں جن سے نوعیت قبضہ جائداد غیر منقولہ کی کم حیثیت قرار پاورے مثلاً بیان ایک معافیدار کا کہ اُسکی زمین مالگذار ہی یا شریک کا بیان کہ وہ رعیت ہی یا کاشتکار موروثی کا بیان کہ وہ غیر موروثی ہی — قسم سوم اور چہارم صاف ہیں اور کچھ مثال دینے کی ضرورت نہیں \*

یہہ امر ظاہر ہی کہ جب داخلجات یا بیانات تحریری ہوں تو قبل اسکے کہ وہ قابل ادخال تصور ہوں لازم ہی کہ ثبوت کافی اس امر کا دیا جاوے کہ اُس شخص کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہی کہ جسکے حق کے مضر وہ بیان یا داخلہ ہی \*

ایک قسم کے بیانات یا داخلجات ایسے ہوتے ہیں کہ ظاہر مضر حق

کاتب ہوتے ہیں لیکن فی الحقیقت مفید اُسکے ہوتے ہیں اُس قسم کے تمام بیانات و داخلہ جات میں کہ جو بنفسہ تنہا اُس مطالبہ کی شہادت ہوتے ہیں جسکے جزو کے وصول یابی کا داخلہ ہوتا ہی اور سوائے اُن داخلہ جات کے

داخلہ جات جو ظاہر میں مضر حق کاتب ہیں لیکن حقیقت میں مفید اُسکے حق کے ہوتے ہیں

اُس مطالبہ کے اور کوئی شہادت نہیں ہوتی مثلاً داخلہ جسکا مطلب وصولیابی سود ہو اور جو نسبت کسی ایک ایسے مطالبہ کے لکھا گیا ہو جسکا اور کوئی ثبوت نہیں یا وہ عبارت ہائے ظہری جو پشت تمسکات پر سود یا اصل کے جزو کی وصولیابی کے مضمون کی ہوں اور جن سے وہ مطالبہ قانون تمدنی سے بیچ جاتا ہی \*

ایک ہذا نے اس قسم کی عبارتوں کو قابل ادخال تصور کیا ہی لیکن چونکہ دفعہ ۲۱ — ایکست ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع کے موافق ایسے داخلہ یا عبارت

ظہری کی وجہ سے ایام تمنای سے مطالبہ بیچ جاتا ہی تو لازم ہی کہ ہر حالت میں یہ ثابت کیا جاوے کہ کس وقت زر مندرجہ عبارت ظہری ادا کیا گیا تھا اور اُسوقت ایام تمنای باقی تھے یا نہیں اور اس امر پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ وہ عبارت ظہری فریباً اس غرض سے تو نہیں لکھی گئی ہی کہ قانوناً کل مطالبہ مابین مبعاد ہو جاوے \*

اس فقرہ کی شرح ختم کرنے سے پہلے استقدر بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ جبکہ کوئی داخہ ایسا ہو کہ جسکا صرف ایک جزو خلاف اور مضر کاتب کے ہو تو باقی جس سے کوئی اور امر شہادت ثابت ہوتا ہو وہ جزو قابل ادخال نہوگا جب تک کہ واسطے سمجھنے اُس جزو مضر حق کاتب کے دوسرا جزو ہر بناء لازمی نہو — مثلاً ایک مقدمہ میں یہہ بکشت تھی کہ زید کی کیا عمر ہی اُس مقدمہ کی شہادت میں ایک کتاب پیش کی گئی جس میں ایک دایہ متوفیہ اپنی اجرت کا حساب مندرج رکھتی تھی اور اُس میں یہہ لکھا ہوا تھا کہ زید کی ماں کو فلاں تاریخ جاکر جنایا اور اُسکے آگے دوسرے خانہ میں لکھا تھا کہ اجرت وصول پائی — اِس مقدمہ میں یہہ بکشت پیش ہوئی کہ آیا صرف بیان دایہ نسبت وصولیابی اپنی اجرت کے شہادت میں داخل ہو سکتا ہی یا پورا بیان نسبت چنانے زید کی والدہ کے بھی اور تاریخ ولادت زید کی — اس مقدمہ میں یہہ قرار پایا کہ صرف الفاظ وصولیابی سے یہہ ظاہر نہیں ہوتا کہ کس بات کی اجرت وصول پائی پس پورا داخلہ معہ بیان ولادت زید قابل ادخال قرار پایا \*

(۴) جبکہ اُس بیان میں

اظہار راے کسی شخص قسم

جبکہ بیان متعلق استحقاق عام یا رسم وغیرہ ہے ہو

مذکورہ بالا کا نسبت موجودگی کسی استحقاق

عام یا رسم یا معاملہ متعلقہ غرض خلائق یا

غرض عام کی ہو اور یہہ قیاس غالب ہو کہ

در صورت اُسکی موجودگی کے وہ شخص اُسکی

## موجودگی سے اطلاع رکھتا تھا اور وہ بیان اُس استحقاق یا رسم یا معاملہ کی نسبت نزاع پیدا ہونے سے پہلے کیا گیا تھا \*

واسطے قابل ادخال ہونے شہادت مصرحہ فقرہ ہذا کے شرایط ذیل

لزم ہیں :-

۱ — وہ بیان اور رائے ایسے شخص کی ہو  
جسکا متن دفعہ ہذا میں ذکر ہی \*

اس قسم کی شہادت  
داخل ہونے کی شرط

۲ — متعلق ہو کسی استحقاق عام یا رسم عام یا معاملہ متعلقہ غرض

خلائی یا غرض عام سے \*

۳ — بیان کنندہ رائے غالباً اُس سے واقفیت رکھتا ہو \*

۴ — ایسا بیان قبل شروع نزاع ہوا ہو \*

شرط اول یعنی رائے کو قابل ادخال تصور کرنے کی وجہ یہ ہے  
کہ ابتدا ایسے حقوق کی جنگی نسبت وہ رائے ہی ایسی قدیم ہوتی ہی  
اور وہ حقوق ایسے ہوتے ہیں کہ شہادت بلا واسطہ وجود ایسے حقوق کی  
شاذ حاصل ہوتی ہی اور نیز ایسی معروف باتوں کا ثبوت خاص  
لیئے کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ ایسے عام امور ہر شخص کو  
معلوم ہوتے ہیں اس وجہ سے کہ سب لوگ اُن کا بیٹھ کر آپس میں  
ذکر کرتے ہیں اور چونکہ وہ بلا کسی طرفداری ذاتی کے ہوتے ہیں تو  
اُن کی نسبت جو اشخاص مجمع کی رائے قائم ہوتی ہی وہ ضرور  
صداقت پر مبنی ہوتی ہی ورنہ کسی رسم کو عام شہرت نہیں  
ہوسکتی — اور جب کہ لوگ متفق الرائے ہوتے ہیں رسم وقوع پذیر  
ہوتی ہی اور ہر فرد شخص جو ملکر اپنے تئیں ایک معنی کر قائم کرنے  
والا اُس رسم کا سمجھتے ہیں \*

نسبت شرط دوم کے واضح رہے کہ اس قسم کی شہادت نسبت خانگی  
حقوق اشخاص خاص کے قابل ادخال نہیں کیونکہ عوام الناس کسی شخص  
کے حالات سے واقف نہیں ہوتے اور اس لیئے اُن کے بیان قابل وقعت  
نہیں سمجھے جاسکتے \*

نسبت شرط سوم کے ظاہر ہی کہ جب تک کہ وہ شخص جس کی رائے ثابت کرنی منظور ہی ایک ایسی حالت میں نہ ہو کہ جس سے اُس کو خاص واقفیت پیدا ہوتی ہو تب تک اُس کی رائے کی کچھ وقعت نہیں ہوتی مثلاً اگر کسی خاص برادری کی رسم و رواج کی بحث ہو تو اُس برادری کے شخص کا بیان زیادہ تر قابل وقعت ہوگا یہ نسبت بیان ایک ایسے شخص کے جو کہ اُس برادری کا نہیں ہی \*

شرط چہارم کی وجہ یہ ہے کہ وہ رائے جو قبل ابتداء کسی نزاع کے بیان کی جاتی ہی وہ غالباً بلا طرفداری یا بلا خوف کذب ظاہر کی جاتی ہی اور نزاع کے شروع ہوتے ہی تمام وہ لوگ جن کا کہ ایسی رسم سے نقصان یا فائدہ ہوتا ہو فریقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور ہر ایک اپنی اپنی رائے رکھنے لگتا ہی اور بلا کافی دیانت کے ظاہر کرتا ہی \*

واضح رہے کہ ابتداء نزاع سے مقدمہ مراد نہیں ہی بلکہ شروع اول اُس جھگڑے کا مراد ہی جس کا کہ نتیجہ یہ کہ مقدمہ ہوا ہی جس میں یہ بحث ہی — تمثیل (ط) فقرہ ہذا سے متعلق ہی اور اُس سے معلوم ہوگا کہ حقوق عام کس قسم کے ہو سکتے ہیں اور حقوق نسبت مجرأے آب اور حقوق تالاب و گھاٹ اور حقوق شفع اور حق چراگاہ وغیرہ سب ان میں شامل ہیں اور نیز اس فقرہ میں وہ حقوق شامل ہیں جو کہ زمیندار کو بعض دیہات میں حاصل ہوتے ہیں مثلاً زمیندار کا حق بو و پرچوت یا حق زمیندار نسبت لینے ابواب کے مثلاً لینا ایک حق کا منجملہ قیمت درختوں کے یا حق چہارم زمیندار نسبت زر ثمن اُن بیعوں کے جو کہ بلا رضامندی مالک کے کی جاویں مثلاً وہ بیع جو کہ اجراء دگری میں ہوتی ہو ۵ \*

جس بیان کا اس فقرہ میں ذکر ہی وہ بیان خواہ زبانی ہو خواہ تحریری مثلاً تحریری بیانات مندرج ہوتے ہیں دستاویزات میں مثل بیعنامجات اور ہبہ نامجات اور اظہارات گواہان اور فیصلہ جات عدالت اور رویکاری نامے عدالت اور واجب العرض اور اسناد وغیرہ میں \*



## ( ۵ ) جبکہ وہ بیان بابت ہونے کسی

رشتہ ( <sup>۶</sup> پدری یا مادری یا

رشتہ ازواجی یا تبنییت )

جبکہ بیان متعلق وجود  
رشتہ داری ہو

کے فیما بین اُن اشخاص کے ہو جنکے رشتہ سے اُس شخص بیان کرنیوالے کو واقف ہونے کے وسایل خاص حاصل ہوں اور امر زیر مباحثہ کی نسبت بحث پیدا ہونے سے پہلے وہ بیان کیا گیا ہو \*

اس ضمن میں شرائط مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہیں:—

۱ بیان نسبت رشتہ کے ہو \*

۲ بیان کرنے والے کو وسایل واقفیت حاصل

شرایط اہمال

ہوں \*

۳ بیان قبل نزاع کے کیا گیا ہو \*

دفعہ ۱۸۷۲ ( ک ) اس فقرہ سے متعلق ہی <sup>۷</sup> \*

چونکہ ضمن ہذا متعلق ہی اُسی مضمون سے جس سے کہ ضمن <sup>۶</sup>

دفعہ ۱۸۷۲ متعلق ہی اس لیئے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ بعد اُس

ضمن کے ان دونوں فقروں کی شرح ساتھ لکھی جاوے \*

## ( ۶ ) جبکہ وہ بیان بابت ہونے کسی

رشتہ ( <sup>۸</sup> پدری یا مادری

یا رشتہ ازواجی یا تبنییت )

جبکہ بیان مندرج ہو  
وصیت نامہ یا کسی اور  
نوشتہ میں

۶ ترجمہ بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

۷ مرہم چندر چند بنام متھرا ناتھ گھوس ریکابی جاد ۹ صفحہ ۱۵۱

۸ ترجمہ بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲

کے فیما بین اشخاص متوفی کے ہو اور کسی وصیت نامہ یا نوشتہ میں جو اُس خاندان کے کاروبار سے متعلق ہو جس میں کہ شخص متوفی تھا یا اُس خاندان کے کسی نسب نامہ میں یا کسی کتابہ میں یا اُس خاندان کی تصویر یا اور چیز میں جس پر ایسے بیانات معمولی لکھے جاتے ہیں اور مبینہ کی نزاع پیدا ہونے سے پہلے کیا گیا ہو \*

ضمن ہذا میں شرائط مفصلہ ذیل قابل غور ہیں:—

۱ — بیان متعلق رشتہ ہو \*

۲ — رشتہ جسکی نسبت بیان ہو مابین

شرایط ادخال

اشخاص متوفی کے ہو \*

۳ — وہ بیان ایسی دستاویزوں میں مندرج ہو جنکا کہ اس ضمن

میں ذکر ہی \*

۴ — وہ بیان قبل نزاع کے کیا گیا ہو \*

قابل غور امور جو کہ ہم شرح ضمن ۵ میں لکھ آئے ہیں اُنکو

امور مفصلہ بالا سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوگا

کہ اُن دونوں میں کون کون سے مشترک ہیں

اور کون کون سے مختلف ہیں — مشترک

مطابقت مابین ضمن ۵ و ۶ کے

یہ ہیں:—

۱ — دونوں فقرے متعلق رشتہ اشخاص کے ہیں \*

## ۲ — دونوں بیان ضرور ہی کہ قبل نزاع کے ہوں \*

امور مختلف مابین ان دونوں فقروں کے یہہ  
ہیں: —

اختلاف مابین ضمن ۵  
و ضمن ۶ کے

۱ — ضمن ۵ میں کوئی قید اس امر کی  
نہیں ہے کہ رشتہ مابین اشخاص زندہ کے ہو یا مردہ کے اور اس ضمن  
میں لازم ہے کہ بیان نسبت رشتہ ایسے اشخاص کی ہو جو مرچکے ہیں \*  
۲ — ضمن ۵ میں یہہ ضبط ہے کہ بیان کنندہ ایسا شخص ہو  
جسکو وسائل خاص علم کے ہوں اور اس ضمن میں کوئی قید اس امر  
کی نہیں ہے کہ بیان کنندہ کون ہو \*

۳ — ضمن ۵ میں اعتبار شہادت مبنی ہے وقعت اشخاص بیان  
کنندہ پر اور اس ضمن میں ان دستاویزات کی وقعت پر مبنی ہے  
( چنکا ذکر اس ضمن کے متن میں مندرج ہے ) بلا لحاظ وقعت ان  
دستاویزات کے لکھنے والوں کے \*

اس قسم کی شہادت جسکا کہ ذکر ان دونوں ضمنوں میں ہے اس  
وجہ سے قانون نے شرائط مندرجہ دفعہ ۶ سے بری کیا ہے کہ بغیر اس  
قسم کی آسانی دیئے رشتہ کی نسبت شہادت مشکل سے بہم پہنچتی  
کیونکہ مقدمات میں اکثر ان رشتہ داریوں کی بحث واقع ہوتی ہے جو  
رشتہ داریاں ایسے واقعات گذشتہ پر منحصر ہوتی ہیں کہ زمانہ بعید میں  
واقع ہوئی تھیں اور جو معدود اشخاص کو معلوم ہوتی ہیں اور بغیر اس  
قسم کی شہادت کے داخل کیئے اکثر مقدمات میں رشتہ کی شہادت بہم  
نہ پہنچتی — لیکن جو شرائط کہ اوپر بیان کی گئی ہیں ان بغیر اس  
قسم کی شہادت داخل نہیں ہو سکتی \*

ضمن ۵ میں کوئی شرط ایسی قائم نہیں کی گئی جس سے اس  
امر کی تحقیق لازم کی جاوے کہ لکھنے والوں کو چنکا ذکر اس ضمن میں  
ہی کوئی خاص مسئل علم رشتہ داری کے تھے یا نہیں \*

اس تعریف دستاویز میں جسکا ذکر دفعہ ۳ میں مندرج ہے کتبہ جات  
وغیرہ داخل ہیں — تمثیل ( ل ) دفعہ ۵۷ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے  
کہ لفظ رشتہ میں تمام امور نسبت ولادت و پیدائش کے شامل ہیں \*

## (۷) جبکہ وہ بیان کسی دستاویز

یا وصیت نامہ یا اور کاغذ

میں مندرج ہو جو کسی

معاملہ متذکرہ دفعہ ۱۳ ضمن (الف) سے

متعلق ہو \*

اس فقرہ میں صرف دو امر قابل غور ہیں :-

۱۔ یہ کہ بیان متعلق ایسے معاملہ سے ہو جسکا ذکر ضمن الف دفعہ ۱۳ میں ہو

ہی ۹ \*

۲۔ بیان مندرج ہو کسی ایسی دستاویز میں جسکا ذکر اس فقرہ

میں ہی \*

ضمن الف دفعہ ۱۳ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ وہ معاملہ ایسا ہو کہ جس سے کوئی حق یا رسم پیدا ہوئی ہو یا اسکا دعویٰ کیا گیا ہو یا اس میں تبدیل ہوئی ہو جس سے اسکی نسبت اقبال یا اصرار یا انکار کیا گیا ہو یا جو اس کے وجود کا مغائر ہو۔ اور واضح رہے کہ حق یا رسم جسکا ذکر ہی وہ خواہ خاص ہو یا عام یعنی رسم متعلقہ کسی خاص خاندان کے ہو یا عام رسم ہو مثلاً حق گندی نشینی بڑے بیٹے کا ایک خاص خاندان کی رسم ہی اور حق شفع ایک عام رسم \*

واضح ہو کہ اثر ضمن ہذا کا یہہ ہی کہ شہادت نسبت حقوق رسم و رواج کے قابل ادخال ہی لیکن لازمی یہہ ہی کہ وہ شہادت زبانی نہ ہو بلکہ مندرج ہو کسی ایسی دستاویز میں جسکا ذکر متن ضمن میں ہی \*

## (۸) جبکہ وہ بیان چند اشخاص

نے کیا ہو اور ان کے ایسے حالات

یا خیالات دلی اس سے ظاہر

جبکہ وہ بیان متعلق حالات یا خیالات دلی کے ہوں

## ہوتے ہوں جو معاملہ متنازعہ فیہ سے متعلق ہوں \*

تمثیل (ن) دفعہ ۱۳ سے مضمون فقرہ ۱۳ اصرح ہوگا ظاہر یہہ

تمثیل ایک نامی مقدمہ سے قائم کی گئی  
ہی جو ولایت میں فیصل ہوا تھا اور واقعات

تمثیل مقدمہ ولایت

جس کے یہہ ہیں :-

ایک شخص نے ایک مصور سے اپنی اور اپنی چورز کی ساتھ تصویر  
کھچوائی یہہ شخص خون نہایت بد صورت تھا اور اُس کی چورز نہایت  
حسین تھی \*

جبکہ تصویر طیار ہو کر آئی تو مابین مصور اور خریدار کے معاملہ  
نہوسکا اور مصور سے تصویر نہ خریدی \*

مصور نے اُس تصویر کو ایک نمائش گاہ میں دیکھایا اور اُس کے  
بچے یہہ الفاظ لکھ دیئے ” کہ ایک خوبصورت اور ایک حیوان “ \*  
یہہ شخص خون اُس نمائش گاہ میں گیا اور اُس تصویر کو دیکھ کر  
پہاڑ ڈالا مصور نے اُس پر ہرجہ کا دعویٰ کیا مدعا علیہ نے جواب دعویٰ  
میں یہہ بیان کیا کہ وہ تصویر ذریعہ ہتک مجھے مدعا علیہ کا تھی اور  
اُس کے پہاڑ ڈالنے کا قانوناً مجھکو اختیار تھا اس مقدمہ میں امر تنقیح  
طلب یہہ تھا کہ آیا اُس تصویر سے عوام الناس کے ذہن میں خیال ہتک  
مدعا علیہ جاتا تھا یا نہیں \*

بہ ثبوت اس امر تنقیح کے مدعا علیہ نے گواہ اس امر کے پیش کیئے  
کہ اُنکے سامنے بہت متعددہ شخصوں نے اُس تصویر کو دیکھ کر ظان راے  
ظاہر کی تھی اظہار اُن گواہوں کی نسبت بیانات حاضرین نمائش گاہ کے  
قابل ادخال اس وجہ سے تصور ہرے کہ وہ حاضرین نمائش گاہ خون  
بہم نہ پہونچ سکے اور اُنکی راے معلوم ہونے سے نسبت امر تنقیح طلب  
کے ایک اثر پیدا ہوتا تھا \*

واصرح رہے کہ یہہ ضمن متعلق ہی خیال دلی سے ایک مجموعہ اشخاص

کے اور دفعہ ۱۳ متعلق ہی حالت نہہنی شخص واحد سے پس بیانات

نسبت غل ایک گروہ کے چنکا ایک اثبوتہ میں ہونا بیان کیا جاتا ہی  
ضمن ہذا کے مرائق قابل ادخال شہادت ہیں اس وجہ سے کہ اُن اشخاص  
کا جو کہ بھیز میں غل مچاتے تھے طلب کرانا شہادت کے لیئے محال  
ہوتا ہی - اس دفعہ کے ساتھ پڑھو ضمن ۲ دفعہ ۲۱ - ایکمت ہذا \*

## تمثیلات

( الف ) بحث اس امر کی ہی کہ ہندہ کو عمرو

نے ہلاک کیا یا نہیں \*

ہندہ اُن صدموں سے جو اُسکو اُس فعل میں  
پہونچے جسکے اثناء میں اُسکا ازالہ بکارت کیا گیا ہو گئی  
اُس مقدمہ میں بحث اس امر کی ہی کہ ازالہ بکارت  
عمرو نے کیا یا نہیں \*

بحث اس امر کی ہی کہ زید کو عمرو نے ایسے  
حالات میں قتل کیا یا نہیں جنکی بناء پر زید کی بیوہ  
کی طرف سے عمرو پر نالشی ہو سکتی ہی \*

بیانات جو ہندہ یا زید نے اپنی وفات کے باعث سے  
درباب قتل اور زنا بالجبر اور فعل بیجا قابل نالشی زیر  
تجزیز کے کیئے واقعات متعلقہ ہیں \*

( ب ) بحث بابت تاریخ ولادت زید کے ہی \*

داخلہ روزنامچہ ایک قاکٹر متوفی کا جو اپنے کام کے  
معمولی طریقہ میں وہ باقاعدہ رکھا کرتا تھا متضمن  
اس بیان کے کہ فلاں روز وہ زید کی ما کے پاس گیا اور  
اُسکا بیتا چٹایا واقعہ متعلقہ ہی \*

( ج ) بحث اس امر کی ہے کہ فلاں تاریخ زید کلکتہ میں تھا یا نہیں \*

بیان مندرجہ روزنامہ ایک وکیل متوفی کا جو کہ وہ اپنے کام کے طریق معمولی میں باقاعدہ مرتب رکھتا تھا متضمن اسکے کہ فلاں روز میں زید کے پاس بمقام فلاں واقعہ کلکتہ فلاں کار کی بابت مشورہ کرنے کے لیئے گیا واقعہ متعلقہ ہے \*

( د ) بحث اس امر کی ہے کہ فلاں جہاز بندر بمبئی سے فلاں تاریخ روانہ ہوا یا نہیں ایک خط کسی شخص متوفی ایک سوداگر کی کوٹھی کے شریک کا کہ جس کوٹھی کے نام سے وہ جہاز کرایہ لیا گیا تھا بنام اُسکے اڑتویوں کے جو لندن میں تھے اور جنکو مال حوالہ کیا گیا بابت مضمون کہ وہ جہاز فلاں تاریخ بندر بمبئی سے روانہ ہوا واقعہ متعلقہ ہے \*

( ہ ) بحث اس امر کی ہے کہ بابت ایک اراضی کے زید کو لگان ادا کیا گیا یا نہیں \*

خط زید کے کارندہ متوفی کا بنام زید کے جسکا بہہ مضمون ہے کہ میں نے زید کے حساب میں لگان وصول کیا اور زید کے حکم سے اپنے پاس رکھا واقعہ متعلقہ ہے \*

( و ) بحث اس امر کی ہے کہ زید اور ہندہ کا ازدواج بطور جائز ہوا یا نہیں یہہ بیان ایک پادری متوفی کا کہ

میں نے ازدواج ایسے حالات میں کرایا کہ اُس ازدواج کا ہونا ایک جرم تھا واقعہ متعلقہ ہی \*

( ز ) بحث اس امر کی ہی کہ زید ایک شخص نے جو اب نہیں پایا جاتا ہی ایک خط فلاں تاریخ لکھا یا نہیں \*

پس یہہ واقعہ کہ اُسکا ایک خط اُسی تاریخ کا لکھا ہوا ہی واقعہ متعلقہ ہی \*

( ح ) بحث اس امر کی ہی کہ فلاں جہاز کے تباہ ہونے کا کیا سبب تھا \*

ایک پروفیسر لکھا ہوا اُسکے ناخدا کا جو اب حاضر نہیں کیا جا سکتا ہی واقعہ متعلقہ ہی \*

( ط ) یہہ امر معرض بحث میں ہی کہ فلاں راہ شارع عام ہی یا نہیں \*

بیان زید گانوں کے مکھیا متوفی کا باین مضمون کہ وہ راستہ شارع عام ہی واقعہ متعلقہ ہی \*

( ی ) اس امر کی بحث ہی کہ غلہ کا نرخ فلاں تاریخ فلاں مانتی میں کیا تھا پس تحریر ایک متوفی بنی کی جو اُس نے بابت نرخ کے اپنے معمولی کاروبار کے اثناء میں کی تھی واقعہ متعلقہ ہی \*

( ک ) بحث اس امر کی ہی کہ زید متوفی عمرو کا باپ تھا یا نہیں \*



یہہ بیان زید کا کہ عمرو اُسکا بیٹا ہی واقعہ

متعلقہ ہی \*

( ل ) یہہ امر زیر تجویز ہی کہ زید کی ولادت

کی کون تاریخ تھی \*

ایک خط زید کے پدر متوفی کا بلام اُسکے دوست

کے ہی اور اُس میں تاریخ معین کو زید کے پیدا ہونے کا

حال لکھا ہی پس یہہ واقعہ متعلقہ ہی \*

( م ) بحث اس بات کی ہی کہ زید اور ہندہ کا

ازدواج ہوا یا نہیں اور اگر ہوا تو کب ہوا \*

بکو ہندہ کے پدر متوفی نے ایک تاریخ معین پر

اپنی اُس دختر کا ازدواج زید کے ساتھ ہونا اپنی بھی

میں بطور یادداشت لکھ رکھا تھا پس یہہ واقعہ متعلقہ

ہی \*

( ن ) زید نے عمرو پر اس بات کی نالشی کی کہ

دوکان کی کھڑکی میں ایک شبیہ تھنک امیز لٹکا

رکھی ہی بحث درباب مشابہ اور تھنک امیز ہونے اُس

شبیہ کے ہی پس دیکھنے والوں کے ایک گروہ نے جو

کچھہ کہ اُسکو دیکھکر کہا ہو جائز ہی کہ وہ ثابت

کیا جائے \*

اس ایکٹ کی دفعات میں سے دفعہ ۳۲ - ایک مقدم دفعہ ہی اور

قانون کے تحصیل کرنے والے کو اُسکے سنبھنے اور یاد کرنے میں بہت

وقت و مشکل پیش آتی ہی - اس لیے میں بغرض آسان کرنے اس

مشکل کے ایک شجرہ ذیل میں مندرج کرتا ہوں جس کے پڑھنے سے

ایک نظر میں کل دفعہ کا مضمون واضح ہو جاتا ہی \*

بعید السکونت

اے شہادت

(۶) ضمن (۷) ضمن (۸) ضمن

صیت متعلق معاملہ مجموع نے نسبت اپنے  
دیگر متذکرہ دفعہ ۱۳ خیالات متعلقہ معاملہ  
ہو ضمن الف ہو متنازعہ فیہ کیا ہو

پر پڑھنا چاہیئے جس طرح پر نسب نامہ پڑھا جاتا  
ل ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ آئہہ ضمنوں میں سے کسی  
میں چاروں قسم کے اشخاص سے متعلق ہیں — اسی  
میں بھی اشخاص متوفی سے متعلق ہیں جیسا کہ  
( پر اور ضمنوں سے زائد ایک شرط لگائی گئی ہی



## دفعہ ۳۳ شہادت جو کسی

گواہ نے کسی مقدمہ عدالت

میں یا روپرو کسی شخص

اظہارات جو کسی مقدمہ  
سابق میں لیئے گئے ہوں  
تو قابل ادخال ہیں

کے جسے قانوناً اختیار اُسکے لینے کا ہی ادا  
کی ہو وہ عدالت کے مقدمہ مرجوعہ مابعد  
میں یا ایک ہی مقدمہ عدالت کی نوبت  
مابعد میں اُس وقت جبکہ وہ گواہ مر گیا  
ہو یا پایا نہ جاتا ہو یا ناقابل اداے شہادت  
ہو گیا ہو یا فریق مخالف نے اُسکو الگ  
کر دیا ہو یا جس حال میں کہ اُسکا حاضری  
کرنا بغیر ایسے درنگ یا صرف کے ممکن نہ ہو  
جسکا روا رکھنا نظر بحالت مقدمہ عدالت  
کے نزدیک نامناسب ہو واسطے ثابت کرنے  
اُن واقعات کے جنکا اُس میں ذکر ہو  
واقعہ متعلقہ ہی :

مگر شرط یہ ہے کہ وہ مقدمہ فیما بین

انہیں اشخاص فریق مقدمہ کے یا اُنکے

قائم مقامان حقیقت کے ہو —

فیز باین شرط کہ فریق مخالف پہلے  
مقدمہ کا گواہ سے استحقاقی سوال کرنے کا  
دکھتا ہو —

فیز باین شرط کہ امور تنقیص طالب  
پہلے مقدمہ میں اُسی اصل مطلب کے ہوں  
جو کہ دوسرے مقدمہ میں ہیں \*

تشریح — تجویز یا تحقیقات فوجداری  
اُوروے منشاء دفعہ ہذا کے ایک مقدمہ  
قیمابین مدعی اور مدعا علیہ کے متصور  
ہوگی \*

دفعہ ۳۲ میں اول صورت ( جس میں اشخاص کے بیانات قابل  
ادخال قرار پائے ہیں ) واضح کی گئی ہے اور دفعہ ہذا دوسری صورت  
ہی جس میں کہ بیانات اُن اشخاص کے جو کہ عدالت میں حاضر نہیں  
ہو سکتے شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں \*

سرخی ( جو کہ دفعہ ۳۲ کے اوپر لکھی ہے ) پڑھنے سے معلوم ہوگا  
کہ دفعہ ۳۲ و ۳۳ — ایک مضمون سے متعلق  
ہیں یعنی کن صورتوں میں اُن اشخاص کے  
بیانات جو کہ حاضر عدالت نہیں ہو سکتے

صوابقت شرائط مابین دفعہ  
۳۲ و دفعہ ۳۳

شہادت میں قابل ادخال ہیں — پس اسلیئے مفصلہ ذیل شرائط جو کہ

نسبت اشخاص بیان کنندگان کے دفعہ ۳۲ میں لازمی ہیں اس دفعہ میں بھی لازمی ہیں یعنی:—

۱ — یہ کہ وہ شخص جسکا بیان ہو متوفی ہو \*

۲ — جو پایا نہ جاتا ہو \*

۳ — جو ناقابل ادائے شہادت ہو گیا ہو \*

۴ — جسکو فریق مخالف نے الگ کر دیا ہو \*

۵ — ایسا شخص ہو جسکا حاضری کرنا بغیر ایسی دلیل یا صرف

کے ممکن نہ ہو جسکا روا رکھنا نظر بحالات مقدمہ عدالت کے نزدیک نامناسب ہو \*

پس واضح رہے کہ امور مفصلہ بالا وہی ہیں جو نسبت دفعہ ۳۲ کے بیان کیئے گئے ہیں سوائے امر نمبر ۴ کے جو اس دفعہ میں پڑھایا گیا ہے فرق مابین دفعہ ۳۲ و ۳۳ کے یہ ہے کہ دفعہ ۳۲ میں کسی قسم کے بیانات ہوں اور دفعہ ۳۳ میں لازم ہے کہ وہ بیانات بطور اظہار حلفی کے گواہ نے ان دونوں حالتوں میں کیئے ہوں:—

۱ — کسی مقدمہ عدالت میں \*

۲ — یا روبرو کسی شخص کے جسکو قانوناً اختیار اُسکے لینے کا ہے \*

اور مزید برآں مفصلہ ذیل شرائط لازمی ہیں:—

۱ — وہ مقدمہ فیما بین انہیں اشخاص یا اُنکے قائم مقامین حقیقت کے ہو \*

شرائط جو اظہارات سابق کے قیادت میں داخل ہونے کے لئے لازمی ہیں

۲ — پہلے مقدمہ کا فریق مخالف گواہ سے استحقاق سوالات جرح

کرنے کا رکھتا ہو \*

۳ — امور تنقیح طلب پہلے مقدمہ میں وہی ہوں یعنی اُسی اصل

مطلب کے ہوں جو کہ اس دوسرے مقدمہ میں ہیں \*

تصریح شرط اول مذکورہ بالا

نسبت شرط اول مصرحہ بالا کے واضح

۱۷۲۔ شرائط جو اظہارات سابق کے داخل ہونے کے لیئے لازمی ہیں [دفعہ ۳۳

رہے کہ لفظ قائم مقامان حقیقت میں ورثاء اور مفوض الہیم اور پتہ دار اور منتظم اور وصی شامل ہیں — اور واضح رہے کہ منتقل الیہ حقیقت اور مشترک نیلام اجراء گری میں اس بات میں کچھ فرق نہیں <sup>۱</sup> اور نسبت قائم مقامان حقیقت کے ہم شرح دفعہ ۱۸ میں واضح طور پر لکھ آئے ہیں <sup>۲</sup> \*

یہ امر ظاہر ہے کہ یہ لازمی نہیں ہے کہ اگر مقدمہ سابق میں جس میں کہ اظہارات لیئے گئے تھے اگر ایک فریق مدعی تھا تو دوسرے مقدمہ میں بھی مدعی ہو یا یہ کہ پہلے میں مدعا علیہ ہو تو دوسرے میں بھی مدعا علیہ ہو لیکن یہ ضرور ہے کہ فریقین مقدمہ موجودہ سابق میں ایک دوسرے کے مختلف ہوں — مثلاً سابق میں زید نے عمرو پر نالش کی تھی اور اب عمرو نے زید پر نالش کی یا یہ کہ زید نے دوبارہ عمرو پر نالش کی تو حسب منشاء شرط <sup>۱</sup> ہذا کہا جاوے گا کہ فریق مقدمہ حال وہی ہیں جو کہ مقدمہ سابق میں تھے \*

نسبت شرط دوم کے یہ لکھنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ مضمون ذہن

سے ظاہر ہوتا ہے کہ فریق مختلف مقدمہ

سابق کا گواہ سے استحقاق اور موقع سوال جرح

تصریح شرط دوم مذکورہ بالا

کرنیکا رکھتا ہو — اور چونکہ سوال جرح اُسکو کہتے ہیں جو ایک فریق کے گواہ سے فریق مختلف سوال کرے <sup>۲</sup> اس لیئے یہ امر ظاہر ہے کہ اگر مقدمہ سابق میں فریقین مقدمہ حل دونوں ایک جانب ہوں یعنی دونوں مدعی ہوں یا دونوں مدعا علیہ تو اُنکو اپنے شریک مدعی یا شریک مدعا علیہ کے پیش کردہ گواہ کا اظہار مقدمہ موجودہ میں داخل کرنے کا منصب نہیں ہے \*

مثلاً سابق میں زید نے عمرو اور بکر پر نالش کی اور اُس مقدمہ میں بکر کی طرف سے خالد گواہ کا اظہار ہوا — چونکہ زید مدعی بکر

۱۔ راجہ عبدالحسین بنام گردناری لال پنڈل جلد ۲ صفحہ ۷۵ پر پی. ٹرانسل

۲۔ دیکھو صفحہ ۱۰۸، ۱۰۹

۳۔ دیکھو دفعہ ۱۳۷ — ایکٹ ہذا

مدعا علیہ کا فریق مخالف ہی اسلیئے اُسکو خالد سے سوالات جرح کرنے کا اختیار حاصل ہی ہے اور چونکہ مدعا علیہ مقدمہ مذکور میں بکر کے ساتھ مدعا علیہ ہی اور اُسکا فریق مخالف نہیں ہی اسلیئے عمرو کو خالد سے سوالات جرح کرنے کا اختیار نہیں ہی — پس اگر زید دوبارہ بکر پر یا عمرو پر نالش کرے یا بکر یا عمرو زید پر نالش کریں اور خالد کے اظہار کو شہادت میں داخل کرنا چاہیں تو حسب منشاء شرط هذا خالد کا اظہار ایک ایسے مقدمہ سابق میں ہوا تھا کہ جسمیں فریق مخالف کو خالد گواہ سے سوالات جرح کرنے کا استحقاق حاصل تھا۔ لیکن اگر عمرو ایک نالش بکر پر دایر کرے یا بکر عمرو پر دایر کرے تو یہ نہیں کہا جاوے گا کہ مقدمہ سابق (یعنی زید مدعی بنام عمرو و بکر مدعا علیہما) کے فریق وہی تھے جو مقدمہ حال (یعنی عمرو مدعی بنام بکر مدعا علیہ یا بکر مدعی بنام عمرو مدعا علیہ) کے فریق ہیں \*

یہ کچھ ضرور نہیں ہی فی الواقع فریق مخالف نے سوال جرح گواہ سے کیا ہو بلکہ اُنکو موقع اور حق ہونا کافی ہی — چنانچہ ایک ایسے مقدمہ میں جسمیں کہ نصف اظہار غیر حاضری میں ملزم کے لکھا گیا تھا اور نصف اُسکی موجودگی میں تو صرف اُس جزو اظہار کے داخل ہونے کی اجازت ملی جو بموجودگی ملزم کے لکھا گیا تھا \*

بعضی ایسی صورتیں ہوتی ہیں کہ جس میں ایک فریق کو قانوناً حق اپنے اظہار کا نہ ہو بلکہ باجائز عدالت فی الواقع اُسے سوالات جرح کیئے ہوں — الفاظ قانون سے یہ صاف ظاہر نہیں ہی کہ آیا اس قسم کے اظہارات ایک کارروائی مابعد میں قابل ادخال ہیں یا نہیں \*

نسبت شرط سوم کے یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہی کہ فی نفسہ امر تنقیص کے اصل مطلب ایک سے ہونے سے یہ مراد نہیں ہی کہ جایدان متنازعہ فیہ بھی ایک ہو بلکہ صرف مطلب ایک سا ہونا چاہیئے۔

تصریح شرط سوم مذکورہ بالا

گو جایدان متنازعہ فیہ دوسری ہو — مثلاً زید ایک پسر عمرو جو کہ ہندہ



کے بطن سے پیدا ہی چھوڑ کر فوت ہوا اور زید کی کل اُس جایدان پر جو واقع ضلع علیگڑھ ہی اُسکے بھائی بکر نے قبضہ کر لیا ہی ۔ پس عمرو نے بکر پر واسطے دلا پائے اپنے حصہ ترکہ پدری کے دعویٰ دائر کیا ۔ مگر مدعا علیہ نے اپنے جواب دعویٰ میں بیان کیا کہ ہندہ مادر عمرو کا نکاح زید سے نہیں ہوا تھا اور اسلئے عمرو مدعی بوجہ نہونے صحیح النسب کے مستحق ترکہ نہیں ہئی ۔ پس اِس مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ قرار پایا کہ آیا ہندہ کا نکاح زید سے قبل ولادت عمرو ہوا تھا یا نہیں اور عمرو کی طرف سے خالد نے بطور گواہ اظہار دیا کچھ جایدان زید متوفی کی ضلع آگرہ میں واقع تھی اور اُسپر عمرو قابض تھا ۔ پس بکر نے عمرو پر یہ بیان غیر صحیح النسب ہونے عمرو کے دعویٰ دلا پائے جایدان واقع ضلع آگرہ کا کیا ۔ اور امر تنقیح طلب یہہ قرار پایا کہ آیا عمرو زید کا صحیح النسب بیٹا ہی یا نہیں ۔ مگر بعد مقدمہ سابق ( یعنی عمرو مدعی بذم بکر مدعا علیہ ) خالد بغرض تجارت چین کو چلا گیا ۔ پس گو جایدان جو مقدمہ حال میں متنازعہ فیہ ہئی دوسری جایدان ہی تاہم چونکہ پہلے مقدمہ میں یہی عمرو کی نسب کی بحث تھی تو حسب منشاء شرط ہذا کہا جاویگا کہ امر تنقیح طلب دونوں مقدموں میں ایک ہی ہئی \*

اِس تمثیل میں خالد کا اظہار قابل ادخال شہادت ہی کیونکہ تینوں شرائط صادق آتی ہیں ۔ اسلئے کہ خالد کا چین سے طلب کرنا دشوار ہی اور فریقین مقدمہ ہذا وہی ہیں جو مقدمہ سابق میں تھے اور فریق مخالف یعنی بکر کو موقع خالد سے سوالات جرح کرنے کا تھا اور امر تنقیح طلب دونوں مقدموں میں ایک ہی ہئی \*

اور ضابطہ دیوانی کے بموجب جبکہ ایک ایسے گواہ کی شہادت کی صورت ہو جو سو میل سے زیادہ فاصلہ پر رہتا ہو یا بوجہ ضعف یا بیماری یا عورت پردہ نشین ہونے کے یا بوجہ ذی رتبہ ہونے کے حاضر عدالت نہو سکتا ہو عدالت کمیشن واسطے اپنے اظہارات اشخاص مذکور کے صادر کر سکتی ہی اسی طرح ضابطہ دیوانی کے دیکھنے سے باقی قاعدہ نسبتہ کمیشن دیوانی کے معلوم ہوگا \*

لیکن ایسا اظہار بغیر رضامندی اُس فریق جس کے مقابلہ میں یعنی جس کے خلاف وہ لیا گیا ہو پڑھا نہ جاویگا جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ گواہ عدالت کے علاوہ سے باہر رہتا ہے یا اُس نے وفات پائی ہے یا بوجہ ضعیفی یا بیماری کے اصلتاً اظہار دینے کو نہیں آسکتا ہے یا بلا سازش بغاوت زاید از سو میل مقام کچھری عدالت سے مقیم ہے یا بلحاظ مرتبہ یا ہونے عورت پردہ نشین کے اصلتاً حاضر ہونے سے معاف ہے یا جب تک حاکم عدالت حسب اقتضائے اپنی رائے کے مراتب مذکورہ کے ثبوت لینے سے درگزر نہ کرے یا جب تک حاکم واسطے پڑھ جانے اظہار کسی گواہ کے وجہ ثبوت میں با وصف ثبوت اس بات کے کہ ہر وقت سماعت مقدمہ وہ وجوہ چنکے لحاظ سے اظہار بذریعہ کمیشن لیا گیا تھا باقی نہیں رہے اجازت نہ دے \*

گو ضابطہ دیوانی میں کوئی صریح قاعدہ نسبت اطلاع دینے فریق ثانی کے مقرر نہیں ہے لیکن تاہم اولیٰ بلکہ لازم ہے کہ فریق ثانی کو اطلاع ایسے اجراء کمیشن کی دیجاورے تا کہ فریق ثانی کو کوئی عذر فہست عدم سوالات جرح کے باقی نہ رہے \*

ضابطہ دیوانی میں قواعد نسبت تحقیقات موقع کے مندرج ہیں - جس صورت میں کہ امین موقع کی تحقیقات کرنے کے لیئے مقرر کیا جاتا ہے تو جو اظہار کہ اُس نے لیئے ہوں وہ بغیر رپورٹ کے قابل ادخال شہادت نہیں ہوں \*

دفعہ ۲۲۹ ضابطہ فوجداری یعنی ایکٹ ۱۰۰ سنہ ۱۸۷۲ء کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ سشن یا ہائی کورٹ کو اُن اظہارات کے دیکھنے کا اختیار ہے جو کہ بموجودگی مدعا علیہ مجرم لیئے گئے ہوں اور اُن کی بنا پر فیصلہ صادر کر سکتی ہے گو وہ اظہار جو روبرو عدالت سشن یا ہائی کورٹ کے لیا گیا ہو اُس مضمون کی نقیض ہو - اور دفعہ ۳۲۳ ضابطہ مذکور کے دیکھنے سے یہ بھی ظاہر ہوگا کہ کسی ڈاکٹری گواہ کا اظہار جو کہ کسی میجسٹریٹ نے لیا ہو فوجداری کے مقدمات میں بلا حاضری گواہ داخل

شہادت ہو سکتا ہی اور حسب دفعہ ۳۲۵ ضابطہ مذکور کے رپورٹ سرکاری  
ممتحن کیمیا کی دستخطی اُسکی فوجداری کے مقدمات میں بطور  
شہادت قابل ادخال ہی اور حسب دفعہ ۳۲۷ ضابطہ مذکور کے جبکہ  
ملزم مقرر ہو تو اُسکی عدم موجودگی میں ہر وہ عدالت جسکو اُس  
جرم کے تجویز کرنے کا اختیار ہو بیانات اُن اشخاص کے جو کہ حالات  
مقدمہ سے واقف ہوں لکھ سکتی ہی اور ایسے بیانات بعد گرفتاری ملزم  
بمقابلہ اُسکے مستعمل ہو سکتے ہیں \*

دفعہ ۳۳۰ ضابطہ مذکور کے دیکھنے سے قواعد نسبت اجراء کمیشن کے  
مقدمات فوجداری میں معلوم ہونگے - عام اصول نسبت لینے اظہار گواہان  
کے دفعہ ۱۲۷ و دفعہ ۱۳۸ - ایکٹ ہذا میں مندرج ہیں لیکن صورت ہائے  
مذکورہ بالا قاعدہ عام سے مستثنیٰ ہیں اور اِن مستثنیٰ حالتوں میں  
شہادت ایسے گواہ کی جو موجود نہ ہو داخل کی جاسکتی ہی \*

اس دفعہ کے بخوبی سمجھنے کے لیئے مفصلہ ذیل پانچ سوالوں پر  
غور کرنا چاہیئے اور متن دفعہ کو دیکھ کر اُنکے جوابات نکالنے چاہیئیں  
وہ سوالات یہ ہیں \*

- اول — کن لوگوں کی شہادت قابل ادخال ہی \*
- دوم — کن اغراض کے لیئے قابل ادخال ہی \*
- سوم — کن کارروائیوں میں قابل ادخال ہی \*
- چہارم — کن صورتوں میں قابل ادخال ہی \*
- پنجم — کن شرطوں کی مطیع ہی \*

مفصلہ بالا پانچ سوالوں کا جواب اس دفعہ کی شرح سے باآسانی ظاہر  
ہوگا اور یہ سوالات بطور کل دفعہ کے خلاصہ کے لکھے گئے ہیں اور اُن  
سوالات کے جواب لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں ہی لیکن جس غرض سے کہ  
ہم نے دفعہ ۳۲ کے مضامین کو ایک شجرہ کے طور پر بیان کیا تھا اُسی غرض  
سے اب ہم دفعہ ہذا کے مضامین کا بھی ایک شجرہ پیش کرتے ہیں \*

ادائے شہادت      بعید السکونت

مقدمہ حل و سابق کا امر تنقیص  
طلب ہم مضمون

اظہارات کا — سواد ایک قسم کے اشخاص  
میں ہیں — لیکن سب سے بڑا فرق مابین  
قسم کے بیان کا ذکر ہی — بخلاف اسکے  
سے ( جسکو داخل کرنا منظور ہو ) متعلق  
( ہو ) علیحدہ علیحدہ لکھا گیا ہی اور اس  
میں لفظ ( ہو ) تک پڑھنا چاہیئے — ایک اور  
چھنا چاہیئے اور اس شجرہ میں شرطوں کے



## بیانات جو خاص حالات میں کیئے جائیں

دفعہ ۳۳ داخلہ اُس بھی حساب

کا جو کہ باجرائے کاروبار  
بطور معمول مرتب رکھی

داخلیات مندرجہ بھی  
حساب کی واقعہ متعلقہ  
ہوتے ہیں

گئی ہو اُس صورت میں واقعہ متعلقہ ہی  
جب کہ وہ اُسی معاملہ کی بابت ہو  
جسکی عدالت تحقیقات کرتی ہو لیکن  
محض وہی داخلہ کسی شخص پر ذمہ داری  
کے عاید کرنیکے لیئے کافی نہ ہوگا \*

### تمثیل

زین نے عمرو پر ایک ہزار روپیہ کی نالش کی اور  
اپنے حساب کی بھی میں یہ لکھا ہوا پیش کیا کہ اتنے  
روپیہ کا عمرو میرا دیندار ہی تو وہ تحریر واقعہ متعلقہ  
ہی لیکن بغیر کسی اور شہادت کے جس سے قرضہ ثابت  
ہو کافی نہیں ہی \*

مضمون دفعہ ۳۳ نہایت صاف ہی لیکن یہ امر قابل غور ہی کہ بھی چلتے  
حساب کے شہادت میں داخل ہونیکے لیئے لازم ہی کہ باجرار کاروبار بطور  
معمول مرتب رکھی گئی ہوں کیونکہ اگر نہایت ترتیب وار نہ رکھی گئی ہوں

تو اُس میں جعل اور رقوم کے بنانے کا احتمال ہوتا ہی — لیکن بھی جات حساب کتنی ہی ترتیب سے مرتب ہوں تب بھی ثبوت کافی اپنے مضمون کا نہیں ہوتیں بلکہ مثل ایک شہادت تاؤیدی کے ہیں جسکا ثبوت اور ذریعوں سے بھی ہونا چاہیئے — ایک مقدمہ میں جسمیں ایک کوٹھی مہاجنی نے دعویٰ واسطے دلاپانے بقایا حساب یافتنی مدعی ذمگی مدعا علیہ کے کیا اور بت ثبوت دعویٰ اپنے صرف بھی کھاتہ پیش کیا تو پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ گو بھی کھاتہ کناہی معتبر ہو تاہم صرف ایک تاؤیدی شہادت ہی جو بغیر اور شہادت کے کافی ثبوت نہیں — ۶ اور اسیطرح ہر ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ ایک شخص بذریعہ اپنے بھی کھاتہ کے دوسرے کو پابند نہیں کر سکتا — ۷ لیکن ایک اور مقدمہ میں جسمیں ایک کوٹھی مہاجنی نے دوسری کوٹھی مہاجنی پر واسطے دلاپانے زر باقی کے بر بناء بھی کھاتہ دعویٰ کیا اور مبصران بھی نے اس بات کی تصدیق کی کہ بھی کھاتہ مسلسل طور پر حسب قواعد مہاجنی مرتب تھا اور نیز یہہ کہ بھی کھاتہ مدعی مطابق تھا اُس حساب سے جو کہ مدعا علیہ نے مدعی کو لکھ کر دیا تھا لیکن مدعی نے واسطے ثابت کرنے اس بات کے کہ بھی کھاتہ مسلسل طور پر اجراء کاروبار معمولی میں لکھا گیا تھا کوٹھی گواہ پیش نہیں کیا اور نہ نسبت خاص رقوم کے کوٹھی شہادت ہی لیکن اقبال مدعا علیہ نسبت درست ہونے حساب مستدلہ کے شہادت سے ثابت کیا اور مدعا علیہ نے مدعی کے بھی کھاتہ کے درست ہونے سے اپنے جواب دعویٰ میں انکار کیا بلکہ صرف دو رقموں پر عذر کیا کہ اُسکو متجرا ملنی چاہیئیں — لیکن کوٹھی شہادت بتاؤید اپنے عذر کے نہیں پیش کی حکم پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ گو بھی کھاتہ مدعی ثبوت قطعی درستی حساب کا نہیں تھی اور مدعی کو شہادت نسبت درستی اپنے بھی کھاتہ کے دینی لازم تھی تاہم چونکہ مدعا علیہ نے بھی کھاتہ کے درست ہونیکا اقبال کر لیا اور کوٹھی شہادت اُس بھی کھاتہ

۶ رائے سرکشن بنام رائے ہریش من مرزا اڈیشن اول جلد ۵ صفحہ ۴۳۲  
و سیٹھ اکھوی چند بنام سیٹھ اندرون وغیرہ جلد ۲ پانگل لاہورک صفحہ  
۳۱ پریوی کونسل

۷ سراب جی و جا کندا بنام کنور جی مانک جی مرزا اڈان اول جلد ۱  
صفحہ ۲۷ ضمیمہ

کے غلط ہونے کی پیش نہ کی تو کوئی ضرورت اور قسم کے ثبوت کی باقی نہ رہی اور دعویٰ مدعی قابلِ ڈگری تصور ہوا \* ۸  
اور ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ جب کبھی بھی کہاتہ شہادت میں پیش ہو حاکم عدالت کو لازم ہی کہ کل رقم پر غور کرے جو کہ جمع کیطرف ہوں اور جو کہ خرچ کیطرف ہوں اور جو رقم قابلِ اعتبار سمجھے اُسکو مانے اور جسکو غیر معتبر سمجھے اُسکو نہ مانے \* ۹

بموجب ضابطہ دیوانی کے جب کوئی دعویٰ بر بناء بھی کہاتہ ہو تو مدعی کو لازم ہی کہ بر وقت داخل کرنے عرضی دعویٰ کے اصل بھی کہاتہ کو پیش کرے اور ایک نقل اُسکی عدالت کے سپرد کرے بھی کہاتہ کی نقل عدالت کے سپرد کرنی ضرور ہی \*

کاغذات حساب زمینداری بھی حسب منشاء دفعہ ہذا قابلِ انخال شہادت ہو سکتے ہیں الا وہ بھی صرف بطور شہادت تائیدی کے خیال کیئے جاتے ہیں اور جبکہ شہادت پیش کرنا منظور ہو تو وہ کل تکرار کرنا چاہیئے جو کہ بصورت نہونے اُن کاغذات کے کرنا چاہیئے تھا اور اُن کاغذات کو صرف بطور شہادت تائیدی کے استعمال کرنا چاہیئے چنانچہ ہائی کورٹ مملک مغربی و شمالی نے کاغذات جمعیندی کو ایک شہادت بادی النظری تصور کیا اور نہ بنفسہ ثبوت کافی جسکی بناء پر ڈگری صادر ہو سکے \* ۱  
اور ہائی کورٹ کلکتہ اور پریوی کونسل نے بھی نسبت ایسے کاغذات کے متعدد مقدمات میں بارہا ایسا ہی تجویز کیا ہی \* ۲

۸ دراکاداس بنام جانی داس مورثاتین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸

۹ ایشان چندرسنگھ بنام سردار بلکال جلد ۳ صفحہ ۱۲۵

۱ ہولاس کورڈ بنام منشی شب سہاے متفصلہ ۱۳ دسمبر ۱۸۶۶ء نمبروی

۱۱۲۷ خاص سنہ ۱۸۶۶ء

۲ کھمیرا منی داس بنام بھگے گوبند مندل ویکلی جلد ۷ صفحہ ۵۳۵ دیوانی و گریڈل سنڈل بنام فیگوشن مکاپر ویکلی جلد ۵ صفحہ ۸۳ فیصلجات ایکٹ ۱۰ سنہ

۱۸۵۹ء — درام امل چکر پتی بنام تاراچندری برستیا ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۸۰ دیوانی

و بھگے گوبند مندل بنام بھیکیراے ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۱ دیوانی — شیخ نزاری

بنام لائیون ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۶۳ دیوانی — بدرناتھ پرازا بنام سرکھنعل متور

ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۷۳ دیوانی — گنجائور بنام سید علی احمد ویکلی جلد ۶

صفحہ ۶۲ صفحہ ۳۰ و جھوٹی بی بی بنام مہران اللہ ویکلی جلد ۶ صفحہ ۲۵۱



## دفعہ ۳۵ جو داخلہ کسی سرکاری

یا اور سرشتہ کی بہی یا

رجسٹر یا کاغذات میں

داخلہ جات مندرجہ بہی یا  
رجسٹر - سرکاری کہ قابل  
ادخال ہوتے ہیں

مشعر بیان کسی واقعہ تنقیتی یا متعلقہ کے  
کسی ملازم سرکاری نے بانصرام اپنی خدمت  
منصبی کے یا کسی اور شخص نے بانجام  
دہی کسی خدمت کے جو اُسپر اُس ملک  
کے قانون کی رو سے واجب ہو جس میں  
کہ وہ بہی یا رجسٹر یا کاغذ مرتب رکھا جاتا  
ہی کیا ہو وہ فی نفسہ واقعہ متعلقہ ہی \*

دفعہ ہذا میں اُن داخلجات کو جو کسی سرکاری یا اور سرشتہ  
کی بہی وغیرہ میں مندرج ہوں قابل ادخال شہادت قرار دیا ہی لیکن  
شرایط مفصلہ ذیل قابل غور ہیں :-

۱ - داخلہ منجملہ اقسام مذکور کے ہو \*

۲ - نسبت بیان کسی واقعہ تنقیتی یا واقعہ متعلقہ کے ہو \*

۳ - (الف) کسی ملازم سرکاری نے کیا ہو \*

(ب) کسی ایسے شخص نے کیا ہو جسپر ملک کے قانون کی

رو سے اُسکا کرنا لازم ہو \*

۴ - (الف) اپنے کار منصبی کے اجرا میں کیا ہو \*

(ب) یا اُن خدمات کی انجام دہی میں کیا ہو جو اُسپر

اُس ملک کے قانون کی رو سے واجب ہو جنہیں وہ رجسٹر وغیرہ مرتب  
رکھا جاتا ہی \*

بہہ ظاھر ہی کہ شرط ۳ و شرط ۴ مفصلہ بالا میں دو دو ضمنیں ہیں۔ شرط ۴ کی ضمن ( الف ) متعلق ضمن ( الب ) شرط ۳ کے ہی اور ضمن ( ب ) شرط ۴ متعلق ضمن ( ب ) شرط ۳ کے ہی \*

نسبت شرط اول کے واضح رہے کہ ایکٹ ہذا میں کوئی تعریف لفظ سرکاري یا اور سررشتہ کی بھي نہیں کی ہی لیکن دفعہ ۷۴ و ۷۸ ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے جسمیں سرکاري دستاویزات کا ذکر ہی کچھہ حال کھلیگا \*

نسبت شرط دوم کے واضح رہے کہ الفاظ واقعہ تنقیصی اور واقعہ متعلقہ کی تعریف پہلے بیان ہوچکی ہی ۳ \*  
نسبت شرط سوم ضمن ( الف ) کے واضح رہے کہ ایکٹ ہذا میں لفظ ملازم سرکاري کی کوئی تعریف نہیں کی لیکن دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند اور دفعہ ۲ - ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۷ ع کے دیکھنے سے اُسکے معنی سمجھہ میں آوینگے \*

نسبت شرط چہارم ( الف ) کے واضح ہو کہ الفاظ قانون سے ظاھر ہوتا ہی کہ وہ سررشتہ کی بھي یا رجسٽر جسکا ایکٹ ہذا میں ذکر ہی کچھہ ضرور نہیں ہی کہ خاص قانون نے اُسکے رکھنے کا حکم دیا ہو الا اسقدر امر قابل غور ہی کہ ضابطہ دیوانی و مال و فوجداری نے ہر صیغہ کے حکام بالا دست کو اختیار رجسٽروں وغیرہ کے رکھنے کی نسبت احکام جاری کرنے کا دے رکھا ہی اور بہہ کہا جاسکتا ہی کہ جو رجسٽر کسی سرکاري ملازم نے حسب الحکم اپنے حاکم بالادست کے مرتب رکھا ہو وہ اُسنے اپنے کار منصبی کے اجراء میں رکھا \*

نسبت شرط چہارم کی ضمن ( ب ) کے چونکہ شرط سوم کی ضمن ( ب ) کے ہم شکل ہی واضح رہے کہ بہہ شرط گویا لازمی ہی کہ جب کوئی اور شخص ماسوائے ملازم سرکاري کے کسی رجسٽر میں داخلہ وغیرہ کرے تو قبل اُسکے کہ وہ شہادت میں قابل اذخاال تصور کیا جاوے بہہ امر اُس شخص کو چونکہ اُس کو شہادت میں داخل کرنا چاہتا ہی ثابت کرنا لازم ہی کہ وہ داخلہ ایک ایسے فرض کے پورا کرنے میں کیا گیا تھا جسکا قانوناً کرنا اُسپر واجب تھا ۴ \*

قانون نے اس قسم کی دستاویزات کو قابل ادخال شہادت باوجود اُنکے حلفی نہ ہونے کے اس وجہ سے تصور کیا ہی کہ اکثر تو ایسے داخلہ جات اُس شخص کے ہاتھ کے ہوتے ہیں جس نے وقت لینے چارج اپنے عہدہ کے نیک نیتی سے کام کرنے کا حلف اُٹھایا ہوگا ۵ — اور نیز اس وجہ سے کہ اس قسم کے داخل جات کسی خاص شخص کی غرض سے متعلق نہیں ہوتے اور بوجہ مشہور اور معروف ہونے کے غلطی ہونے کا کم شبہ ہوتا ہی \*

فرق مابین دفعہ ہذا اور ضمن ۲ دفعہ ۳۲ کے یہ ہے کہ داخلہ جات

متذکرہ دفعہ ہذا بلا لحاظ اس امر کے کہ اُن داخلہ جات کا تحریر کرنیوالا زندہ اور قابل ادالے شہادت ہو یا نہ ہو اور اُس کو بطور گواہ کے

فرق مابین دفعہ ۳۵ و  
ضمن ۲ دفعہ ۳۲

طلب کیا ہو یا نہ کیا ہو قابل ادخال شہادت ہیں اور دفعہ ۳۲ میں بلاوجود اُن شرائط کے جنکا اُس میں ذکر کیا ہی ایسے داخلہ جات قابل ادخال شہادت نہیں ہیں \*

گو داخلہ جات متذکرہ ضمن ۲ دفعہ ۳۲ — اور دفعہ ہذا دونوں بلا حلف ہوتے ہیں لیکن چونکہ داخلہ جات ضمن ۲ دفعہ ۳۲ متعلق امور خانگی کے ہیں اور داخلہ جات متذکرہ دفعہ ہذا متعلق امور سرکاری کے ہیں لہذا قانون نے داخلہ جات متذکرہ دفعہ ہذا کو داخلہ جات متذکرہ دفعہ ۳۲ ضمن ۲ پر ترجیح دی ہی اور اُنکو بلا اُن شرائط کے جو دفعہ ۳۲ کے داخلہ جات کے لیے لازمی ہیں قابل ادخال شہادت گردانا ہی \* دفعات ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ — ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے قانون نسبت سرکاری دستاویزات کی نقول مصدقہ کے واضح ہوگا \*

اس دفعہ کی شرح میں مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اُس مقدم کاغذ کا ذکر کیا جاوے جسکو اضلاع شمال و مغرب میں واجب العرض کہتے ہیں اور جسکی بحث اکثر مقدمات دیوانی میں علی الخصوص مقدمات شفع میں پیش ہوتی ہی — دفعہ ۶۲ و دفعات مابعد ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے دیکھنے سے نوعیت اور احکام واجب العرض کے معلوم ہونگے \*

لیکن سوائے اُن اشخاص کے جو کہ اُسکے فریق ہوں اور کسی شریک حصہ دار پر وہ واجب العرض قابل پابندی نہیں ہی \*  
 اس دفعہ کے مطابق واجب العرض شہادت میں پیش ہو سکتی ہی  
 اُن مضامین کے ثابت کرنے کے لیئے جو کہ اُس میں مندرج ہوتے ہیں \*  
 مفصلہ ذیل چند مثالیں اُن سرکاری رجسٹر اور بھی جات کی جنکا  
 ذکر اس دفعہ میں ہی فیلڈ صاحب نے اپنی کتاب میں بیان  
 کی ہیں :-

رجسٹر نکاح حسب ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ ع قانون ازدواج \*

بھی جات رجسٹری حسب ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ \*

رجسٹر مطابع و اخبارات حسب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ ع قانون

مطابع \*

رجسٹر حق التصنیف حسب ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ ع \*

رجسٹر سوسائٹیوں کا حسب ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ ع \*

رجسٹر کمیٹیوں کا حسب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۹ ع \*

رجسٹر ہائے کارروائی میونسپل کمیٹی حسب ایکٹ ہائے مختلف

متعلقہ میونسپل کمیٹی \*

رجسٹر پنچ سالہ جو بنگالہ میں طیار ہوتا ہی ۸ \*

واجب العرض حسب ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ قانون مالکداری پنجاب

مئل بندوبست حسب قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ ع \*

گو دفعہ ہذا ظاہراً صاف اور آسان معلوم ہوتی ہی لیکن فی الحقیقت  
 اسکی شرائط کو بخوبی دھن نشین کرنا خالی از دشواری نہیں ہی —  
 پس بغرض صراحت مطالب دفعہ ہذا ہم اس کو بطور شجرہ کے لکھتے  
 ہیں :-

۱ حکیم مہر علی بھٹہ ہائی کورٹ مغربی و شمالی ۲۵ جون سنہ ۱۸۶۶ ع  
 نمبر ۲۲۱ خاص سنہ ۱۸۶۶ ع — و بچرا بھٹہ مدد مالع ہائی کورٹ مغربی و شمالی

۲۸ مارچ سنہ ۱۸۶۷ ع نمبر ۲۳۸ خاص سنہ ۱۸۶۷ ع

۷ بہار سنگھ بھٹہ بھٹہ ہائی کورٹ مغربی و شمالی یکم دسمبر سنہ

۱۸۶۶ ع نمبر ۱۴۳۲ سنہ ۱۸۶۶ ع

۸ سری منی اڑی منی بھٹہ بھٹہ ہائی کورٹ مغربی و شمالی ۷ مئی ۱۸۶۶ ع

نمبر ۱۲

## داخلہ

جو کسی سرکاری سررشتہ کی بھی یا رجسٹر یا  
کاغذات میں مندرج ہو

## مشعر بیان

واقعہ متعلقہ

واقعہ تنقیحی

قابل ادخال ہی

## بشرطیکہ

ایسے شخص نے جس پر قانوناً لازم ہے

کسی ملازم سرکاری نے

قانونی خدمات کے انجام  
دینے میں کیا ہواپنے کار منصبی میں  
کیا ہو

جب بعد غور کرنے متن دفعہ ۵۴ کے اس شجرہ کو دیکھا جاوے گا تو ہر جزر  
دفعہ ۳۵ صاف سمجھ میں آوے گا اور معلوم ہوگا کہ کونسی شرط کس سے

متعلق ہی \*

## دفعہ ۳۶ تحریرات واقعات

تنقیحی یا متعلقہ کی جو

ایسے نقشہ جات میں کہ عموماً

نقشہ جات قابل ادخال  
شہادت کب ہوتی ہیں

لوگوں کی خریداری کے لیئے مشتمل کیئے

جائیں یا ایسے نقشہ جات زمین یا عمارت

میں جو بحکم گورنمنٹ مرقب کیئے گئے

درباب ایسے امور کے کیئے گئے ہوں جو

## بحسب معمول نقشہ جات میں ظاہر کیئے جاتے ہیں یا انہیں لکھے جاتے ہیں فی نفسہ واقعہ متعلقہ ہیں \*

دفعہ ۵۷ میں ایک نئی قسم کی شہادت کو قابل ادخال قرار دیا ہے یعنی نقشہ جات کو جو کہ حسب تعریف لفظ دستاویز مندرجہ دفعہ ۳ کے دستاویز ہیں اور حسب منشاء تعریف لفظ شہادت کے شہادت دستاویزی کہی جاسکتی ہیں اور فقرہ ماقبل فقرہ اخیر دفعہ ۵۷ ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ عدالتوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ ان امور میں جو متعلق تاریخ علم یا علم ادب یا علم انشاء یا اور علوم و فنون سے ہوں کتب یا کاغذات مناسب سے جو مفید حوالہ ہوں استمداد کریں \* پس دفعہ ۵۷ میں نقشہ جات دو قسم کے بیان کیئے ہیں :-

۱ — نقشہ جات جو کہ عموماً لوگوں کی خبرداری کے لیئے مشہور کیئے جاتے ہیں ان سے دفعہ ۵۷ متعلق ہے \*

۲ — نقشہ جات زمین یا عمارت جو بحکم گورنمنٹ مرتب کیئے گئے ہوں \*

نسبت قسم اول کے واضح رہے کہ چونکہ بلا کسی غرض اور قبل شروع نزاع ایسے نقشہ جات بنائے جاتے ہیں اور نیز بغرض رفاہ عام کے مشہور ہوتے ہیں اور ہر کس و ناکس کی آنکھ انہیں پڑتی ہے اس وجہ سے انکے صحیح ہونے کا قیاس غالب ہے (جیسا کہ منشاء دفعہ ۵۷ ایکٹ ہذا کا ہے) اور نیز یہ امر کہ اگر کوئی غلطی ہو تو ہر ایک شخص کو اُسپر جرح اور اعتراض کے مشہور کرنے کا اختیار اور موقع ہی ایسے نقشہ جات کو معتبر کرتا ہے \*

ایک نامی مقدمہ میں جسمیں کہ نزاع سرحد کی تھی حکام پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ شہادت اس قسم کی نقشہ ہندوستان کی معتبر ہے ۹ \*

نقشجات قسم دوم کی وقعت نقشجات قسم اول سے بہت زیادہ ہی اور حسب دفعہ ۸۳ عدالت کو اُنکی صحت قیاس کرنی لازم ہی — اس قسم کے نقشجات میں تمام وہ نقشجات داخل ہیں کہ جو بغرض پیمائش اور بندوبست اراضی کے حکم گورنمنٹ سے مختلف اضلاع اور مواضع میں سرورے دپارٹمنٹ نے طیار کیئے ہیں \*

لیکن ایسے نقشجات صرف اُن امور کی شہادت ہیں کہ جن اغراض کے لیئے گورنمنٹ نے حکم اُنکی طیاری کا دیا ہو اور خواہ مخواہ شہادت حقوق مالکانہ کے نہیں تصور کیئے جاتے اسلیئے کہ نقشہ بناتے وقت نقشہ بنانے والوں کو صرف اُن امور پر لحاظ رہنا ہی چنکا کہ اُنکو گورنمنٹ سے حکم ہوا ہی \* ۱

لیکن بعض صورتوں میں شہادت قبضہ تصور کی جا کر نسبت استحقاق کے بھی اُنسے نتیجہ نکلتا ہی \* ۲

علاوہ اقسام مندرجہ دفعہ ہذا کے ایک اور قسم کے نقشجات ہوتے ہیں جو زمرہ دستاویزات میں قابل ادخال شہادت ہیں اور جو خاص بظاہر سمجھنے نزاع کے تیار کرائے جاتے ہیں اتنا ذکر دفعہ ۸۳ ایکٹ ہذا میں مندرج ہی \*

اُن اقسام کے نقشوں کی صحت کی نسبت کوئی قیاس قانونی حسب ایکٹ ہذا نہیں ہی اور مثل اور دستاویزات کے اُنکو ثابت کرنا چاہیئے مگر جسطرح کہ گائب دستاویز کی شہادت بہ ثبوت دستاویزات لیجاتی ہی اسی طرح پر نقشہ کھینچنے والے کی شہادت نسبت نقشہ کے لیجا سکتی ہی \*

### دفعہ ۳۷ جب عدالت کو درباب

موجودگی کسی واقعہ نوع عام کے کوئی دالے قائم کرنی ہو تو جو بیان کہ کسی

بیان نسبت واقع نوع عام  
مندرجہ ایکٹ یا اشتہار  
سرکاری کی قابل ادخال  
شہادت ہی

۱ کوڈوٹی دیبی بنام پوران چندر مکرجی دیکالی جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۰

۲ ششی لکھو داسی بنام بیشیشوی دیبی جلد ۱۰ دیکالی صفحہ ۳۲۳ — د  
دیپ چندر چکرورتی بنام راج کمار چکرورتی بنگال جرنل صفحہ ۱۵ — د جان کار  
بنام نرسمہا رنجیوہ سدر لینڈ پریوری ٹرنسٹل صفحہ ۵۲۶

مضمون مندرجہ ایکٹ مصدرہ پارلیمنٹ  
یا کسی ایکٹ مصدرہ نواب گورنر جنرل  
بہادر ہند اجلاس کونسل یا گورنران  
مدرس یا بنیٹی باجلاس کونسل یا لفٹننٹ  
گورنر بہادر ہنگالہ اجلاس کونسل میں یا  
کسی اشتہار گورنمنٹ مندرجہ گزٹ آف انڈیا  
میں یا کسی لوکل گورنمنٹ کے گزٹ میں  
یا کسی کاغذ مطبوعہ میں جس سے ظاہر  
ہو کہ وہ لکھنؤ کا گزٹ یا کسی نوآبادی  
یا ملک مقبوضہ ملکہ معظمہ کا گورنمنٹ  
گزٹ ہی کیا گیا ہو وہ واقعہ متعلقہ ہی \*

دفعہ ۳۷ میں کل قانون نسبت ادخال شہادت ان ایکٹوں اور گزٹوں  
کے جو کہ گورنمنٹ وقت نے جاری اور مشتہر کیئے ہوں مختصراً مندرج  
ہی لیکن اسی مضمون سے متعلق ہی دفعہ ۵۷ و ۷۸ و ۸۷ ایکٹ ہذا  
دفعہ ۳۷ میں شرط یہ ہے کہ وہ امر جسکی نسبت شہادت گذرتی ہی  
نوع عام سے ہو چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں بحث لڑائی کی  
تھی جو کہ اُس زمانہ میں مابین برٹش گورنمنٹ کے اور وہابیوں سرحد  
کی تھی گزٹ آف انڈیا اور کلکتہ گزٹ جنہیں سرکاری چٹھیاں نسبت اُس  
لڑائی کے مندرج تھیں قابل ادخال شہادت تصور کی گئیں اور نیز ایک  
چٹھی مطبوعہ سرکاری گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے سرکٹر گورنمنٹ  
ہند کے نام بطور دستاویز مفید حوالہ کے قابل ادخال تصور کی گئی \* ۳



اسی طرح پر اگر کسی ایکٹ کی تمہید میں کوئی امر واقعہ بیان کیا گیا ہو تو وہ ایکٹ قابل ادخال شہادت ہی چنانچہ ولایت میں جبکہ ایک ایکٹ میں یہہ بیان تھا کہ یہہ ایکٹ اس غرض سے نافذ ہوتا ہی کہ ایک جزو ملک میں نہایت ہنگامہ اور فساد ہی اور ایک اشتہار عام بغرض دینے انعام ان لوگوں کے جو کہ ایسے ہنگامہ کنندوں کی نسبت اطلاع دیں جاری کیا گیا تھا وہ ایکٹ اور اشتہار قابل ادخال شہادت تصور کیئے گئے اور کافی شہادت وجود ان ہنگاموں کے قرار پائے \*

اسی طرح پر اگر کسی ایکٹ میں ذکر اس زمانہ میں ہونے لڑائی کا ہو یعنی یہہ ذکر ہو کہ کسی دو قوموں میں لڑائی ہی تو وہ بھی نسبت وجود اس لڑائی کے قابل ادخال ہی \*

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ گزٹ بطور شہادت کسی امر خاص خانگی کے

پیش کیا جاتا ہی لیکن جب تک کہ وہ امر

جسکی نسبت شہادت دی جاتی ہی نوع عام

کا نہ ہو وہ گزٹ قابل ادخال شہادت نہیں ہی \*

گزٹ بہ ثبوت امور خانگی  
کیا اثر رکھتے ہیں

بعض مقدمات میں جنمیں کہ غرض فریق ثانی کی اطلاع یابی ثابت

کرنی ہوتی ہی شہادت میں اخبار و گزٹ پیش ہوتے ہیں لیکن جب

تک یہہ ثابت نہ کیا جاوے کہ اس اخبار یا گزٹ کو فریق ثانی نے دیکھا ہی

یا پڑھا ہی تو وہ کچھ شہادت نسبت اطلاع یابی کے نہیں لیکن ایسا گزٹ

جسمیں ایک اشتہار نسبت منقطع ہونے شراکت کسی کوٹھی تجارت کے

مندرج ہو ان اشخاص کے مقابلہ میں جنکو کہ اس کوٹھی سے لین دین

تھا شہادت منقطع ہونے شراکت کی ہی ایسا اشتہار کوٹھی کے ان شرکا

کو جو کہ اب شریک نہ رہے ہوں ان مطالبجات سے جو کہ بوجہ کسی

معاملہ مابعد اشتہار مذکور کے پیدا ہوتے ہوں بری الذمہ کر دیتا ہی لیکن

اشتہار مذکور ان شرکا کو بمقابلہ ان اشخاص کے جو پہلے سے کوٹھی سے

معاملہ رکھتے تھے بری الذمہ نہ کریگا جب تک کہ یہہ ثابت نہ کیا جاوے کہ

انکو خاص اطلاع اس انقطاع شرکت کی پہونچی ؟ \*

## دفعہ ۳۸ جب عدالت کو کسی

ملک کے قانون کے باب میں  
دائے قائم کرنی ہو تو کوئی

بیانات مندرجہ کتب قانونی

بیان اُس قانون کا جو کسی ایسی کتاب میں  
مندرج ہو جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ  
بحکم گورنمنٹ اُس ملک کے مطبوع یا  
مشتہر ہوئے اور وہ قانون اس میں مندرج  
ہی اور کوئی تجویز عدالت ہائے ملک  
مذکور کی جو کسی ایسی کتاب میں مندرج  
ہو جس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اُس ملک  
کی عدالت کی نظائر کی کتاب ہی واقعہ  
متعلقہ ہی \*

دفعہ ۳۸ میں طریقہ کسی ملک کے قانون ثابت کرنے کا ہی اور اس  
طریقہ کی نسبت دفعہ ۸۴ - ایکٹ ۱۸۵۷ میں عدالتوں کو حکم ہی کہ  
ان کی صحت تسلیم کریں - اور واضح رہے کہ دفعہ ۳۸ میں دو قسم کی  
کتابیں شہادت تصور کی جاتی ہیں اول وہ جو بحکم گورنمنٹ چھپی  
ہوں اور دوسرے وہ جو اُس ملک کی عدالت کے فیصلے ہوں - لفظ  
ملک میں ہندوستان اور ماسوائے ہندوستان اور ملک بھی شامل ہیں اور  
اس ملک میں مفصلہ ذیل رپورٹیں اکثر سند کے طور پر پیش کی  
جاتی ہیں :-

۱ - بنگال لا رپورٹ \*

۲ - سدر لینڈ ویکلی رپورٹ \*

۳ - مدراس رپورٹ \*

۴ — یڈیٹی رپورٹ \*

۵ — ممالک مغربی و شمالی رپورٹ \*

ماسولہ متذکرہ بالا رپورٹوں کے پورانی نظیریں صدر دیوانی اور رپورٹیں امریکہ کی اور انگلستان کی پیش ہو سکتی ہیں — لیکن اگر کسی مقدمہ کا ذکر کسی اخبار میں مندرج ہو تو وہ بیان مقدمہ بغرض تصریح قانون قابل ادخال نہیں \*

دوسرا طریقہ ثابت کرنے کسی ملک غیر کے قانون کا مندرج ہی دفعہ ۲۵ ایکٹ ہذا میں جیسے اشخاص ماهر کے اظہار قابل ادخال ہیں \*

## بیان میں کس قدر ثابت کرنا چاہئے

### دفعہ ۳۹ جب کہ کوئی بیان

جسکی شہادت پیش کی جائے

جزو کسی بیان طویل یا

ایسے بیان ہی جو جزو کسی گفتگو یا دستاویز وغیرہ کا ہو کس قدر شہادت گذرانہی چاہیئے

گفتگو کا یا جزو کسی علیحدہ دستاویز کا ہو یا ایسی دستاویز میں مندرج ہو جو جزو کسی بھی یا خطوط یا کاغذات منسلکہ کے ہی تو شہادت صرف اُسی قدر حصہ کی یا بت گذرانہی جائیگی جو کہ عدالت کی دانست میں اُس خاص مقدمہ میں بیان مذکور کی نوعیت اور تاثیر اور اُن حالات کے کما حقہ سمجھنے کے واسطے ضروری ہو جن میں کہ وہ بیان کیا گیا اور اُس گفتگو

## یا دستاویز یا بھی یا نتمی خطوط یا کاغذات کے اُس حصہ سے زیادہ کی بابت نہ گذرانی جائیگی \*

مضمون دفعہ ۲۱ کی نسبت شرح دفعہ ۲۱ میں واضح طور پر ذکر  
ہوا ہے اور یہ دفعہ دیوانی اور فوجداری دونوں سے متعلق ہے اور نیز  
ذاتی اور تحریری بیانات دونوں سے علاقہ رکھتی ہے — واضح رہے کہ اِس  
ایکٹ میں حاکم عدالت کو نہایت وسیع اختیارات اِس بات کے فیصلہ  
کرنے میں دیئے گئے ہیں کہ کس قدر بیان اُس کے اصل مقصود کے سمجھنے  
کے لیئے ضروری ہیں چنانچہ اُن نظائر سے چننا کہ ہم نے تحت دفعہ ۲۱  
ذکر کیا ہے حکام عدالت نے پورے بیانات داخل کرنا مناسب سمجھا —  
لیکن ظاہر ہے کہ اگر ہر عدالت میں ہر جزو بیان چننا کہ لینا ضروری  
ہو یا نہ ہو قابل اذخال شہادت تصور کیا جائے تو عدالت کے سامنے بہت  
سا ایسا فصول مادہ اور بیانات داخل ہو جاویں جس سے بجز پریشانی  
کے اور کچھ نتیجہ نہ ہو — پس دفعہ ۲۱ نے عدالت کو اِس امر کا اختیار  
دیا ہے کہ جس قدر جزو بیان کو مناسب سمجھے اُس قدر کو شہادت میں  
داخل کرنے کی اجازت دے \*

نظائر محولہ تحت دفعہ ۲۱ — اِس ایکٹ کے جاری ہونے سے  
پہلے کی ہیں \*

## فیصلجات عدالت کس حال

میں واقعہ متعلقہ ہیں

دفعہ ۲۰ موجودگی کسی فیصلہ

یا حکم یا دگری کی جو

قانوناً کسی عدالت کو کسی

تبدیل حکم یا دگری  
• صدر مقدمہ سابق بغرض  
عارض نالش ثانی قابل  
ادخال ہے

مقدمہ کی سماعت یا تجویز کے عمل میں لانے کی مانع ہو ایک واقعہ متعلقہ اُس حال میں ہی جب کہ بحث اِس امر کی پیش ہو کہ وہ عدالت اُس فالش کی سماعت یا اُس تجویز کے عمل میں لانے کی مجاز ہی یا نہیں \*

دفعہ ہذا سب سے پہلی دفعہ ایک نئے مضمون کی ہی اور منجملہ ایکٹ ہذا کی دفعات کے ایک نہایت مقدم دفعہ ہی — چار دفعات مابعد یہی اُسی مضمون سے متعلق ہیں یعنی فیصلہ جات عدالت کس حالت میں واقعہ متعلقہ ہوتے ہیں \*

لیکن واضح رہے کہ ایکٹ ہذا میں اِس مضمون کے کہ فیصلہ جات عدالت کا تنازع مابعد میں کیا اثر پیدا ہوتا ہی نہایت نفاذی طور پر بحث کی گئی ہی الفاظ دفعہ ہذا میں ایک مجمل طور پر یہہ لکھا ہی کہ جن صورتوں میں کوئی فیصلہ یا ڈگری یا حکم سابق قانوناً کسی عدالت کو کسی مقدمہ کی سماعت یا تجویز کے عمل میں لانے کی مانع ہو اُن صورتوں میں وہ ڈگری یا حکم یا فیصلہ واقعہ متعلقہ ہی — لیکن یہہ مطلق نہیں بیان کیا کہ قانوناً کن کن صورتوں میں فیصلہ یا ڈگری ماقبل تنازع مابعد کی سماعت اور تجویز کا مانع ہوتا ہی \*

اور نہ فصل ۸ — ایکٹ ہذا میں جس میں مواعظ تقریر متخالف کا ذکر ہی مطلق فیصلہ جات کا ذکر کیا گیا ہی پس اِس مضمون پر کہ کن صورتوں میں فیصلہ یا ڈگری تنازع کی تجویز یا سماعت کی مانع ہوتی ہی ایکٹ ہذا قطعاً ساکت ہی اور اِس لیئے شرح میں ہمکو اُن امور کا مفصل ذکر کرنا پڑیگا جو کہ ایکٹ کے متن سے واضح نہیں ہوتے \*

فی الحقیقت یہہ بحث ( کہ کن صورتوں میں بوجہہ وچرد ایک فیصلہ یا ڈگری سابق کی تجویز اور سماعت موقوف ہوتی ہی ) متعلق

ضابطہ یعنی قانون اضافی کے ہی اور چونکہ ایکٹ ہذا بھی ایک جزو اسی قانون کا ہی لہذا بہتر ہوتا کہ واضعان قانون چند اور دفعات بڑھا کر تصریح اس امر کی کر دیتے کہ کن صورتوں میں ایسا ہوگا \*

یہ دفعہ دیوانی اور فوجداری دونوں سے متعلق ہی اور ظاہر لفظ مقدمہ کی سماعت سے مقدمہ دیوانی مراد ہی اور لفظ تجویز سے مراد تجویز فوجداری ہی \*

ضابطہ دیوانی میں یہ دفعہ قاعدہ قرار پایا ہی کہ اگر کوئی نالاش ایسی بناء دعویٰ پر قائم ہو کر عدالت دیوانی میں رجوع کی جاوے جسکی سماعت اور تجویز

متعلق دیوانی

ایک دفعہ پہلے معرفت حاکم مجاز مابین فریقین حال یا انکے ایسے شخصوں کے جنکے ذریعہ سے متخصصین حال دعویدار ہیں ہو چکی ہو تو اُسکی سماعت نہوگی \*

پس جو معاملہ کہ عدالت مجاز کے روبرو اُن شرائط کے موافق چنکا ذکر ضابطہ دیوانی میں ہی ایک مرتبہ فیصل ہو چکا ہو اسی امر متنازعہ کی سماعت دوبارہ کوئی عدالت نکرے گی — جو امر کہ اس طرح پر طے ہو چکا ہو اُسکو امر تجویز شدہ کہتے ہیں — اور جو تنازعہ کہ ایک دفعہ تجویز ہو چکی ہو اُسکو پھر عدالت کے روبرو بغرض تصفیہ کے پیش نہیں کر سکتے — مفصلہ ذیل اصولوں پر مسئلہ امر تجویز شدہ مبنی ہی —:

اول — جو امر کہ عدالت نے تجویز کر دیا وہی صحیح اور درست ہی \*

یہ اصول اس وجہ سے قانون نے قائم کیا ہی کہ جبکہ بقاعدہ طور پر عدالت فریقین کے بیان کو سنی ہی اور پھر اُس پر ایک فیصلہ صادر کرتی ہی تو اُسکے درست ہونے کے حق میں ہر قسم کی دلائل ہوتی ہیں \*

دوم — خلائق کا فائدہ اس امر میں ہی کہ نالاشا نالشی کم ہو \*

پس ظاہر ہی کہ اگر ایسا قاعدہ مقرر نہوتا تو ممکن تھا کہ فریقین مقدمہ ایک ہی امر کی نسبت تنازع قائم رکھتے اور کہی انکے چہ گزے ختم نہوتے \*

سوم — کسی شخص کو ایک ہی ہذا مخصصت کی بابت دو دفعہ

تکلیف دینی نہیں چاہیئے \*

پس اگر یہ اصول قائم نہ ہوتا تو ایک ہی امر کی بابت مدعا علیہ متعدد دفعہ طلب کیا جاتا اور عمر بہر اُسکی جوابدہی میں گذر جاتی \*  
پس عذر امر تجویز شدہ کے پورے طور پر عارض ہونیکے لیے شرائط مفصلہ ذیل لازمی ہیں :-

اول — تجویز سابق عدالت مجاز کی ہو \*  
دوم — تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کی ہو \*

شرایط جو عذر امر تجویز شدہ کے عارض ہونے کے لیے لازمی ہیں

سوم — فریقین مقدمہ سابق یا اُنکے قائم مقام فریق مقدمہ ثانی کے ہوں \*

چہارم — تجویز متعلق ہو اُسی شی سے جس سے فیصلہ سابق متعلق تھا \*

تاویختیکہ شرائط مفصلہ بالا پورے طور پر صادق نہ آویں کوئی فیصلہ یا دگری یا حکم عارض سماعت و تجویز مقدمہ ثانی نہیں ہو سکتا \*  
اس مسئلہ قانونی کو حکام پریوی کونسل نے ایک نامی مقدمہ میں تسلیم کیا ہے \*<sup>۵</sup>

اصول امر تجویز شدہ جو ہم ابھی بیان کر چکے ہیں مدعی اور مدعا علیہ دونوں سے متعلق ہی اور اِثناء مقدمہ میں بھی مدعی یا مدعا علیہ کوئی ایسا عذر پیش نہیں کر سکتا جسکی کہ تجویز حسب شرائط بالا ہو چکی ہو — کیونکہ وہ امر تجویز شدہ قرار پا کر اُسکی نسبت کوئی تجویز دوبارہ نہیں ہو سکتی \*

## شرط اول حد اختیار عدالت

نسبت شرط اول کے واضح رہے کہ عدالت مجاز اُس عدالت کو کہتے ہیں جسکو قانوناً اُس قسم کے مقدمات کے فیصلہ کرنے کا اختیار ہو — حد اختیار عدالت ایک ایسی چیز نہیں ہے کہ جو رضامندی فریقین پر

۵ دیکھو لی سنگھ پنڈت حسین بخش بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۷۳ پریوی کونسل و  
مسودہ عدوت پنڈت پیچن ویلائی جلد ۸ صفحہ ۱۷۵

منحصراً ہو یا جسپر عدالت صرف بوجہ عذر کسی فریق کے غور کرے بلکہ ایک حکم قانونی ہی کہ بلا لحاظ اس امر کے کہ کوئی فریق ایسا عذر پیش کرے یا نہیں عدالت کو اس پر خون غور کرنا چاہیئے اور اگر کوئی ایسا مقدمہ جو اس عدالت میں دائر ہو اس کے حد اختیار سے باہر ہو تو عدالت کو اس مقدمہ کو بیرون اختیار سمجھ کر نہیں سننا چاہیئے اور عذر عدم اختیار عدالت فیصلہ کنندہ ایک ایسا عذر ہی کہ جسپر مقدمہ کے اخیر درجہ تک عدالت غور کر سکتی ہی اور اسکو فریقین پیش کر سکتے ہیں بشرطیکہ ایسے عذر کے پیش کرنے میں ایسے امور واقعہ کی تفسیح ضرور نہ ہو جو کہ عدالت مراجعہ اول کی تفسیح کیئے بغیر تفسیح نہیں ہو سکتی \* ۶

بغرض طے کرنے اس امر کے کہ آیا مقدمہ حد اختیار کسی عدالت خاص میں ہی یا نہیں

طریقہ اختیار عدالت کے قرار دینے کا

امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہوتے ہیں:—

۱ نوعیت چارہ جسکا مدعی مستدعی ہی \*

۲ مقدار شی متنازعہ قیہ \*

۳ حدود ملکی اختیار سماعت عدالت \*

ضابطہ دیوانی کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ عدالت ہائے دیوانی کو جملہ مقدمات قسم دیوانی کے سنے کا اختیار ہی بااستثناء ان مقدمات کے جنکی سماعت کسی ایکٹ پارلیمنٹ یا مجموعہ ہنگالہ خواہ مدارس خواہ ہندوئی کے کسی قانون یا نواب گورنر جنرل

نوعیت ان مقدمات کی جنکو عدالت دیوانی سن سکتی ہی

ہندو باجالس کونسل کے کسی ایکٹ کے ذریعہ سے ممنوع ہوں \*

ضابطہ دیوانی کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ عدالت ہائے دیوانی کو نہایت وسیع اختیار فیصلہ کرنے نزاعوں کا ہی اور اس کے اختیار کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی سوائے اس بات کے کہ جس قسم کے مقدمات کے سنے کو صاف قانون نے منع کر دیا ہی انکو عدالت ہائے دیوانی فیصلہ نہیں کر سکتی \*



ضابطہ دیوانی میں صریح طور پر اصول قانون بیان کیا گیا ہے کہ جب کبھی کسی حق دیوانی کی بحث ہو تو عدالت دیوانی اُسکے سننے کی مجاز ہے اور یہ اُس اصول متعارفہ قانون پر مبنی ہے کہ جہاں حق ہوتا ہے وہاں اُس کا چارہ بھی ہوتا ہے یعنی جس شخص کو کوئی استحقاق کسی شی کی نسبت ہو اور وہ کسی کے فعل کی وجہ سے اُس حق سے محروم ہو جاوے تو وہ شخص جو کہ محروم اپنے حق سے ہو گیا ہے عدالت میں چارہ جو ہو سکتا ہے ورنہ حق کے صرف حاصل ہونے سے کچھ نتیجہ نہیں ہی اگر اُسکے تلف ہونے پر مستحق کو چارہ باقی نہ رہے \*

واضح رہے کہ ایسا چارہ جسکا کہ مدعی بھالت محروم ہونے کے چارہ کر سکتا ہے منحصر ہے اُس قانون کے ملکی پر جہاں کہ وہ حق کی نسبت چارہ جو ہو \* ۷

کل مقدمات جو کہ عدالت دیوانی میں دائر ہو سکتے ہیں دو قسم کے ہوتے ہیں —

- ۱۔ وہ مقدمات جو کہ بغرض برقرار رکھنے یا حاصل کرنے حقوق کے ہوں — مثلاً دعویٰ استقرار حق یا دعویٰ دلا پانے قبضہ چاہیادان \*
- ۲۔ وہ مقدمات جو کہ واسطے دلا پانے معاوضہ اُس ضرر کے ہوں جو کہ کسی شخص کے اپنے حق سے محروم کیئے جانے کی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں — مثلاً دعویٰ ازالہ حیثیت عرفی یا اور قسم کے ہرجہ کے معاوضہ دلا پانے کا \*

پس کل مقدمات اقسام مفصلہ بالا میں سے ایک قسم کے ضرور ہونے چاہئیں اس قانون شہادت میں پورے طور پر اس بات کا ذکر کہ کون کون سے اقسام کے مقدمات کی عدالتہاے دیوانی سماعت کر سکتی ہے نہیں کیا جاسکتا — الا یہ امر واضح رہے کہ کیسی ہی نئی قسم کا مقدمہ ہو عدالت دیوانی کو اُسکے سننے کا اختیار ہے اور یہ امر کہ ایسا مقدمہ پہلے کبھی کسی عدالت دیوانی نے نہیں فیصل کیا وجہ عدم اختیار کی نہیں ہے مگر عدالت کو تین امور پر وقت سماعت مقدمہ کے خیال رکھنا چاہئے \*

- اول — یہہ کہ آیا مدعی کو کوئی حق حاصل تھا یا نہیں \*
- دوم — یہہ کہ آیا اُسکو کوئی ضرر پہونچا یا نہیں \*
- سوم — یہہ کہ آیا اُس ضرر کا ذمہ دار مدعا علیہ ہوسکتا ہی یا نہیں \*

پس ان تین امور پر خیال رکھنا چاہیئے جنسے عدالت کو تہذیب اور انفصال مقدمات میں مدد ملتی ہی عدالت دیوانی کو قبل اور کرنے امور مفصلہ بالا پر سب سے پہلے یہہ دیکھنا چاہیئے کہ جس قسم کا چارہ مدعی چاہتا ہی اُس کو کسی قانون نے منع تو نہیں کر دیا \*

مفصل طور پر بحث اس امر کی کہ کون سے مقدمات ے سننے کا اختیار کس عدالت کو ہی شرح دفعہ ۴۲ — ایکٹ ہذا میں بیان کیا جاویگا \*

عدالت ہائے ہندوستان میں بوجہ جاری ہونے قانون ہائے مختلف کے یہہ بات ایک نہایت سخت طلب ہوگئی ہی کہ کون سے مقدمات قابل سماعت دیوانی ہیں اور کون سے قابل سماعت مال ہیں لیکن ایک اصل طریقہ قرار دینے اس امر کا یہہ ہی کہ عرضی دعویٰ کو دیکھے کہ مدعی کس بات کا مستدعی ہی — ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ ہماری یہہ رائے ہی کہ عدالت ماتحت نے اس بات کے قرار دینے میں کہ یہہ مقدمہ متعلق ایکٹ ۱۸۵۹ ع کے نہیں ہی غلطی نہیں کی ہی مدعیان نے ایک ایسے غیر شخص پر فالش کی جو کہ اُسکی زمین پر بلا حق قابض تھا وکیل اپیلانٹ نے یہہ عذر پیش کیا کہ مدعا علیہ نے تعلق زمیندار اور کاشتکار مابین مدعیان اور اپنے بیان کیا ہی یہہ بیان مدعیان کے بیان سے خلاف ہی — پس طریقہ قرار دینے حد اختیار عدالت یہہ ہی کہ دیکھے کہ مدعی نے کیا بناء مختصمات بیان کی ہی اور کیا چارہ مانگتا ہی اور نہ یہہ کہ صرف جواب مدعا علیہ کو سنکر عذر عدم اختیار سماعت کو عدالت قبول کرے — اگر اسی طرح پر مدعی نے مدعا علیہ پر بہ بیان اُسکی کاشتکاری کے فالش کی ہوتی اور مدعا علیہ بانکار تعلق کاشتکاری ایک حق نسبت قبضہ اراضی کے بیان کرتا تو عدالت کو چاہیئے کہ مدعی کے بیان پر نظر کرے اور اگر مقدمہ

اُسکی سماعت کے لائق ہو تو مقدمہ کی تجویز کرے لیکن اگر بیان مدعی درست نہ ہو تو دعوے کو دسمس کر دے \*

۸۔ ہم اسلئے جج کے فیصلہ کو بحال کرتے ہیں اور اپیل کو دسمس ۸ \*  
جب کہی ایک فالش کسی عدالت مال میں دائر ہو اور یہ بیان ہو کہ مایین فریقین کے تعلق کاشتکار اور زمیندار کا ہی اور دوسرے فریق کو اُس تعلق سے انکار ہو تو عدالت کو اول یہ چاہئے کہ امر تنقیح طلب فرار دیکر تجویز کرے اور مطابق اُسکے اختیار کی نسبت فیصلہ کرے ۹ \*

## شرط دوم تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کے ہو

یہ دوسری شرط ہے جسکا ہونا لازمی ہے قبل اسکے کہ کوئی فیصلہ فاطق تصور کیا جاوے — اُس عدالت کو جسکے زور پر فیصلہ سابق بطور عارض دعویٰ کے پیش کیا جاتا ہے دیکھنا چاہئے کہ آیا وہ حق جسکی نسبت نزاع ہی پہلے بھی مابہ النزاع تھا یا نہیں اور آیا اُس حق کی نسبت کوئی تنقیح اور تجویز ہوئی تھی یا نہیں ۱ اور ضرور ہے کہ اُس امر کی اُس مقدمہ سابق میں تجویز ہو چکی ہو چنانچہ ہائی کورٹ مدراس نے یہ تجویز کیا کہ مدعی کے دعویٰ میں امر تجویز شدہ کے عارض کرنے کے لیئے صرف یہ بات کافی نہیں ہے کہ ایک مقدمہ مایین انہیں فریقین کے نسبت اُسی جائداد کے اور اُسی بنا پر مضافت پر ہوا ہے بلکہ یہ امر لازمی ہے کہ دیکھا جاوے کہ فیصلہ اخیر نسبت اُس چارہ کے جسکا مدعی اب جویاں ہے ہو چکا ہے — اور اس لیئے جبکہ ایک مقدمہ اس بنا پر کہ نزاع نسبت واصلات کے دائر تھی اور ہائی کورٹ میں اُسکی تحقیقات ہوئی تھی

۸ راپور رائس کہ پنی پنام ہجور وغیرہ ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۲۵  
نٹائر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء

۹ ہری پور شاہ مالی پنام کٹھن و ہاری سہاے ویکلی جلد

۱ اوہے نور پنام کٹھان و چتر مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ — و چندر شیکر  
ویکلی دیپ رائے پنام درگندھان دیپ جلد ۳ صفحہ ۳۹ دیرانی اپیل

تسمیس کر دیا گیا تو فیصلہ تسمیسی ناطق قرار نہ پایا اور نہ نزاع مذکور تجویز شدہ قرار پائی \* ۲

ایک اور مقدمہ میں ہائی کورٹ مذکور نے یہہ تجویز کیا کہ عذر امر تجویز شدہ جائز نہیں ہی جب تک کہ عدالت کم یہہ ظاہر نہ ہو کہ بناء حق قانونی جسپر کہ مدعی اب دعویٰ مبنی کرتا ہی ایک ایسا امر ہی کہ جو فیصلہ مقدمہ سابق میں پیش کیا گیا تھا اور اُسپر فیصلہ اور تگری لکھی گئی تھی \* ۳

جبکہ ایک نزاع نسبت ایک حق کے طے ہو چکی ہو تو نئی شکل سے اسی نزاع کو پھر پیش کرنے سے عذر امر تجویز شدہ سے بچ نہیں سکتا — غرضکہ جب ایک ہی امر متنازعہ فیہ کی نسبت پہلے تجویز ہو چکی ہو تو دوبارہ اُسکی تجویز نہیں ہو سکتی — لیکن ہم ضرور ہی کہ امر جسکی تجویز ہوئی ہو پہلے مقدمہ میں مقصود بالذات ہو ورنہ وہ تجویز و فیصلہ سابق عارض دعویٰ نہیں ہو سکتا چنانچہ ہائی کورٹ کلکتہ نے اسیمارچ کا ایک مقدمہ فیصل کیا ہی جسکے واقعات یہہ ہے :—

زید نے بکر پر عدالت دیوانی میں واسطے لا پانے ہرجہ آم توڑ لینے کے جو کہ اُس زمین پر واقع تھے جسپر کہ زید کا دعویٰ تھا نالش دائر کی تھی پس امر تنقیح طلب یہہ تھا کہ زید مدعی کو ہرجہ ملنا چاہیئے یا نہیں اس امر کے فیصلہ کرنے میں اس بات کا عارضی طور پر فیصلہ کرنا پڑا کہ زید کو اُس زمین پر جسپر درخت آم واقع ہیں حق حاصل ہی یا نہیں یہہ امر بحق زید قرار پایا — بکر نے بعد ازاں نالش زید پر واسطے اثبات حق اور استقرار حق مقبضت اراضی مذکور کے دائر کی اور نیز ایک نقشہ تھوک بست کی منسخی کا دعویٰ کیا وہ نقشہ مطابق فیصلہ پیمایش کے طیار ہوا تھا — چیف جسٹس پیناک نے اُس مقدمہ میں یہہ بیان کیا کہ یہہ امر ظاہر ہی کہ بناء مقبضت واسطے دلا پانے ہرجہ آم کے ایک ایسی نالش سے جو کہ واسطے استقرار حق اور منسوخ کارروائی پیمایش کے کیجاوے جدا گانہ ہی — اور مدعی کے

۲ سیکمی جی بیام ٹانداپن تاجپور مدراس جلد ۳ صفحہ ۸۲ نٹائز دیوانی

۳ اودیارتور بیام تاجپور مدراس جلد ۲۱۱ صفحہ ۲۲۱

دعویٰ میں دفعہ ۲ عارض نہیں اور نہ فیصلہ سابق نسبت آم کے عارض ہو سکتا ہی دعویٰ حال میں اس وجہ سے کہ یہہ امر فیصلہ سابق میں محض ایک عارضی طور پر امر تنقیح طلب تھا — تقریر میں یہہ بیان کیا گیا ہی کہ مدعی نے عرضی دعویٰ پر استلام نہ صرف قیمت آم پر بلکہ نیز قیمت اراضی پر لگایا تھا — لیکن صرف مدعی کی طرف سے وائد استلام کا لگنا فریقین کے حقوق کو مقدمہ حال میں کچھ ضرر نہیں پہونچا سکتا ۴ \*

اسی طرح اجلاس کامل ہائی کورٹ کلکتہ سے یہہ تجویز ہوا کہ فیصلہ اسمال کار کورٹ کا ایک ایسے دعویٰ میں جو کہ واسطے دلا پانے ہر جہہ کات لیجانے درخت آم کے ہائر کیا گیا تھا اور جسکے تجویز کرنے میں ضرورت تنقیح اراضی کے استحقاق کی ہوئی تھی ناطق نسبت اراضی کے استحقاق کے نہیں ہوتا — اولاً اس وجہ سے کہ اسمال کار کورٹ کو اراضی کی نسبت تجویز اختیار نہیں — ثانیاً اس وجہ سے کہ عارضی طور پر تجویز حق کی کی گئی تھی ۵ \*

ایک مقدمہ میں جہ کہ نالش واسطے انفکاک رہن اراضیات کی تھی مدعا علیہما نے یہہ عذر کیا کہ وہ زاید از بست سال سے بذریعہ دو بیعناموں کے قابض ہیں بیان مدعیان یہہ تھا کہ بیع قطعی نہ تھی بلکہ بیع بالوفا تھی جو کہ ایک قسم کا رہن ہی اور اس امر کے ثابت کرنے کے لئے وہ ایک اقرارنامہ پر بھروسہ کرتے تھے جو کہ اسی تاریخ کا لکھا ہوا تھا جسکو کہ وہ دستاویزیں جنہر مدعا علیہما بھروسہ کرتے تھے تحریر ہوئی تھیں — مدعا علیہما نے پہلے مدعیوں میں سے ایک مدعی پر دعویٰ بقایہ لگان کا نسبت معدہ کے کیا تھا اور یہہ قرار پایا تھا کہ معدہ ایک جزو ہیں اُن معدہ کا جنہر کہ وہ مدعی معہ اور راہنوں کے حسب اقرارنامہ بلا اندامے لگان کے قابض رہنے کا مجاز تھا — ڈپٹی کلکٹر نے جسکے ہاں دعویٰ بقایہ لگان کا ہوا تھا نسبت جواز اور صحت اقرارنامہ کے تجویز کی تھی اور یہہ فیصلہ کیا تھا کہ فی الحقیقت وہ معاملہ بیع قطعی کا نہ تھا — بلکہ

۴ مہما چندر چکرپتی بٹام راج کمار چکرپتی بٹمال لاریورٹ جاد اول صفحہ اول

۵ رگھورام برامی بٹام رام چندر درام سدر لیٹہ اسمال کار کورٹ ریفرنس

ایک رہن تھا — انفکاک کے دعویٰ میں جو اب دائر تھا یہہ عذر پیش کیا گیا کہ تجویز دہتی کلکٹر نسبت اقرارنامہ کے ناطق ہی اور اُس کو امر تجویز شدہ مابین فریقین مقدمہ کے تصور کرنا لازمی ہی — اس عذر کو ہائی کورٹ مالک شمال و مغرب نے منظور کیا اور حکام پریوی کونسل نے بصیغہ اپیل فیصلہ کو منسوخ کیا اور یہہ تجویز کیا :-

فیصلہ ہائی کورٹ کا اس دلیل پر مبنی ہی کہ جج نے کافی لحاظ اُس امر پر نہیں کیا کہ اقرارنامہ کو دہتی کلکٹر جائز اور صحیح تجویز کر چکا تھا اور ہائی کورٹ نے اُس کو امر تجویز شدہ مابین فریقین قرار دیا ہی — لیکن اگر فیصلہ دہتی کلکٹر کا نسبت اُس امر کے جو کہ اُس کے سامنے پیش تھا ناطق ہوتا تو اُسکی یہہ عارضی تجویز کہ اقرارنامہ ایک جائز اور صحیح دستاویز تھی مابین فریقین مقدمہ ہذا کے ناطق اور قطعی نہیں ہی اس وجہ سے جو امر تنقیص طلب اُس کے سامنے تھا وہ امر تنقیص طلب مقدمہ حال میں نہیں ہی اُسکو ایک خاص اختیار فیصلہ سرسری کا مقدمات بقایا لگان میں ہی پس اس صورت میں نہ اُس حق کی بحث ہی اور نہ فیصلہ سابق عدالت مجاز کا ہی \* ۶

لیکن جبکہ امر مقصود بالذات امر تنقیص طلب قرار پاکر ایک دفعہ فیصلہ ہو جاتا ہی اُس کی نسبت پھر عدالت کسی صورت میں سماعت نہیں کر سکتی مثلاً ایک ولایت کے مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے کہ زید نے بکر پر واسطے دلا پانے زر قیمت کچھ اسباب کے فالش کی بکر مشتری روپیہ ادا کر چکا تھا اور رسید لیلی تھی لیکن مقدمہ کے وقت وہ رسید پیش نہ کر سکا پس اُس پر دگري صادر ہوئی بعد اجراء دگري اور اداے زر دگري کے بکر مشتری کو وہ رسید جو کہ زید بائع نے اُسکو دی تھی ملگٹی اور اُس نے ایک دعویٰ واسطے دلا پانے اُس روپیہ کے جو کہ اُس نے اجراء دگري میں ناحق زید کو دیا تھا دایر کیا — یہہ قرار پایا کہ چونکہ امر متنازعہ فیہ مقدمہ حال میں وہی ہی جو پہلے مقدمہ میں تھا لہذا یہہ امر تجویز شدہ ہی اور عدالت اُسکی سماعت نہیں کر سکتی \*

لیکن کوئی تجویز کسی دعویٰ کو کسی ضابطہ کے عذر پر تسلسل ہونے کی وجہ سے امر تجویز شدہ نہیں کر دیگی اور دوبارہ اُسکی سماعت ہو سکتی ہے ۷ \*

اور اسبطرح پر ایک مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے :-

دو بھائی زید و عمرو کے درمیان ایک مقدمہ نسبت جائیداد موروثی کے تھا۔ فریقین نے ایک راضینامہ لکھ کر عدالت میں داخل کیا۔ اس اثناء میں زید کا انتقال ہو گیا اُسکی بیوہ اور عمرو نے ایک آؤر راضینامہ ( نسبت اُس جائیداد کے جسپر کہ مسماۃ نے حق حاصل کیا تھا اور جو جائیداد کہ راضینامہ سابق میں شامل تھی ) لکھ کر داخل کیا۔ اُس مقدمہ میں بھائی کورنٹا مدراس نے یہہ تجویز کیا کہ ایک دعویٰ جو کہ ایسے قرار دان باہمی سے پیدا ہوتا ہے حسب دفعہ ۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع مجموعہ ضابطہ دیوانی کے امر تجویز شدہ نہیں قرار پاسکتا ۸ \*

اسبطرح پر ایک مقدمہ میں جو کہ بوجہ عدم حاضری فریقین کے خارج ہو گیا تھا فیصلہ عارض دعویٰ ثانی قرار نہ پایا۔ خواہ ایسی غیر حاضری فریقین بعد عدالت اپیل سے واپس آنے مقدمہ کے ہی کیوں نہ ہوئی ہو ۹ \*

ایک مقدمہ میں ایک مسلمان بیوہ جو کہ اپنی جائیداد شوہری پر قابض ہو گئی تھی بذریعہ ایک مقدمہ کے بیدخل کی گئی اور اُس نے اُس مقدمہ میں اپنے جوابدعویٰ میں مطالبہ دین مہر کا جائیداد پر ذکر نہیں کیا اور اس وجہ سے ایک دگر حق مستقل کی وارثان متوفی کو مسماۃ پر ملگئی بعد ازاں اُس بیوہ نے نالش واسطے قائم کراپانے مطالبہ دین مہر کے جائیداد متوفی پر دائر کی۔ یہہ قرار پایا کہ مقدمہ سابق

۷ شریعی بیوہ پنہام مہدی منقل دیکی جلد ۹ صفحہ ۳۲۷ صیغہ دیوانی — و رام ناتھ — رامی جوہری پنہام بھگت مہاپتر دیکی جلد ۳ صفحہ ۱۲۰ نظائر ایکٹ ۱۸۵۹ ع

۸ لکھنؤ میں امال پنہام قیہارام اورڈا جی مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۲۰

۹ رگھوناتھ سنگھ پنہام رام دھار منقل پنکال جلد ۵ صفحہ ۶۳ ضمیمہ

میں مسماۃ مدعیہ کا عذر نسبت مطالبہ مہر کے پیش نکوناً اُس مطالبہ کو امر تجویز شدہ کر دیتا ہی \* ۱

اسی طرح پر ایک جایداد جو کہ رہن تھی زر نقد کی اجراء ڈگری میں ( جو کہ مرتہن جایداد مذکور پر تھی ) نیلام ہوئی - ایک شخص ثالث نے ڈگریدار پر جسکی ڈگری میں جایداد نیلام ہوئی تھی ایک نالش نمبری نسبت جایداد مذکور کے کی اور وہ نیلام عدالت سے اُس بناہ پر منسوخ ہوا کہ مرتہن مدیون ڈگری کا جایداد مذکور میں کچھ حق نہ تھا اور اُس لیئے وہ جایداد نیلام نہو سکتی تھی - ڈگریدار نے بعد ازاں ایک نالش نمبری ( واسطے عاید کرنے مطالبہ اپنی ڈگری کے جائداد مذکور پر ) اُس شخص ثالث پر دائر کی - ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ امر تفتیح طلب یعنی آیا مطالبہ زر ڈگری اس جایداد پر عاید ہو سکتا ہی یا نہیں وہی ہی جو کہ مقدمہ سابق میں تجویز ہو چکا ہی - اس لیئے یہہ امر تجویز شدہ ہی اور اُس کی دوبارہ سماعت نہیں ہو سکتی \* ۲

## شرط سوم یعنی فریقین وہی ہوں یا اُنکے قائم مقام

فیصلہ جات جنکا ذکر ضابطہ دیوانی میں ہی اُس قسم کے فیصلہ ہیں جو کہ صرف اُن اشخاص پر جو کہ فریقین مقدمہ ہوں ناطق قرار پاتے ہیں - اُن فیصلہ جات کا ذکر جو کہ ما سوائے فریقین مقدمہ کے غیر اشخاص پر بھی ناطق ہوتے ہیں دفعہ ۳۱ - ایکٹ ہذا کے اندر ہی اُس دفعہ کی شرح لکھتے ہوئے اُنکا بیان کیا جاویگا لیکن اِس قسم کے فیصلہ جات کے لیئے جنکا کہ ذکر اِس دفعہ میں ہی یہہ لازمی ہی کہ فیصلہ مابین اُنہیں اشخاص کے جو فریقین مقدمہ ہیں یا جنکے فریقین مقدمہ قائم مقام ہوں ناطق قرار پاوے ورنہ اگر ایسے فیصلہ جات بمقابلہ غیر شخصوں کے ( جو کہ فریق مقدمہ نہیں ہیں ) ناطق کر دیئے جاتے تو یہہ امر

۱ مسماۃ رافیعہ بٹام مسماۃ صاحبہ ویکالی جلد ۸ صفحہ ۳۶۴ دیوانی

۲ فقیر چندر پال چودھری بٹام لکھوی منی دیوی ویکالی جلد ۹ صفحہ ۳۰۰ دیوانی



بہت خلاف انصاف ہوتا کہ کسی شخص کو جسکو نہ جواب دینے کا موقع  
تہ سوالات جرح کرنے کا نہ اپیل کرنے کا موقع ملا ہی۔ ان کو غیروں کی  
کارروائی کا پابند کر دیا جاوے اس قسم کے فیصلہ جات کے ناطق ہونے کے لیئے  
یہ بھی ضرور ہی کہ فریقین مقدمہ حال فریقین مقدمہ ٹائی ہوئے ہوں۔  
اور صرف یہ کافی نہیں ہی کہ صرف ایک فریق مقدمہ حال کا مقدمہ سابق  
کا فریق ہو اور دوسرا فریق مقدمہ حال کا مقدمہ سابق میں کوئی فریق نہ ہو  
غرض کہ دونوں فریق مقدمہ ہذا اس فیصلہ سابق کی رو سے برابر پابند  
ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ امر ضرور نہیں ہی کہ جو فریق مقدمہ ہذا میں  
مدعی ہو وہی مقدمہ سابق میں بھی مدعی ہو یا جو کہ اب مدعا علیہ ہو وہ  
پہلے بھی مدعا علیہ ہو لیکن یہ ضرور ہی کہ فریقین مقدمہ ایک دوسرے کے  
مخالف مقدمہ سابق میں رہے ہوں ورنہ وہ فیصلہ آپس میں ایسے فریقوں  
کے جو مقدمہ سابق میں ایک ہی طرف تھے ناطق نہ ہوگا۔ \*

چنانچہ ایک مقدمہ میں جسکے واقعات یہ تھے کہ ایک شخص مسمی  
سروپ سنہ ۱۸۶۵ ع میں دو بیٹے مسمیان فوند اور گیش چھوڑ کر مر گیا  
ایک شخص مسمی مکتا نے جایداد متوفی پر اس بیان سے کہ متوفی  
اس کے حق میں وصیت کر گیا ہی قبضہ کر لیا — سنہ ۱۸۶۷ ع میں  
گیش نے دعویٰ بحیثیت وراثت مکتا پر واسطے دلا پانے اپنے حصہ جایداد کے اور  
منسوخ کرا پانے وصیت نامہ کے دائرہ کیا اور اپنے بھائی فوند کو بھی مدعا علیہ  
گردانا۔ صدر الصدور نے اس بناء پر دعویٰ گیش کا تسمس کر دیا کہ وصیت نامہ  
درست اور ثابت ہی — سنہ ۱۸۶۹ ع میں فوند نے بحیثیت وراثت اپنے  
باپ کے واسطے دلا پانے اپنے حصہ کے دعویٰ کیا۔ عدالت، مراۃ اولیٰ نے یہ  
تجویز کی کہ وصیت نامہ ایک جعلی دستاویز ہی اور مدعی کی ڈگری ہوئی  
جج نے اس فیصلہ کو اس بناء پر منسوخ کیا کہ فوند پہلے مقدمہ کا ایک  
فریق تھا اس لیئے دفعہ ۱ ضابطہ دیوانی عارض ہی اپیل خاص میں حکام  
ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ فوند مقدمہ سابق میں کوئی ایسا  
فریق نہ تھا جو بذریعہ اس مقدمہ کی ڈگری کے کسی طرح اپنا حق حاصل  
کر سکتا پس فیصلہ سابق جو بمقابلہ گیش کے صادر ہوا تھا بمقابلہ فوند  
کے جو کہ اس مقدمہ میں صرف ایک فریق ترتیبی تھا ناطق نہیں ہی

اور نہ اُس کے بمقابلہ میں فیصلہ سابق امر تجویز شدہ ہی اور نہ عارض دعویٰ ہی \* ۳

لفظ قایم مقام کی تصریح ہم دفعہ ۱۸ کی شرح میں لکھ آئے ہیں \* ۴ اور اُس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اگر تعلق جسکا کہ وہاں ذکر ہی مابین دو شخصوں کے موجود نہ ہو تو شخص ثانی شخص اول کا قائم مقام قرار نہیں پا سکتا - چنانچہ ایک مقدمہ میں یہ تجویز ہوئی کہ چند ہندو بہنوں میں سے ایک بہن جو کہ وراثت باپ کے دعویٰ کرتی ہی پابند اُن دگریات کی نہیں ہیں جو کہ بمقابلہ اُسکی اور بہنوں کے اُنکی زندگی میں ہوئی ہوں اس وجہ سے کہ گو مدعیہ اور اُسکی بہنوں نے چایداد کو بطور وارث اپنے باپ کے حاصل کیا تھا تاہم مدعیہ کی بہنوں کو صرف وہ حق حین حیاتی حاصل تھا جو کہ وراثتاً ایک ہندو عورت کو حاصل ہوتا ہی - مدعیہ وارث اپنی بہنوں کی نہیں ہی بلکہ چایداد اُنکے مرنے پر بطور وراثت باپ کے مدعیہ کو ملی ہی اس وجہ سے مدعیہ پابند اُن دگریات کی نہیں ہی جو کہ بمقابلہ اُسکی بہنوں کے اُنکی حیات میں صادر ہوئی تھیں \* ۵

لیکن جبکہ ایک ہندو بیوہ اپنے شوہر کی وارث اور قائم مقام ہو تو وراثہ مابعد شوہری اُن دگریات کے پابند ہیں جو کہ زمانہ حیات بیوہ میں بلا سازش اور فریب کے بمقابلہ اُس کے بابت چائداد شوہری کے صادر ہوئی ہوں \* ۶

جبکہ ایک فیصلہ کسی شخص کے متخالف یا موافق کسی خاص حیثیت سے صادر ہوتا ہی تو وہ فیصلہ اُسی حیثیت سے مضر یا مفید ہو سکتا ہی اور نہ بحیثیت دیگر چنانچہ ایک مقدمہ جو کہ واسطے دلایانے قبضہ چائداد غیر منقولہ کے بمقابلہ مسماۃ جمیا اور اُسکے باپ کے دائرہ وارث اور بعد اُس کے پدر کی وفات کے پھر بمقابلہ جمیا کے بحیثیت ہونے وارث اپنے باپ کے دائرہ وارث دگر کی مقابضت اور واصلات کی جمیا پر بحیثیت ہونے وارث اپنے باپ کے صادر ہوئی اور دعویٰ بمقابلہ مسماۃ جمیا کی

۳ نوہن چندر مرزمدار بنام مکتا سندری دیوی پننگال جلد ۷ صفحہ ۳۸ ضمیمہ

و براتیس چندر بنام کھال چندر گھوس پننگال جلد ۵ صفحہ ۵۵ ضمیمہ

۲ دیکھو صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹

۵ جیگر بند سہا بنام مہتاب کنور دیکھائی ۷ صفحہ ۱ صیغہ دیوانی

۶ نوہن چندر چکورتی بنام ایشور چندر چکورتی دیکھائی جلد ۱ صفحہ ۵۰۵

ذات کے دسمس ہوا دگریدار نے اول قبضہ جائیداد دگری شدہ کا حاصل کیا اور بعد ازاں جمیا کی ذاتی جائیداد کو قرق کرا کر واسطے ادائے ذر واصلات کے نیلام کرایا جمیا کے عذرات بصیغہ متفرقہ یعنی بصیغہ اجرا دگری نامنطور ہوئے اور دگریدار خود مشتری ہوا مگر اُس کو قبضہ کبھی نہ ملا۔ اس بیع کا حکم ۸ اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ع کو ہوا تھا اور جج نے ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۳ع کو نیلام بحال کیا — بعد ازاں مسماۃ جمیا نے واسطے استقرار اپنے قبضہ اور تنسیخ نیلام کے دعویٰ کیا — اجلاس کامل ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ جمیا دعویٰ کر سکتی ہی کیونکہ دگری سابق اُسکی ذات پر نہ تھی بلکہ بحیثیت ہونے وارث اپنے باپ کے اُسپر دگری سابق صادر ہوئی تھی \*۷

مرتبہن ایک طرح پر قائم مقام راہن تصور کیا جاسکتا ہی اور اس طرح پابند اُن فیصلہ جات کا ہوتا ہی جو کہ راہن کے مقابلہ پر نسبت جائیداد مرہونہ کے قبل رہن صادر ہو چکے ہوں — لیکن وہ فیصلہ جات جو کہ بمقابلہ راہن کے مابعد رہن کے صادر ہوئے ہوں ایسے مقدمات میں جو کہ بعد رہن کے دائر ہوئے ہوں اور جنہیں مرتبہن کوئی فریق نہو مرتبہن کو پابند نہیں کرتے اور نہ اُسکا حق نسبت بیع کرا پانے جائیداد مرہونہ کے بغرض وصولیابی مطالبہ زر رہن کے زایل ہوجاتا ہی \*۸

## شرط چہارم یعنی یہ کہ تجویز متعلق ہو اُس شی سے جس سے کہ فیصلہ سابق متعلق ہو

یہ شرط اخیر ہی منجملہ اُن چار شرطوں کے جنکے بغیر کوئی فیصلہ ناطق نہیں ہوتا کیونکہ گو فیصلہ عدالت مجاز کا ہو اور مابین اُنہیں فریقین کے ہو اور نسبت خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کے بھی

۷ شیخ واحد علی بنام مسماۃ جمیا بنگال جلد ۲ صفحہ ۷۳ — اجلاس کامل

۸ اوما ساہو بنام جرنواپن لال دیکھلی جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۲

ہو تاہم وہ فیصلہ صرف اُس شی متنازعہ فیہ کی نسبت جسکی نسبت اُس فیصلہ میں تجویز کی گئی اور دعویٰ کیا گیا تھا ناطق متصور ہوگا اور نہ اور کسی جائیداد پر جو دعویٰ سابق سے خارج ہی موثر ہوگا — ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ فیصلہ کیا جسکے واقعات یہہ تھے —

مدعیہ نے سنہ ۱۸۵۴ع میں ایک نالش بمقابلہ مدعا علیہما کے واسطے دلا پانے ایک اراضی کے جسکو کہ مدعیہ بطور اراضی توفیر کے اپنے علاقہ کے متعلق سمجھتی تھی دائر کی اور اُس کا دعویٰ تسمس ہو گیا — بعد ازاں اُسی مدعیہ نے اُنہیں مدعا علیہما کے مقابلہ میں اُسی زمین کی بابت اس بیان سے دعویٰ کیا کہ اراضی مذکور ایک جزو تعلقہ ہی نہ توفیر — صدر الصدور نے دعویٰ کو دفعہ ۲ عارض کر کے تسمس کر دیا اُس نے بموجبات ذیل اپیل ہائی کورٹ کلکتہ میں دائر کیا —

اول — اگر یہہ تسلیم بھی کیا جائے کہ اراضی جسکا کہ اب دعویٰ ہی وہی اراضی ہی جو کہ مقدمہ سابق میں بطور توفیر کے بیان کی گئی تھی تاہم اس مقدمہ میں عذر امر تجویز شدہ عارض نہیں ہو سکتا \* دوم — وہ شرائط چنکی وجہ سے عدالتین کسی مقدمہ میں عذر امر تجویز شدہ عارض کر سکتی ہیں اس مقدمہ سے متعلق نہیں کیونکہ مقدمہ میں دعویٰ دوسرا ہی حق جسپر دعویٰ مبنی ہی دوسرا ہی امور تنقیص طالب دوسرے ہیں اور اُنکی تجویز فیصلہ سابق سے کسی طور پر نقیض نہیں ہو سکتی \*

ان بموجبات پر یہہ فیصلہ لکھا گیا: —

یہہ ایک نالش ہی واسطے دلا پانے قبضہ ایک اراضی کے مدعا علیہما سے اس مقدمہ کی مدعیہ نے سنہ ۱۸۵۴ع میں ایک نالش اس مقدمہ کی مدعا علیہما کے مقابلہ میں واسطے دلا پانے قبضہ اراضی کے کی تھی — ہمارے نزدیک شہادت سے صاف ظاہر ہی کہ اراضی جو کہ شی متنازعہ فیہ مقدمہ حال ہی ایک جزو اُسی اراضی کا ہی جسکی نسبت مدعیہ نے سنہ ۱۸۵۴ع میں دعویٰ کیا تھا — مقدمہ سنہ ۱۸۵۴ع وہ ہار گئی تھی اور جب سے اراضی مذکور پر کبھی اُسکا قبضہ نہیں ہوا پس یہہ ظاہر ہی کہ بذاتِ مختصامت دونوں مقدموں میں ایک ہی دونوں مقدموں

میں اُسی مدعی نے اُسی مدعا علیہ پر اُسی اراضی کی بابت دعویٰ دائر کیا اس بیان سے کہ وہ اراضی ناجائز طور سے اُسکے (یعنی مدعا علیہ کے) قبضہ میں آگئی اور فعل ناجائز مدعا علیہما مقدمہ سابق اور مقدمہ حال میں ایک ہی ہے یہ سچ ہی کہ حق جسیپر مدعیہ دعویٰ مبنی کرتی ہی مختلف ہی اُس حق سے جو اُسنے سنہ ۱۸۵۳ع میں بیان کیا تھا۔ مقدمہ حال میں اُس اراضی کو ایک جزو تعلقہ بیان کرتی ہی اور سنہ ۱۸۵۳ع میں اُسنے یہ بیان کیا تھا کہ اراضی مذکور توفیر کی اراضی ہی جسیپر کہ اُسنے وجہ ہونے مالک تعلقہ نے قبضہ کر لیا تھا اور اس وجہ سے اُسکو استحقاق سرکار سے اپنے نام بندوبست کرانیکا ہی۔ لیکن ہماری رائے میں حق کا مختلف ہونا بنائے مخاصمت کو حسب دفعہ ۲ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع تبدیل نہیں کرتا۔ مدعیہ کی بناء مخاصمت یعنی وہ شی جو اُسکو عدالت میں آکر چارہ جو ہونے کو مجبور کرتی ہی یہ ہی کہ اُسکو مدعا علیہما اُس استمتاع سے محروم رکھتے ہیں جسکی کہ وہ مستحق ہی۔ مقدمہ دائر کرنے کے وقت مدعیہ کا کام ہی کہ ایسا حق مقابضت ثابت کرے جو مدعا علیہما کے حق پر غالب ہو اور اگر وہ اپنا سب سے مضبوط حق بیان نہیں کرتی تو یہ اُسی کو مضر ہو سکتا ہی \* |

فیصلہ مقدمہ سابق بھی مابین مدعیہ اور مدعا علیہ صرف یہی امر طے نہیں کرتا کہ جو حق خاص اُسنے بیان کیا ہی وہ اُسکو حاصل نہیں ہے بلکہ یہ بھی کہ آیا تاریخ عرصی دعویٰ پر مدعیہ کو حق مقابضت ہو سکتا ہی یا نہیں خواہ کچھ ہی حق اُسنے بیان کیا ہو۔ ہماری رائے میں دفعہ ۲ عارض ہی اپریل ۱۸۵۳ \* ۹

فیصلہ مذکور پریوی کونسل سے بھی بلفظہ بحال رہا \* ۱

اسی طرح پر ایک اور مقدمہ میں جسمیں مدعیان نے پہلے دعویٰ حصول قبضہ اراضی بہ بیان وفات ہندو بیوہ کے کیا اور اُس میں دعویٰ

۹ اوماتارا دیبی پنڈام کرشن کامتی داسی وقیرہ پنڈال جاد ۲ صفحہ ۱۰۳

۱ ایضاً پنڈام ایضاً پنڈال جاد ۱۱ صفحہ ۱۱۸ پریوی کونسل

صیغہ دیوانی

مدعی ڈسمس ہوا پھر ایک دوسری بنا پر اسی اراضی کی نسبت اسی مدعا علیہ پر دعویٰ کیا تو یہہ تجویز ہوا کہ مدعی کو اپنے عرصہ دعویٰ میں لازم ہی کہ تمام وہ بناؤں جنہر وہ تکیہ کرتا ہی اور اپنا دعویٰ جنہر مبنی کوٹا ہی بیان کرے ورنہ ایک نالش ثانی دوسری بنا پر جو بنا کہ پہلے سے موجود تھی جائز نہ تصور کیجاویگی کیونکہ یہہ بنا دعویٰ کا تکررے تکررے کرنا ہی اور یہہ قانوناً جائز نہیں ۲ \*

لیکن جبکہ نوعیت استحقاق جسپر کہ دعویٰ مبنی ہو مختلف ہو اُس استحقاق کی نوعیت سے جو کہ پہلے دعویٰ کی بنا تھی تب دوسری نالش قابل سماعت ہی گو جائداد متنازعہ فیہ وہی ہو اور بنا مخصوصت یعنی وجہ نالش وہی ہو چنانچہ ایک مقدمہ میں جسکے واقعات مفصلہ ذیل تھے حکام ہائی کورٹ شمال و مغرب نے ایسا ہی تجویز کیا :-

ناصرخان پہلی نومبر سنہ ۱۸۹۶ع کو جائداد غیر منقولہ کثیر چھوڑ کر مرا ورنہ اُسکے ایک بیٹا قادر علیخان اور دو بیٹیاں امراؤ بیگم اور نوشہ بیگم ہوئے — بعد وفات ناصر خان کے امراؤ بیگم نے کل جائداد ناصرخان پر قبضہ کر لیا — نوشہ بیگم نے سنہ ۱۸۹۳ع میں مسماۃ امراؤ بیگم پر اس بیان سے دعویٰ کیا کہ ناصرخان متوفی ایک وصیت نامہ لکھ کر فوت ہوا اور حسب شرایط اُس وصیت نامہ کے مدعیہ کو پانچویں حصہ کا استحقاق متروکہ متوفی میں پہونچتا ہی — لیکن یہہ دعویٰ بہ تجویز اس امر کے کہ شرعاً وصیت ناجائز ہی ڈسمس ہوا — ۹ مارچ سنہ ۱۸۷۲ع کو مدعیہ نے ایک دوسری نالش اسی جائداد کی نسبت اسی مدعا علیہ پر جو بنا استحقاق وراثت شرعی دائر کی اور سولہویں حصہ متروکہ کا دعویٰ کیا — پس یہہ بحث پیش ہوئی کہ جبکہ عدالت فیصلہ کنندہ سابق عدالت متجاوز تھی اور فریقین مقدمہ کے وہی ہیں جو کہ پہلے مقدمہ میں تھے اور نیز یہہ کہ شی متنازعہ فیہ دونوں مقدموں میں ایک ہی ہے اور نیز وہ فعل مدعا علیہ ( یعنی قبضہ کر لینا کل جائداد پر ) جسکی وجہ سے مدعیہ کو سنہ ۱۸۹۳ع میں آکر عدالت میں چارہ جو ہونا پڑا تو وہی فعل ہی جسکی مقدمہ سنہ ۱۸۷۲ع میں شکایت ہی تو صرف

دعویٰ کا مقدمہ سابق میں بر بناء وصیت مبنی ہونے اور دعویٰ سنہ ۱۸۷۲ع کے حق وراثت پر مبنی ہونے سے دفعہ ۲ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع عارض دعویٰ ہوتی ہی یا نہیں \* ۳

اسی امر کی تائید میں فیصلہ ہائی کورٹ کلکتہ کا جسکا اریور ذکر ہوا پیش کیا گیا تھا مگر اجلاس کامل ہائی کورٹ ممالک مغرب و شمال نے یہ تجویز کیا کہ مقدمہ حال میں نوعیت استحقاق جسپر کہ دعویٰ مبنی ہی اُس نوعیت استحقاق سے جسپر کہ پہلا دعویٰ مبنی تھا مختلف ہی پس دفعہ ۲ عارض نہیں \*

اس مقدمہ سے یہ ظاہر ہوگا کہ فی نفسہ شی متنازعہ فیہ کے ایک ہونے سے دفعہ ۲ عارض نہیں ہوتی — اسی طرح فی نفسہ نوعیت استحقاق کے ایک ہونے سے فیصلہ سابق عارض نہیں ہونا اگر اشیاء متنازعہ فیہ مختلف ہوں — چنانچہ ایک مقدمہ میں جسکے واقعات یہ تھے کہ مسی کرپا رام نے یہ بیان کیا کہ میں متبنی سینا کا ہوں جو کہ برادر قدم لال کا تھا اور اس حیثیت سے ترکہ قدم لال کا مستحق ہوں اس وجہ سے کہ اُسکی بیوہ نے اپنی بد چلنی کی وجہ سے استحقاق مقابضت کو دیا — سنہ ۱۸۶۲ء میں اسی مدعی نے ایک نالش واسطے حاصل کرنے متروکہ رام ناتھ کے کی تھی اور نیز قدم لال کی جائداد پر (بدیں بیان کہ جائداد مشترکہ ہی اور اس وجہ سے شاسترا اُسکو پہنچتی ہی) دعویٰ کیا — اس مقدمہ میں قدم لال کی بیوہ نے اپنے بیان تحریری میں یہ عذر پیش کیا کہ رام لال و قدم لال کی جائداد مشترکہ نہیں ہی اور نہ مدعی پسر متبنی رام لال کا ہی — مقدمہ سابق میں مدعی متبنی قرار نہ پایا لیکن اُسکو بر بناء ہیہ نامہ جائداد متنازعہ فیہ کی نسبت ڈگری ملی اور فیصلہ مشعر عدم ثبوت تبنیت ہائی کورٹ سے بحال رہا \*

مقدمہ سابق میں جو کہ واسطے دلا جانے متروکہ قدم لال کے دعویٰ تھا منصف نے یہ تجویز کیا کہ چونکہ مقدمہ سابق میں مدعی کا متبنی ہونا ثابت نہیں ہوا اُسکے خلاف تجویز ہو چکی تو اب مدعی یہ بیان ہونے متبنی رام ناتھ کے دعویٰ وراثت اُسکے بھائی قدم لال کا نہیں

کر سکتا۔ عدالت اپیل نے اس فیصلہ کو بحال رکھا مگر ہائی کورٹ نے ہنگام اپیل خاص یہہ تجویز کیا :-

مدعی کی بنیاد مختصصات اس مقدمہ کی یہہ ہی کہ اُسکو کچھ جائداد جو کہ قدم لال کی ہی ملنی چاہیئے اس وجہ سے کہ قدم لال کی بیوہ نے بوجہ اپنی بدچلتی کے اپنا استحقاق قبضہ کہو دیا ہی۔ مدعی نے اپنے دعویٰ کو متبنی ہونے رام ناتھ برادر قدم لال پر متبنی کیا ہی عدالت ماتحت نے تجویز کی کہ وہ اس دعویٰ کو پیش نہیں کر سکتا اس وجہ سے کہ ایک مقدمہ سابق میں جو کہ مابین فریقین حال کے تھا (جبکہ مدعی نے رام ناتھ کی جائداد پر دعویٰ کیا تھا) یہہ تجویز ہو چکا ہی کہ مدعی متبنی رام ناتھ کا نہیں ہی۔ ہماری رائے میں مقدمہ سابق اس امر کا مانع نہیں کہ مدعی شہادت سے ثابت کرے کہ وہ رام ناتھ کا متبنی ہی اس وجہ سے کہ اس مقدمہ میں وہ مختلف جائداد حاصل کرنا چاہتا ہی اور بنیاد مختصصات بالکل جداگانہ ہی ہماری رائے میں فیصلہ عدالت اپیل ماتحت کا اس معاملہ میں غلط ہی اور مقدمہ واسطے تجویز ثانی کے راپس چاؤے اور پہلا امر تنقیح طلب یہہ ہوگا کہ آیا مدعی پسر متبنی رام ناتھ کا ہی یا نہیں اور باقی امور تنقیح طلب وہ ہونگے جو کہ واقعات سے نکلتے ہوں کہ اگر وہ متبنی ہی تو اُسکو جائداد ملنی چاہیئے یا نہیں ۲ \*

یہہ امر قابل بحث ہی کہ آیا یقاید لگان ہر ایک سال کے لیئے ایک ٹی بنیاد مختصصات ہی جسکے لیئے دعویٰ پیش ہو سکتا ہی یا نہیں۔ ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا ہی کہ ہر سال ایک نئی بنیاد مختصصات پیدا ہوتی ہی جسکی نالش ہر سال الگ ہو سکتی ہی ۵ \*

واضح رہے کہ جبکہ ایک امر متنازعہ فیہہ کی نسبت کسی عدالت ماسوائے برٹش انڈیا نے تجویز کی ہو اسی بنیاد مختصصات کی بنا پر برٹش انڈیا میں نالش دائر نہیں ہو سکتی \*

فیصلجات عدالت ملک  
غیر

۲ کرپارام بنام دیگرا نڈاس ہنگال جلد ۱ صفحہ ۶۸ دیوانی اپیل  
۵ راج شیو جون گھوسال بنام اوہی چند داس ویلی جلد ۲ صفحہ ۳۱ - ایکٹ  
۱۲ ۱۸۹۵ ع. و. رام سندر سین بنام کیشپ چندر گپت رکابی جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۰



← چنانچہ ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ تیسرا کے راجہ کی عدالت متجاوز ہی جسکے فیصلہ کی وجہہ سے حسب دفعہ ۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء اسی بناء متخاصمت پر دو بارہ دعوی دائر نہیں ہو سکتا اور دفعہ ۲ عارض ہوتی ہی ۱ اور اسبطرح فیصلہ عدالت فرانسس واقعہ چندرنگر فیصلہ عدالت متجاوز کا تصور ہو ۷ لیکن ایک اور مقدمہ میں یہہ تجویز ہوا ہی کہ راجہ تیسرا کی ریاست کی عدالت متجاوز نہیں ہی ۸ \*

لیکن اگر کوئی فریب یا عدم اختیار یا اور کوئی وجہہ ناجائز ہونے فیصلہ عدالت ماسوائے برٹش انڈیا کے ہو تو وہ فیصلہ حسب منشاء دفعہ ۲ کے عارض نہوگا لیکن اگر کوئی نقص قانونی یا واقعاتی یا بوجہہ فریب یا بوجہہ خلاف انصاف ہونے یا بوجہہ عدم اطلاع فریق کو پیشی مقدمہ سے ایسے فیصلہ میں نہو تو وہ فیصلہ ناطق ہوتا ہی اور جبکہ فیصلہ ایسے طور سے ناطق ہو جاتا ہی تب عدالت ہائے برٹش انڈیا میں اسی بناء پر دعوی دوبارہ نہیں ہو سکتا = لیکن ڈگری عدالت ملک غیر کی بناء پر عدالت ہائے برٹش انڈیا میں دعوی دائر ہو سکتا ہی اس قسم کی فالش سے مد ۱۱۶ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء قانون تماندی متعلق ہی - اسی دعوی میں عدالت واقعات کی شہادت کی نسبت کچھہ تجویز نہیں کر سکتی الا مدعا علیہ مفصلہ ذیل. عذرات پیش کر سکتا ہی :-

اول — یہہ کہ مدعا علیہ کو اس مقدمہ میں جسکی ڈگری پر یہہ دعوی مبني ہی اطلاع فالش کے فیصلہ کی نہیں پہونچی \*

دوم — ڈگری مذکور فریباً حاصل کی گئی \*

سوم — عدالت صادر کنندہ ڈگری مذکور کو اختیار سماعت نہ تھا \*

چہارم — تجویز میں جسکا نتیجہ ڈگری ہی صریح ایک ایسی غلطی موجود ہی کہ جس سے نتیجہ قانونی یا واقعاتی غلط نکلتا ہی \*

۶ سری مٹی مردھو بی بی بنام رام مانک دیوی کا بی ۶ صفحہ ۳۱ دستخط دیوانی

۷ پروگرام گرئی بنام کامنی داس دیکا بی ۲ صفحہ ۱۰۸

۸ متعہ داحمد بنام مای پروغازی دیکا بی جاد ۱۰ صفحہ ۳۳۷ دیوانی اپیل

پنجم۔ یہ کہ ڈگری مذکور اُس قانون کے خلاف ہی جس کے مطابق اس عدالت صادر کنندہ ڈگری کو پابند ہونا چاہیئے تھا \*  
 چنانچہ ایک مقدمہ حال میں ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ نسبت اُن فیصلجات عدالت ہائے ما سوائے برتس انڈیا کے جنکی اجراء ہندوستان کی عدالت میں مطلوب ہی فائدہ یہ ہی کہ اُن فیصلوں میں امور واقعاتی کے تصفیہ کو ہر بناء رویداد ناطق طور پر سمجھنا چاہیئے اور یہ کہ اگر اعتراضات ہو سکتے ہیں ہر بناء عدم اختیار سماعت خواہ بحیثیت نالض خواہ بحیثیت شی نالض خواہ بحیثیت فریق مقدمہ یا یہ کہ مدعا علیہم اُس کے فیصلہ کے لئے طلب نہیں ہوئے یا یہ کہ اُنکو موقع جواہدی گا نہیں ملا یا یہ کہ فیصلہ فریاً صادر ہوا \* مقدمہ مذکور قابل چڑھنے کے ہی کیونکہ اُس میں پورا قانون نسبت فیصلجات عدالت ہائے ما سوائے برتس انڈیا کے مندرج ہی — عذر چہارم میں صریح غلطی سے مراد یہ ہی کہ بلا لینے کسی شہادت کے خود اُس ڈگری سے غلطی نمایاں ہو جبکہ یہ عذرات پیش ہوں تو اُس عدالت کو جس میں کہ ڈگری مذکور کی بناء پر دعویٰ ہوا ہی اُن عذرات کی تنقیص اور تجویز کرنی چاہیئے اور اگر اُن میں سے کوئی بھی عذر راست ہو تو ڈگری اپنی وقعت کھو دیتی ہی اُس عدالت کو خود تنقیص اور تجویز کرنی لازم آتی ہی \* واضح رہے کہ وجہ نالض کے دائر کرنے کی یہ ہی کہ دفعہ ۲۸۳ = ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ ع میں کوئی ڈگری ماسوائے ڈگری عدالت برتس انڈیا کے ایک جگہ کی دوسری جگہ بذریعہ سارٹیفیکٹ کے جاری نہیں ہو سکتی لیکن جو ڈگری کہ ہر بناء ڈگری عدالت غیر صادر ہوئی ہو وہ اسی طور پر جاری ہو رہی جس طرح ہر کہ اصل ڈگری جاری ہوتی ہی \* قبل ختم کرنے اُس بحث کے اس قدر بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ بعض ڈگریات جو کہ حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ ع کے حاصل کی گئی ہوں اور اُن میں صرف قبضہ دلا دینے کی ڈگری ہوتی ہی اور حق کی کچھ تجویز نہیں ہوتی تو ایسی ڈگریات کے سبب سے کوئی امر متنازعہ فیہ امر تجویز شدہ نہیں قرار پا سکتے \*

فیصلجات دفعہ ۱۵ ایکٹ  
 ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ ع

اب تک ہم صرف اُن فیصلجات کا ذکر کرتے آئے ہیں جو کہ مقدمات

دیوانی وغیرہ میں فاطق قرار پاکر نالش ثانی  
میں عارض ہوئے ہیں لیکن یہاں مختصر طور

فیصلجات عدالت فوجداری  
مائع تجویز آئندہ

پر وہ قانون بیان کرنا چاہیئے کہ اصول امر تجویز شدہ جسکا کہ اس دفعہ  
میں ذکر تھا فوجداری سے بھی متعلق ہی \*

سوائے اُس اصول متعارفہ کے جسکا ذکر ابتدائے شرح دفعہ ہذا میں

لکھا گیا ہی ایک اصول یہہ ہی :—

کسیکو ایک جرم کے لیئے دو دفعہ سزا ملنی نہ چاہیئے \*

اور یہہ اصول صرف فوجداری کے مقدمات سے متعلق ہی پس فوجداری  
کے فیصلہ کو نسبت اُس جرم کے جسکی نسبت وہ فیصلہ ہی وہی منصب  
ہی جیسا کہ دیوانی کو اُس بناء مختصمت کی نسبت جسکی نسبت کہ  
وہ فیصلہ صادر کیا گیا \*

چاروں شرائط مذکورہ بالا جنکے لازم ہونیکا ذکر اوپر کر آئے ہیں وہ

أصولاً گو نہ فروغاً مقدمات فوجداری سے بھی  
متعلق ہیں چنانچہ :—

اتحاد شرایط مابین  
مقدمات فوجداری و دیوانی

۱ — عدالت مجاز کا ہونا مقدمات فوجداری

میں ایسا ہی لازم ہی جیسے دیوانی میں ۱ \*

۲ — جرم کی صفت تجویز ہو گئی ہو چنانچہ ہائی کورٹ کلکتہ نے  
یہہ تجویز کیا ہی کہ اگر بموجب وارنٹ گرفتاری کے جو گورنر جنرل نے  
حسب قانون ۳ — سنہ ۱۸۱۸ع صادر کیا ہو کوئی شخص پکڑا جاوے وہ  
فعل گورنر جنرل کا فعل عدالتی نہیں ہی اور نہ گورنر جنرل کا حکم قید  
حکم عدالتی سمجھا جا سکتا ہی اور اس لیئے ملزم جو کہ اس طرح  
گرفتار ہو چکا ہو یہہ عذر نہیں کر سکتا کہ اُسکو سزا مل چکی ۲ لیکن  
ایک بڑے جرم میں چھوٹا جرم داخل ہوتا ہی مثلاً ایک شخص کو اگر  
چوری کی سزا ایک دفعہ مل چکی ہو تو دوبارہ اُسکو اُسی چوریکی اعانت  
کی سزا نہیں مل سکتی \*

۳ — مدعا علیہ یعنی ملزم مقدمہ سابق اور مقدمہ حال کا ایک ہونا

چاہیئے \*

۴ — شبی متنازعہ فیہ سے مراد جسکا ذکر شرط نمبر ۴ مفصلہ بالا میں ہی فوجداری کے مقدمات میں مراد اُس جرم سے ہی جسکا الزام لگایا جاتا ہے لیکن اگر جرم دوسرا ہی تب اُسکی نسبت البتہ عدالت فوجداری سماعت دوبارہ کر سکتی ہے چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ مدعا علیہ نے پہلے ایک مقدمہ سابق میں جس میں کہ الزام اُسپر دستاویز ( الف ) کے جعل بنانے کا لگایا گیا تھا برائت ہو چکی تھی اور پھر اُسپر الزام دستاویز ( ب ) کے جعل بنانیکا لگایا گیا تو مدعا علیہ کی طرف سے یہہ عذر پیش ہوا کہ مقدمہ سابق میں مدعا علیہ پر الزام جعل لگایا گیا تھا اور دستاویزات ( الف ) و ( ب ) جو ایک ہی مقدمہ دیوانی میں داخل ہوئی تھیں عدالت فوجداری کے سامنے تھیں اور گو مجسٹریٹ نے اپنے حکم سپردگی سشن میں کوئی حوالہ دستاویز ( ب ) کا نہیں دیا تاہم چونکہ جرم فی الحقیقت ایک ہی ہے اور دونوں دستاویزیں عدالت فوجداری میں ہر وقت تحریر فرد قرار داد جرم کے موجود تھیں تو عدالت فوجداری دوبارہ اُس جرم کی سماعت نہیں کر سکتی — اس عذر کی تجویز چیف جسٹس بنگال نے یہہ کی —

میزے نزدیک جعل بنانا دستاویز ( الف ) کا اور جعل بنانا دستاویز ( ب ) کا دو الگ الگ جرم ہیں پس اگر مدعا علیہ جسپر کہ پہلے الزام جعل بنانے ( الف ) کا لگایا گیا تھا اُس مقدمہ میں برائت پا چکا ہو تو وہ برائت نسبت خیال دوسری دستاویز کے نہیں تصور ہو چکتی گو کہ پہلے مقدمہ میں شہادت دونوں کے جعل ہونے پر لی گئی تھی — اصل یہہ ہی کہ جبکہ سزا یا برائت سابق بطور عذر عارض دعوے کے پیش ہو تو اُس عدالت کو جسکے سامنے کہ یہہ نالاش ثانی رجوع ہوئی ہے اُس شہادت سے جو کہ نالاش سابق میں پیش کی گئی تھی کچھ تعلق نہیں ہے سوائے بغرض دیکھنے اس امر کے کہ آیا جرم جسکا کہ مقدمہ ثانی میں ذکر ہے وہی جرم ہی جو کہ مقدمہ سابق میں تھا یا نہیں — اگر جرم وہی ہے تو سزا یا برائت سابق دوسری تجویز کے لیئے عارض ہی بلا لحاظ اس امر کے کہ عدالت ثانی کی رائے میں سزا یا برائت

سابق اُس شہادت پیش کردہ مقدمہ سابق کے خلاف ہی یا نہیں — اگر جرم وہی جرم نہیں ہی تو پہلی تجویز سزا یا برائت اس دوسرے الزام کی تجویز کے لئے عارض نہیں ہوسکتی گو شہادت مقدمہ سابق اور مقدمہ حال کی ایک ہی ہو عدالت کو لازم ہی (خواہ وہ عدالت وہی ہو جسے کہ پہلے جرم کی تجویز کی تھی یا دوسری) کہ شہادت لیکر اپنی رائے اُسپر لگائے اور فیصلہ اپنی رائے کے موافق صادر کرے — مہرے رائے میں دو جرم صرف اس وجہ سے کہ شہادت ایک ہی پیش کی گئی ایک نہیں ہوجاتے مثلاً جبکہ الزام ایک شخص پر زید کے قتل کا لگایا جاوے تو اُسکے جواب میں یہہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ شخص عمرو کے قتل کے الزام سے بری ہوچکا ہی — جب تک کہ یہہ ثابت نہ کیا جاوے کہ زید و عمرو درحقیقت ایک ہی شخص کے دو نام تھے مثلاً فرض کرو کہ ایک ملازم زید کے قتل کے الزام سے بری ہوچکا ہی اور پھر اُسی شخص ملازم پر الزام ہندہ کے قتل کا لگایا جاوے تو وہ کہہی یہہ نہیں ثابت کرسکتا کہ قتل زید و قتل ہندہ درحقیقت ایک ہی جرم تھا اور اُس سے برائت ہوچکی ہی — مقدمہ ہذا میں بدلے قتل اشخاص کے جرم جعل بنانے دستاویز کا ہی — ایک دستاویز (الف) ہی دوسری (ب) اور ملازم کا دستاویز (الف) کے جعل بنانے سے بری ہونا مانع تجویز الزام نسبت جعل بنانے دستاویز (ب) کے نہیں ہو سکتا ۳ یہہ امر تجویز ہوچکا ہی کہ فیصلہ اخیر ہونا چاہیئے اور اُس فیصلہ کے خلاف اپیل ہونا نالش ثانی میں فیصلہ سابق کے عارض ہونے میں کچھ ہرج نہیں ہوتا ۴ ہم مقدمہ شرح ہذا میں یہہ صاف طور پر لکھ آئے ہیں کہ قانون شہادت قانون ضابطہ کا ایک جزو ہی اور اُسی وجہ سے مضمون دفعہ ۴۰ — ایکٹ ہذا دفعہ ۲ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع ضابطہ دیوانی سے مطابقت رکھتا ہی اور جن اصولوں پر کہ دفعہ ۲ — ضابطہ دیوانی مبنی ہی اُنہی اصولوں پر چند دفعات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع مجموعہ ضابطہ فوجداری کی بھی مبنی ہیں اور نہایت صراحت کے ساتھ واضعانہ تون نے اصول عارض ہونے

۳ — ایکٹ بنام دارکاذاتہ دت دیگلی جلد ۷ صفحہ ۱۵ نظر فوجداری

۴ — بلہرام ناتھورام بنام کجرات مؤکیمتائل ایسوسی ایشن ۲۰ بمبئی رپورٹ

فیصلہ سابق کا فالش مابعد میں ایکٹ مذکور میں بیان کیا ہی اور اُس سے زیادہ صراحت سے شرح نہیں لکھی جاسکتی \*  
 اُن دفعات ضابطہ فوجداری کا یہاں نقل کرنا خالی از طوالت اور دقت نہیں لیکن اسقدر بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہی کہ دفعہ ۴۶ مبنی ہی اصول دفعہ ۲ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع پر یعنی جبکہ کسی شخص کو ایک دفعہ سزا مل چکی ہو یا بری ہو چکا ہو اُس جرم کی نسبت پھر تحقیقات اور تجویز نہیں ہو سکتی اور اُس دفعہ میں دفعات ۳۵۲ و ۳۵۵ و ۳۵۶ ضابطہ مذکور کا حوالہ دیا گیا ہی اُنکے پڑھنے سے پورے طور پر اصول امر تجویز شدہ مانع تجویز ثانی بظہری ظاہر ہو جاویگا اور دفعہ ۳۲۶ ضابطہ مذکور کے پڑھنے سے ظاہر ہوگا کہ تجویز سابق نسبت برأت یا سزا کے فالش ثانی میں عارض ہو جاتی ہی کیونکہ اُسکی نسبت ثبوت عدالت میں پذیرا نہیں ہوتا ہی \*

## دفعہ ۴۱ - ہر فیصلہ اخیر یا حکم یا

تذکری کسی عدالت مجاز کی

جو بمنصب عطاے پروویٹ

یا سماعت مقدمہ ازدواج یا

مقدمہ متعلقہ ایڈمرلٹی یا دیوالیدہ کے ہو

اور اُسکی رو سے کسی شخص کو کوٹی منصب

قانوناً حاصل ہوتا ہو یا اُس سے زائل ہو

جاتا ہو یا جس میں یہہ قرار دیا گیا ہو کہ

کوٹی شخص کسی ایسے منصب کا مستحق

ہوگا یا کسی خاص شے کا استحقاق رکھیگا

اور وہ استحقاق کسی شخص خاص کے

تجویزات بمقتدمات عطاے  
 پروویٹ یا ازدواج یا  
 ایڈمرلٹی یا دیوالیدہ

مقابلہ میں نہ ہو بلکہ مطلقاً ہو تو وہ ایک واقعہ متعلقہ اُس صورت میں ہی جب کہ موجود گی اُس منصب قانونی کی یا کسی شخص متذکرہ بالا کا استحقاق نسبت کسی شے مذکور کے واقعہ متعلقہ ہو \*

وہ فیصلہ یا حکم یا تگري امور مفصلہ ذیل کا ثبوت قطعی ہی یعنی :-

اس امر کا کہ کوئی منصب قانونی جو اُس کی رو سے حاصل ہوا اُس فیصلہ یا حکم یا تگري کے نافذ ہونے کے وقت سے پیدا ہوا —

اس امر کا کوئی منصب قانونی جس کا کسی شخص کا مستحق ہونا اُس کی رو سے قرار دیا گیا اُس وقت سے اُس شخص کو پیدا ہوتا ہی جب کہ اُس فیصلہ [ یا حکم یا تگري ] میں اُس شخص کو اُس استحقاق کا پیدا ہونا قرار دیا گیا ہو —

اس امر کا کہ ہر منصب قانونی جو

اُس فیصلہ [ ۶ یا حکم یا نگری ] کی دو سے کسی شخص سے زایل ہوتا ہی اُس وقت سے زایل ہوگا جو کہ اُس فیصلہ [ ۷ یا حکم یا نگری ] میں اُس کے زایل ہو جانے یا ہونے کے واسطے لکھا گیا —

اس امر کا کہ کوئی شی جس کا استحقاق کسی شخص کو فیصلہ [ ۸ یا حکم یا نگری ] کی دو سے قرار دیا گیا اُس شخص کی جائداد اُس وقت سے ہی جو کہ اُس فیصلہ میں اُس کی جائداد ہو جانے یا ہونے کے واسطے لکھا گیا \*

دفعہ ۳۱ مبنیٰ ہی اُس اصول پر جس پر کہ دفعہ ۳۰ — ایکٹ ۱۸۷۲ اور اُس دفعہ کی شرح پڑھنے سے واضح ہوگا کہ امر تجویز شدہ مانع تجویز ثانی کسکو کہتے ہیں اور کن کن صورتوں میں وہ عذر پیش کیا جا سکتا ہی اور اس عذر کا قانوناً کیا اثر ہوتا ہی \*

یہ دفعہ بھی متعلق عذر امر تجویز شدہ مانع تجویز ثانی کی ہی لیکن اُن فیصلجات کی وقعت جنکا دفعہ ۳۱ میں ذکر ہی بدرجہا اعلیٰ ہی بہ نسبت وقعت اُن فیصلجات کے جنکا ذکر دفعہ ۳۰ اور اُسکی شرح میں ہی اس وجہ سے کہ شرایط جو کہ دفعہ ۳۰ کے ایٹم لازمی



۵۱۔ وہ کل دفعہ ۵۱ کے فیصلہ کے لئے لازمی نہیں ہیں اس دفعہ میں صرف امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہیں :—

اول۔ یہ کہ فیصلہ یا حکم یا ڈگری ایک عدالت متجاوز کا ہو اور بمصوب ذیل صادر ہو :—

۱۔ عطاء پروپیٹ \*

۲۔ مقدمہ ازدواج \*

۳۔ مقدمہ متعلقہ اڈمرلٹی \*

۴۔ مقدمہ متعلقہ دیوالیہ \*

دوم۔ فیصلہ یا حکم یا ڈگری کے مفصلہ ذیل منشاء ہوں :—

۱۔ اُسکی رو سے کسی کو کوئی منصب حاصل ہوتا ہو \*

۲۔ زایل ہوتا ہو \*

۳۔ جسمیں یہ فرار دیا گیا ہو کہ کوئی شخص ایسے منصب

کا مستحق ہے \*

۴۔ یا کسی خاص شی کا استحقاق رکھتا \*

سوم۔ وہ استحقاق کسی خاص شخص کے مقابلہ میں نہ ہو بلکہ عام ہو \*

پس جبکہ امور مفصلہ بالا کے مطابق کوئی فیصلہ صادر ہو چکا ہو تو اُس کا وہ اثر پیدا ہوتا ہے جو نصف آخر دفعہ ۵۱ میں بیان ہوا ہے یعنی وہ فیصلہ ناطق ہوتا ہے نہ صرف بمقابلہ اُن اشخاص کے جو اُس مقدمہ کے فریق تھے بلکہ نیز بمقابلہ تمام دنیا کے اور ہر قسم کی کارروائی میں ثبوت ناطق ہے \*

استدراک کرنے سے یہ ظاہر ہوگا کہ دفعہ ۲۱ میں جن فیصلجات کا ذکر ہے وہ فیصلجات صرف بمقابلہ فریقین مقدمہ کے ناطق ہیں اور جن فیصلجات کا ذکر دفعہ ۵۱ میں ہے وہ تمام دنیا کے مقابلہ پر ناطق ہیں یعنی فیصلہ دفعہ ۲۱ ناطق ہوتا ہے صرف اُن پر جو فریق تھے اور دفعہ ۵۱ فیصلہ دفعہ ۲۱ ناطق ہوتا ہے تمام اشخاص پر خواہ وہ فریق ہوں یا نہ ہوں \*

اب مختصر طور پر ہم اُن چار اختیارات کا بیان کرتے ہیں جنکا ذکر  
اس دفعہ میں امر اول کے نیچے کیا گیا — پروپیٹ

پروپیٹ

دینے اجازت کا کسی خاص شخص کو نسبت ثبوت صحت کسی شخص  
متوفی کے وصیت نامہ کے حاصل ہوتا ہے اور جبکہ پروپیٹ کسی وصی  
کو یا اختیار منتظمی کسی شخص کو مل جاتا ہے تو اُسکی رو سے اُس  
منتظم یا وصی کو وہ منصب تمام دنیا کے مقابلہ میں حاصل ہو جاتا ہے  
اور نسبت صحت وصیت نامہ کے ثبوت قطعی متصور ہوتا ہے اور بعد ازاں  
صحت وصیت نامہ کی نسبت کوئی عذر پیش نہیں ہو سکتا لیکن یہہ  
عذر پیش ہو سکتا ہے کہ وہ اجازت جو کہ اسطور پر دی گئی تھی وہ  
واپس لے لی گئی ہے یا یہہ کہ وہ اجازت جعلی ہے یا یہہ کہ عدالت  
صادر کنندہ کو منصب عطاے پروپیٹ نہ تھا \*

چونکہ اس قسم کے معاملات ہندوستان میں بہت کم واقع ہوتے ہیں  
اور جن لوگوں نے لیئے یہہ شرح لکھی جاتی ہے اُنکو اس سے کام نہیں پڑتا  
اسلیئے اسکے زیادہ طوالت کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن قانون وراثت ہند

یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع متعلق اشخاص

ماسوائے ہندو مسلمان و ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۷

مقدمات متعلق ازدواج

متعلق ہندوؤں وغیرہ کے قابل ملاحظہ ہیں — اس قسم کے مقدمات بھی  
ہندوستان میں کم پیش ہوتے ہیں لیکن ظاہراً کوئی وجہ نہیں معلوم  
ہوتی جبکہ کوئی مسلمان یا ہندو دعویٰ واسطے حاصل کرنے طلاق کے ایک  
عدالت مجاز میں دائر کرے اور اُسکی دگری حاصل ہو تو وہ دگری  
بمقابلہ تمام دنیا کے ثبوت قطعی ختم ہو جائے رشتہ زن و شو کے کیوں  
نہ ہو — واضح ہو کہ مسلمان و ہندو مرد کو اپنے اپنے قانون مذہبی کے  
موانق حالات خاص میں اختیار طلاق دینے کا ہے اور اس وجہ سے مرد  
کی طرف سے ایسی فالشیہیں دائر نہیں ہوتیں — البتہ عورت ایسے دعوے  
حسب اپنے قانون کے عدالت ہائے دیوانی میں دائر کر سکتی ہے گو اس  
قسم کی نظایر دستیاب نہیں ہوتیں — نسبت اور اقوام کے گورنمنٹ نے  
ایکٹ جاری کیئے ہیں اور مفصلہ ذیل ایکٹ قابل ملاحظہ ہیں —

ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۹۵ع متعلقہ پارسیان \*

ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۹۶ع طلاق نو مسیحیان ہند \*

ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۹ع قانون طلاق عیسائی ہند \*

ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ع قانون نکاح مسیحیان ہند \*

ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۲ع نکاح اشخاص لا مذہب \*

یہ وہ اختیار ہی کہ جس سے ایام لڑائی میں کوئی جہاز لوت لیا

جاوے تو عدالت مجاز کو اُسکے حالات سنکر یہہ

فیصلہ کرنیکا اختیار ہوتا ہی کہ وہ جہاز لوت کا

ہی اور بعد ازان کوئی نزاع اُسکی نسبت پیش نہیں ہو سکتی اس قسم

کے معاملات بھی بہت کم کارآمد ہیں مگر ہائی کورٹ کو اور بعض حالتوں

میں عدالت ہائے مفصل کو اس قسم کے اختیارات عطا ہوئے ہیں \*

یہ وہ اختیار ہی کہ جس سے عدالت کو کسی شخص کو دیوالیہ قرار

دینے کا اختیار ہی اور اس قسم کا فیصلہ ناطق

ہوتا ہی لیکن بالفعل ہندوستان میں کوئی

خاص قانون نسبت دیوالیہ کے نہیں ہی اور نہ اس قسم کے مقدمات کے

معاملات پیش آتے ہیں لہذا طوالت کی ضرورت نہیں \*

سلیکٹ کمیٹی واضعان قانون ہذا نے اس ایکٹ کے مسودہ پر اپنی

رپورٹ میں یہہ تحریر کیا کہ دفعہ ہذا سر بارنس پیکاک چیف جسٹس

بنگال کے ایک فیصلہ پر مبنی ہی — بمقدمہ کنھیا لعل بنام رادھا چرن ۹

جو کہ ایک بڑا نامی مقدمہ تھا اور اجلاس کامل میں پیش ہوکر بعد

مباحثہ بسیار کے تجویز ہوا اور اُسکے فیصلہ میں سر بارنس پیکاک چیف

جسٹس نے وہ اصول بیان کیئے ہیں جنکا خلاصہ دفعہ ہذا ہی پس اس

وجہ سے یہہ دفعہ قانون کی اُس فیصلہ پر مبنی ہی ہم مناسب سمجھتے

ہیں کہ اُس فیصلہ کو بیچنسہ اُس قدر نقل کریں جسقدر کہ مضمون

دفعہ ہذا کے سمجھنے کے لیئے ضرور ہی اور وہ یہہ ہی —

یہہ مقدمہ کنھیا لعل نے بورائٹ رام نراین سنگھ واسطے استقرار حق

ورائت اور واسطے حصول قبضہ اراضی معہ واصلات

کے دائر کیا ہی اور دیگر مدعیان بحیثیت

مشتری جزو حقیقت کنھیا لعل کے دعویٰ دار ہیں

تجویز بمقدمہ  
کنھیا لعل بنام رادھا چرن

مدعی نے یہہ بیان کیا ہی — کہ رام نرائن نے اپنی جائیداد چھوٹک لال اپنے نانا سے بذریعہ ہبہ نامہ حاصل کی تھی اور یہہ کہ رام نرائن لا ولد اپنی بیوہ مسما دیو کنور چھوڑ کر مر گیا اور مسما مذکور کی وفات پر جائیداد مدعی کو بحیثیت برادر زادہ اور وارث رام نرائن کے پہونچتی کیونکہ مدعی بیٹا ہی رام نرائن کے بھائی کا اور پوتا ہی اُسکے باپ کا \*

اصل مدعلیہ رادھا چرن مدعی کے حق وارثت رام نرائن سے منکر ہی وہ بیان کرتا ہی کہ رام نرائن کو چھوٹک لعل نے متبنی کیا تھا اور رام نرائن کے لا ولد مرنے پر حق وراثت منجھہ مدعلیہ رادھا چرن کو بوجہ قرابت مندی چھوٹک لعل کے پہونچتا اور مدعی کو بحیثیت پسر برادر صلی رام نرائن کے کوئی حق وراثت نہیں پہونچتا — دیگر مدعلیہما بحیثیت خریداران جزو حقیقت رادھا چرن کے فریق ہیں \*

مدعیان بیان کرتے ہیں کہ رام نرائن کو چھوٹک لعل نے متبنی نہیں کیا تھا \*

مدعلیہما بتائید اپنے بیان تبہیت کے ایک ڈگری پر بھروسا کرتے ہیں جو کہ رادھا چرن مدعلیہ نے ایک مقدمہ میں بنام مسما دیو کنور بیوہ رام نرائن کے حاصل کی تھی اور اُس فالش میں مدعلیہما نے واسطے تنسیخ چند انتقالات کے جو بیوہ نے کیئے تھے اور نیز واسطے استقرار حق اپنی وراثت ما بعد کے دعویٰ دایر کیا تھا \*

اُس فالش کی جوابدہی مسما دیو کنور نے بدیں بیان کی تھی کہ اُس کا شوہر متبنی نہیں تھا اور جائیداد اُس نے بذریعہ ہبہ نامہ کے چھوٹک لعل سے حاصل کی تھی اور اس لیئے رادھا چرن وارث ما بعد نہیں ہی اور اُس مقدمہ میں مدعی مقدمہ حال نے ایک عرضی پیش کی تھی جسمیں اپنا حق اُسی بنا پر ظاہر کیا تھا جس بنا پر کہ وہ اب دعویدار ہی لیکن عدالت نے یہہ تصویز کیا کہ اُسکی عرضی پر کچھ حکم دینا ضرور نہیں اور اس لیئے اُسکو فریق نہ بنایا \*

عدالت نے اُس مقدمہ یہہ تصویز کیا کہ رام نرائن کو چھوٹک لعل نے متبنی کیا تھا اور نیز یہہ کہ رادھا چرن جو کہ اُس مقدمہ میں مدعی تھا اور اس مقدمہ میں مدعلیہما ہی وارث مابعدی ہی — وہ فیصلہ اپیل سے سنہ ۱۸۶۳ع میں بحال رہا — منجانب مدعلیہ مقدمہ ہذا کے یہہ

بحث پیش کی گئی تھی کہ فیصلہ مذکور ایسا ہی فیصلہ ہی جو کہ نسبت تہذیب کے بمقابلہ ہر شخص کے ناطق ہی \* ۱

بروقت سماعت مقدمہ ہذا جج نے بحوالہ مقدمہ راج کشتو اپیلانت ۲ یہہ تجویز کیا کہ فیصلہ سابق ایک ایسا فیصلہ ہی جو کہ تہذیب کی نسبت ہر ایک شخص کے مقابلہ میں ناطق ہی اور اس وجہ سے بمقابلہ مدعی مقدمہ ہذا بھی ناطق ہی اور قطعی نسبت امر مذکور کے ہی — اجلاس اول نے جسکے روبرو یہہ مقدمہ پیش ہوا یہہ امر مناسب سمجھا کہ ہوجہ نظیر مذکورہ بالا اجلاس کامل کے سامنے یہہ بحث پیش کی جاوے کہ آیا فیصلہ بطور شہادت کے بمقابلہ مدعی کے داخل ہو سکتا ہی یا نہیں اور اگر ہو سکتا ہی تو وہ شہادت قطعی ہی یا متحض بادی النظری — ہمارے روبرو نہایت کامل طور پر اس امر میں بحث ہوئی ہی اور ہماری یہہ رائے ہی کہ فیصلہ مذکور ایسا فیصلہ نہیں ہی جو بمقابلہ ہر شخص کے ناطق ہو اور نہ وہ بطور شہادت کے بمقابلہ مدعی داخل ہو سکتا ہی \*

چونکہ عرضی مدعی مقدمہ راندھا چرن خارج کی گئی تھی اس سبب سے مدعی مقدمہ ہذا اس مقدمہ کا فریق نہیں سمجھا جاسکتا — یہہ بحث کہ ججمنٹ ان اہم کیا ہی مسٹر جسٹس پالری نے پورے طور پر مدراس کے اپیل عام نمبر ۳۸ سنہ ۱۸۶۳ء جلد ۲ نظائر صفحہ ۲۷۶ میں کی ہی — میں جسٹس پالری کے کل دلائل سے منفق نہیں ہوں لیکن اس پوری تحقیقات سے جو کہ انہوں نے اس مقدمہ میں کی ہی ایک نہایت بڑا فائدہ یہہ ہوا ہی کہ بہت سی غلطیاں نسبت اس مضمون کے رفع ہو گئیں ہیں میں اُن سے اس رائے میں بالکل منفق ہوں کہ ایک فیصلہ عدالت متجاوز کا بتجویز اس امر کے کہ ہندو خاندان مشترکہ اور غیر منقسمہ ہی نسبت صحیح النصی یا قابل تقسیم ہونے جائیداد کے یا نسبت قاعدہ جانشینی کسی خاص خاندان کے یا کسی اور اس قسم کی بحث میں جو کہ ایک مقدمہ مابین فریقین میں صادر ہوا ہو ایک ایسا فیصلہ نہیں ہی جو کہ ان اشخاص غیر پر جو کہ

۱ اس فیصلہ کو ججمنٹ ان اہم کہتے ہیں

۲ دیکھی جلد ۳ صفحہ ۱۲۱ نظائر دیوانی

فہ تو فریق مقدمہ تھے نہ انکے قائم مقام تھے ناطق ہو — میں اس سے بڑھکر یہ بات کہتا ہوں کہ ڈگری ایک ایسے مقدمہ کی بمقابلہ اشخاص غیر کے شہادت میں بھی داخل نہونی چاہیئے \*

اس میں کچھ شک نہیں ہی کہ ڈگریات عدالتہائے مجاز نسبت تنسیخ نکاح اشخاص ثالث غیر فریق مقدمہ پر بھی ناطق ہی — اگر ایک عدالت مجاز کوئی ڈگری طلاق کی صادر کرے یا ایک نکاح مابین ہندوؤں یا مسلمانوں کے فسخ کردے تو اُس سے رشتہ زن و شو ختم ہو جاتا ہی اور اس امر کی پابندی کہ تازیخ ڈگری سے زن و شو کا رشتہ ختم ہو گیا تمام اشخاص پر لازمی ہی \*

میری رائے میں یہ اُس اصول پر مبنی نہیں ہی کہ قیاس کو لیا جاتا ہی کہ ہر شخص کو اُس مقدمہ کی اطلاع پہونچتی ہو کیونکہ اگر اُنکو اطلاع پہونچتی ہی تو وہ بذریعہ کسی عذر داری کے اُس مقدمہ میں کچھ دست اندازی نہیں کرسکتے تھے لیکن اس اصول پر مبنی ہی کہ جبکہ ایک عدالت مجاز ایک نکاح کو فسخ کردیتی ہی تو وہ نکاح معدوم ہو جاتا ہی نہ صرف اُن فریقین کے لیئے بلکہ تمام اشخاص کے لیئے — ایک نکاح صحیح سے رشتہ زن و شو کا پیدا ہوتا ہی نہ صرف واسطے فریقین نکاح کے بلکہ نیز تمام دنیا کے لیئے — پس ایک صحیح تنسیخ نکاح سے خواہ تنسیخ شرعی ہو جیسے طلاق یا بوجہ فعل عدالت مجاز کے جسکو کہ تنسیخ کا اختیار ہو وہ رشتہ تمام دنیا کے لیئے منقطع ہو جاتا ہی \*

ایک ڈگری واسطے طلاق کے یا اور قسم کی ڈگری شہادت ہی کہ ایسی ڈگری صادر ہوئی اور ڈگری جس سے طلاق عطا ہو اُس سے رشتہ زن و شو منقطع ہو جاتا ہی — وہ تمام اشخاص کے مقابلہ پر اس امر کے لیئے ناطق ہی کہ فریقین زن و شو نہرے لیکن وہ شہادت طعی نہیں ہی بلکہ شہادت بادی النظری بھی بمقابلہ اشخاص غیر کے اس امر کے لیئے نہیں ہوسکتی کہ وہ وجہ جسکے سبب سے ڈگری عطا ہوئی فی الواقع موجود تھی — مثلاً اگر ایک ڈگری مابین زید و ہندہ کے اس بنا پر کہ ہندہ نے بکر کے ساتھ زنا کیا عطا ہوئی ہو وہ ڈگری نسبت طلاق کے ناطق ہوگی لیکن

نسبت اس امر سے کہ بکر ہندہ کے ساتھ زنا کرنے کا مجرم تھا شہادت بادی النظری کی بھی وقعت نہیں رکھتی اگر بکر فریق مقدمہ نہ تھا — اسی طرح پر اگر کوئی نکاح مابین مسلمانوں کے بوجہ رشتہ نسبی یا سببی کے منسوخ کیا جاوے مثلاً ایک نکاح جو کہ ایک مسلمان نے اپنی زندہ چور و کی بہن کے ساتھ کر لیا ہو تو دگر کی اس امر کی نسبت کہ نکاح منسوخ ہو گیا تمام دنیا کے مقابلہ میں ناطق ہی اور اس امر کی نسبت بھی کہ رشتہ زن و شو کا موقوف ہو گیا لیکن وہ دگر کی بحیثیت وراثت بمقابلہ اشخاص غیر کے کچھ شہادت اس بات کی نہیں ہی کہ دونوں عورتیں بہنیں تھیں \*

یہ صاف ظاہر ہی کہ عدالت ہائے مفصل کو اختیار صادر کرنے جچمنٹ ان ائم کا نہیں ہی اور یہ کہ بطور قاعدہ عام کے دگریات عدالت ہائے مذکور بمقابلہ اشخاص غیر کے بغرض ثابت کرنے صداقت کسی اس امر کے جو کہ فیصلہ مذکور میں خواہ صراحۃً یا ضمناً تجربہ ہو چکا ہو یا بجواب کسی امر تنقیص طلب کے جو کہ اس مقدمہ میں نسبت منصب کسی شخص کے یا نسبت کسی جائیداد کی نوعیت کے یا کسی اور معاملہ کے طے ہو چکا ہو بطور شہادت قطعی بلکہ بطور شہادت بادی النظری کے بھی قابل ادخال نہیں ہی \*

اگر ایک فیصلہ ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مابین عمر و بکر کے ہوا ہو اور جس میں یہ تجربہ ہوا ہو کہ جائیداد متنازعہ فیہ عمر و کی ملکیت ہی اس وجہ سے کہ وہ متین بیٹا زید کا ہی ایسا فیصلہ تصور کیا جاوے کہ جو بمقابلہ اشخاص غیر کے نسبت ہونے تبذیت اور نسبت وجود و صحت تبذیت کے ناطق ہو تو حد سے زیادہ موجب ناانصافی اور بد انتظامی کا ہو \*

مثلاً فرض کیا جاوے کہ ایک ہندو جو کہ منجملہ چار بھائیوں کے ہی مستحق بڑی زمینداری کا ہو جسکی سالانہ آمدنی دو لاکھ روپیہ ہو اور نیز ایک چھوٹے ٹکڑے اراضی کا مستحق ہو اور وہ اراضی زمینداری بعید میں واقع ہو اور نیز یہ فرض کیا جاوے کہ وہ لالہ اور بلا چھوڑنے بیوہ کے سر جاوے اور اُسکے بھائی جو کہ زندہ ہیں بطور اُسکے وارثوں کے

کل اراضی پر قابض ہو جاویں اور اُس چھوٹے ٹکڑے زمین کو بیچ ڈالیں اور بعد ازاں ایک شخص بدعویٰ ہونے متنبی دیتے متوفی کے مشتري اراضی مذکور پر دعویٰ کرے اور دعویٰ منصف کی عدالت میں بدیں بیان دایر کرے کہ برادار متوفی کے غیر مجاز انتقال تھے - مشتري شاید غریب آدمی ہو جو کہ نہ گواہ طلب کرا سکتا ہی نہ پوری جوابدہی مقدمہ کی کرسکتا ہی اور یہ شخص دعویدار بلا کسی سازش کے اُس مقدمہ میں اُس امر کے حلی کرانے میں کامیاب ہو کہ مدعی متنبی ہی اور اُس بندہ پر قبضہ اراضی مذکور کا حاصل کرے اور مشتري کو وسائل ایمل کے نہیں پس اگر یہ فیصلہ جج مننت ان ایم قرار دیدیا جاوے اور متوفی کے بھائیوں پر نسبت منصب ڈگریدار جو کہ اُسکو بوجہ تبنیت حاصل ہوا ہی ناطق تصور کیا جاوے تو ایک ایسی نالش میں جو کہ وہ شخص نسبت کل زمینداری کے کرے اُنکو کچھ وسائل اپنی ملکیت بچانے کے فہونگے گو کتنی ہی صاف شہادت اُس بات کی دے سکتے ہوں کہ تبنیت نہیں ہوئی تھی \*

قرض کرو کہ مشتري جسیز کہ منصف کی عدالت میں ڈگری ہوچکی تھی ایک جائداد کا ذیک نیت خریدار تھا اور یہ کہ عدالت منصف کی ایک عدالت مجاز بحیثیت وقوع وقعت جائداد کے تھی پس اگر وہ ڈگری جج مننت ان ایم ہوتی تو کوئی وسیلہ منصف کی ڈگری سے بچانے کا نہ تھا اور اس طرح پر ڈگری منصف کی عدالت کی جو کہ نسبت اراضی موقوفہ اندرون اُسکے اختیار کے ہی ایک قطعی اور ناطق طور پر ہی مگر زمینداری کی نسبت بمقابلہ اُن اشخاص کے جنہوں نے کہ منصف کے مقدمہ کا ذکر بھی نہ سنا ہو ناطق نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی دلیل اس امر کی ہی کہ وہ ڈگری بطور شہادت بادی النظری کے بھی اُس مقدمہ میں داخل ہو سکے \*

ایسا فیصلہ یا تو بحیثیت ہونے جج مننت ان ایم کے داخل ہوتا ہی یا بطور اور فیصلہ جج کے لیکن نسبت اس تبنیت کے مطلق قابل ادخال نہیں ہی کیونکہ اگر بطور شہادت بادی النظری کے بھی اُسکو داخل ہونے دیں تو بار ثبوت مدعا علیہ پر پوز کر ایک سخت ناانصافی ہو کیونکہ مدعا علیہ کو ایک نفی ثابت کرنی پڑے بدیں مضمون کہ مدعی کی



تبیغیت نہیں ہوئی اور ممکن ہی کہ بعد انقضائے مدت نراز کے ایسا ثابت کرنا سخت دشوار ہو \*

اصل یہہ ہی کہ منصف ایک ایسے مقدمہ میں حقوق فریقین نسبت جائداد متنازعہ فیہ کے تجویز کرنے کا مجاز ہی اور ایک عارضی طور امر تبغیت کو بھی طے کر سکتا ہی لیکن اُسکو ایسی نالش کے سنے کا جو کہ صرف واسطے قائم کرنے منصب کے ہو اختیار نہیں ہی \*

پس ہمکو کچھ تامل اس امر کے بیان کرنے میں نہیں ہی کہ فیصلہ مابقی سنہ ۱۸۵۳ ع نسبت امر تبغیت کے نہ بطور شہادت قطعی کے داخل ہو سکتا ہی نہ بطور شہادت دلی النظری کے \*

یہہ فیصلہ بالکل مطابق ہی فیصلہ پریوی کونسل بمقدمہ راجہ شب گنگا سے ۳ اُس مقدمہ میں حکام پریوی کونسل نے تجویز کیا کہ ایک ایسا فیصلہ جو کہ ایک ایسے مقدمہ میں ہوا ہو جو کہ عمرو نے بکر پر واسطے حصول جائداد کے دائر کیا ہو اور اُس میں ایک تنفیص قرار پاکر کسی شخص کی یا خاندان کی حیثیت قرار دی گئی ہو تو ایسا فیصلہ جج منٹ ان ایم نہیں تصور ہوگا - یہہ صاف ہی کہ ایسا فیصلہ صرف ایک فیصلہ ناطق مابین فریقین کے ہی \*

فیصلہ مسٹر جسٹس ہالوی کا جسکا حوالہ سر باریس پیکاک نے فیصلہ منقول الصدر میں کیا ہی نیز قابل ملاحظہ ہی اُس سے بہت فائدہ ہوگا \*

ایک مقدمہ اجلاس کامل میں یہہ تجویز ہوا کہ فیصلہ جو کہ منجملہ چند شرکاہ پتہ کے ایک کے خلاف اس بناء پر کہ پتہ جعلی ہی صادر ہو جج منٹ ان ایم نہیں ہی اور کسی دوسرے شریک کے مقابلہ میں جو کہ مقدمہ سابق میں فریق نہو قابل ادخال شہادت نہیں ہی - اور ایسا فریق دعوی واسطے استقرار اپنے حق کے بر بناء پتہ مذکور کے کر سکتا ہی \*<sup>۵</sup>

واضح رہے کہ فیصلہ جات متعلقہ دفعہ ہذا یعنی جج منٹ ان ایم فرجنداری اور دیوانی دونوں میں داخل ہو سکتے ہیں اور اپنے اپنے امور

۳ روزانہ دین اہل جاد ۹ صفحہ ۵۳۹

۴ پورا اہل بنام ارمکالا ترم مدراس جاد ۲ صفحہ ۲۷۶ دیرانی

۵ کنکادھورائے بنام ارماسندری داسی ریگلی جاد ۷ صفحہ ۳۲۷ دیرانی

مندرجہ کی بابت شہادت قطعی اور ناطق تصور ہوتے ہیں اور علاوہ فریقین مقدمہ کے اوروں کے مقابلہ پر بھی بطور جج مننت ان ایم کے ثبوت قطعی امور مندرجہ متذکرہ دفعہ ہذا کے ہیں \*

## دفعہ ۴۲ جو فیصلے یا حکم یا

تگریاں علاوہ متذکرہ دفعہ

۴۱ کے ہوں وہ واقعہ متعلقہ

فیہ معاملات وغیرہ مابین  
اشخاص ثالث نہ متعلق  
ہیں

اس شرط پر ہیں کہ وہ معاملات نوع عام متعلقہ تحقیقات سے علاقہ رکھتے ہوں لیکن ایسے فیصلے یا حکم یا تگریاں ثبوت قطعی اس امر کی نہیں ہیں جو کہ ان میں لکھا ہو \*

## تمثیلات

زید نے عمرو پر دھکے نالش کی کہ اُس نے اُس کی زمین پر مداخلت بیجا کی عمرو نے بیان کیا کہ اُس اراضی پر عوام کو استحقاق راہ چلنے کا ہی اور زید نے اُس سے انکار کیا \*

موجود ہونا ایک تگری کا بحق مدعا علیہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ زید نے بکر پر واسطے مداخلت بیجا اُسی جگہ کے نالش کی تھی اور بکر نے اُسی راستہ کے استحقاق کا ہونا بیان کیا تھا واقعہ متعلقہ ہی لیکن وہ ثبوت قطعی حق مررد کا نہیں ہے \*

دفعہ ۲۲ ہذا ایک تیسری طرح پر فیصلجات کے قابل ادخال شہادت ہونیکا ذکر کرتی ہے یعنی وہ فیصلجات جو کہ نسبت معاملات نوع عام کے متعلق تحقیقات سے ہوں قابل ادخال شہادت ہیں گو اُسکے فریقین مقدمہ حال میں فریق ہوں یا نہوں - فی الحقیقت یہ اعادہ ہی دفعہ ۱۳ - ایکٹ ہذا کا کیونکہ اُسکے مطابق ایسے فیصلجات جنکا ذکر اس دفعہ میں ہی قابل ادخال شہادت ہیں - اور دفعہ مذکور کی شرح کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ معاملات نوع عام کتو کہتے ہیں اور کن صورتوں میں فیصلجات متعلق اُنکے قابل ادخال ہیں \* ۶

واضح رہے کہ متن دفعہ ۲۲ میں فیصلجات متعلقہ دفعہ ۲۱ - ایکٹ ہذا اور متعلقہ دفعہ ۲۲ کے مابین تفریق کر دی گئی ہے اور جزو آخر متن دفعہ ۲۲ سے یہ صاف ہے کہ فیصلجات متعلقہ دفعہ ۲۲ ہذا ناطق ذہ تصور کیئے جاوینگے \*

لیکن یہ بات ملحوظ رہے کہ الفاظ متن دفعہ ۲۲ " لیکن ایسے فیصلے یا حکم یا دگر ٹیوٹ قطعی اُس امر کے نہیں ہیں جو اُنہیں لکھا ہو " حکمی اور لازمی ہر حال میں نہیں ہے کیونکہ اگر بالاتفاق فیصلہ متعلقہ معاملات نوع عام مابین اُنہیں فریق کے ہوں جو کہ مقدمہ حال میں فریق ہیں جو کہ حسب منشاء دفعہ ۲۲ - ایکٹ ہذا و اصول امر تجویز شدہ جسکا ذکر اُس دفعہ کی شرح میں ہی ناطق تصور ہونگے \*

فیصلجات متعلقہ دفعہ ۲۲ ہذا جنہیں کہ معاملات نوع عام کی تجویز ہوئی ہو بمقابلہ اشخاص غیر فریق کے قابل ادخال شہادت ہندوستان کی عدالتوں میں تجویز کیئے گئے ہیں \* ۷

اور ایک فیصلہ بمقدمہ سابق جس میں کہ مدعا علیہما مقدمہ حال مقدمہ سابق میں بھی مدعا علیہما تھے اور نسبت حیثیت ایک گانوں کے مقدمہ سابق میں وہی امر متنازعہ فیہ تھا جو کہ مقدمہ حال

میں ہی گو مدعی مقدمہ سابق اور تھا اور مدعی مقدمہ حال اور -  
فیصلہ مقدمہ ماقبل اس مقدمہ مابعد میں قابل ادخال شہادت تصور  
ہوا - لیکن اس وجہ سے کہ فریقین مقدمہ ہذا وہی فریق نہیں ہیں  
جو مقدمہ سابق میں فریقین تھے وہ فیصلہ ثبوت قطعی تصور نہوا \* ۸  
یہہ فیصلہ دفعہ ۲۲ یا دفعہ ۱۳ کے سوا اور کسی دفعہ کی رو سے قابل  
ادخال شہادت تصور نہوتا \*

تعریف ثبوت قطعی کی شرح دفعہ ۲ - ایکٹ ہذا میں مندرج  
ہی \* ۹

## دفعہ ۲۳ فیصلے یا حکم داگریاں

سوائے اُن کے جن کا ذکر  
دفعات ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ میں  
ہوا واقعات غیر متعلقہ ہیں الا اُس حال  
میں کہ موجودگی اُس فیصلہ یا حکم یا  
داگری کی واقعہ تنقیدی یا ایکٹ ہذا کے  
کسی اور حکم کے بموجب واقعہ متعلقہ ہو \*

## تمثیلات

( الف ) زید اور عمرو نے جداگانہ نالشی بابت ایک  
مضمون تہتک آمیز کے جو اُنہیں سے ہر ایک پر عاید  
ہوتا تھا بنام بکر رجوع کی اور بکر نے ہر مقدمہ میں  
کہا کہ مضمون جسکا تہتک آمیز ہونا بیان کیا گیا ہی

سچ ھی اور حالات مقدمہ اس نوع کے ھیں کہ ازروے  
قیاس غالب وہ مضمون ھر مقدمہ میں سچا ھی یا  
دونوں میں سچا نہیں ھی \*

زید نے ایک تگري ھرجهه کي بکر پر اس وجهه سے  
حاصل کي کہ بکر اپني پریت نہیں کرسکا يهه واقعہ غير  
متعلقہ مابین عمرو اور بکر کے ھی \*

← ( ب ) زید نے عمر پر اپني زوجہ ھندہ کے ساتھ  
زنا کرنے کي نالش کي \*

عمرو نے بیان کیا کہ ھندہ زید کي زوجہ نہیں ھی  
لیکن عدالت نے عمرو کو مجرم زنا قرار دیا \*  
من بعد ھندہ پر نالش بگمي کي ( شوھر یا زوجہ  
کي حیات میں شادي کرنا جو ازروے قانون انگلستان  
ممنوع ھی ) رجوع کي گئي اس بیان سے کہ زید کي  
حیات میں اُسنے عمرو کے ساتھ ازدواج کیا ھندہ کھني  
ھی کہ وہ عمرو کي زوجہ نہیں ھوئي \*  
فیصلہ جو بمقابلہ عمرو کے ھوا تھا ھندہ کے مقابلہ میں  
غير متعلقہ ھی \*

( ج ) زید نے عمرو پر نالش کي کہ اُسنے میري  
گائے چورالي ھی اور عمرو مجرم قرار دیا گیا \*  
من بعد زید نے بکر پر گائے کي بابت نالش کي جسکو  
عمرو نے اُسکے ھاتھ قبل مجرم ثابت ھونے کے بيچا تھا  
فیصلہ جو مابین زید اور بکر کے ھوا تھا عمرو کے مقابلہ  
میں غير متعلق ھی \*

(د) زید نے اراضی کے قبضہ کی دگری عمرو کے مقابلہ میں حاصل کی اسکے باعث سے عمرو کے بیٹے بکر نے زید کو مار ڈالا \*

موجود گی اُس فیصلہ کی یہ ثبوت باعث ترغیب  
حرم کے واقعہ متعلقہ ہی \*

سوائے اُن فیصلجات کے جنکا ذکر دفعات ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ میں ہوا  
ہی اور فیصلجات حسب منشاء دفعہ ہذا قابل ادخال شہادت دو صورتوں  
میں تھیں —

۱ — جبکہ موجود گی اُس فیصلہ یا دگری یا حکم کی واقعہ تنقیحی  
تھو \*

۲ — جبکہ کسی اور حکم ایکٹ ہذا کے مطابق واقعہ متعلقہ ہو \*  
صورت اول صاف ہی اُسکی نسبت زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہی  
لیکن صورت دوم الفاظ قانونی سے صاف و صریح نہیں ہی گو تمثیلات  
میں واضعان قانون نے اُسکے ظاہر کرنے میں کوشش کی ہی \*  
مفصلہ ذیل چند صورتیں مسٹر فیلت نے اپنی کتاب الاجواب شرح  
ایکٹ ہذا میں نہایت خوبی کے ساتھ بیان کی ہیں \*

اگر چند اشخاص جو کہ مشترک نویسندگان تمسک ہوں اور اُنمیں  
سے ایک پر دائیں کل کی دگری حاصل کر لے اور یہہ مندیرن جسپر کہ  
دگری ہوئی تھی روپیہ پوری دگری کا ادا کر دے اور پھر اپنے شریک تمسک  
کے لکھنے والوں پر دعوی دلا پانے حصہ رسدی کا کرے تو وہ دگری جو کہ  
مندیرن نے حاصل کی تھی بغرض ثبوت مقدار اُس روپیہ کے جو کہ مدعی  
نے ادا کیا ہی واقعہ متعلقہ ہی لیکن نسبت صحت تمسک و مقدار  
حصہ رسدی کے کوئی شہادت نہیں ہی ! \*

اسکے قابل ادخال ہونے کی دو وجہہ ہیں ایک تو اُس دگری کی  
نسبت بیان کرنا واسطے تمہید مضمون امر تنقیح طلب کے جو متعلق

مقدار دعویٰ سے ضروری تصور کیا جاتا ہے اور حسب دفعہ ۹ قابل ادخال ہے دوسرے حسب منسلک دفعہ ۷ کے داخل ہو سکتا ہے \*  
اسی طرح پر کوئی اصل اپنے کارندہ پر واسطے دلانے زر ہرجہ کے جو کہ اُسکو بوجہ غفلت کارندہ کے ہوا ہے دعویٰ دائر کرے تو ایک ڈگری جو کہ اصل پر ایک شخص غیظ نے حاصل کر کے جاری کرائی تھی واسطے ثبوت مقدار ہرجہ کے حسب دفعہ ۱۲ متعلق ہے \*

اسی طرح پر جو ڈگری کہ ضامن کے نام ہو چکی ہو وہ اُس نالاش میں جو کہ ضامن اصل قرضدار پر کرے واسطے ثبوت مقدار اُس روپیہ کے جو ضامن کو دینا پڑا تھا قابل ادخال ہے لیکن وہ ڈگری شہادت اِس امر کی نہیں ہے کہ اصل قرضدار کی غفلت کی وجہ سے روپیہ ضامن کو دینا پڑا اور نہ شہادت اس بات کی ہے کہ ضامن قانوناً ذمہ دار اداے زر مذکور کا تھا \*

اسی طرح پر جبکہ بغرض تنسیخ انتقال کا جائز ہندو بیوہ عورتوں کے دعویٰ دائر ہوتے ہیں تو یہ امر دیکھا جاتا ہے کہ آیا کوئی ضرورت قانونی واسطے انتقال چاہدہ کے موجود تھی یا نہیں — اسکے ثبوت میں ڈگریات قرضہ واسطے ثابت کرے مقدار اُس روپیہ کے جو بیوہ نے دیا تھا قابل ادخال شہادت ہیں لیکن اُن سے موجودگی ضرورت شاستری کی ثابت نہیں ہوتی ۲ - ( دیکھو دفعہ ۷ و ۹ - ایکٹ ہذا ) \*

عمرو و بکر و خالد کچھ اراضی کے مالک مشترک تھے باہم نابالغی خالد و عمرو و بکر نے ایک پتہ موروثی زید کو دیدیا - خالد نے بعد اپنے بلوغ کے زید و عمرو و بکر پر نالاش کر کے پتہ مذکور کو منسوخ کرا دیا - اُسکے بعد زید نے عمرو و بکر پر ایک نلٹ زر ثمن کا دعویٰ کیا جو کہ بمعارضہ حصہ خالد کے تھا اور اپنے دعویٰ کی تائید میں عمرو و بکر کا دھوکا دینا بیان کیا یہ تجویز ہوا کہ فیصلہ سابق فی نفسہ کوئی شہادت فریب کی تصور نہیں ہو سکتا اور مدعی جب تک کہ خود ثبوت فریب کا ندے اپنے دعویٰ کی ڈگری نہیں دے سکتا ۳ \*

۴ کہنو اعل بنام گروہادی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۶۹ دیراتی

۳ درگا جرن پونا جارج بنام - روسی پوسی متر دیراتی جلد ۵ صفحہ ۳۳۳  
انصواب حقیقہ \*

اس مقدمہ میں اگر فیصلہ یہ ثبوت فریب داخل ہو سکتا تو فی الحقیقت وہی حکم رکھتا جو فیصلہ متعلقہ مقدمہ ہذا اور زید کا دعویٰ فوراً ڈگری ہو جاتا اور عمرو و بکر کو کوئی موقع اپنی جوابدہی کر لینا نہ ملتا \*

ٹیلر صاحب نے اپنی کتاب شہادت میں بیان کیا ہے کہ یہ ایک اصول عام ہے کہ فیصلجات فوجداری بہ ثبوت اُن امور کے جنکی بناء پر وہ صادر کیئے جاتے ہیں مقدمات دیوانی میں اُن واقعات کے ثابت کرانے کے لئے جنکی بناء پر فوجداری میں مقدمہ فیصلہ ہوا تھا قابل ادخال نہیں ہیں — چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ دعویٰ واسطے دلا جانے اُس ہرجہ کے جو کہ مدعی کو بوجہ ہنگامہ مدعا علیہم پہونچا تھا عدالت دیوانی میں دایر ہوا اور قبل اسکے میجسٹریٹ نے مدعا علیہم کو اس بنا پر کہ اُنہوں نے خون مدعی پر حملہ کیا تھا ماحرف تہڑایا تھا اور وہ فیصلہ میجسٹریٹ شہادت میں مقدمہ دیوانی میں پیش ہوا تو باوجود اسکے عدالت دیوانی نے یہہ تجویز کیا کہ کوئی حملہ نہیں ہوا تھا اور دعویٰ تسمس کیا — اور ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ حکم سزا مقدمہ فوجداری ثبوت نہیں ہی ایک مقدمہ دیوانی میں جو کہ واسطے دلا جانے ہرجہ اسی فعل کے دایر کیا جاوے \* ۴

اور اسی طرح پر یہہ تجویز ہو چکا ہے کہ عدالت دیوانی پابند اس امر کی نہیں ہے کہ جس دستاویز کو بحیثیت فوجداری میجسٹریٹ نے صحیح تصور کیا ہو اُسکو خوارہ مخوارہ وہ بھی صحیح تصور کرے اور اختیار ہی جس دستاویز کو میجسٹریٹ نے سچا سمجھا ہے اُسکو حاکم دیوانی چھوٹا سمجھے \* ۵

اور عدالت دیوانی کو لازم ہے کہ واقعات متعلقہ کی خود تجویز کرے \* ۶

۴۔ یشو ناتھ ٹیگرہ بنام ہرگوبند ٹیگرہ ویکلی جلد ۵ صفحہ ۷ نظائر دیوانی — دہلی پتشی ڈاکٹر بنام شیخ ضمیر الدین نکال جلد ۴ صفحہ ۳۱ نظائر دیوانی

۵۔ نمانند سورجہا بنام کاشی ناتھ ہفکر ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۶ نظائر دیوانی

۶۔ کرانہ اللہ چودھری بنام قلام حسین ویکلی جلد ۹ صفحہ ۷۷ نظائر دیوانی



جیسا کہ مقدمات دیوانی میں فیصلجات فوجداری ثبوت اُن واقعات کا نہیں ہیں جنہیں کہ فیصلہ فوجداری صادر کیا جاوے اسی طرح پر فیصلجات دیوانی عدالتہائے فوجداری پر ناطق نہیں۔ تصور کیئے جاسکتے لیکن گو حکم سزا عدالت محستریٹ دیوانی میں دایر نہیں ہو سکتا تاہم اگر مقدمہ فوجداری میں اُسی مدعا علیہ نے اقرار جرم کیا ہو تو وہ اقرار جرم بطور اقبال حسب دفعہ ۱۸ — ایکٹ ہذا قابل ادخال شہادت مقدمات دیوانی میں ہی \*

لیکن گو نہ فیصلہ فوجداری ثبوت ہی واقعات مستدلہ اپنے کا مقدمات دیوانی میں اور نہ فیصلہ دیوانی ثبوت ہی مقدمہ فوجداری میں لیکن مفصلہ ذیل مقاصد کے لیئے فیصلجات فوجداری قابل ادخال ہیں :—

فیصلہ برأت بمقدمہ فوجداری ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مدعا علیہ بری شدہ مدعی مقدمہ فوجداری پر واسطے ہرجہ کے دعویٰ کرے صرف اس امر کے لیئے قابل ادخال شہادت ہی کہ مدعی مقدمہ دیوانی فوجداری سے بری قرار دیا گیا — مگر نہ تو اس امر کا ثبوت ہی کہ مدعا علیہ مقدمہ دیوانی کا مدعی فوجداری کے مقدمہ کا تہافہ یہہ کہ اُسے بد نیتی سے فوجداری میں نالاش کی تھی نہ یہہ کہ بلوجہہ کافی نالاش کی تھی اور نہ یہہ کہ مدعی مقدمہ دیوانی واقع میں بے قصور تھا \*

عائی ہذا القیاس مسل مقدمہ دیوانی مقدمہ فوجداری میں بہ ثبوت اس امر کے شہادت میں پذیرا ہو سکتی ہی کہ مدعا علیہ نے جسپر کہ حلف دروغی کا الزام لگایا گیا ایک اظہار حلفی دیا اور وہ اظہار کارروائی عدالت میں دیا گیا لیکن فیصلہ عدالت دیوانی مقدمہ فوجداری میں کوئی ثبوت اس امر کا نہیں ہی کہ اظہار مدعا علیہ ( جو کہ فوجداری میں ملزم ہی ) دروغ تھا \*

امور مفصلہ بالا جنکا ذکر شرح میں واضح طور پر کیا گیا ہی تمثیلات دفعہ ہذا کے پڑھنے سے واضح ہونگے مثلاً تمثیل ( الف ) میں فیصلہ اس وجہہ سے ناقابل ادخال ہی کہ وہ مابین اشخاص غیر ہی اسلیئے دفعہ ۲۴ کے موافق نہیں داخل ہو سکتا اور نہ فیصلہ اُن عدالتوں کا ہی جنکا ذکر دفعہ ۲۱ میں ہی اور اُسکے موافق نہیں داخل ہو سکتا اور نہ معاملات نوع عام سے ہی کہ جو دفعہ ۲۲ کے مطابق داخل ہو سکے نہ کسی اور دفعہ

ایکت ہذا کے مطابق داخل ہو سکتا ہے — اور تمثیلات (ب) و (ج) بھی انہیں وجوہات کی وجہ سے قابل ادخال نہیں لیکن تمثیل (د) البتہ حسب منشاء دفعہ ۸ — ایکٹ ہذا قابل ادخال ہی بلکہ تمثیل (الف) دفعہ مذکور اس سے بہت مطابقت رکھتی ہے \*

معلوم ہوتا ہے کہ تمثیل (ب) میں ایک غلطی واقع ہوئی ہے جو کہ واضعان قانون کے مطلب کو خبط کرتی ہے اور وہ صرف ایک تحریری غلطی معلوم ہوتی ہے بعوض ان الفاظ کے ”ہندہ کہتی ہے کہ وہ عمرو کی زوجہ نہ تھی“ یہہ الفاظ ہونے چاہئیں کہ (ہندہ کہتی ہے کہ وہ زید کی زوجہ نہ تھی) \*

## دفعہ ۲۲۲ ہر فریق نالاش یا اور

مقدمہ کا یہہ ثابت کر سکتا  
ہی کہ کوئی فیصلہ یا حکم

فریب یا سازش یا عدم  
اختیاری عدالت ثابت  
کیا جاسکتی ہے

یا تگڑی جو حسب دفعہ ۲۰ یا ۲۱ یا ۲۲ کے واقعہ متعلقہ ہے اور فریق مخالف نے اُسکو ثابت کر دیا ہے ایسی عدالت سے حاصل ہوئی تھی جسکو اختیار اُسکے صادر کرنے کا نہ تھا یا بفریب یا بسازش حاصل ہوئی تھی \*

دفعہ ہذا اس امر کی اجازت دیتی ہے کہ جب کبھی کوئی فریق یہہ ثابت کر سکے کہ فیصلہ جو کہ فریق ثانی نے حسب شرائط دفعات ۲۰ یا ۲۱ یا ۲۲ کے داخل کیا ہے وہ فریباً حاصل ہوا ہے ۷ اور اس فریق

۷ جان پور قیل کہ پانی ہذا مے سی گریگوری ویکلی جلد ۲ صفحہ ۶۳ نشانوں

مجھ کو اُس قسم کی شہادت کے داخل کرنے کا اختیار ہی لیکن اُن فیصلہ جات کی نسبت جو حسب دفعہ ۲۲ قابل ادخال ہیں اس قسم کی شہادت نہیں دی جاسکتی حسب اصول متعارفہ چہارم متذکرہ مقدمہ کتاب ہذا تمام ڈگریوں اور فیصلوں کی نسبت قیاس یہہ ہوتا ہے کہ وہ عدالت متجاز نے صادر کیئے ہیں اور اس وجہہ سے یا ثبوت اس امر کا کہ عدالت متجاز نے اُسکو صادر نہیں کیا ذمہ اُس شخص کے ہے جو اُسکو شہادت سے خارج کیا چاہتا ہے جیسا کہ الفاظ دفعہ ہذا سے خود ظاہر ہے کہ ” ہر فریق یہہ ثابت کر سکتا ہے ” جس سے صریح پار ثبوت اُس شخص کے ذمہ ہے جو عدم اختیار عدالت صادر کنندہ بیان کرتا ہے \*

چنانچہ ایک مقدمہ میں جسمیں کہ زید نے ایک ڈگری پر بناء تمسک حاصل کی تھی اس بیان سے کہ وہ تمسک عمرو کے باپ کا لکھا ہوا ہے اور پھر زید نے اُس ڈگری کو جاری کرانا چاہا اور مدعا علیہ کے حق حقوق کو بحیثیت اُسکے باپ کے وارث کے نیلام کرانا چاہا عمرو نے دعویٰ اس بیان سے کیا کہ ڈگری زید نے فریب اور سازش سے حاصل کی تھی اور یہہ کہ متجکو گارروائی اجراء ڈگری سے خبر نہیں کی گئی — یہہ قرار پایا کہ عمرو مدعی کا یہہ گام ہے کہ فریب ثابت کرے اور مدعا علیہ کے ذمہ بار ثبوت اس امر کا نہیں ہے کہ یہہ ثابت کرے کہ ایک ڈگری جو کہ عدالت متجاز نے صادر کی ہے سازشی نہیں ہے یا بہہ کہ اطلاع مدعی کو پہونچتی تھی <sup>۸</sup> \*

اور فریب بلا کافی وجہہ کے قیاس نہیں کیا جاتا <sup>۹</sup> \*

پس دو وجوہات کے سبب سے فیصلہ جات عدالت بیکار ہو سکتے ہیں :-

- ۱ — جبکہ عدالت جسکا فیصلہ صادر کیا ہوا ہے غیر متجاز ہو \*
- ۲ — جبکہ فیصلہ بفریب یا بسازش حاصل کیا گیا ہو \*

۸ مہودھا چندر ملک بنام بڑودا سندھوی داسی ویکیا جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۸

۹ تین دہن مورجا بنام رام دہن چانوجی ویکیا جلد ۶ صفحہ ۲۳۵

## وجہ اول یعنی عدم اختیار عدالت

وہ اصول چلیں کہ عدالت کے حد اختیار کی تجویز ہوتی ہی دفعہ ۴ کی شرح میں بیان ہو چکے ہیں<sup>۱</sup> اور اس دفعہ کی شرح میں صرف اُن چند مقدمات کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں کہ بعد مباحثہ یہہ طے ہوا ہے کہ کس عدالت کو اختیار سماعت ہی \*

دعویٰ واسطے اثبات استحقاق نسبت پوجا کرانے جائیوں کے کسی

خاص مندر کے اندرون اختیار عدالت دیوانی قرار پایا ہے بشرطیکہ ایسا استحقاق نوعیت

مقدمت قابل سماعت

استحقاق مالکاء کی رکھتا ہو<sup>۲</sup> اسی طرح پر نالش واسطے اعادہ حقوق شوہری جو کہ مسلمان شوہر اپنی زوجہ پر کرے اندرون اختیار عدالت دیوانی کے ہی<sup>۳</sup>۔ نالش واسطے ہرجہ کے جو گالی دینے کی وجہ سے مدعی کو پیدا ہوا ہو اور جس سے اُسکی روح کو تکلیف پہونچتی ہو وہ بھی اندرون اختیار عدالت دیوانی کے ہی<sup>۴</sup>۔ ہندوؤں کے اعادہ حقوق شوہری کی نالش بھی دیوانی کے سماعت کے قابل ہی<sup>۵</sup>۔ اسی طرح نالش بابت اُس امر کے جو کہ کسی مجسٹریٹ نے اپنے حد اختیار کے باہر اور بلا وجہ معقول کی کارروائی میں جو اُسکے حد اختیار سے باہر تھی اور جسکے واسطے کوئی وجہ معقول نہ تھی دیوانی میں ہو سکتی ہی<sup>۶</sup>۔

۱ دیکھو صفحہ ۱۹۵

۲ ری سنکر پتھی سوامی بنام سدا انکاچکر پتی مورزا ندین اپیل صفحہ ۱۹۸

۳ منشی بذل الرحیم بنام شمس النساء بیگم مورزا ندین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۳

۴ گور چندر رنی قنٹی بنام نلی ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۵۶ دیوانی

۵ کالی گمار مٹر بنام گنی پوٹا چارج بمثال رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۹۹ ضمیمہ

۶ شیخ ققی بنام خوش دل بسواس ویکلی جلد ۶ صفحہ ۱۵۱ دیوانی

۷ مولوی قلم حسین بنام ہوگر بند داس ویکلی جلد ۱ صفحہ ۱۹ دیوانی

۸ خرنن بی بی بنام امیر چند ویکلی جلد ۶ صفحہ ۱۰۵۔ و رام پھل بنام

۹ ۵۵۵ ہائی کورٹ آف اگرا ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۶۷ ع تمہری ۲۰۱۶ سنہ

ع ۱۸۶۶

۱۰ داتا پتہ دیوکار بنام پتی اچا پوٹھی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۱

یا جو مجسٹریٹ بلا نیک نیتی کے عمل درآمد کرے ۷ - فالش واسطے  
 ہرجہ کے جو ایسے ایک فعل کی وجہ سے پیدا ہو جو کہ جرم تصور کیا  
 جاتا ہے ۸ فالش واسطے ایک رہنامہ کے جعلی قرار دیئے جانے کی بشرطیکہ  
 اُس سے مدعی کو نقصان پہونچتا ہو ۹ فالش واسطے نان ونغہ ایک ہندو  
 چور کی باوجود احکام ضابطہ فوجداری کے ۱ فالش بلام گورنمنٹ واسطے  
 موقوفی ناجائز اُسکے ملازم کی ۲ فالش واسطے دلا پانے ایک ایسے روپیہ کی  
 جو کہ بغرض ادائے دگري عدالت کے باہر داخل کیا ہے اور باوجود ادا  
 ہو جانے دگري نگریدار نے جاری کرانے کی پھر درخواست دی ہو ۳ لیکن  
 مدراس کے اجلاس کامل نے اُسکے خلاف فیصلہ کیا ہے یعنی ایسی  
 فالش قابل سماعت نہیں ۴ \*

فالش واسطے دلا پانے ہرجہ کے جو کہ بوجہ گورنمنٹ کے کسی کار

سرکاری کے ہوا ہو قابل سماعت نہیں ہے ۵  
 واسطے استقرار حق داخل کرے جانے کسی

مقدمات ناقابل سماعت

ساج میں جس سے خارج کیئے جانے سے جائداد میں کچھ ہرج واقع  
 نہوا ہو اور نہ ذات سے خارج کر دینے کے ہرجہ تک پہونچا ہو ۶ فالش  
 واسطے استقرار حق بلایے جانے شادی میں اور برادری میں حاصل کرنے

۷ دنیا کی دیونگار بنام ارمسن اسٹرانگ بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۳  
 صفحہ ۲۷

۸ شامی چرن بھوس بنام بھولا ناتھ دت ریکلی جلد ۶ صفحہ ۹ - استعراپ  
 دیوانی

۹ قنور چند بنام تھاکر سانکھہ بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۱۲

۱ لالہ گوری ناتھ بنام مسماۃ جیتن نرور ریکلی جلد ۶ صفحہ ۵۷ دیوانی

۲ ہیور بنام سکرٹری آف اسٹیٹ بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۸۸

۳ گنامتی بنام وراں کشوری داسی فیصلہ اجلاس کامل بنگال لاہورٹ جلد  
 ۵ صفحہ ۲۲۳

۴ اور تو جلالی بنام ابو ویلی مدراس ہائی کورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۸

۵ ایست انڈیا کمپنی بنام کامچی بی صاحبہ سد لینڈر پریزی کو نسل صفحہ  
 ۳۷۳

۶ سددارام پتر بنام سددارام رشیور بنگال جلد ۳ صفحہ ۹۱ - وجہ چندر سردار

بنام رام چرن ریکلی جلد ۱ صفحہ ۳۲۵

کے لیئے ۷ نالش واسطے استقرار حق نسبت حجامت حجام گانوں کے ۸ نالش واسطے استقرار حق اُن تحفجات کے جو کہ جتیمان اپنے پروہت کو بطور نذر دانی کے دیتے ہیں اور جملہ جتیمان کو اپنے پروہت پسند کرنے کا اختیار ہی ۹ واسطے برقرار کیئے جانے گھٹوال کے جسکو کہ پولیس نے موقوف کر دیا ہو اُس اراضی سے جیسپر کہ وہ گھٹوال قابض تھا ۱ نالش واسطے دلا پانے ہرجہ کے جو کہ ایک میجسٹریٹ سے باختیار حاکمانہ عمل میں آیا ہو گو کافی احتیاط سے نہ کیا گیا ہو ۲ عدالت ہائے دیوانی اُس اہتمام میں جو کہ کورٹ آف آرٹس نے نسبت تختواہ ایک مہتمم اُس جائداد کے جو کہ اُسکی ماتحت ہی کیا ہو دست اندازی کرنے کی مجاز نہیں ہی ۳ اور نہ عدالت دیوانی کو یہ اختیار ہی کہ ایسی نالش کو جو کورٹ آف وارڈس پر اُس غرض سے کی جاوے کہ حکم بورڈ آف ریونیو واسطے تعلیم ایک مقام خاص پر نابالغ کے جاری نہونے پاوے اُس بنا پر کہ صحت نابالغ میں بوجہ رہنے ایسے مقام کے جہاں کہ اُسکو حکم ہوا ہی قنور واقع ہوگا ۴ اُسی طرح پر ہائی کورٹ نے اس امر میں دست اندازی کرنے سے انکار کیا کہ شادی ایک لڑکی نابالغ کی جو کہ اہتمام کورٹ آف وارڈس میں ہی کیونکر کیجاوے ۵ \*

عدالت دیوانی کا سارٹیفیکٹ بموجب ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ ع جسکی رو سے اُسنے ولی مقرر کیا ہو کورٹ آف وارڈس کو اُس صورت میں جائداد

۷ رام دت بسواس بنام مہادیو مانک نظایو بنگال صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۵۰ ع صفحہ ۶۴

۸ بھاگن نئی بنام منئی مانا بنگال صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۵۴ ع صفحہ ۴۱۵

۹ نویں چندر دت بنام مادھب چندر منڈل ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۵ دیوانی

۱ دیوی نواہن سنگھ بنام سری کش سنئی وغیرہ ویکلی جلد ۱ صفحہ ۳۲۱ دیوانی

۲ کلکٹر ہونگلی ویشو چندر مٹر بنام ڈارک ناتھ مکھا پریا بنگال جلد ۷ صفحہ ۲۴۹

۳ رانی سرب ساندھی دیوی بنام کلکٹر میہن سنگھ ویکلی ریورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۴۱

۴ کلکٹر پیر پورم بنام میدھائی دیوی ویکلی جلد ۸۶۴ ع صفحہ ۲۳۲ دیوانی

۵ گھاہ پور باد بنام بن سنگھ سائل ویکلی جلد ۵ صفحہ ۴۱ — اپیل متفرقہ

اور نابالغ کو اپنے اہتمام میں لینے سے مانع نہیں جبکہ قانوناً اُسکو ایسا اختیار ہو \* ۶

عدالت ہائے دیوانی کے قابل سماعت وہ مقدمات ہیں جنہیں استحقاق

کی بحث ہو کہ قابل سماعت عدالت مال

کے ۔ چنانچہ اگر اثنا بتوارہ میں کوئی نزاع

نسبت مقدار حقیقت فریقین کے برپا ہو تو قبل

اسکے کہ حکم مال بتوارہ کریں عدالت دیوانی

کو حصہ و حقیقت فریقین کی نسبت فیصلہ کرنا چاہیئے ۔ فریقین میں

سے جو بتوارہ پر بوجہ غیر مستحق ہونے حصص کے عذر پیش کرنا چاہے

اُسکو لازم ہی کہ پندرہ دن کے اندر تاریخ اشتہار سے عذر پیش کرے ۷

کاغذات بتوارہ کلکٹر کمشنر یا بورڈ آف ریونیو کے پاس بھیجتا ہی اور اُنکا

فیصلہ اس امر میں ناطق ہوتا ہی اور بیرون اختیار عدالت دیوانی ۔

اور جب عدالت دیوانی کوئی ایسا حکم لکھ کر ایسے حق کی نسبت

فیصلہ کر کے عدالت مال میں بتوارہ کے واسطے حکم بھیجے تو عدالت

مال کو اُسکے حکم کی اطاعت بالکل لازمی ہی اور عدالت دیوانی اس

امر کا حکم دے سکتی ہی کہ بتوارہ کا خرچہ کسکو دینا چاہیئے ۸ عدالت

دیوانی کو نسبت معافی کی جائداد کے پورے اختیارات حاصل ہیں اور

مال کی عدالت کو اختیارات نسبت مالکدار کے حاصل ہیں ۹ جبکہ مابین

فریقین ایک مقدمہ کے تعلق کاشتکار اور زمیندار نہیں ہی تو عدالت

دیوانی کو اُس کے سننے کا اختیار ہی چنانچہ جبکہ کاشتکار کو ایک

شخص غیر نے بیدخل کر دیا ہو اور نہ زمیندار نے تو فالس عدالت

دیوانی میں ہوگی ۱ اور اسی طرح پر جبکہ ایک کاشتکار دوسرے کاشتکار

۶ مادہ ۱۰ دیوین سنگھ بمقام لکٹر مدنی پنگال جلد ۱۰۰ زائد صفحہ ۱۶۶

۷ ڈائرکٹری چودھری مقام جگدسوی ویکلی جلد اول ۳۲۳ دیوانی ۔ و راجہ مایاب سنگھ  
مقام مہاراجہ دھیرج مہتاب چندر بہادر ویکلی جلد صفحہ ۵۱ متفرقہ ۔ و رام سہاے سنگھ  
و غیرہ مقام سید مظہر علی وغیرہ پنگال جلد ۱ صفحہ ۲۱ ضمیمہ

۸ دیبھاتھ سہاے مقام لالہ سیتل پرشاد پنگال جلد ۲ صفحہ ۱ ۔ اجلاس کامل  
۱۰ ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱ ۔ اجلاس کامل

۹ و ہرگوبال داس مقام رام لالہ رام پنگال جلد ۵ صفحہ ۱۳۵

۱۰ قاض بہادر مقام جانی بی بی پنگال جلد ۳ صفحہ ۵۵

۱۱ مہمن زئی مقام گربھی رائے ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۱۱

پہ واسطے قبضہ کے دعویٰ کرے اور زمیندار کو اُس میں صرف بطور گواہ کے طلب کرایا ہو تو یہ قابل سماعت عدالت دیوانی کے ہی ۲ اسی طرح پہ ایک فالش جو کہ ایک شریک دوسرے شریک پہ واسطے دلا جانے اُس زمرہ منافع کے کرے جو کہ اُس نے بابت اُس اراضی کے وصول کیا جو اُن دونوں کی ملکیت ہی اور جو دوسرے شریک کے قبضہ میں ہی ۳ اسی طرح پہ ایک فالش جو کہ ایک شریک دوسرے شریک پہ واسطے دلا جانے زر لگان اُس اراضی کے کرے جو کہ دوسرے شریک کے قبضہ میں ہی ۴ \*

یہ ہمیشہ سے بحث کے لائق امر رہا ہی کہ کونسے مقدمات قابل سماعت عدالت دیوانی کے ہیں اور کونسے قابل سماعت مال کے لیکن آپ اضلاع شمال و مغرب میں ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ ع و ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ ع میں صریح طور پہ اقسام مقدمات عدالت مال بیان کیئے گئے ہیں اور جو بحث کہ اُن ایکٹوں میں نسبت حد اختیار عدالت کے ہی وہ بھی لائق غور و توجہ کے ہی \*

مختلف حصوں ہندوستان میں مختلف قانون کے ذریعہ سے عدالت دیوانی قائم ہوئی ہیں اور ہر ایک کے اختیارات اُن قانونوں کے مطابق قرار دیئے گئے ہیں پس اگر ہر ضلع کی عدالت کی حد اختیار کا ذکر کیا جاوے تو اس قدر طوالت ہو جاوے گی کہ مقاصد شرح ہذا کے خلاف ہوگا۔ پس یہاں مختصر طور پہ صرف اتنا بیان کیا جاتا ہی کہ کون سی عدالتیں کن اضلاع میں کن قانونوں کے ذریعہ سے قائم ہوئی ہیں :-

عدالت دیوانی { پریسیڈنسی بنگال میں موافق ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ ع  
ایضاً پریسیڈنسی بمبئی میں موافق ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۶۹ ع

- ۲ رادھا ناتھ مازم دار بنام ہوچند مدرک ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۳ ع صفحہ ۶۰
- ۳ سمجھل سنگھ بنام مینا سنگھ ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۳ ع صفحہ ۱۲ — و
- لالہ ایشوی پرشاد بنام استرارت ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۳ ع صفحہ ۱۲ — و
- سید حیدر علی بنام اموت چودھری ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۳ ع صفحہ ۳۲ — و
- سید شرافت علی بنام شیخ رمضان ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۳ ع صفحہ ۵۳
- ۴ متھرا لال بنام شیخ قادر ویکلی جلد ۱ صفحہ ۵۳



- عدالت ہائے دیوانی اضلاع اودہ میں موافق ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۸۷۱ ع  
 ایضاً پنجاب میں موافق ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۵ ع  
 و ۳ سنہ ۱۸۶۶ ع و ۲۷ سنہ ۱۸۶۷ ع  
 ایضاً اضلاع جہانسی میں موافق ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۶۷ ع  
 ایضاً عدن میں موافق ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۳ ع  
 عدالت ہائے خفیہ { بیرون پریسیڈنسی ٹون موافق ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۵ ع  
 و ۱۰ سنہ ۱۷۶۷ ع  
 عدالت ہائے مال { بنگال پریسیڈنسی میں موافق ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع  
 ایضاً شمال و مغرب میں موافق ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ ع  
 ایضاً اودہ میں موافق ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۸ ع  
 ایکٹ ہائے مفصلہ بالا کے دیکھنے سے حدود اختیارات عدالت ہائے  
 مفصلہ بالا معلوم ہونگی اور اُن کے زیادہ صراحت سے یہاں ذکر کرنے کی  
 ضرورت نہیں \*

## وجہ دوم یعنی قریب یا سازش

ایکٹ ہذا میں الفاظ قریب یا سازش کی تعریف نہیں دی گئی  
 لیکن لفظ قریب کی تعریف قانون معاہدہ یعنی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع  
 کی دفعہ ۱۷ میں واضعان قانون نے نہایت صراحت کے ساتھ بیان کی  
 ہے وہ دفعہ یہ ہے —

لفظ قریب اور اُس کے معنی میں داخل ہر فعل منجملہ افعال

مفصلہ ذیل کے ہے جسکا ارتکاب کوئی قریبی

معاہدہ کرے یا اُسکی مسامحت سے کیا جاوے یا

اُس کا مختار کرے اس نیت سے کہ فریق ثانی

یا اُسکا مختار دھوکہ کھاوے یا اُسکو اُس معاہدہ کے کرنے کی ترغیب ہو \*

۱ — ایما کرنا بطور امر واقعہ کے ایسے امر کی طرف جو کہ سچا

نہیں ہے منجانب اُس شخص کے جو اُسکے راست ہونے کو باور نہ پہنچا

کرتا ہے \*

تعریف قریب دفعہ ۱۷  
 ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع

- ۲ — از روئے عمل کے متخفی کیا جانا کیسی واقعہ کا ایسے شخص کی جانب سے جو اُس واقعہ کا علم رکھتا ہو یا اُسکو بار کرنا ہو \*
- ۳ — وہ عہد جو بغیر نیت ایفا کے کیا جاوے \*
- ۴ — اور کوئی فعل جو دھوکہ دینے کے لیئے کیا گیا ہو \*
- ۵ — کوئی ایسا فعل یا ترک فعل جو قانون میں بالخصوص مبینی فریب قرار دیا گیا ہو \*

تشریح — محض سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً موثر اس بات کے ہوں کہ کوئی شخص کسی معاہدہ پر راضی ہو جاوے فریب نہیں ہی الا اُس حال میں کہ حالات مقدمہ ایسے ہوں کہ اُنکے لحاظ سے سکوت کرنے والیکو بولنا لازم ہو یا اُسکو سکوت برائے خود بمنزلہ بولنے کے ہو \*

( الف ) زید نے بطور نیلام کے ہندہ کے ہاتھ ایک گھوڑا فروخت کیا جسکو زید جانتا ہی کہ وہ صحیح و سالم نہیں ہی اور زید نے ہندہ سے اُس گھوڑے کے صحیح و سالم نہونے کے باب میں کچھ نہیں کہا یہہ زید کا فریب نہیں ہی \*

تمثیلات دفعہ ۱۷ ایکٹ  
۹ سنہ ۱۸۷۲ء

( ب ) ہندہ زید کی بیٹی ہی اور ابھی بحد بلوغ پہنچی ہی اس صورت میں جو رشتہ کہ مابین اُن دونوں فریق کے ہی اُسکے لحاظ سے زید پر لازم ہی کہ اگر وہ گھوڑا صحیح و سالم نہو تو ہندہ سے کہدے \*

( ج ) ہندہ نے زید سے کہا کہ اگر تم اس گھوڑے کے صحیح و سالم ہونے سے انکار نہ کرو تو میں اُسکو ایسا ہی سمجھ لوں گی زید نے کچھ نہ کہا اس صورت میں زید کا سکوت بمنزلہ بولنے کے ہی \*

( ن ) زید و عمرو نے جو تاجر ہیں باہم ایک معاہدہ کیا اور زید کو خفیہ قیمت کے کم و بیش ہوجانے کی اطلاع ہی کہ جسکے سبب سے اُس معاہدہ انعقاد میں عمرو کی رضامندی میں خلل واقع ہوتا ہی پس زید پر لازم نہیں ہی کہ عمرو کو اُس سے مطلع کرے \*

فریب ایسی چیز ہی جو ہر قسم کی عدالت کی کارروائی کو بیکار کر دیتا ہے چنانچہ ایک ڈگری عدالت اپیل کی جو کہ بعد ایک صلحنامہ کے جس کے بموجب اپیل کرنا منع تھا ایک ڈگری فریب سے حاصل کی ہوئی قرار دی گئی <sup>۵</sup> اس طرح پر جبکہ فریباً اور بلا اطلاع فریق ثانی کے ڈگری حاصل کی گئی — مدیون ڈگری کو پھر سے سماعت کرانے مقدمہ کا حق ہی اور مابین پندرہ دن کے اُس تاریخ سے جبکہ اُسکی ذات یا جائداد پر ڈگری جاری کی جاوے درخواست پھر سماعت مقدمہ کی دے سکتا ہے <sup>۶</sup> اور گو ایکٹ ہذا میں کچھ صراحت نہیں ہے کہ شخص فریق مقدمہ اور غیر فریق مقدمہ اور فریب دہندہ اور غیر فریب دہندہ سبکو اختیار ثابت کرنے اس امر کا ہی یا نہیں لیکن تاہم ولایت کے مقدمات میں یہہ قرین انصاف قرار دیا گیا ہے کہ وہ شخص جو کہ خود موجب اُس فریب کا ہو جسکی وجہ سے وہ ڈگری حاصل ہوئی ہو اُس ڈگری کو فریبی ثابت کر کے اُس سے نہیں بچ سکتا اسلیئے کہ اصول یہہ ہی کہ کوئی شخص اپنے فریب سے مستفید نہیں ہو سکتا <sup>۷</sup> \*

سازش ایک ایسی قرارداد باہمی مابین دو یا زیادہ اشخاص کے ہے

کہ جو اس غرض سے کی جاوے کہ کوئی ایسا فعل کریں جس سے تیسرے شخص کو ضرر

تعریف سازش

پہنچے یا اور کوئی ناجائز غرض حاصل ہو — سازش کارروائیہائے عدالت میں اُس قرارداد مخفی کو کہتے ہیں کہ جو دو شخص آپس میں اس غرض سے کریں کہ اُن میں کا ایک دوسرے پر نالش کرے تاکہ فیصلہ کسی ناجائز مقصد کے لیئے حاصل ہو — ایسی سازش دو طرح پر ہوسکتی ہے :—

۱ — جبکہ وہ واقعات جو عدالت کے سامنے پیش کیئے جاویں

فی الحقیقت موجود نہوں \*

۵ راجہ مرہن گورنائیں ہمام گور موہن گورنائیں ویکلی جلد ۴ صفحہ ۲۷  
پرنسپل کوٹسلی

۶ بیجفاتھہ رائے ہمام برج کشور چکریتی ویکلی جلد ۲ صفحہ ۱۵ — ایکٹ

۱۰ ستمبر ۱۸۵۶

۷ راجہ مرہن گورنائیں ہمام گورنائیں ویکلی جلد ۶ صفحہ ۲۷

۲۔ جبکہ وہ واقعات مروجہ تو ہوں لیکن واسطے حاصل کرنے سازشی فیصلہ کے تیار کیئے گئے ہوں ہر دو حال میں فیصلہ بینکار ہو جاتا ہی \*

دفعہ ۲۵ میں صریح طور پر یہہ نہیں لکھا گیا کہ جبکہ کوئی ایسا فعل داخل کیا جارے کہ جو منسوخ ہو چکا ہو تو فریق ثانی کو ثابت کرنے اُس تنسیخ کا اختیار ہی یا نہیں لیکن اصولاً جبکہ کوئی ایسا فیصلہ داخل ہو تو فریق ثانی دوسرا فیصلہ داخل کر کے یہہ ثابت کر سکتا ہی کہ وہ فیصلہ منسوخ ہو گیا ہی \*

## راے اشخاص غیر کی کس

### صورتیں واقعہ متعلقہ ہی

دفعہ ۲۵ جبکہ عدالت کو کسی

راے ماہرین

امر متعلقہ قانون ملک غیر

یا علم یا ہنر کی بابت [ یا در باب بحث

شناخت دستخط کے <sup>۸</sup> ] اپنی راے قائم کرنی

ہو تو اُس باب میں راے اُن اشخاص کی جو

اُس قانون ملک غیر یا علم یا ہنر سے واقفیت

مخصوصہ رکھتے ہوں واقعہ متعلقہ ہی \*

ایسے اشخاص ماہر کہلاتے ہیں \*

## تمثیلات

( الف ) بحث اِس امر کی ہے کہ وفات زید کی زہر کے باعث سے ہوئی یا نہیں \*

راے ماہرین کی نسبت علامات اُس زہر کی جس سے کہ زید کا فوت ہونا متصور ہے واقعہ متعلقہ ہے \*

( ب ) بحث اِس امر کی ہے کہ زید ہر وقت ارتکاب ایک فعل مخصوص کے بوجہ فتنور عقل اُس فعل کی نوعیت یا اِس بات کے جاننے کی قابلیت رکھتا تھا یا نہیں کہ جو فعل اُس سے سرزد ہوتا ہے وہ بدبجا یا خلاف قانون ہے \*

راے ماہرین کی نسبت اِس سوال کے کہ وہ علامات جو کہ زید سے ظاہر ہوئیں حسب معمول علامات فتنور عقل کی ہیں یا نہیں اور ایسے فتنور عقل کی ہیں یا نہیں اور ایسے فتنور عقل سے ہمیشہ اشخاص ناقابل جاننے نوعیت اُن افعال کی جو اُن سے سرزد ہوں یا جاننے اِس بات کے کہ جو کچھ اُن سے سرزد ہوتا ہے وہ بدبجا یا خلاف قانون ہے ہو جاتی ہیں یا نہیں واقعہ متعلقہ ہے \*

( ج ) اِس امر کی بحث پیش ہے کہ فلاں دستاویز زید نے لکھی تھی یا نہیں اور ایک دوسری دستاویز پیش ہوئی جو زید کی لکھی ہوئی ثابت کی گئی یا اُسکا اقبال کیا گیا \*

(د) رائے ماہرین کی اس باب میں کہ وہ دونوں دستاویزات ایک ہی شخص کی لکھی ہیں یا جدے جدے شخص کی واقعہ متعلقہ ہی \*

مقدمہ کتاب ہذا میں جہاں کہ اصول متعارفہ مسئلہ علم کا بیان ہوا ہے اصول دوم قابل غور ہے یعنی یہ کہ ”نسبت پیشہ کے اس پیشہ ور کی شہادت معتبر ہے“ اسی اصول پر دفعہ ہذا مبنی ہے اور نیز دفعات مابعد جو اس دفعہ سے متعلق ہیں \*

پس اس دفعہ سے ایک نیا مضمون شروع ہوتا ہے یعنی شہادت اُن اشخاص کی جو کہ بالذات واقعات مقدمہ سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے دیجا سکتی ہے اور ابتدا شرح فصل ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اصول چہارم یعنی ”واقعہ کی نسبت کیا خیال کیا گیا یا کیا خیال کیا جاتا ہے“ اس مضمون سے متعلق ہے \*

واضح رہے کہ دفعہ ہذا میں جس قسم کی شہادت لینے کی اجازت ہے وہ شہادت صرف اشخاص ماہرین کی ہے اور نہ اشخاص غیر کی - دفعہ ۳۱ یا دفعہ ۴ میں لفظ ماہر کی کوئی تعریف نہیں بیان ہوئی لیکن اس دفعہ میں صحیح طور پر لفظ ماہر کی تعریف بیان کر دی ہے \*

پس شرایط جو کہ حسب دفعہ ہذا لازمی ہیں اور جنکے بغیر اس دفعہ کے مطابق شہادت داخل نہیں ہو سکتی وہ یہ ہیں :-

شرط اول - مظہر جسکی رائے پوچھنی ہو ماہر ہو \*

شرط دوم - رائے جس امر کی نسبت پوچھی جاتی ہو وہ مفصلہ ذیل اقسام میں سے ہو :-

۱ - نسبت قانون ملک غیر کے \*

۲ - نسبت علم یا ہنر کے \*

۳ - نسبت شناخت دستخط کے \*

پس سوائے امور مفصلہ بالا کے اور کسی امر کی نسبت شہادت نہیں

دیجا سکتی ہے \*

لفظ ماهر سے وہ شخص مراد ہی جو کہ بوجہ اپنے حالات اور اپنے کاروبار کے ایک واقفیت خاص نسبت کسی شی کے حاصل کرتا ہی جسے کہ توجہ خاص کسی مضمون پر کی ہو مثلاً ایک شخص جسٹا کہ منجملہ اور کاموں کے ایک بہہ کام تھا کہ خطرو کو پہچانا کرے اُس شخص کی شہادت بذیل ماهر قابل اذخال تصور ہوئی \*

شہادت ماهر کی منحصر ہی اول اُس اعتبار پر جو اُسکی دیانت کی نسبت کیا جاوے اور دوسرے اُس اعتبار پر جو کہ عدالت اُسکے علم اور واقفیت کی نسبت کرے کیونکہ بہہ ممکن ہی کہ ایک نہایت متدین ماهر بوجہ اپنے کم علم کے غلط رائے ظاہر کرے اور بہہ بھی ممکن ہی کہ نہایت لائق ماهر بوجہ بد دیانتی کے غلط رائے ظاہر کرے — ما سوائے اُسکے شہادت ماهرین نہایت احتیاط سے معتبر یا قابل وقعت سمجھنی چاہیئے اس وجہ سے اُنکو کسی واقعات کی نسبت شہادت دینی نہیں ہوتی بلکہ اپنی رائے بیان کرنی ہوتی ہی اور اکثر بہہ ہوتا ہی کہ رائے ہر فریق کے ماهرین کی اُسکے مطلب کے مطابق ہوتی ہی — اس سے خواہ مخواہ اُنکی بد دیانتی ثابت نہیں ہوتی مگر بقول لارڈ کبل ماهرین ہمیشہ ایسے تعصبات اور خیالات سے عدالت میں آتے ہیں کہ جس طرف سے وہ پیش کیئے جاتے ہیں ویسی ہی اُنکی رائے ہوتی ہی اور اسلیئے اُنکی شہادت چنداں وقعت نہیں رکھتی \*

ولایت کے ایک بڑے مقدمہ میں یہ امر قابل بحث تھا کہ آیا ڈاکٹر سے جو کہ مرض جنون سے خوب واقف ہو (لیکن جس نے ملزم کو قبل اُسکے مقدمہ کے نہ دیکھا ہو لیکن اثناء پیشی مقدمہ میں موجود رہا ہو اور تمام گواہوں کے اظہارات سنے ہوں) یہہ رائے پوچھی جا سکتی ہی یا نہیں کہ اُسکے نزدیک وقت صادر ہونے جرم کے ملزم مجنون تھا یا نہیں اور اس بات کو دریافت کر سکتا تھا یا نہیں کہ وہ خلاف قانون اور جرم کرتا ہی — بہہ تجویز ہوا کہ عموماً اس قسم کا سوال کرنا مجاہز نہیں ہی اس وجہ سے کہ ڈاکٹر کو قبل ظاہر کرنے اپنی رائے کے گواہوں کی شہادت کی تنقیح کرنی پڑتی ہی جو کہ کام ماهر کا نہیں





شناخت دستخط کے لفظ میں شامل ہیں پورانے اور نیے دونوں خطوط اور تمثیل (ج) اس سے متعلق ہی - دفعہ ۳۷ - ایکٹ ہذا بھی متعلق شناخت خطوط کے ہی اور فرق مابین دفعہ ۳۵ - اور ۳۷ - کے اُس دفعہ کی شرح میں بیان کیا جاوینا \* .

## دفعہ ۳۶ واقعات جو اور نہیں سے

متعلق نہیں ہیں اُس صورت میں واقعات متعلقہ ہیں

واقعات مؤید یا مغائر  
راے مہرین

جبکہ وہ مؤید یا مغائر راے مہرین کے ہوں اور حالیکہ وہ راے واقعہ متعلقہ ہو \*

## تمثیلات

( الف ) بحث اس امر کی ہی کہ زید کو قتل زہر کھلایا گیا یا نہیں \*

یہہ واقعہ کہ اور اشخاص پر جنکو وہی زہر کھلایا گیا تھا ایسی علامات طاری ہوئی تھیں جنکو مہرین اُسی زہر کی علامات بتاتے ہیں یا نہیں بتاتے ہیں واقعہ متعلقہ ہی \*

( ب ) سوال یہہ ہی کہ قلات بندر میں قلات پشنتہ سے مزاحمت ہوئی ہی یا نہیں یہہ واقعہ کہ دوسرے بندروں میں جو دوسری جگہہ اُسی طرح واقع ہیں اور وہاں ایسا کوئی پشنتہ نہیں ہی اُسی موسم میں درکار ہونے لگی واقعہ متعلقہ ہی \*

مضمون دفعہ ۵۵۱ نہایت صریح و صاف ہی اور دفعہ ۲۵ کے ساتھ پڑھنے سے اور بھی واضح ہو جاویگا \*

ظاہر ہی کہ جو فریق حسب دفعہ ۲۴ - شہادت دلو اور تو فریق ثانی کو حسب دفعہ ۵۵۱ موقع تردید کا ملتا ہی اور اس فریق کو جس نے حسب دفعہ ۲۵ - شہادت پیش کی ہو اُس شہادت کی تائید کا موقع ملتا ہی \* لیکن یہ دفعہ اُس اصول پر مبنی ہی جس پر کہ دفعہ ۱۱ ایکٹ ۵۵۱ اور دفعہ مذکور کی شرح کے دیکھنے سے اصول اسکا واضح ہو جاویگا \* مورے نزدیک در صورت موجودگی دفعہ ۱۱ - ایکٹ ۵۵۱ کے یہ دفعہ بالکل فضول ہی اور اُس سے مطلب کا اعادہ ہی \* تمثیل ( ب ) دفعہ مذکور ہر آئینہ قابل لحاظ ہی \*

## دفعہ ۲۷ جب عدالت کو نسبت

کسی شخص کے جس نے کہ

راے نسبت دستخط کے

کوئی دستاویز لکھی ہو یا اسپر دستخط کیئے ہوں راے قائم کرنا ہو تو راے اُس شخص کی جو اُس آدمی کے دستخط کو پہچانتا ہو جسکا اُس دستاویز کو لکھنا یا اسپر دستخط کرنا خیال کیا جائے بہ تجویز اُس امر کے کہ یہ تحریر یا دستخط اُس شخص کے ہیں یا نہیں واقعہ متعلقہ ہی \*

تشریح --- وہ شخص دوسرے

شخص کے دستخط کو پہچاننے والا کہلائیگا

جس نے کہ اُس شخص کو لکھتے ہوئے دیکھا ہو یا بجواب اُن کاغذات کے جو خوں اُس نے لکھ کر یا اُڑ سے لکھوا کر اُس شخص کے نام بھیجے ہوں اُسی شخص کے لکھے ہوئے کاغذات اُس شناخت کنندہ کو وصول ہوئے ہوں یا در اثناے اجراء معمولی کار و بار کے ایسے کاغذات جنسے پایا جاتا ہو کہ اُسی شخص کے لکھے ہوئے ہیں اُس کے دو برو پیش ہوتے رہے ہوں \*

## تمثیل

سوال اسی امر کا ہی کہ فلاں خط زید لندن کے ایک سوداگر کے ہاتھ کا لکھا ہی یا نہیں \*

بکر کلکتہ کا ایک سوداگر ہی جس نے زید کو خطوط لکھ کر بھیجے تھے اور ایسے خطوط وصول کیئے تھے جنسے پایا جاتا تھا کہ زید کے لکھے ہیں اور بکر عمرو کا محرر ہی جس کا یہ کام تھا کہ عمرو کے خطوط کو جانچ کر انتہی کر دیا کرے اور خالد عمرو کا دلال ہی اُس کو عمرو و خطوط ہمیشہ دیدیا کرتا تھا چنی سے

پایا جاتا تھا کہ زید نے اُن کے مضمون کی بابت اُس سے  
مشورہ لینے کے لیے لکھ تھے \*

راے عمرو اور بکر اور خالد کی اس باب میں کہ وہ  
خط زید کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھی یا نہیں واقعہ متعلقہ  
تھی گو کہ عمرو یا بکر یا خالد نے زید کو کبھی لکھتے ہوئے  
نہ دیکھا ہو \*

واضح ہو کہ دفعہ ۳۵ میں اور اس دفعہ میں یہ فرق ہی کہ دفعہ  
۳۵ متعلق ہی اُن اشخاص کی شہادت سے جو کہ بذاتِ خود نسبت  
کاتب خط کے کچھ نہیں جانتے لیکن دو خطوط آپس میں مقابلہ کر کے  
اپنی راے ظاہر کرتے ہیں کہ آیا وہ خط مطابق ہیں یا نہیں اور ایک  
ہی شخص کے لکھے ہوئے ہیں یا نہیں اور دفعہ ہذا متعلق شہادت اُن  
اشخاص کے ہی جو کہ ذاتی طور پر حسب منشاء تشریح دفعہ ہذا خط  
کاتب سے واقفیت رکھتے ہوں اور اس امر کی شہادت دے سکتے ہوں کہ  
اُن کی راے میں تحریر خاص اُس شخص کی تھی یا نہیں جس کی  
نسبت بحث ہے \*

مفصلہ ذیل طریقے ثابت کرنے کے ہیں :-

اول — کاتب دستاویز کو یا گواہ حاشیہ کو یا کسی اور شخص کو  
جس کے سامنے وہ لکھی گئی ہو طلب کرانے سے \*

دوم — ایسے شخص کو طلب کرانے سے جو کہ حسب منشاء تشریح  
دفعہ ہذا واقفیت کیئے ہوئے ہو یعنی :-

۱ — جب کہ اُس نے اُس شخص کو لکھتے ہوئے دیکھا ہو \*

۲ — بجواب اُن کاغذات کے جو کہ اُس نے لکھ کر یا اور سے لکھا  
کر اُس شخص کے نام بھیجے ہوں اُسی شخص کے لکھے ہوئے کاغذات اُس  
شناخت کنندہ کو وصول ہوئے ہوں \*

۳ — جبکہ در اثناے اجراء معمولی کاروبار کے کسی کاغذات سے  
پایا جاتا ہو کہ اُس کے لکھے ہوئے ہیں اُس کے روبرو پیش ہوتے رہے ہوں \*

سوم — خط کی نسبت طریقہ مندرجہ دفعہ ۷۳ — اختیار کر کے تطبیق کیجا سکتی ہی \*

سب سے اعلیٰ طریقہ اول ہی اور اُسکے بعد طریقہ دوم اور اُسکے بعد طریقہ سوم اور جب تک کہ اعلیٰ طریقہ نہ حاصل ہو سکے انہی طریقہ حاصل نہ کرنا چاہیئے اور اگر کوئی فریق بہ ثبوت دستاویز کے جسکے کاتب یا گواہ حاشیہ موجود ہوں طریقہ دوم یا سوم اُسکے ثابت کرنے کے لیئے اختیار کرے تو نسبت صحت دستاویز کے یہ قابل شک ہی \*  
دفعات ۲۵ و ۲۷ و ۷۳ — ایکٹ ہذا کو ساتھ پڑھنا چاہیئے \*

## دفعہ ۲۸ جبکہ عدالت کو

درباب رایج ہونے کسی رسم عام یا موجودگی کسی حق عام کے راءے قائم کرنی ہو تو اُس رسم کے رایج ہونے یا اُس حق کے موجود ہونے کے باب میں اُن اشخاص کی راءے جنکا واقف ہونا اُسکے رایج ہونے یا موجود ہونے کی صورت میں قرین قیاس ہو واقعہ متعلقہ ہی \*

راءے نہایت رسم عام یا حق عام نہ واقعہ متعلقہ ہی

## تشریح — لفظ رسم عام یا حق

عام کا حاروی اُن رسمیات یا حقوق کا ہی جو کسی فرقہ اشخاص کثیر التعداد کے واسطے عام ہوں \*

## تشیل

حق کسی خاص گانوں کے رہنبرالوں کا کسی خاص  
کنوے سے پانی بھرنے کی بابت حسب منشاء اس دفعہ کے  
حق عام ہی \*

دفعہ ۱۳ کی شرح میں ہم پورے طور پر رسم و رواج کی بحث کر  
آئے ہیں اور ضمن ۴ دفعہ ۳۲ - ایکٹ ہذا کے موافق اُن اشخاص کے  
بیانات جو کہ گواہی میں طلب نہیں ہو سکتے نسبت معاملات متعلقہ  
رسم عام یا غرض عام یا غرض خلائق کے شہادت میں قبول ہو سکتے ہیں  
اور حسب دفعہ ۴۲ - ایکٹ ہذا فیصلجات بطور شہادت امور عامہ کے لیئے  
جاسکتے ہیں - حسب دفعہ ہذا بیانات گواہان موجودہ کے بلا کسی شرط  
کے جو کہ ضمن ۴ دفعہ ۳۲ کے لیئے لازمی ہی (یعنی شرط ۴ مندرج شرح)  
قابل ادخال شہادت ہیں - اور گواہ سے نہ صرف واقعات کی نسبت  
سوال کرنا جائز ہی بلکہ اُسکی رائے کی نسبت بھی - اور چونکہ دفعہ  
ہذا کے موافق رائے اُس سے پوچھی جاسکتی ہی تو وہ خاص حالتیں  
جبکہ وہ رسم عمل میں آئی یا جو اُسکی بنا اُسکی رائے کی ہو حسب  
دفعہ ۵۱ پوچھی جاسکتی ہیں \*

تشریح دفعہ ہذا سے یہہ صاف ظاہر ہی کہ حقوق خانگی اِس میں  
شامل نہیں ہیں اور اُنکی نسبت رائے داخل نہیں ہو سکتی اور متن دفعہ  
ہذا میں یہہ امر صاف ہی کہ رسم یا حق عام ہو (یعنی وہ جو کہ کسی خاص  
مقام یا گروہ سے متعلق ہو اور نہ عموماً تمام خلائق سے) لیکن ضمن ۴ دفعہ ۳۲  
میں عام اور متعلقہ خلائق دونوں داخل ہیں - دفعہ ۴۲ میں صرف امور متعلقہ  
خلایق کی نسبت فیصلجات شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں جس سے ظاہر  
ہوتا ہی کہ اُس دفعہ کے موافق فیصلجات نسبت حقوق یا رسوم عام کے (یعنی  
جو متعلق خاص مقام یا گروہ سے ہو) داخل نہیں ہو سکتے - شہادت  
مندرجہ دفعہ ہذا بغرض ثبوت و تردید بیان رسم کے دونوں طور پر داخل  
ہو سکتی ہی \*

تمثیل دفعہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ عام رسم و حق میں حقوق  
آسائش داخل ہیں اُنکی نسبت دفعہ ۱۳ کی شرح میں بتدریج بحث  
ہو چکی ہے \*

## دفعہ ۴۹ جبکہ عدالت کو در باب

امور مفصلہ ذیل کے راے  
قائم کرنی ہو \*

راے نسبت دستورات و مقاید  
و غیرہ متعلقہ ہیں

دستورات اور عقاید کسی فرقہ اشخاص  
یا خاندان کے \*

ترتیب اور انتظام کسی امر مذہبی یا  
خیراتی کے \*

معنی الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص  
ضلعوں یا لوگوں کے خاص فرقوں میں  
مستعمل ہوں \*

راے اُن اشخاص کی جو ان سے واقفیت  
رکھنے کے و سایل خاص رکھتے ہوں واقعہ  
متعلقہ ہیں \*

دفعہ ہذا میں مفصلہ ذیل امور کی نسبت شہادت داخل ہو سکتی  
ہے :-

۱۔ دستورات کسی فرقہ اشخاص کے — اسمیں تمام رسوم متعلقہ  
تجارت ہیں \*

۲۔ عقاید کسی فرقہ اشخاص کے — اسمی مذہب مختلف یا خیالات ملکی مختلف شامل ہیں \*

۳۔ دستورات کسی خاندان کے — مثلاً رسم کلاچر جس سے کہ بڑے بیٹے کو راج ملتا ہی \*

۴۔ عقاید کسی خاص خاندان کے \*

۵۔ ترتیب اور انتظام کسی امر مذہبی و خیراتی — مثلاً خیرات خانہ و مدرسہ خیراتی وغیرہ \*

۶۔ معنی الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص ضلعوں میں مستعمل ہوں \*

۷۔ معنی الفاظ یا اصطلاحات جو خاص لوگوں کے فرقوں میں مستعمل ہوں \*

شرح دفعہ ۱۳ میں نہایت پورے طور پر ہم رسم و رواج کے اور دستورات اشخاص اور مقام خاص و گروہ اشخاص و خاندان خاص کا ذکر کر آئے ہیں اور اُس شرح کے پڑھنے سے بخوبی نوعیت ان سب کی معلوم ہوگی اور اُس میں شک نہیں کہ بغیر دیکھنے اور پڑھنے اُس شرح کے مضمون دفعہ ہذا کیقدر نیر میں سمجھ میں آویگا \*

نسبت امر اول و دوم کے یہ واضح رہے کہ اکثر ہوتا ہی کہ عدالت شہادت نسبت رسم و رواج مذہب خاص گروہ اشخاص کے لیتی ہی چنانچہ بمقدمہ مسماۃ داکو بیلم شیو سنگھہ رائے کے عدالت ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمال نے شہادت خاص رسم و رواج اور عقاید اگر والہ بنیوں کی جو کہ مذہب جین کا رکھتے تھے نسبت جواز تبنیت نواسہ کے لی تھی اور اُسکی نسبت فیصلہ صادر کیا تھا ۹ \*

دفعہ ہذا کے امور نسبی ۶ و ۷ کی نسبت فقرہ مقابل فقرہ آخر دفعہ ۵۷ و شرط اول دفعہ ۶۰ و دفعہ ۹۸ — ایکٹ ہذا کو پڑھنا چاہیئے \*

۹ شیو سنگھہ رائے بنام مسماۃ داکو بیلم شیو سنگھہ ہائی کورٹ شمال و مغرب ہند

۲۷ نومبر سنہ ۱۸۷۳ء نوں ۲۰ء عام سنہ ۱۸۷۳ء ع



## دفعہ ۵ جبکہ عدالت کو دو

شخص کی قرابت باہمی کی  
نسبت رہے قائم کرنی ہو تو

رہے نسبت رشتہ داری  
کے رشتہ متعلقہ ہی

رہے جو از دوے طور اور طریق کے درباب  
ہونے اُس قرابت کے کوئی ایسا شخص ظاہر  
کرے جو اُس خاندان میں ہونے کی وجہ  
سے یا اور نہج پر اُس قرابت کی واقفیت رکھنے  
کے وسائل خاص رکھتا ہو واقعہ متعلقہ ہی  
مگر شرط یہ ہے کہ ایسی رہے مقدمات  
متعلقہ قانون طلاق مجریہ ہند میں یا اُن  
مقدمات میں جو حسب دفعہ ۲۹۳ یا ۲۹۵  
یا ۲۹۷ یا ۲۹۸ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہوں  
ازدواج کے ثبوت کے واسطے کافی نہ ہوگی \*

## تمثیلات

( الف ) بحث اس امر کی ہے کہ زید اور ہندہ کا

ازدواج ہوا تھا یا نہیں \*

یہ واقعہ کہ اُنکے دوست ہمیشہ اُنسے اس طرح  
ملا کرتے تھے اور اس طرح کا طور و طریقہ برتتے تھے جیسا  
کہ شوہر اور زوجہ کے ساتھ چاہیئے واقعہ متعلقہ ہی \*

(ب) سوال یہ ہے ہی کہ زید عمرو کا صلیبی بیٹا ہی

یا نہیں \*

یہ واقعہ کہ زید کے ساتھ اُس خاندان کے لوگ  
ہمیشہ مثل پسر صلیبی کے طرز و طریق برتتے تھے واقعہ  
متعلقہ ہی \*

مضمون دفعہ ۵۰ اُسکی تمثیلات سے صاف ظاہر ہی — عملدرآمد  
قریب رشتہ داروں کا قیاس غالب نسبت رشتہ کے پیدا کرتا ہی مثلاً باپ کا  
کسی لڑکے کو بطور اپنے بیٹے کے پرورش کرنا گویا کہ اس بات کا بیان کرنا  
ہی کہ وہ اُسکا بیٹا صحیح النسب ہی — پس حسب دفعہ ۵۰ ہوتا رشتہ  
داروں کا کسی شخص کے ساتھ ایک قسم کی قیاسی شہادت اُسی رشتہ داری  
کی ہی یہ دفعہ خاص کر متعلق ہو سکتی ہی مقدمات مسلمہ انوں سے  
جس میں کہ صحیح دایمی ملز اور اقرار بالنسب سے جو کہ کوئی  
شخص کسی لڑکے کی نسبت کرے صحیح النسبی قائم ہو جاتی ہی لیکن  
اسکا طوالت کے ساتھ ذکر آگے بحث قیاسات میں کیا جاویگا — دفعہ  
۵۰ سے واضع قانون کو اس قسم کی شہادت کا قابل ادخال کرنا منظور  
تھا لیکن ممکن ہی کہ صرف وہ شہادت ہو جو کہ اس دفعہ کے موافق ہو —  
مگر قیاس نسبت صحیح النسبی کے حسب دفعہ ۱۱۲ — ایکٹ ۵۰  
نہایت قیاس غالب ہی اور ہر اُس شہادت سے جو کہ دفعہ ۵۰ کے موافق  
داخل ہوتی ہی ہمیشہ غالب رہتا ہی \*

واضح رہے کہ جب بالفاظ صریحتی دفعہ ۵۰ شہادت اس قسم کی  
واسطے اغراض قانون طلاق متجزیہ ہند و تعزیرات ہند کے کافی نہیں  
ہی — لیکن قبل نافذ ہونے اس ایکٹ کے ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ  
تجویز کیا تھا کہ جبکہ ایک مرد و ایک عورت بطور زن و شو کے ساتھ  
رہتے تھے اور ملزم پر جرم دفعہ ۲۹۸ کا لگایا گیا تھا تو یہ تجویز ہو  
کہ صحیح دایمی زن و شو کی قیاس کافی و غالب نسبت نکاح کے پیدا  
کرتی ہی کہ جس سے بار ثبوت نکاح نہونیکا ذمہ ملزم کے ہی — لیکن  
یہ فیصلہ ۲ جنوری سنہ ۱۸۷۲ع کا ہی اور ایکٹ ۵۰ یکم ستمبر سنہ

۱۸۷۳ع کو جاری ہوا اور خلاف منشاء دفعہ ۵۱ کے ہی کیونکہ بار ثبوت نکاح ہمیشہ بذمہ پیرو کار ہی \*

## دفعہ ۵۱ جبکہ راے کسی شخص

زندہ کی واقعہ متعلقہ ہو

تو وہ وجوہ بھی جنکی بناء

پر وہ راے قائم کی جائے واقعہ متعلقہ ہیں \*

### تمثیل

جائز ہی کہ ایک شخص ماہر بیان اپنے اُن امتحانات

کا پیش کرے جو اُس نے اپنی راے قائم کرنے کے لیے

کیئے ہوں \*

راے ایک ایسی قسم کی شہادت ہی جو نہ صرف متعلق ہی اُن

واقعات سے جو کہ تجربہ خاص گواہ میں آئے ہوں بلکہ نیز اُن معلومات

پر مبنی ہوتی ہی جو کہ گواہ کو مختلف ذریعوں سے حاصل ہوتے ہیں

اس وجہ سے اگر راے کی نسبت شہادت لیجاوے تو حسب دفعہ ۵۱

پوچھا جا سکتا ہی کہ وجہ راے کیا ہی \*

اس قسم کے سوالات سے وقعت راے گواہ کی معلوم ہوتی ہی \*

ہائی کورٹ کلکتہ نے تو یہاں تک تجویز کر دیا ہی کہ گواہ سے پوچھا

جراوے کہ اُس نے اپنی راے کے موافق عمل کیا تھا یا نہیں کیونکہ علم ہا عمل

علم بے عمل سے زیادہ وقعت رکھتا ہی اس صورت میں طریق عمل گواہ

اُسکی راے کی توثیق کر سکتا ہی \*

دفعات ۸ و ۱۱ ایکٹ ۱۸۷۳ء بھی بحق اذخاں اس قسم کی شہادت

کے ہیں اور اُنکی شرح کے دیکھنے سے مدد ملے گی \*

## چال چلن کن صورتوں میں

### واقعہ متعلقہ ہی

دفعہ ۵۲ مقدمات دیوانی میں

بہت واقعہ کہ ایک شخص

اہل غرض کا چال چلن

مقدمات دیوانی میں چال  
چلن اشخاص واقعہ متعلقہ  
نہیں ہی بجز خاص صورت کے

ایسا ہی کہ جس فعل کا اُسپر اتہام کیا گیا  
وہ بلاکذا اس چال چلن کے قرین قیاس یا  
خلاف قیاس ہی واقعہ غیر متعلقہ ہی مگر  
جس قدر کہ وہ چال چلن از روئے واقعات  
کے اور نہج سے واقعہ متعلقہ معلوم  
ہوتا ہو \*

دفعہ ۵۲ اور تین دفعات مابعد متعلق ہیں چال چلن سے - اس  
دفعہ میں صریح طور پر مقدمات دیوانی میں عام چال چلن کی نسبت  
شہادت دینے کی صریح ممانعت نہوتی تو حسب ضمن ۲ دفعہ ۱۱ ایک  
ہذا مقدمات دیوانی میں بھی شہادت گذرنے لگتی جیسے کہ فوجداری  
کے مقدمات میں \*

دفعہ ۵۲ میں لفظ اہل غرض سے وہ اشخاص مراد ہیں جنکے چال  
چلن کا دریافت کرنا اصل غرض ہی اور گواہ مراد نہیں بلکہ اصل فریق  
مقدمہ - گواہوں کی نسبت دفعات ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۵۳ و ۱۵۵ متعلق  
ہیں - اصل بہت ہی کہ چال چلن عام مقدموں میں ایک ایسی ادنیٰ

شہادت ہی کہ جس سے مقدمات دیوانی میں کچھ نتیجہ نہیں ہی مثلاً اگر زید واسطے نقض معاہدہ کے نالشی ہو تو یہہ امر کہ وہ بیہرحم ہی یا رحم دل ہی کچھ اثر نہیں رکھ سکتا - مقدمات دیوانی میں صرف ایک صورت ہی کہ جس میں چال چلن کی نسبت شہادت داخل ہو سکتی ہی یعنی دفعہ ۵۵ لیکن دفعہ ۵۵ کے مطابق یہی جو حالت نسبت چال چلن فریقین کے اُن واقعات سے جو کہ اور طور پر متعلق ہوں عدالت اپنی رائے قائم کر سکتی ہی اور فریقین کی دیانت اور بد دیانتی کی نسبت نتیجہ نکال سکتی ہی - پس دفعہ ۵۵ قابل ملاحظہ ہی \*

## دفعہ ۵۳ مقدمات فوجداری میں

یہہ واقعہ کہ شخص ملزم  
کا چال چلن نیک ہی واقعہ

مقدمات فوجداری میں  
چال چلن سابق واقعہ متعلق  
ہی

### متعلقہ ہی \*

جیسا کہ صریح طور پر دفعہ ۵۲ میں نسبت مقدمات دیوانی کے شہادت چال چلن کی غیر متعلق قرار دی گئی ہی اسی طرح پر دفعہ ۵۵ میں صریح طور پر مقدمات فوجداری میں متعلق قرار دی گئی ہی - حقیقت یہہ ہی کہ نسبت ثبوت یا عدم ثبوت وجود کسی خاص واقعہ تنقیصی یا واقعہ متعلق کے عام چلن کسی شخص کا محض ایک بے سود امر ہی مثلاً یہہ کہ زید نے عمرو کی کتاب چرائی یا نہیں ایک واقعہ تنقیصی ہی اور اس بات کے گواہ گذر سکتے ہیں پس کتنی ہی شہادت چال چلن کی زید ملزم کی طرف سے گذرے اور گو وہ شہادت معتبر یہی ہو اور شہادت اُن گواہوں کی معتبر ہو جنہوں نے زید کو عمرو کی کتاب لیتے ہوئے دیکھا تو ممکن ہی کہ یہہ دونوں شہادتیں معتبر ہوں اور یہہ واقعہ کہ عمرو کی کتاب زید نے چرائی ثابت قرار پاویگا پس ظاہر ہی کہ چال چلن کی نسبت کتنی ہی معتبر شہادت گذرے اُس سے بھالت ثابت ہونے واقعہ کے کچھ اثر اُس واقعہ پر نہیں ہو سکتا لیکن چال

چلن کی شہادت سے ایک قیاس نسبت نیک نیتی زید کے قائم ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ زید ایک ایسا ذی وقعت شخص ہے جسکو کوئی وجہ عمرو کی کتاب چرانے کی نہ تھی یا یہ کہ زید کو عمرو کی کتاب لیگیا لیکن مابین زید و عمرو کے وہ زید ایک رشتہ تصور کرتا تھا کہ عمرو کی غیبت میں کتاب دیکھنے کو لیجائے پس اصول یہ ہے کہ شہادت چال چلن سے واقعہ کے ثبوت یا عدم پر کچھ اثر نہیں ہوتا لیکن اُس واقعہ کی وجہ یا اُسکی نیت یا باوجود اُس واقعہ کے بے خطا ہونے کے ثابت کرنے کے لئے کار آمد نہی۔ مثلاً ایک ہی واقعہ سے غریب اور بے وقعت شخص مجرم قرار یا سکتا ہے اور ذی وقعت شخص اُسی فعل کی نسبت ایسے معنی لگانے سے اُسکی سزا سے بچ سکتا ہے جو غریب لگا سکتا تھا \*

شہادت چال چلن پر ملزم حاکم فوجداری ہر وقت حکم سزا کے نسبت مقدار سزا کے نظر کر سکتا ہے اور اُسکے چال چلن اور حیثیت اور وقعت کے مطابق سزا کی کمی و بیشی کر سکتا ہے \*

## دفعہ ۵۳ مقدمات فوجداری

میں یہ واقعہ کہ شخص ملزم پیشتر کسی جرم کا مرتکب ثابت ہوا تھا واقعہ

مقدمات فوجداری میں سزا یافتہ سابق مدعا علیہ واقعہ متعلقہ ہی لیکن بد چال ہی سابق مدعا علیہ واقعہ متعلقہ نہیں ہے بجز بطور حوالہ کے

متعلقہ ہی لیکن یہ واقعہ کہ وہ بد چلن ہی واقعہ متعلقہ نہیں ہے الا اُس حال میں کہ شہادت اس بات کی پیش کی جاوے کہ وہ نیک چلن ہی پس ایسی صورت میں وہ واقعہ متعلقہ ہو جاتا ہے \*

## تشریح -- یہ دفعہ اُن مقدمات سے

متعلق نہیں ہے جنہیں کہ بد چلن ہونا کسی شخص کا فی نفسہ واقعہ تنقیدی ہو \*

دفعہ ۵۳ میں جیسے کہ شہادت مدعا علیہ کی نیک چلنی کی نسبت، حسب دفعہ ۵۳ کے اجازت دی گئی ہے ویسے ہی شہادت نسبت اسکی بد چلنی کے ممانعت کی گئی ہے سوائے اُس صورت کے کہ مدعا علیہ نے شہادت اپنی نیک چلنی کی دی ہو تب مدعی کو بھی مدعا علیہ کی بد چلنی ثابت کرنے کی اجازت ہے — لیکن باوجود مدعا علیہ کی طرف سے ایسی کوئی شہادت نکلنے کے پہلے ہی سے مدعا علیہ کی بد چلنی کی نسبت مدعی کوئی شہادت نہیں دے سکتا ۲ \*

مدعی کو حسب دفعہ ۵۳ ایسی شہادت دینے کا اختیار ہے جس سے کہ مدعا علیہ کا پہلے سزایاب ہونا ثابت ہو — وجہ اس امر کی کہ مدعا علیہ کو اپنی نیک چلنی کی نسبت شہادت دینے کا اختیار ہے اور مدعی کو مدعا علیہ کی بد چلنی کی نسبت اختیار نہیں دیا گیا (بدون اسکے کہ مدعا علیہ اپنی نیک چلنی کی شہادت پیش کرے) یہہ ہی کہ جیسا شرح دفعہ ۵۳ میں بیان ہو چکا ہے کہ نیک چلنی کی شہادت سے واقعات کی نسبت نیک نیتی قائم کر کے وہ واقعہ جرم نہیں رہتا لیکن عام بد چلنی مدعا علیہ سے کوئی نتیجہ نسبت نوعیت اُس فعل کے نہیں نکل سکتا — لیکن جبکہ کسی شخص کی اس درجہ تک نوبت پہنچ گئی ہو کہ وہ پہلے عدالت سے ملزم قرار پا چکا ہو تب شہادت داخل ہو سکتی ہے لیکن اگر مدعا علیہ کبھی پہلے سزایاب نہوا ہو تو یہہ اس کے حق میں ایک بات خیال کی جاتی ہے — مشہور ہے کہ ایک مدعا علیہ نے اپنے بیان میں یہہ شعر پڑھا تھا: —

۲ ۱۰۱۰ نام بھاری دوسرا وغیرہ دیکھنی جلد ۷ صفحہ ۷ نظائر فرجداري — د  
۱۰۱۰ نام بھولچند دیکھنی جلد ۸ صفحہ ۱۱ نظائر فرجداري — د ۱۰۱۰ نام گروہال دھانو  
دیکھنی جلد ۶ صفحہ ۷۲ نظائر فرجداري

من آنم کہ گاہے نہ دزدیدہ ام \* ہمیں بار دربار را دیدہ ام  
 لیکن باوجود اس عام اجازت کے جو کہ اس دفعہ میں دی گئی ہی  
 نسبت ثابت کرنے سزایابی سابق ملزم کے یہہ ظاہر ہی کہ ہر جرم میں  
 پہلے سزایاب ہونا کچھہ اثر نہیں رکھہ سکتا سولے ثابت کرنے بد چلتی  
 ملزم کے اگر وہ جرم جس میں پہلے سزایاب ہوا نوعیت میں جرم حال  
 سے نہایت بعید ہی مثلا جعل میں سزایاب ہونا نسبت جرم زنا بالجبر  
 یا حملہ کے کچھہ وقعت نہیں رکھہ سکتا — نہ جھوٹا سکھ بنانے کا جرم  
 کچھہ نتیجہ جرم زنا کی نسبت پیدا کر سکتا ہی لیکن اگر پہلے جعلسازی  
 کی سزا مل چکی ہو اور دوبارہ الزام جھوٹا سکھ بنانے کا لکایا جاوے یا  
 اگر پہلے خیانت متجرمانہ کی سزا مل چکی ہو اور پھر چوری کا جرم  
 لکایا جاوے تب البتہ کچھہ نتیجہ پیدا ہو سکتا ہی — لیکن یہہ ایک  
 وہ اصول ہی جو کہ دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند میں قرار دیا گیا ہی جس سے  
 ہم نوعیت جرم کا خیال کیا گیا ہی — سزایابی سابق کا بھی اثر زیادہ  
 تر نسبت مقدار سزا کے تصور کرنا چاہیئے \*

ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا ہی کہ ثبوت سزایابی سابق  
 اختتام سماعت مقدمہ تک داخل نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اُس سے صرف  
 قاعدہ نسبت مقدار سزا کے بعد مجرم قرار پانے مدعا علیہ کے نکل سکتا  
 ہی ۳ لیکن یہہ فیصلہ قبل نافذ ہونے اس ایکٹ کے ہوا تھا دفعہ  
 ۲۳۹ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع مجموعہ ضابطہ فوجداری کے  
 فقرہ ۷ میں بھی اجازت نسبت داخل کرنے بیان سزایابی سابق  
 مدعا علیہ فرد قرار داد جرم میں دی گئی ہی — دفعہ ۳ و ۴ ایکٹ ۶  
 سنہ ۱۸۹۴ ع یعنی سزائے تازیانہ قابل ملاحظہ ہیں \*

ایک صورت ایکٹ ہذا میں ایسی بیان کی گئی ہی کہ چال  
 چلن مدعی کی نسبت شہادت دی جاسکتی ہی یعنی جبکہ وہ  
 زنا بالجبر کا دعویٰ کرے دیکھو دفعہ ۱۵۵ ضمن ۴ — بلکہ مسودہ قانون  
 میں ایک الگ دفعہ اس مضمون کی قائم کی گئی تھی اور وہ یہہ ہی \*  
 دفعہ ۲۲ — مقدمات زنا بالجبر یا اقدام ارتکاب زنا بالجبر میں  
 یہہ واقعہ کہ وہ وہ عورت جسکی نسبت جرم مبینہ کا ارتکاب ہوا ایک



عورت کسی پیشہ ہی یا یہ کہ اسکا چال چلن عموماً بے عصمتی کا تھا  
واقعہ موثر مقدمہ ہی \*

نسبت تشریح کے واضح رہے کہ چال چلن کسی شخص کا اُس صورت  
میں امر تنقیح طلب ہی جبکہ کارروائی باب ۳۸ ضابطہ فوجداری کے مطابق  
کیجاوے چنانچہ اسکی نسبت پورا قاعدہ دفعات ۵۴۲ سے ۵۱۷ تک ایکٹ  
۱۸۷۲ع مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ملیگا۔ یا جبکہ کارروائی  
مطابق ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۷۱ع کے کیجاوے اسکی دفعہ ۵ دیکھنے کے قابل ہی \*

## دفعہ ۵۵ مقدمات دیوانی میں

یہ واقعہ کہ چال چلن  
کسی شخص کا ایسا ہی

جبکہ چال چلن موثر  
تجویز مقدار زر ہرجہ ہو

جس سے اُس ہرجہ کی تعداد میں جو کہ  
اُسکو ملنا چاہیئے فرق پڑے واقعہ متعلقہ ہی \*

تشریح — دفعات ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و

۵۵ میں لفظ چال چلن کا حاوی شہرت  
اور خاصہ طبیعت کا ہی لیکن شہادت  
صرف عام شہرت اور عام خاصہ طبیعت کی  
گزر سکتی ہی نہ خاص افعال کی جنسے  
کہ شہرت یا خاصہ طبیعت ظاہر ہوا ہو \*

دفعہ ۵۵ اُن مقدمات سے متعلق ہی جنس کے دعوے واسطے دلا پانے

ہرجہ کے ہو جو کہ ہر بناء معصہ ذیل دائرہ  
ہوئے ہوں \*

اقسام مقدمات جنسے دفعہ  
متعلق ہی

۱ — فالش واسطے دلا پانے ہرجہ کے جو کہ بوجہ ہنک عزت مدعی  
کو پہنچا ہو اور جس میں کہ مدعا علیہ کا عذر یہ ہو کہ واقعہ میں مدعی

ایسا ہی ہے جیسا کہ مدعا علیہ نے بیان کیا ہے اس قسم کے مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ قرار پایا ہے کہ چال چلن مدعی کا کیسا ہے آیا ایسا ہی یا نہیں جیسا کہ مدعا علیہ بیان کرتا ہے \*

۲ — نالش واسطے دلا پانے ہرجہ کے جو کہ ہوجہ مدعی کی جرور کے یا دختر کے ساتھ زنا کرنے کے ہوا ہو دائر ہو اور مدعا علیہ یہہ عذر کرے کہ مدعی کی زوجہ یا دختر بدچلن ہی \*

۳ — نالش واسطے دلا پانے ہرجہ کے ہوجہ نفص معاہدہ نکاح کے ہو جس میں کہ مدعا علیہ کی طرف سے یہہ عذر پیش ہو کہ مدعی اس قسم کا شخص ہی کہ اُسکو رنج نہیں پہونچ سکتا \*

واضح رہے کہ اقسام مفصلہ بالا میں نوعیت چال چلن مدعی کی ہمیشہ زیر تنقیح ہوتی ہے اس وجہ سے کہ مثال اول میں اگر مدعی کم حیثیت اور بد چلن ہی تو اُسکے دعویٰ کی مقدار بہت کم ہوگی ولایت کے قانون کے موافق مدعی بغرض ثابت کرنے اپنی ٹیک چلنی کے کہ جسکی وجہ سے مقدار ہرجہ زیادہ ہو شہادت داخل نہیں کر سکتا جب تک کہ مدعا علیہ کی طرف سے عذر بدچلنی مدعی پیش نہو اس واسطے کہ قیاس نسبت ٹیک چلنی مدعی کے ہوتا ہے اور بار ثبوت اُسکی بدچلنی کا ذمہ مدعا علیہ کے ہے \*

اور مثال دوم میں اصول یہہ ہی کہ شوہر یا باپ کو زوجہ یا دختر کے ساتھ زنا کا ہرجہ بمقدار اُس تکلیف رنج کے جو کہ شوہر یا باپ کو ہوجہ فعل مدعا علیہ کے پیدا ہوا ہو کہ جس فعل کی وجہ سے مدعی کی خانگی خوشی و راحت میں خلل آیا اور اُسکے خاندان کی عوام میں ذلت ہوئی دلایا جاتا ہے اور چونکہ نوعیت دعویٰ کی یہہ ہی تو ظاہر ہے کہ جیسے وقعت اور چال چلن جرور یا بیٹی کا تھا اُسی کی نسبت سے ہرجہ دلایا جاتا ہے پس اگر مدعا علیہ زانی یہہ بت ثابت کر سکے کہ زوجہ یا بیٹی جسکے ساتھ زنا کیا ہے بدچلن تھی یا یہہ کہ مدعی نے اپنی زوجہ کو گھر سے نکال دیا تھا یا نان و نفقہ سے انکار کیا تھا تو ایسی شہادت اس دفعہ کے موافق قابل ادخال ہے کیونکہ اگر خانگی خوشی

و راحت چو کہ بوجہ بیٹنی یا جورو کے تھی وہی کم تھی تو اُسکے جانے سے  
جو ہرجہ ہوگا وہ بھی کم ہوگا \* ۴

نسبت مثال تیسری کے واضح رہے کہ اگر چال چلن مدعی ایسا  
بخراب ہو کہ جسکی وجہ سے مدعا علیہا مدعی سے شادی نہ کر سکتی ہو  
تو عدالت کم ہرجہ دلاویگی \*

نسبت تشریح کے واضح رہے کہ لفظ چال چلن میں دو چیزیں شامل  
کی گئی ہیں ایک شہرت اور دوسرے خاصہ  
طبیعت \*

شہرت و خاصہ طبیعت  
کسکو کہتے ہیں

خاصہ طبیعت اُن اسباب دلی کو کہتے ہیں کہ جنکی وجہ سے  
انسان کو کوئی فعل کے کرنے کی رجحان ہوتی ہی اور پھر عادت اُسکی  
اُس طرح پر عمل درآمد کرنے کی پڑ جاتی ہی \*

شہرت اُس خیال اشخاص عام کو کہتے ہیں جو کہ بوجہ خاصہ  
طبیعت کے اشخاص غیر کے دل میں قائم ہوتی ہی اور وہ لوگ اُسکی  
نسبت ایسا خیال کرنے لگتے ہیں پس واضح رہے کہ شرح دفعہ ۵۱ متعلق  
دفعہ ۵۱ سے اور نیز تین دفعات ماقبل سے ہی اور اُس میں صراحت کے ساتھ  
یہ منع کر دیا گیا ہی کہ اُن خاص افعال کی جن سے کہ خاصہ طبیعت یا  
شہرت ظاہر ہوا ہو شہادت ندی جاویگی اور وجہ اُسکی یہہ ہی کہ بہت  
سی تنقیح در تنقیحیں قائم ہو جاتی ہیں۔ پس دفعات مذکورہ ماقبل کے  
موافق گواہ سے سوال یوں ہو سکتا ہی کہ تمہارے علم میں فلاں کا چال  
چلن عام کیسا ہی اور اُسکی نسبت شہرت کیا ہی - دفعہ ۱۲ - ایکٹ  
ہذا ہم مضمون دفعہ ۵۱ ہی اور اس دفعہ کے مقاصد کے لیئے بھی کام  
اُسکتی ہی \*

باب اول اس ایکٹ کا جو تعلق واقعات سے متعلق ہی اور اُس میں  
ضرورتیں تعلق واقعات اور قابل ادخال شہادت بیان کی گئی ہیں ختم  
ہو گیا - لیکن ظاہر ہی کہ قابل ادخال ہونا شہادت کا ایک بات ہی  
اور وقعت شہادت اور بات ہی یہہ ضرور نہیں کہ سب شہادت جو قابل  
ادخال قرار دی گئی ہی وہ سب ہم وقعت ہو \*

یہہ ایک اصول مسلمہ قانون شہادت کا ہے کہ قابل ادخال قرار دینا کام قانون کا ہے اور اُسکی وقعت قائم کرنا رائے حاکم پر منحصر ہے \* جبکہ اس ایکٹ کا مسودہ تیار ہوا تھا تو ایک الگ دفعہ اس مضمون کی قائم کی گئی تھی لیکن اُسکو بوجہ غیر ضروری ہونے کے نہیں رکھا لیکن اصول معروف اب بھی ایکٹ ہذا سے متعلق ہے \*

## باب ۲ ثبوت

باب اول ایکٹ ہذا میں بحث اس امر کی تھی کہ کون کونسی شہادت داخل ہو سکتی ہے اور باب ہذا میں بحث ثبوت کی ہے - شہادت اور ثبوت میں جو فرق ہے اُسکا ذکر مقدمہ کتاب ہذا میں ہم کر آئے ہیں یعنی یہہ کہ شہادت وسیلہ ہے جس سے کہ واقعہ قائم ہوتا ہے اور ثبوت اُسکا نتیجہ ہے - پس باب اول میں بحث اُن صورتوں سے تھی جنہیں کہ واقعات متعلقہ قرار پاتے ہیں اور اُنکی نسبت شہادت داخل کیجاسکتی ہے اور باب ہذا میں وقعت اور نوعیت شہادت سے بحث ہے گویا کہ باب اول میں یہہ بحث ہے کہ شہادت آسکتی ہے یا نہیں اور باب ہذا میں یہہ بحث ہے کہ اگر آسکتی ہے تو اُسکے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیئے \*

## فصل ۳

### واقعات جنکا ثبوت ضروری

نہیں ہے

دفعہ ۵۶ کوئی واقعہ جسے

عدالت وجہ ثبوت میں

تسلیم کرے محتاج ثبوت

واقعات مسلمہ عدالت کے  
ذابھرنے کی ضرورت نہیں

کا نہیں ہے \*

لفظ چسکا ترجمہ (وجہ ثبوت میں تسلیم کرنا کیا گیا ہے) اور جوڈیشل نوٹس "ہی اور اُسکا ترجمہ اس طرح پر متعص نا کافی اور غلط ہے \*

جوڈیشل نوٹس کی تعریف ایکٹ ۵۸ میں نہیں ہے لیکن جوڈیشل نوٹس اُس واقفیت کو کہتے ہیں جو کہ جج بحیثیت اپنے منصب کے بلا داخل ہوئے کسی ثبوت کے کام میں لاوے مثلاً قانون تملادی یا اور کوئی قانون جو اُسکو وجہ اپنے منصب کے جاننا چاہیئے \*

فصل ۵۸ میں صرف دو صورتوں میں ثبوت کی ضرورت نہیں ہوتی ایک صورت تو وہ ہے جو مندرجہ ۵۷ میں ہے اور دوسری وہ ہے جو مندرجہ ۵۸ میں ہے لیکن اگر عدالت چاہے تو دونوں صورتوں میں ثبوت طالب کر سکتی ہے دیکھو فقرہ ۵۷ و جزو آخر دفعہ ۵۸ ایکٹ ۵۸ \*

ان دو صورتوں کے سواے باقی کل صورتوں میں شہادت دینی اور ثابت کرنی لازم ہے \*

## دفعہ ۵۷ عدالت واقعات مفصلہ

ذیل کو وجہ ثبوت میں تسلیم کریں گی :-

واقعات جنگ کا تسلیم کرنا  
عدالت پر لازم ہے

(۱) تمام قوانین یا قواعد جو حکم قانون کا رکھتے ہوں اور بزمانہ حال یا ماضی یا مستقبل کسی جزو پر تشن اندیا میں نافذ ہوں \*

(۲) قوانین متعلقہ عامہ خلائق جو پارلیمنٹ کے حضور سے صادر ہو چکے ہوں

یا آئندہ صادر ہوں اور تمام ایکٹ مختص المقام  
اور مختص الاشخاص جنکو پارلیمنٹ نے  
باین حکم صادر کیا ہو کہ وہ وجہ ثبوت  
میں تسلیم کیئے جائیں \*

(۳) جناب ملکہ معظمہ کی فوج  
بڑی یا بھاری کے آر ٹیکس آف وار یعنی  
قانون جنگی \*

(۴) پارلیمنٹ مذکور اور اُس  
کونسل کا ضابطہ جو واسطے توضیح آئین و  
قوانین کے حسب ایکٹ مصدرہ کونسل  
ہند مقرر کی گئی ہو یا اور کوئی قانون جو  
اس باب میں نافذ الوقت ہو \*

تشریح — ضمن ۱ و ۲ میں لفظ

پارلیمنٹ حاوی معنی مفضلہ ذیل کا ہے

۱ — پارلیمنٹ مملکت متحدہ

برقانیہ عظمیٰ اور آئرلینڈ

۲ — پارلیمنٹ برقانیہ عظمیٰ \*

۳ — پارلیمنٹ انگلستان \*

۴ — پارلیمنٹ اسکاتلنڈ \*

۵ — پارلیمنٹ آئرلنڈ \*

( ۵ ) تخت نشینی اور دستخط

فرمانروائی وقت مملکت متحدہ پر تانیہ  
عظمیٰ اور ایرلینڈ کے \*

( ۶ ) تمام مواہیز جو انگریزی

عدالتوں میں وجہ ثبوت میں منظور  
ہو سکتی ہیں اور مواہیز تمام عدالتہائے  
برٹش انڈیا کی اور تمام عدالتہائے بیرون  
برٹش انڈیا کی جو بحکم نواب گورنر جنرل  
بہادر اجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ اجلاس  
کونسل کے مقرر کی گئی ہوں اور مواہیز  
عدالت ہائے ایڈمرلٹی اور عدالت علاقہ  
بحری اور نوٹری پبلک کی اور تمام مواہیز  
جنکو کوئی شخص از روے کسی ایک  
مصدرہ پارلیمنٹ یا اور ایکٹ یا قانون کے  
جو برٹش انڈیا میں حکم آئین کا رکھتا ہو  
مستعمل کرنیکا کا مجاز ہو \*

(۷) تسلط عہدہ اور نام اور خطاب اور منصب اور دستخط اُن اشخاص کے جو بوقت موجودہ کسی سرکاری عہدہ پر برتشی اُنڈیا کے کسی جزو میں مامور ہوں بشرطیکہ اُنکا تقرر اُس عہدہ پر گزرتا آف اُنڈیا میں یا کسی لوکل گورنمنٹ کے سرکاری گزرت میں مشتمل ہوا ہو \*

(۸) ہر ایسی ریاست یا ایسے بادشاہ کی موجودگی اور خطاب اور قومی جھنڈا جسے فرمان فرماے برتانیہ نے تسلیم کیا ہو \*

(۹) تقسیم زمان اور زمین کی تقسیم جغرافیائی یعنی ممالک وغیرہ اور قیوہار اور روزہ کے ایام اور تعطیلات جو سرکاری گزرت میں مشتمل ہوں \*

(۱۰) ممالک قلعہ و فرمانرواے برتانیہ \*

(۱۱) آغاز اور قیام اور اختتام جنگ

کا مابین ملکہ معظیہ اور کسی اور ریاست یا گروہ اشخاص کے \*



( ۱۲ ) نام حاکمان اور عہدہ داران عدالت اور اُنکے نائبوں اور عہدہ داران ماتحت اور اسسٹنٹوں کے اور نیز تمام عہدہ داروں کے جو عدالت کے حکمنامجات کی تعمیل میں مامور ہوں اور تمام ایتدوکیٹ اور اٹرنی اور پروکٹر اور وکلاء وغیرہ اشخاص کے جو قانوناً مجاز حاضری عدالت کے یا اُسکے دوہرو سوال و جواب کرنے کے ہوں \*  
( ۱۳ ) قواعد درباب شارع عام \*

( خشکی یا تری کے ) \*

ان تمام صورتوں میں اور تمام امور متعلقہ قاریخ عام یا علم ادب یا علوم یا فنون میں عدالت کو جائز ہی کہ کتب یا کاغذات مناسب سے جو مفید حوالہ ہوں استدعا کرے \*  
اگر عدالت سے کوئی شخص استدعا کرے کہ فلان امر واقعہ کو عدالت اپنی تجویز میں تسلیم کرے تو اُسے اختیار انکار کرنے کا ہی مگر اُس حال میں اور اسوقت تک کہ وہ شخص ایسی کتاب یا دستاویز

## نہ پیش کرے جسکی رو سے عدالت کی دائست میں اُسکا تسلیم کرنا ضروری ہو \*

نسبت نمبر ۹ کے واضح رہے کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں مختلف قسم کے سنہ جاری ہیں مثلاً سنہ عیسوی سنہ ہجری سنہ ست سنہ فصلی سنہ جلوس سنہ بنگلہ وغیرہ یہ سب جتنی سے عدالت دریافت کر سکتی ہی \*

دفعہ ۲۶ قانون تبادی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے موافق تبادی کا حساب گریگوری کلندہ کے موافق ہوگا \*

نسبت نمبر ۱۲ کے دیکھو دفعہ ۷ — ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۵ع جسکے موافق وکیل ہونے یا نہونے کے نسبت عدالت کو خود دیکھنا چاہیئے \*  
نسبت نمبر ۱۳ کے عدالت تاریخ وغیرہ کے معاملات میں خود کتابوں کو دیکھ سکتی ہی چنانچہ مقدمات میں ہائی کورٹ کلکتہ نے تاریخ مولفہ مسٹر مل والفسٹن و دیگر مورخین اور کتابوں سے حوالہ کیا تھا ۷ \*

اسی طرح اصل کتاب سنسکرت کی انگریزی ترجمہ کا جسکے صحت کی نسبت حلف ہو چکا تھا پریوی کونسل نے شہادت میں داخل ہونا منظور کیا ۸ \*

## دفعہ ۵۸ کوئی واقعہ کسی

ایسے مقدمہ میں ثابت کرنا

واقعات مسلمہ فریقین

## ضرور نہیں تھی جس میں فریقین یا اُنکے

- ۷ تھمرانی داسی بٹام بشیشور مکرجی ویکلی جلد ۳ صفحہ ۱۹ نظائر ایکٹ ۱۰  
سنہ ۱۸۵۶ع اجلاس کامل — و جیمس بل پنام ایسز گھوس ویکلی نمبر خامس  
صفحہ ۸۲ ۱۳۱ و ۱۲۸  
۸ کلکٹر عدھورا بٹام سوتورا مالیکان دہاروی فرور انڈین (۱۲ جلد ۱۲)  
صفحہ ۱۲۹

مختار بذریعہ تحریر دستخطی کے ہر وقت  
سماعت مقدمہ تسلیم کرنے پر اتفاق کریں  
یا پیشی مقدمہ سے پہلے اسکے تسلیم کیئے  
جانے پر اتفاق کریں یا جو از روے کسی  
قاعدہ سوال و جواب مقدمہ مجزیہ وقت  
کے انکے سوال و جواب سے تسلیم کیا ہوا  
متصور ہو مگر شرط یہ ہے کہ عدالت کو  
اپنی رائے کے موافق اختیار ہی کہ بجز  
اس اقبال کے اور نہیں پر واقعات مقبولہ  
کے ثابت کیئے جانے کا حکم دے \*

دفعہ ۵۸ اس اصول پر مبنی ہے کہ جب فریقین میں کوئی امر  
متنازعہ فیہ نہیں ہے تو اُسکی نسبت شہادت داخل کرنے سے اوقات  
عدالت اور خرچ فریقین کیوں ضایع کرنا چاہیئے \*

ضابطہ دیوانی میں کوئی خاص قاعدہ نسبت اس امر کے نہیں ہے  
کہ فریقین تحریری رضامندی نسبت واقعات کے داخل کریں لیکن جو  
امور بیانات تحریری سے قبول ہوں اُنکی نسبت شہادت دینے کی ضرورت  
نہیں ہے \*

دستاورزات جو کہ داخل مسل ہوئی ہوں اور جنکی صحت کی نسبت  
فریق نانی نے انکار نہ کیا ہو واقعات مسلمہ حسب منشاء دفعہ ۵۸ سمجھی  
جاوینگی - چنانچہ پربوی کونسل نے ایک مقدمہ میں ایسا ہی تجویز  
کیا ۹ اور ہائی کورٹ کلکتہ نے بھی بتحوالہ مقدمہ مذکور ایسا ہی  
تجویز کیا ۱ \*

فیصلجات مذکور دونوں مقابل اجراء ایکٹ ہذا کے ہیں اور دفعہ ۶۷ - ایکٹ ہذا کے موافق بخوبی ظاہر ہے کہ ثبوت دستاویزات کی نسبت دینا چاہیئے \*

نسبت اقبال مختار جس میں کہ بھی داخل ہے اسقدر لکھنا ضرور ہے کہ اقبال مختار صرف نسبت واقعات کے مؤثر ہے نسبت قانون کے نہیں \*

نسبت امور تنقیح کے عدالت کو خون امور تنقیح طلب قائم کرنی چاہیئیں ۲ وکالت نامہ سے وکیل کو نسبت تسلیم کرنے واقعات کے اختیار ہے ۳ لیکن جب تک کہ وکالت نامہ میں اجازت خاص نہو اسکو کوئی اختیار راضی نامہ دینے کا نہیں ہے اور نہ وہ راضی نامہ موکل پر قابل پابندی ہے ۴ لیکن جس وکالت نامہ میں ایک عام طور پر اختیار دیا گیا ہو تو اس وکالت نامہ کے ذریعہ سے وکیل کو ضابطہ دیوانی کے بموجب بازو عوی اجازت مقدمہ جدید کرنے کا اختیار ہے ۵ اور حضور کرنے کا بھی اختیار وکیل کو بلا اجازت خاص موکل کے نہیں ہے ۶ اور اسی طرح پر جزد عوی کے واگداشت کرنے کا بھی اختیار وکیل کو بلا اجازت موکل کے نہیں ہے ۷ \*

۲ جودھا نگر پننام بابو گوری بیہنا تھہ پرشاد ۱۰ اگست سنہ ۱۸۶۶ء  
مندرجہ اندین خوراس صفحہ ۳۶۵

۳ خواجہ عبدالغنی بنام گورمتی دیبی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۳۷۵ و نڈور ٹواین سنگھ بنام سری ناتھ مٹر ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۸۵ و کاپی کلند پوتا چارج بنام گری والا دیبی ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۴ و ماتا دھنی رائے بنام مادھو سدرن سنگھ ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۳

۴ پودھ سنگھ بنام پرتھی رام منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ

۵ رام نگر رائے بنام کلندر پیر پودھ ویکلی جلد ۵ صفحہ ۸۱ نظائر دیوانی مسراق حق النساء بنام بلدیو وغیرہ منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ

۶ شیخ عبدالپھان جودھری بنام شبکر شیردین پنکال جلد ۳ صفحہ ۱۵

## فصل ۴ -- شہادت زبانی

یہہ وہ شہادت ہی جسکو اوپر ہم شخصی لکھ آئی ہیں اور اسکی وقعت دو امر پُر منحصر ہے \*  
 اول — نوعیت شہادت پر \*  
 دوم — وقعت صداقت بیان کنندہ پر یعنی اسپر کہ شاہد سچ بولتا ہو یا چھوٹھہ \*

### دفعہ ۵۹ تمام واقعات بجز

مضامین دستاویزات کی  
 شہادت زبانی کے ذریعہ سے

اثبات واقعات بذریعہ  
 شہادت لسانی

ثابت کیئے جا سکتے ہیں \*

اس دفعہ کی الفاظ صریح اور صاف نہیں اور بالسی النظر میں معلوم ہوتا ہے کہ جب کبھی کوئی واقعہ ایک دفعہ دستاویز میں بیان ہو جاوے تو پھر اُس واقعہ کی نسبت شہادت بغیر خود اُس دستاویز کے نہیں گذر سکتی لیکن واقعات مندرجہ دستاویز میں اور مضمون دستاویز میں فرق ہے مثلاً اگر کوئی واقعہ کسی خط میں بیان ہوا ہو اور یہہ منظور ہو کہ صرف اُس واقعہ کا وقوع پذیر ہونا ثابت کیا جاوے تو کچھ ضرور نہیں کہ وہ خط جسمیں وہ واقعہ بیان ہوا پیش کیئے بغیر وہ واقعہ ثابت نہ کیا جاوے جیسا کہ تشریح ۳ و تمثیلات (د) و (۴) دفعہ ۹۱ سے ظاہر ہے لیکن اگر یہہ ثابت کرنا منظور ہو کہ فلاں خط میں یہہ واقعہ بیان ہوا تھا تو شہادت اس امر کی کہ در حقیقت اُس خط میں وہ واقعہ تحریر ہوا نہ لیجاویگی جب تک کہ وہ خط پیش نہ کیا جاوے یا وہ صورتیں نہ موجود ہوں جنکا ذکر دفعہ ۶۵ میں ہے علاوہ اسکے جن صورتوں میں دستاویزات کے مضامین کی نسبت درجہ دوم کی شہادت جائز ہے اُن صورتوں میں شہادت لسانی گذر سکتی ہے مثلاً بیانات تحریری و تقریری اشخاص مندرجہ دفعہ ۳۲ اور جبکہ دفعہ ۶۵ کی شرائط صادق ہو جاویں تب

دفعہ ۶۳ - ایکٹ ہذا ضمن ۵ کے موافق لسانی شہادت لیتا سکتی ہے نسبت دستہ وزرات کے دفعات ۶۳ و ۹۱ - ایکٹ ہذا منع آنکی شرحوں کے قابل ملاحظہ ہیں \*

### دفعہ ۶۰ شہادت زبانی تمام

صردتوں میں جو کچھ کہ وہ ہوں بلا واسطہ ہونی چاہیئے یعنی -

شہادت لسانی بلا واسطہ ہونی چاہیئے

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہو جسے دیکھ سکتے ہیں تو لازم ہی کہ وہ شہادت شہادت ایسے گواہ کی ہو جو یہ کہے کہ میں نے اُس واقعہ کو دیکھا \*

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہو جسے سن سکتے ہیں تو وہ شہادت ایسے گواہ کی شہادت ہونی چاہیئے جو یہ کہے کہ میں نے اُس واقعہ کو سنا \*

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہی جو کسی اور حس سے یا اور کسی طور پر محسوس ہو سکتا ہی تو وہ شہادت ایسے گواہ کی ہونی چاہیئے جو یہ کہے کہ میں نے

اُسکو اُسی حس سے یا اُسی طور پر محسوس  
کیا \*

اگر نسبت کسی راے یا ایسی وجوہ  
کے ہو جنکی بناء پر وہ راے قائم کی جائے  
تو چاہیئے کہ وہ شہادت ایسے شخص کی  
ہو جو اُن وجوہ پر ایسی راے رکھتا ہو \*

مگر شرط یہ ہے کہ جو راے ماہرین  
نے ایسے رسالہ میں ظاہر کی ہو جو عموماً  
فروخت کے لیئے ہو اور وجوہ جنکی بناء پر  
وہ راے قائم کی گئی ہو جائز ہی کہ اگر  
مصنف فوت ہو گیا ہو یا پایا نہ جاتا ہو  
یا شہادت دینے کے ناقابل ہو گیا ہو یا بغیر  
ایسی تاخیر یا صرفا کے جسے عدالت نامناسب  
تصور کرے طلب نکیا جا سکتا ہو تو اُس  
رسالہ کے پیش کرنے سے ثابت کی جائیں \*

فیہ شرط یہ ہے کہ اگر شہادت زبانی  
نسبت وجوہ یا حالت کسی شی مادی کے  
بجڑ دستاویز کے ہو تو عدالت کو جائز ہی

## کہ اگر مناسب جانے تو اُس شی مادی کو معائنہ کے لیئے پیش کرنے کا حکم دے \*

دفعہ ۵۸ اُس اصول نمبر ۲ مندرجہ مقدمہ شرح - کتابتِ ہذا پر  
مبنی ہی یعنی اس پر کہ :-

”و اعلىٰ سے اعلىٰ درجہ کی شہادت داخل کرنی چاہیئے“ اور اُسکی نسبت  
مقدمہ میں ذکر ہو چکا ۷ تین پہلی صورتیں متعلق ہیں واقعات سے اور  
چوتھی صورت رائے سے متعلق ہی جسکا ذکر دفعات ۳۵ و ۳۶ — ایکٹ  
ہذا میں ہو چکا ہے ۸ \*

نسبت شرط اول کے واضح رہے کہ دفعہ ۳۲ — ایکٹ ہذا میں  
جس میں کہ آٹھ صورتیں بیانات اشخاص متوفیوں وغیرہ کی قابلِ ادخال  
قرار دی گئی ہیں مگر اُن آٹھوں میں سے کوئی صورت ایسی نہیں ہے  
کہ جس میں ماہر متوفی وغیرہ کی شہادت (جبکہ وہ شرایطِ صادق اونی  
جنگا ذکر فقرہ اول دفعہ ۳۲ — ایکٹ ہذا میں مندرج ہے) ۹ قابلِ  
ادخال ہو حسب دفعہ ۵۸ شہادت رائے ماہر کی جو کہ بخود بطور گواہ کے  
طلب نہیں ہوا ہی لیجاسکتی ہے — بار ثبوت اس امر کا کہ جس ماہر  
کی رائے داخل شہادت کرنی منظور ہے اُس پر چاروں میں سے کوئی شرط  
صادق آتی ہے ذمہ اُن شخص کے ہی جو کہ اُسکو داخل کرنا چاہنا  
ہے ۱ \*

شرط دوم متعلق اُس شہادت مادی کے ہی جسکا ذکر مقدمہ کتابت  
ہذا میں ہم بتشریح و تصریح تمام کر چکے ہیں \*

۷ دیکھ صفحہ ۸

۸ دیکھ صفحہ ۱۵۰ سے ۱۵۳ تک

۹ دیکھ صفحہ ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳

۱۰ دیکھ دفعہ ۱۰۲



## فصل ۵ شہادت دستاویزی

دفعہ ۶۱ جائز ہی کہ مضامین دستاویزات

بذریعہ شہادت اصلی یا  
منقولی کے ثابت کیئے

اثبات مضامین دستاویزات

جائیں \*

دفعہ ۶۲ ہذا حکمی نہیں بلکہ مطیع ہی دفعہ ۶۱ اور دفعہ ۹۱ کی  
اور اختیاری تھی \*

دفعہ ۶۲ شہادت اصلی سے مراد

فی نفسہ دستاویز ہی جو کہ  
عدالت کے معائنہ کے لیئے

شہادت اصلی نمونہ ہے

پیش کی جائے \*

تشریح ۱ — جب کسی دستاویز کے

کئی حصے ہوں ہر حصہ اُسکا شہادت  
اصلی ہی \*

جب کوئی دستاویز بہ تحریر و مقابل

تکمیل پائے اور ہر تحریر و مقابل کی تکمیل

صرف ایک یا منجملہ چند فریق کے بعض

نے کی ہو تو ہر تحریر و مقابل بمقابلہ اُن

فریق کے جنہوں نے اُسکی تکمیل کی ہو  
شہادت اصلی ہی \*

تشریح ۱ — جب چند دستاویزات

ایک ہی عمل سے طیار کی گئی ہوں جیسے  
کہ عمل چھاپہ سیدہ یا چھاپہ سنگیں یا  
عکس سے اُتارنیکا تو ہر ایک اُنہیں سے  
واسطے مضامین مندرجہ باقی کے شہادت  
اصلی ہی مگر جس حال میں کہ وہ سب  
نقلیں ایک ہی اصل کی ہوں تو وہ اصل  
کے مضامین کے واسطے شہادت اصلی نہیں  
ہیں \*

## تمثیل

ایک شخص کی نسبت ثابت کیا گیا کہ اُسکے پاس  
چند قطععات اعلامنامہ ہیں جو سب ایک ہی وقت میں  
ایک ہی اصل سے چھاپے گئے تھے ہر ایک اُنہیں سے واسطے  
مضمون مندرجہ دوسرے کے شہادت اصلی ہی لیکن  
اصل کے مضامین مندرجہ کے واسطے اُنہیں سے کوئی  
شہادت اصلی نہیں ہی \*

دفعہ ۶۱ میں واضعان قانون نے دو طرح ثبوت مضامین دستاویزات  
کے بیان کیئے ہیں اور اُس دفعہ میں تعریف شہادت اصلی کی بیان کی

ہی اور دفعہ ۶۳ - میں تعریف شہادت نقلی کی بیان کی ہی - انکے سوا اور الفاظ کی تعریفات فصل اول میں دفعہ ۳ و ۴ میں بیان کی گئی ہیں لیکن ان الفاظ کی تعریفات یہاں بیان کرنی مناسب سمجھیں گئیں۔ \*

واضح رہے کہ دستاویزات تین طرح پر لکھی

جاسکتی ہیں :-

۱۔ اقسام طریقہ تحریر  
دستاویزات

اول - جبکہ صرف ایک ہی تحریر ہو اور

اُس صورت میں حسب متن دفعہ ۵۱۰ سوائے اُسکے اور کوئی شہادت اصلی نہیں ہی \*

دوم - جبکہ دو مختلف تحریروں کے ذریعہ سے ایک ہی عبارت ادا کیجائے اور ہر ایک پر دستخط کل تکمیل کنندگان کے ہوں اس صورت میں ہر دستاویز کو دوسرے کا مثنی کہہ سکتے ہیں اور اُنہیں سے ہر ایک حسب فقرہ اول دفعہ ۵۱۰ شہادت اصلی ہی \*

سوم - جبکہ دو دستاویزیں ہم مضمون جس سے کہ فریقین پابند ہوں الگ الگ لکھی جاویں اور ایک پر ایک فریق کے دستخط ہوں اور دوسری پر دوسرے فریق کے تو اُس صورت میں حسب فقرہ دوم تشریح اول جس شخص کے دستخط ہیں اُسکے مقابلہ پر شہادت اصلی ہی اور دوسرے فریق کے مقابلہ پر جس کے دستخط نہیں ہیں شہادت نقلی ہی - چہاں کہ ضمن ۴ دفعہ ۶۳ کی عبارت سے اور نیز تشریح اول و دوم دفعہ ۹۱ سے ظاہر ہوگا \*

نسبت تشریح دوم دفعہ ۵۱۰ کے واضح رہے کہ چھپی ہوئی نقلوں کو اس وجہ سے بہ نسبت ہاتھ کے لکھے ہوئے کے زیادہ وقعت دی گئی ہی کہ دستاویزات میں ممکن ہی کہ کاتب نے غلطی کی ہو یا قصداً کچھ بنادیا ہو لیکن چھاپہ وغیرہ میں جو کہ کل کے ذریعہ سے نقلیں اُترتی ہیں یہ ممکن نہیں \*

اس قسم کی شہادت زیادہ تر مستعمل ہوتی ہی نالشات ازالہ حیثیت عرفی میں جو کہ اخبار میں درج ہوں تو ہر پرچہ اخبار ایک دوسرے کے مضمون کی شہادت اصلی ہی جبکہ مالک اخبار مدعا علیہ ہو کیونکہ وہ ذمہ دار اُن بیانات کا ہی جو کہ اُسکے اخبار میں نکلے ہیں - لیکن ( چہاں کہ

جزو اخبار اس تشریح سے معلوم ہوتا ہی ( اگر مقصود یہہ ہو کہ مضمون اس تحریر کا ثابت کیا جاوے جو کہ کسی شخص کی لکھی ہوئی ہو اور پھر اخبار میں چھپی ہو تب یہہ چھپا ہوا کاغذ شہادت اصلی اس دستاویز کی نہیں ہی بلکہ اصل مدعا علیہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا کاغذ شہادت اصلی ہی اور چھپا ہوا اخبار شہادت نقلي \*

نسبت اس بحث کے کہ کون کونسی شہادت کن کن صورتوں میں داخل ہوسکتی ہی دیکھو دفعات ۶۲ و ۶۵ و ۹۱ — ایکٹ ہذا \*

### دفعہ ۶۳ شہادت منقولی مشعر

معني اور حاوي امور مفصله

شہادت نقلي کسکو کہئے هيں

ذیل کی ہی :-

( ۱ ) نقول مصدقہ جو بموجب اُن

احکام کے کہ ایکٹ ہذا میں بعد ازیں مندرج  
هيں حوالہ کی جائیں \*

( ۲ ) نقول جو اصل سے بذریعہ کل

کی ترکیبات کے کی جائیں اور وہ ترکیبات  
فی نفسہ تیقن صحت نقل کا کرتی ہوں  
اور وہ نقول جنکا مقابلہ ان نقول سے کیا  
گیا ہو \*

( ۳ ) نقول جو اصل سے کی گئی

ہوں یا اُسکے ساتھ اُن کا مقابلہ کر لیا گیا ہو \*

( ۴ ) دستاویزات کی تصدیقات مقابل

( جیسے پتہ و قبولیت وغیرہ ) بمقابلہ اُن

ذریق کے جنہوں نے اُن کی تکمیل نہ کی ہو \*

( ۵ ) زبانی بیان کسی دستاویز کے

مضامین کا ایسے شخص کا کیا ہوا جس نے

کہ خوں اُس کو دیکھا ہو۔ \*

### تمثیلات

( الف ) ایک نقل عکسی کسی اصل کی اُس اصل

کے مضامین مندرجہ کی شہادت منقولی ہی گو کہ اُن

دونوں کا مقابلہ نہ کیا گیا ہو مگر ثابت ہونا اِس بات

کا شرط ہی کہ جس شی کا عکس لیا گیا وہ اصل تھی \*

( ب ) نقل جو کہ کسی خط کی ایسی نقل سے

مقابل کر لی گئی ہو جو نقل کرنے کے آلہ سے طیار کی

گئی ہی وہ اُس خط کے مضامین کی شہادت منقولی

ہی مگر بشرط ثابت ہونے اِس امر کے کہ نقل جو نقل

کے آلہ سے طیار کی گئی وہ اصل سے کی گئی تھی \*

( ج ) جو نقل کہ ایک نقل سے کی جائے مگر

میں بعد اصل کے ساتھ اُسکا مقابلہ کر لیا گیا ہو وہ شہادت

منقولی ہی مگر جس نقل کا کہ اصل سے مقابلہ نہ کیا گیا

ہو وہ اصل کی شہادت منقولی نہیں ہی گو کہ جس

نقل سے اُسکی نقل لائی اُسکا مقابلہ اصل سے کیا گیا ہو \*

( د ) زبانی بیان کسی نقل کا جسکا مقابلہ اصل سے کیا گیا ہو اور زبانی بیان کسی اصل کی نقل عکسی کا یا ایسی نقل کا جو بذریعہ الہ کے کی گئی ہو شہادت منقولہ اصل کی نہیں ہی \*

اس دفعہ میں تعریف شہادت نقلی کی بیان کی گئی ہی اور اُسکی پانچ تقسیمیں کی گئی ہیں \*

نسبت نمبر اول کے دیکھو دفعہ ۷۶ سے ۷۹ تک اس قسم کی نقول کی نسبت ایک قیاس قانونی صحت کا قائم کیا گیا ہی \*

نسبت نمبر دوم کے واضح رہے کہ اُن نقول سے جنکا ذکر اس نمبر میں ہی اس قسم کی چیزیں مراد ہیں جنکا ذکر تمثیل الف میں ہی یعنی اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ ایک فوٹو گراف لیا گیا ہی تو وہ اصل کی شہادت نقلی تصور ہوگی اور نیز ایسے فوٹو گراف جو اُس نقل سے پھر نقل اُتاری گئی اور اُسکا مقابلہ ہو گیا ہو تو وہ بھی اصل کی نقلی شہادت خیال کیجاویگی اور وہ نقل النقل قرار پا کر ناقابل ادخال نہ تصور کیجاویگی جیسا کہ تمثیل ( ب ) سے ظاہر ہی \*

نسبت نمبر سوم کے واضح رہے کہ اُس میں اُن نقول کا ذکر ہی جو کہ اصل سے نقل اُتار کر مقابلہ کی گئی ہوں تو ایسی صورت میں وہ نقلی شہادت اصل کی کہلاوینگی اور نقل کنندہ کی شہادت درکار ہوگی تمثیل ( ج ) اس سے متعلق ہی - لیکن یہ امر کہ یہ نقل اصل کی ٹھیک نقل ہی کوئی ثبوت اسکا نہیں کہ اصل ٹھیک تھی اور اُسپر اُس شخص کے دستخط تھے یا اُسنے لکھا تھا جسکی نسبت بیان ہی ۲ \*

نسبت نمبر چہارم کے دیکھو فقرہ دوم تشریح اول دفعہ ۶۲ جس سے معلوم ہوگا کہ ایک ہی دستاویز اُس شخص کے مقابلہ پر جسکے دستخط ہیں شہادت اصلی ہی اور اُسکے مقابلہ میں جسکے دستخط نہیں ہیں شہادت نقلی ہی اس ضمن کے لپٹے کوئی تمثیل نہیں دی گئی \*

نسبت نمبر پنجم — کے اس ضمن سے تمثیل ( د ) متعلق ہی \*

واضح رہے کہ اس دفعہ میں صرف نقلی شہادت کی تعریف بیان کی گئی ہے اور نسبت اُسکے قابل ادخال یا ناقابل ادخال ہونے کی کچھ نہیں ہے لیکن دفعہ ۶۳ و ۶۵ و ۹۱ - اس مضمون سے متعلق ہیں \*

## دفعہ ۶۳ لازم ہے کہ دستاویزات

بذریعہ شہادت اصلی کے

ثابت کیجائیں بجز اُن

حالات کے جنکا بیان قانون ہذا میں بعد

ازیں کیا جاتا ہے \*

اثبات دستاویزات بذریعہ  
شہادت اصلی

یہ دفعہ صریح طور پر مبنی ہے اصول دوم قانون شہادت پر جسکا ذکر بوضاحت شرح ہذا کے مقدمہ میں ہو چکا ہے یعنی ”اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی شہادت جو بہم پہنچ سکے داخل کرنی چاہیئے“ کیونکہ نسبت مضامین دستاویز کے تجربہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ معتبر سے معتبر گواہ کے بیان پر وہ بہروسہ نہیں ہو سکتا جو کہ خود دستاویز پر ہو سکتا ہے اس وجہ سے کہ اگر گواہ کی صداقت میں کچھ شک نہ ہو تو اُسکے حافظہ پر ہمیشہ اعتبار نہیں ہو سکتا اور ممکن ہے کہ نہایت عزت دار شخص غلط اظہار دے اور اُسکو خود معلوم نہ ہو کہ میں نے غلط اظہار دیا ہے - اسی اصول پر حکم پر یوی کونسل نے بارہا یہ تجویز کیا ہے کہ جب کبھی شہادت لسانی آپس میں نقیض ہوں تو شہادت دستاویزی اصل رہنا ہی کہ جس سے سچ حال معلوم ہوتا ہے \*

واضح رہے کہ مقدمہ شرح ہذا میں اقسام شہادت کا ذکر ہو چکا ہے یعنی شہادت مادی اور شہادت دستاویزی اور شہادت لسانی \*

جس ترتیب سے ان اقسام کا ذکر ہوا ہے اسی ترتیب سے اُنکی وقعت قائم کرنی چاہیئے یعنی یہ کہ سب سے اعلیٰ درجہ کی شہادت شہادت مادی ہے مثلاً ایک شخص مردہ کی لاش بہ ثبوت اُسکی وفات کے اُسکے بعد شہادت دستاویزی یعنی وہ دستاویز جسمیں نسبت وقت شخص

۳ مسماۃ امام بانڈی مقام ہو کو بند گھوس مورزاتین اپیل صفحہ ۳۰۳ - ر اور یہ

سنہ ۱۹۲۸ء مقام ہیرا لال سیدہ پنکال جلد ۲ صفحہ ۸ پر یوی کونسل

مذکور کے تحریر ہو نہی وقعت ہی اُسکے بعد تیسرے درجہ پر بیانات اشخاص چنانکے سامنے وہ شخص مرا قابل اعتبار ہیں — اسی طرح پر بیانات گواہ سے بڑے کر دستاویزی شہادت کی وقعت سے زیادہ اشخاص کی عملدرآمد پر بھروسا ہو سکتا ہی چنانچہ حکام پریمی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ عملدرآمد اشخاص اُنکے الفاظ سے زیادہ معتبر ہی ۴ \*

اس دفعہ میں لفظ دستاویز سے مراد مضمون دستاویز نہیں ہی کیونکہ اگر ہر واقعہ کی نسبت جسکو کہ ایک دفعہ کسی دستاویز میں بیان کیا ہو شہادت بغیر دستیابی اصل دستاویز کے نہ لیجاتی تو بہت سے واقعات چنکا ذکر اتفاقی طور پر خطوط اور رقعہ چلت میں ہو جاتا ہی بلا پیشی اُن خطوط و رقعہ چلت کے اور بدوں اُن حالات کے چنکا ذکر دفعہ ۶۵ میں ہی کسی قسم کی شہادت سے ثابت نہو سکتی مثلاً زید نے اپنے دوست عمرو کو ایک خط لکھا جس میں یہہ بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بیٹا پانچویں رمضان کو پیدا ہوا اور اُسکا نام بکر رکھا ہی — بعد انقضائے مدت دراز کے ایک مقدمہ میں بکر کی عمر کی نسبت بحث پیدا ہوئی پس فی نفسہ بکر کی پیدائش کی نسبت خط لکھا چانا مانع ادخال اور قسم کی شہادت کا نہیں ہی ۵ اور فریقین مقدمہ ہر قسم کی شہادت بلا لحاظ مضمون دفعہ ۶۴ کے داخل کر سکتے ہیں لیکن اگر فریقین میں سے کسیکو بغرض مسئلہ اقبال بالنسب یا اور کسی غرض کے یہہ ثابت کرنا منظور ہو کہ زید نے اس مضمون کا خط لکھا تھا تو وہ خط البتہ دستاویز حسب منشاء دفعہ ہذا کے ہی اور اقبال زید کا (نسبت نسب بکر کے جو کہ خط میں مندرج ہی) بلا خط کے پیش ہوئے یا بلا اُن شرایط کے چنکا ذکر دفعہ ۶۵ میں ہی ثابت نہیں ہو سکتا — اسی طرح پر اگر فالش اس بات کی ہو کہ مدعا علیہ نے کسی اخبار میں کچھ الفاظ تہنک آمیز نسبت مدعی کے چھاپے ہیں تو اصل اخبار پیش کرنا چاہیئے یا اگر کسی خاص شخص کی نسبت تہنک عزت کی فالش ہو تو اُس تحریر کو خون پیش کرنا چاہیئے اور سوائے اُن حالات کے چنکا ذکر دفعہ ۶۵ میں ہی اُس عبارت کی نسبت شہادت نہیں لیجا سکتی لیکن اگر بلا لحاظ وجوہ



دستاویز کے اُس واقعہ کا ثبوت دینا منظور ہو جسکا ذکر دستاویز میں ہی تو شہادت دیجایا سکتی ہی سوائے دفعہ ۹۱ کے منسلک ہونا حساب کا مابین دو فریقوں کے بلا داخل کیئے بھی کہانہ کے ثابت کیا جاسکتا ہی \*  
مکن دفعہ ۵۵ میں ان الفاظ سے کہ ”بجز اُن حالات کے جنکا ذکر قانون ۵۵ میں بعد از اس کیا جاتا ہی“

صاف مقصد واضعان قانون کا معلوم نہیں ہوتا اور ترجمہ جو کہ گورنمنٹ نے مشتہر کیا ہی اس میں لفظ ”بیان“ کیا جاتا ہی ”تھیک“ ترجمہ انگریزی کا نہیں ہی ترجمہ یوں ہونا چاہیئے ”بجز اُن حالات کے جنکا ذکر قانون ۵۵ میں بعد از اس ہوا ہی“ —  
ان حالات سے صریح طور پر اشارہ ہی دفعہ ۶۵ سے اور ظاہرا استثناء اول و دوم و تشریح سوم دفعہ ۹۱ ایکٹ ۵۵ سے \*

## دفعہ ۶۵ جایز ہی کہ شہادت

منقولی بابت وجوہ یا  
حالت یا مضامین مندرجہ

وہ صورتیں جن میں کہ  
دستاویزات کی شہادت  
نقلی گذر سکتی ہی

دستاویز کے صورت ہمارے مفصلہ ذیل میں  
ادا کی جائے :-

( الف ) جب کہ اصل کی نسبت  
ثابت کیا جاوے یا معلوم ہوتا ہو کہ وہ  
قبضہ یا اختیار میں اشخاص مفصلہ ذیل  
کے ہی \*

ایسے شخص کے جس کے مقابلہ میں  
دستاویز کا ثابت کیا جانا مطلوب ہی —

ایسے شخص کے جو عدالت کے حکمنامہ کی رسائی یا اطاعت سے باز رہی —  
ایسے شخص کے جو قانوناً اُس کے حاضر کرنے پر مجبور ہے —

اور ان سب صورتوں میں بعد اطلاق حکمنامہ متذکرہ دفعہ ۶۶ کے وہ اُس کو نہیں پیش کرتا ہے \*

( ب ) جب کہ وجوہ یا حالت یا مضامین مندرجہ اصل کی نسبت ثابت ہو چکا ہو کہ بذریعہ تحریر کے اُس شخص نے جس کے مقابلہ میں وہ ثابت کی گئی یا اس کے قائم مقام حقیقت نے اس کو تسلیم کیا ہے \*

( ج ) جس حال میں کہ اصل تلف یا گم ہو گئی ہو یا وہ فریق جو اسکے مضامین کی شہادت دیا چاہتا ہے کسی ایسی وجہ سے جو اُس کے قصور یا غفلت سے نہ پیدا ہوئی ہو وقت مناسب کے اندر نہیں پیش کر سکتا \*

( د ) جب کہ اصل اس قسم کی  
ہو کہ اُس کو باسانی اُس کی جگہ سے  
نہ ہٹا سکتے ہوں \*

( ۴ ) جب کہ اصل ایک دستاویز  
سرکاری بحسب معنی قرار داد دفعہ ۷۲  
کے ہو \*

( و ) جس حال میں کہ اصل  
ایسی دستاویز ہو جسکی نقل مصدقہ کو  
ازدوے ایکٹ ہذا یا کسی اور قانون نافذ  
برتش اندیا کے شہادت میں پیش کرنے  
کی اجازت ہو \*

( ز ) جبکہ اصل مشتمل چند حسابات  
یا اور کاغذات پر ہو جنکو عدالت بسہولت  
معائنہ نہ کر سکتی ہو اور امر ثبوت طلب عام  
نتیجہ اُس تمام مجموعہ کا ہو \*

صورت ہائے ( الف ) و ( ج ) و ( د )  
میں شہادت منقولہ مضمون دستاویز کی منظور  
ہو سکتی ہے \*

داخل هو سگتي هي

۸ اصل دستاويز سرکاري هو  
 ۷ نقل مصدقه کي اجازت هو  
 ۶ اصل حساب ملول و کثير هو

ب نقل باضابطه قابل ادخال اس ماهر کي راء جسفے حساب  
 هي جانچا هو قابل ادخال هي



صورت (ب) میں اقبال تحریر ہی  
منظور ہو سکتا ہی \*

صورت (۵) یا (و) میں نقل مصدق  
دستاویز کی قابل منظوری ہی لیکن اور  
کسی قسم کی شہادت منقولی قابل منظوری  
نہیں ہی \*

صورت (ز) میں نسبت نتیجہ عام  
دستاویزات کے ہر شخص جس نے اُنکا معائنہ  
کیا ہو اور ایسی دستاویزات کے معائنہ  
کرنے کی مہارت رکھتا ہو اداے شہادت  
کر سکتا ہی \*

اس دفعہ میں وہ صورتیں بیان ہوئی ہیں جنہیں شہادت نقلي  
نسبت وجود یا حالت یا مضامین دستاویز کے سواے خود اُس دستاویز  
کے منظور ہو سکتی ہی \*

سات صورتیں جائز رہنے شہادت نقلي کے بہ ثبوت وجود یا حالت  
یا مضمون دستاویز کے بیان کی گئی ہیں لیکن ہر صورت میں ہر قسم  
کی شہادت نقلي داخل نہیں ہو سکتی بلکہ اُس تصریح کے موافق جسکا  
ذکر جزر آخر دفعہ ہذا میں مندرج ہی شہادت نقلي داخل ہوئی چاہیئے \*  
چونکہ یہ دفعہ ایک نہایت مقدم دفعہ ہی اور اُس میں کل اُن  
صورتوں کا حاروی طور پر بیان ہی جنہیں شہادت نقلي نسبت وجود یا  
حالت یا مضمون دستاویز کے داخل ہو سکتی ہی ہم ایک شجرہ پیش  
کرتے ہیں جس سے مضمون دفعہ ہذا سمجھ میں آویگا اور نیز تحصیل  
کنندہ کو مضمون دفعہ ہاسانی یاں ہو چارویگا \*

واضح رہے کہ ہر حال میں بار ثبوت اس امر کا کہ دستاویز کی شہادت نقلی گذر سکتی ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو کہ اُسکو گذرانا چاہے ۶ اور اسلئے اُسکو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ دستاویز بہ قبضہ ترقی متخالف میں ہی — دستاویز کا کسی دوسری عدالت میں داخل ہونا کافی وجہہ قابل ادخال کرنے نقای شہادت کی نہیں ہی لیکن جبکہ یہ ثابت کر دیا جاوے کہ اصلی دستاویز پر چسپور مدعی اپنا دعویٰ مبنی کرتا ہی قبضہ میں مدعا علیہ کے ہی اور مدعا علیہ اصل دستاویز بروقت پیش نہ کرے تو نقل اصل دستاویز کی ( جو کہ ایک منزل مقدمہ سابق میں ہر وقت واپسی اصل دستاویز کے حسب ضابطہ چھوڑ دی گئی تھی ) قابل ادخال تصور ہوگی ۷ \*

نسبت تلف ہونے دستاویز کے یہ لازم ہی کہ کچھ ثبوت اس بات کا دیا جاوے کہ کبھی اصل موجود تھی ورنہ شہادت نقلی نہ لیا جاسکتی چنانچہ شہادت نقلی نسبت مضمون ایک دگر کی کے جسکے صادر ہونے کا کافی ثبوت نہ تھا نامعلوم ہوئی ۸ — اور پھر اس بات کا ثبوت دینا چاہیئے کہ وہ تلف ہوگئی ۹ پریوی کونسل نے ایک مقدمہ میں یہ تجربہ کیا کہ جب تک کہ کافی ثبوت اس امر کا دیا جاوے کہ اصل دستاویز کی نسبت اُن جگہوں پر جہاں کہ اُسکا ہونا غالب تھا تلاش کامل کی گئی تھی شہادت نقلی قابل ادخال نہیں ہو سکتی ۱ \*

اور ایک اور مقدمہ میں جس میں کہ بیان یہ تھا کہ تمسک کو چھوہوں نے کتر ڈالا اور پرزے پیش کیئے گئے تھے مگر کوئی ثبوت اس کا نہ تھا کہ وہ پرزے اُس اصل تمسک کے تھے تو پریوی کونسل نے یہ تجربہ کیا کہ شہادت نقلی داخل نہیں ہو سکتی اور دگر کی عدالت ماتحت

۶ دیکھو صفحہ ۲۰۴ تمثیل ( ب ) ایکٹ ہذا

۷ مقبول علی بنام سری ستی سند بی بی پنکھ جلد ۳ صفحہ ۵۲ دیوانی

۸ مقبض الدین بنام مہر علی ویکلی جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ دیوانی

۹ پیش چندر چندری بنام ہررب چندر چندری ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۲ دیوانی

۱ مہر اسد اللہ بنام بی بی امین مورز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۳۱

کی جو بر بناء تمسک کے تھی منسوخ کر دی۔ ۲۔ لیکن جبکہ ثبوت کافی لگے جانے تمسک اور اُسکے کو دئے جانے کا دیا جاوے تو عدالت کو لازم ہی کہ شہادت نقلی داخل کرے اور یہ ضرور نہیں کہ تمام گواہان نسبت مضمون دستاویز گواہان حاشیہ ہوں ۳ \*

نسبت ضمن (د) کے — اس سے مراد کتبہ نشانات وغیرہ ہیں \*

ضمن (و) میں دفعات ۷۶ و ۷۸ سے اشارہ ہی \*

ضمن (ز) کے ساتھ دفعہ ۱۸۱ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع پڑھنی چاہیئے \*

بعض صورتیں ایسی واقع ہوتی ہیں کہ دستاویز اصلی دو صورتوں کی وجہ سے پیش نہیں ہوتیں چند تچہ ایک مقدمہ میں مثل ضلع سے ہائی کورٹ کلکتہ کو جاتے ہوئے راہ میں تلف ہو گئی عدالت مذکور نے تمام اُن کاغذات کی جن سے مثل مرتب تھی شہادت نقلی لینے کی اجازت دی ۴ \*

اور ایک اور مقدمہ میں بوجہ تلف ہو جانے ڈگری کے ایام غدر میں ڈگریدار کو بر بناء ڈگری تلف شدہ کے واسطے ما بقی اپنے زر ڈگری کے فالس کرنے کی اجازت ملی اور بناء مخاصمت تاریخ تلف ہونے ڈگری کی قرار پائی ۵ \*

ایک مقدمہ میں جس میں کہ ڈگری تلف ہو گئی تھی اور ڈگریدار نے اجراء کی درخواست دی اور محکمہ اجراء ڈگری سے اُسکو مقدمہ نمبری کی ہدایت ہوئی عدالت ہائی کورٹ شمال و مغرب نے یہہ تجویز کیا کہ محکمہ اجراء ڈگری میں عدالت ماتحت کو لازم تھا کہ نسبت وجود

۲ سید عباس علی بنام مہتمم امی روسی مورزا ندین اپیل جلد ۳ صفحہ ۱۵۶

۳ سید لطف اللہ بنام مسعودہ نصیباً ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲ دیرانی و روپاس

چودھری بنام رام لعل سرکار ویکلی جلد ۱ صفحہ ۱۲۵ و سکھرام شکل

بنام رام لال شکل ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۲۸

۴ بابر گرو دیال سنگھ بنام درباری لال تیراری ویکلی جلد ۷ صفحہ ۱۸ دیرانی

و دیواری لال بنام مسٹر جیمس ولایک ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۸

۵ رائے مادی بنام ہر دیال سنگھ ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۲ ع صفحہ ۳۰۱



یا عدم وجہ دگری کے تجویز کرتی اور عدالت محکمہ اجراء دگری کے حکم سے کوئی عدالت اُسکی سماعت نہیں کر سکتی \*  
دفعہ ۶۷: ہذا فوجداری اور دیوانی دونوں سے متعلق ہے \*

ایک قسم کی دستاویز تحریری کی نسبت مطلق شہادت نقلی کسی قسم کی نہیں گذر سکتی، یعنی جبکہ وہ دستاویز اقرار یا وعدہ حسب دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع تادی کے ہو لیکن اُسکی تاریخ کی نسبت شہادت گذر سکتی ہے الا یہ کہ حکم خاص بوجہ منشاء قانون کے ہی اور قاعدہ عام مندرجہ دفعہ ۶۵ سے ایک مستثنیٰ ہے \*

## دفعہ ۶۶ شہادت منقولی مضامین

دستاویزات کی جنکا ذکر  
دفعہ ۶۵ کی ضمن (الف)

قرارد نسبت دینے اطلاع  
قانونی واسطے پیشی  
دستاویزات

میں آدا بھی نہ دی جائیگی الا اُس حال  
میں کہ جو شخص ایسی شہادت منقولی دیا  
چاہتا ہو وہ پیشتر اُس فریق کو جسکے  
قبضہ یا اختیار میں وہ دستاویز ہے  
[ ۷ یا اُسکے وکیل یا اترنی کو ] اطلاع  
معینہ قانون واسطے اُسکے پیش کرنے کے  
دے چکا ہو اور جس حال میں کہ کوئی  
اطلاع قانون کی رو سے معین نہ ہو تو

۶ رنجیت پٹام چنی کال منضلع ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۶ جولائی

سنہ ۱۸۶۶ ع

۷ قریب مورخہ دفعہ ۶ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

ایسی اطلاع دے چکا ہو جو حسب حال مقدمہ عدالت کی دانست میں مناسب ہو :

مگر شرط یہ ہے ہی کہ اطلاع مذکور واسطے قابل منظوری ہونے دستاویز منقولی کے صورت ہائے مفصلہ ذیل یا کسی اور ایسی صورت میں ضروری نہ ہوگی جس میں کہ عدالت اُس سے درگزر کرنا مناسب جانے :—  
(۱) جب کہ دستاویز ثبوت طلب

فی نفسہ ایک اطلاع ہو \*

(۲) جبکہ مقدمہ کی نوعیت سے فریق مخالف کو بالضرور معلوم ہو کہ اُسکو پیش کرنا پڑیگا \*

(۳) جب کہ یہ معلوم ہو یا ثابت کیا جائے کہ فریق مخالف نے قبضہ اصل کا بفریب یا بزور حاصل کیا ہی \*

(۴) جبکہ فریق مخالف یا اُسکے مختار نے اصل کو عدالت میں داخل کر دیا

ہی \*

( ۵ ) جبکہ فریق مخالف یا اُسکے  
مختار نے اُس دستاویز کا گم ہونا تسلیم کیا  
ہو \*

( ۶ ) جبکہ شخص قابض دستاویز  
عدالت کے حکمنامہ کی رسائی یا اُسکی اطاعت  
سے باہر ہو \*

دفعہ ۵۱ میں نسبت اطلاع کے مندرج ہی کہ قبل داخل ہونے شہادت  
نقلی کے دفعہ ۶۵ کے موافق اطلاع دینی چاہئے — نسبت مقدمات دیوانی  
کے دیکھو ضابطہ دیوانی یہ امر قابل غور ہی کہ عدالت کو اختیار ہی  
کہ ایسی اطلاع کو ضروری نہ سمجھے \*

اشخاص جنکو ایسی اطلاع دیتا ہے اور وہ دستاویز پیش نہ کریں  
حسب دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند کے مجرم قرار پاسکتے ہیں \*

## دفعہ ۶۷ جبکہ کسی دستاویز

کی نسبت یہ بیان کیا جائے  
کہ اُسپر کسی شخص نے

ثبوت نسبت دستخط کاتب  
دستاویز پیش شدہ

دستخط کیئے ہیں یا کسی شخص نے اُسکو  
کلاً یا جزاً لکھا ہی تو دستخط یا شان خط  
اس قدر دستاویز کی جو اس شخص کے  
ہاتھ کی لکھی ہوئی بیان کی جائے اُسی  
شخص کے خط کی شان سے ثابت ہوئی چاہیئے \*

الفاظ دفعہ ۶۸ کے دیکھنے سے طریقے ثبوت خط کے معلوم ہونگے \*  
ایکٹ ۷۳ و ۷۴ کے دیکھنے سے طریقے ثبوت خط کے معلوم ہونگے \*  
ایکٹ ۷۳ و ۷۴ کے دیکھنے سے طریقے ثبوت خط کے معلوم ہونگے \*  
ایکٹ ۷۳ و ۷۴ کے دیکھنے سے طریقے ثبوت خط کے معلوم ہونگے \*  
ایکٹ ۷۳ و ۷۴ کے دیکھنے سے طریقے ثبوت خط کے معلوم ہونگے \*  
ایکٹ ۷۳ و ۷۴ کے دیکھنے سے طریقے ثبوت خط کے معلوم ہونگے \*  
ایکٹ ۷۳ و ۷۴ کے دیکھنے سے طریقے ثبوت خط کے معلوم ہونگے \*  
ایکٹ ۷۳ و ۷۴ کے دیکھنے سے طریقے ثبوت خط کے معلوم ہونگے \*

## دفعہ ۶۸ اگر کسی دستاویز

کے واسطے قانوناً گواہوں  
کی گواہی سے مصدق ہونا

ثبوت تکمیل دستاویزات  
چاہئے گواہی ہونی قانوناً  
لازمی ہے

ضرور ہو تو وہ شہادت میں اُس وقت تک  
مستعمل نہ ہوگی کہ اسکا تکمیل پانا اقل درجہ  
ایک گواہ تصدیق کنندہ کی گواہی سے  
ثابت کیا جائے بشرطیکہ کوئی گواہ تصدیق  
کنندہ زندہ ہو اور اُسپر حکمنامہ عدالت  
جاری ہو سکتا ہو اور وہ شہادت دینے کی  
قابلیت رکھتا ہو \*

ہندوستان میں نہایت کم ایسی دستاویزیں ہیں جنہر تصدیق ضرور  
ہی اور زیادہ تر متعلق ہیں وصیت ناموں سے اُن اشخاص کے جو کہ ہندو  
یا مسلمان یا بدہ نہوں — اسکی نسبت دفعات ۵۰ و ۳۳۱ — ایکٹ  
۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء و ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء کے دیکھنے سے حال معلوم ہوگا \*

## دفعہ ۶۹ اگر کوئی ایسا گواہ

تصدیق کنندہ نہ پایا جائے  
یا دستاویز سے یہہ معلوم

ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ  
نہ ملے

ہوتا ہو کہ اُسکی تکمیل مملکت متحدہ میں  
ہوئی ہی تو اُسکی نسبت یہہ ثابت ہونا  
چاہیئے کہ اقل درجہ ایک گواہ کی گواہی  
سے خون بقلم اُسکی تصدیق کی گئی ہی اور  
دستخط تکمیل کنندہ دستاویز کے خون  
بقلم اُسی شخص کے ہوں \*

مملکت متحدہ سے مراد سلطنت گریٹ برٹن یعنی انگلند و اسکاٹلند  
و ائرلند مراد ہی \*

## دفعہ ۷۰ اقبال ایک فریق کا

نسبت دستاویز مصدقہ کے  
اس امر میں کہ اُسکی تکمیل

اہل ترقی دستاویز نسبت  
اُسکی تکمیل کے

خون اُسنے کی بمقابلہ اُسی فریق کے اُسکی  
تکمیل کا ثبوت کافی ہوگا گو کہ وہ دستاویز  
ایسی ہو جسکا مصدق بگواہی ہونا قانوناً  
ضرور ہی \*

واضح رہے کہ اقبال مندرجہ دفعہ ۷۰ ہذا نسبت تکمیل دستاویز کے  
میں اور اقبالات مندرجہ دفعہ ۲۲ و دفعہ ۶۵ میں (ب) نسبت مضمون  
وعدہ دستاویز کے ہی \*

پس اقبال مضمون دستاویز اور اقبال تکمیل دستاویز میں بہت فرق ہی اور اس فرق کی تصریح دفعہ ۶۳ کی شرح پڑھنے سے معلوم ہوگی \*<sup>۸</sup>

## دفعہ ۷۱ اگر گواہ تصدیق کنندہ

دستاویز پر اپنی گواہی کرنے سے انکار کرے یا اس کو یاں

ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ  
تکمیل دستاویز سے منکر  
ہو

نہو تو جایز ہی کہ اسکی تکمیل اور شہادت سے کی جائے \*

دفعات ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ — ایکٹ ہذا متعلق ہیں ان دستاویزات سے جنگا مصدقہ ہونا ضرور ہی — پس ان چاروں دفعات کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ خلاصہ مضمون ان چاروں کا یہہ ہی —  
اول — جب کبھی کوئی گواہ تصدیق کنندہ زندہ ہو اور اسپر حکمنامہ عدالت جاری ہو سکتا ہو اور وہ قابل اداے شہادت ہو تو اُسکا بلانا لازمی ہی \*

دوم — جبکہ کوئی گواہ تصدیق کنندہ زندہ نہو یا اُس پر حکمنامہ عدالت جاری نہو سکتا ہو یا قابل اداے شہادت نہو تو یہہ دو امور ثابت کرنے ضرور ہیں —

۱ — تصدیق کم سے کم ایک گواہ تصدیق کنندہ کی خاص اُسبکے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہو \*

۲ — دستخط تکمیل کنندہ دستاویز کے اُسبکے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہوں \*  
سوم — جبکہ فریق دستاویز مصدقہ کا اُسکی تکمیل سے اقبال کرے تو بمقابلہ اُسکے کسی شاہد تصدیق کنندہ کے بلانے کی ضرورت نہیں \*

چہارم — جبکہ گواہ تصدیق کنندہ تکمیل دستاویز سے انکار کرے یا بہول گیا ہو تو اور شہادت داخل ہو سکتی ہی — لیکن دفعہ ۷۱ کے الفاظ سے جس میں کہ لفظ گواہ کا مفرد ہی یہہ معلوم نہیں ہوتا کہ اگر

ایک گواہ تصدیق کنندہ بھول گیا ہو یا انکار کرتا ہو اور اگر گواہ حکمنامہ عدالت کی رسائی کے اندر ہو تو کیا کرنا چاہیئے \*

حسب دفعہ ۹۰ - ایکٹ ہذا دستاویز بی سالہ کے ثابت کرنے کے لیے گواہ تصدیق کنندہ کے بلانے کی ضرورت نہیں ہے \*

## دفعہ ۷۲ دستاویز مصدقہ جسکے

مصدق بگواہی ہونے کے لیے  
قانون میں حکم نہ ہو اس

ثبوت دستاویزات  
گواہی ہونی قانوناً لازمی  
نہیں

طور پر ثابت کی جا سکتی ہے کہ گویا وہ  
مصدق نہ تھی \*

مضمون دفعہ ہذا یہ ہے کہ جس دستاویز کے مصدق بگواہی ہونے کے لیے قانون میں کوئی حکم نہیں ہے اُسکے ثابت کرنے کے لیے گواہ تصدیق کنندہ کی شہادت لینی لازمی نہیں ہے بلکہ ہر قسم کی شہادت جو کہ موافق اس ایکٹ کے قابل ادخال قرار دی گئی ہے داخل ہو سکتی ہے پس مضمون دفعہ ہذا اُس قاعدہ عام سے جو نسبت دستاویزات واجب التصدیق کے چنکا ذکر دفعہ ۶۸ میں ہے صریح ایک مستثنیٰ صورت ہے پس دستاویزات جنکی شہادت گذر سکتی ہے یا تو اُس قسم کی ہوتی ہیں جنکو قانون نے مصدق ہونا لازمی قرار دیا ہے اور اُنکی نسبت احکام دفعات ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ میں مندرج ہیں اور یا ایسی دستاویزات ہیں جنکا مصدق ہونا قانوناً لازمی نہیں ہے — اس قسم کی دستاویزات ہر قسم کی شہادت سے ثابت ہو سکتی ہیں \*

## دفعہ ۷۳ واسطے تحقیق اس

امر کے کہ فلاں دستخط یا

خطوط کا مقابلہ

تحریر یا مهر اُسی شخص کی ہے یا نہیں

جس کے ظاہر ہوتے ہی جایز ہی کہ وہ دستخط یا تحریر یا مہر جو اسی شخص کی تسلیم کی گئی ہو یا حسب اطمینان عدالت ثابت ہو چکی ہو اسکے ساتھ جسکا ثبوت مطلوب ہی مقابل کی جائے گو کہ وہ دستخط یا تحریر یا مہر واسطے کسی اور غرض کے پیش یا ثابت نہ ہو چکی ہو \*

عدالت کو جایز ہی کہ کسی شخص کو جو حاضر عدالت ہی کسی لفظ یا رقم کے لکھنے کا باین غرض حکم دے کہ عدالت اس لفظ اور رقم کو جو اس نہج پر لکھی جائے کسی لفظ یا رقم کے ساتھ جو اس شخص کے ہاتھ سے لکھی ہوئی بیان کی گئی ہو مقابل کر سکے \*

منجملہ اُن طریقوں ثبوت دستاویزات کے جنکا ذکر مفصل شوح دفعہ ۲۷ میں ہو چکا ہی اس دفعہ میں ایک طریقہ ثابت کرنے اور تحقیق کرنے کا ہی - دوسرے فقرہ دفعہ ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ یہ طریقہ اطمینان عدالت کے لیئے واضعان قانون نے قائم کیا ہی \*

واضح رہے کہ واسطے مقابلہ کرنے کے ایک دوسری تحریر عدالت کو دیکھنی چاہیئے وہ تحریر یا تو مسلمہ ہو یا مثبتہ ہو ورنہ اگر وہ بھی متنازعہ فیہ ہی اور اُسکی اصلیت کی نسبت کوئی ثبوت نہیں ہی تو



اُس سے مقابلہ کرنا جائز نہیں ہے<sup>۱</sup> پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ جبکہ کسی ہندوستان کی زبان کے دستخط یا تحریر کی نسبت بحث ہو تو ہندوستانی حاکم کی رائے بہ نسبت حکام ہائی کورٹ کی رائے کے زیادہ قابل اعتبار ہے<sup>۲</sup>۔ لیکن مقابلہ خط میں نہایت احتیاط لازم ہے اور حکام پریوی کونسل نے ایک اور مقدمہ میں یہہ تجویز کیا ہے کہ ایسی صورت میں جبکہ اور قسم کی شہادت نسبت جعل کے طلب ہو سکتی تھی لیکن طلب ٹکرائی گئی ہو تو صرف متحضر مقابلہ خط پر کسی دستاویز کا جعلی قرار دینا قابل پسند نہیں ہے<sup>۳</sup> \*

## سرکاری دستاویزات

### دفعہ ۷۳ دستاویزات مفصلہ

#### ذیل سرکاری دستاویزات

دستاویزات سرکاری

تھیں:—

#### (۱) دستاویزات مشتمل ایکٹ یا کاغذات

متعلقہ ایکٹ:—

۱ — مصدرة سلطان وقت \*

۲ — مصدرة سرکاری جماعتوں اور

عدالتوں کے \*

۳ — مصدرة عہدہ داران سرکاری من

قبیل و اضعان قوانین و حاکمان

۱ پورن چندر چترجی بنام گریشنچندر چترجی دیکالی جلد ۹ صفحہ ۲۵۰ دیوانی

۲ چندر ناتھ پملا دار بنام چندر ناتھ پملا دار پملا دار پملا دار جلد ۷ صفحہ ۲۱۶

۳ کراچی ہریانہ صدر بنام اننترام ہریانہ پملا دار جلد ۸ صفحہ ۲۹۰

عدالت و عاملان برتیش انڈیا  
یا کسی اور حصہ قلمرو ملکہ معظمہ  
یا ملک غیر کے \*

(۲) سرکاری دفاتر خانگی دستاویزات  
کے جو برتیش انڈیا میں کسی جگہ محفوظ  
رکھے گئے ہوں \*

مضنون فقرہ اول دفعہ ہذا جس میں تصریح دستاویزات سرکاری  
کی ہی صاف ہی اور اُسکی شرح لکھنے کی ضرورت نہیں ہے \*  
لیکن فقرہ نمبر ۲ دفعہ ہذا قابل غور ہے اور وہ نقلیں دستاویزات  
کی جو کہ حسب قانون رجسٹری رجسٹرار کے دفتر میں رہتی ہیں  
دستاویزات سرکاری ہیں اور اُن نقلوں سے جو باضابطہ نقل لیجاولے اُس  
سے ضمن ہذا متعلق ہے۔ اس قسم کی دستاویزات کی نسبت ایکٹ  
۸ سہ ۱۸۷۱ع کی دفعہ ۵۱ و ۵۷ پڑھنی چاہیئے اور فیلڈ صاحب نے  
نہایت تلاش سے یہ بیان کیا ہے کہ موافق منشاء ایکٹ مذکور جو حال کا  
قانون رجسٹری ہے پانچ رجسٹر رکھنے کا حکم ہے جن میں اول چار  
تو ہر رجسٹری کے دفتر میں رہتے ہیں اور ایک پانچواں رجسٹر ہو  
رجسٹرار کے دفتر میں رہتا ہے \*  
رجسٹر نمبر اول میں تمام وہ دستاویزات مندرج ہوتی ہیں جو  
متعلق جائیداد غیر منقولہ کے ہوں \*

رجسٹر نمبر ۲ میں وجوہات انکار رجسٹری مندرج ہوتے ہیں \*  
رجسٹر نمبر ۳ میں وصیت نامے اور اجازت نامجات تبذیت داخل  
ہوتے ہیں \*

رجسٹر نمبر ۴ میں متفرق دستاویزات داخل ہوتی ہیں جو کہ  
متعلق جائیداد غیر منقولہ کے نہیں \*

رجسٹر نمبر ۵ میں وصیت نامے جو کہ بیند لافوں میں امانت رکھے  
جاتے ہیں مندرج ہوتے ہیں \*

رجسٹر نمبر ۱ و ۲ و فہرست رجسٹر نمبر ۱ کو ہر شخص ملاحظہ کر سکتا ہے اور جس شخص کا جی چاہے اُسکی نقل کی درخواست کر کے حاصل کرلے \*

دستاویزات رجسٹر نمبر ۳ و ۴ کی نقل صرف اُن لوگوں کو مل سکتی ہے جنکو اُسکی تکمیل سے علاقہ ہو یا اُسکی بناء پر دعویٰ کرتے ہوں اور وہ بہ ثبوت مضمون دستاویز اصل کے حساب دفعہ ۵۷ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع داخل ہو سکتی ہے \*

اسی طرح پر اشخاص اُن رجسٹروں کے دیکھنے اور نقل حاصل کرنے کے مجاز ہیں جو کہ نکاح کے رجسٹر رہتے ہیں حسب منشاء ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ع کے دفعات ۷۹ و ۸۰ کے - اقرارنامہ جات چہاں خانہ والوں کے حسب دفعہ ۶ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع کے دیکھے جا سکتے ہیں اور اُنکی نقل حاصل ہو سکتی ہے \*

رجسٹر حق تصنیف کتابوں کا جو کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے سیکرٹری کے دفتر میں رہتا ہے حسب منشاء ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۳۷ع وہ بھی دیکھا جا سکتا ہے اور نقل اُسکی حاصل ہو سکتی ہے - رجسٹر جائیداد اسٹاک کمپنی کا جو حسب منشاء ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۶ع رہتا ہے دیکھا جا سکتا ہے اور اُنکی نقل حاصل ہو سکتی ہے \*

جن قوانین کا اُپر ذکر ہوا ہے اُنہیں سے کسی میں بھی چارہ کار اُس امر کا نہیں لکھا کہ اگر نقل دینے سے افکار ہو تو کیا کیا جاوے \* مابقی رجسٹرونکا ہم ذکر کر چکے ہیں \*

## دفعہ ۷۵ تمام دیگر دستاویزات

خانگی ہیں \*

دستاویزات خانگی

مضمون دفعہ ۷۵ ہذا یہ ہے کہ جو دستاویزیں دفعہ ۷۴ کی کسی قسم میں سے نہیں وہ سب دستاویزات خانگی تصور ہونگی اور اُنکی وہ وقعت باعتبار آسانی ثبوت کے نہیں ہے جو کہ دستاویزات سرکاری کی حکماً ایکٹ ۷۵ نے قائم کی ہے \*

## دفعہ ۷۹ ہر عہدہ دار سرکاری

محافظ کسی ایسی سرکاری  
دستاویز کا جس کے معائنہ

دستاویزات سرکاری کی  
نقول مصدقہ

کرنے کا ہر شخص کو استحقاق ہی اُس  
شخص کو نقل اُس دستاویز کی بروقت  
ادا ہونے اُس کی رسوم معینہ قانون کے  
حوالہ کریگا اور اُس نقل کے ذیل میں  
تصدیق اس امر کی لکھ دیگا کہ وہ نقل  
مطابق اصل دستاویز مذکور یا اُسکے جزو  
کے ہی یعنی جیسی کہ صورت ہو اور وہ  
تصدیق بقید تاریخ ہوگی اور اُس کے ذیل  
میں عہدہ دار مذکور اپنا نام اور عہدہ کا نام  
مرقوم کریگا اور جس حال میں کہ اُس  
عہدہ دار کو قانوناً مہر کے استعمال کرنے  
کی اجازت ہو مہر بھی اُسپر ثبت کی  
جائیگی اور وہ نقلیں جنپر اس طور کی  
تصدیق ہو نقول مصدق کہلائیں گی \*

**تشریح —** ہر عہدہ دار سرکاری جس کو اُسکی سرکاری خدمت معمولی کے ذریعہ سے ایسی نقول کے حوالہ کرنے کی اجازت ہو مکافض اُن دستاویزات کا بحسب معنی مقررہ دفعہ ۷۹ متصور ہوگا \*

ضابطہ دیوانی کے بموجب ڈگری اور فیصلہ عدالت ابتدائی اور عدالت اپیل کی ڈگری کی نقل فریقین مقدمہ کو مل سکتی ہے لیکن اور کسی کاغذات مسل کی نقل کی نسبت کوئی حکم نہیں ہے لیکن اکثر نقلیں عطا ہوتی ہیں \*

احکام ضوابط دیوانی و فرجداري نسبت عطاے نقول

فرجداري کے مقدمات میں جو ملزم ہائی کورٹ میں سپرد کیا جائے اُسکو نقل فرد قرار داد جرم کی بلا کسی اجرت کے ملتی ہے اور اظہاروں کی نقل بھی مل سکتی ہے ۳ \*

اور نقل فیصلہ کی بھی حسب ضابطہ مذکور ملزم کو عطا ہو سکتی ہے ۴ \*

اور جو شخص قید ہو اور اپیل کرنا چاہے اُسکو بلا استامپ کے نقل مل سکتی ہے لیکن سوائے اُن کاغذات کے جنکا ذکر ہوا اظہارات وغیرہ کی نقل ملنے کا لازمی حکم نہیں ہے ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ مدراس نے سشن جج کو نقل اظہارات وغیرہ دینے کی ہدایت کرنے سے انکار کیا ۵ لیکن ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ مجسٹریٹ کو چند کاغذات کی نقل دینے سے انکار کرنا درست نہیں ہے ۱ \*

نسبت نقول باضابطہ کے حسب دفعہ ۷۹ — ایکٹ ۷۹ اکت ۱۸۷۲

قانونی صحت کا ہے \*

۳ دیکھو دفعہ ۱۹۹ و ۲۰۱ ضابطہ فرجداري یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

۴ دیکھو دفعہ ۲۷۱ — ضابطہ فرجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

۵ مالکہ پننام سپہاگندہ جلد ۱ مدراس صفحہ ۱۳۸

۶ مقدمہ شہرہاد پاتقے جلد ۲ پنکال صفحہ ۵۹ ضمیمہ

## دفعہ ۷۷ جائز ہی کہ ایسی نقول

مصدق بہ ثبوت مضامین  
اُن دستاویزات سرکاری یا

نقول مصدقہ دستاویزات  
سرکاری داخل ہو سکتی ہیں

جزو دستاویزات سرکاری کے جنکی وہ  
نقلیں معلوم ہوتی ہوں پیش کی جائیں \*

## دفعہ ۷۸ جائز ہی کہ دستاویزات

سرکاری مفصلہ ذیل حسب  
ذیل ثابت کی جائیں :-

دیگر دستاویزات سرکاری  
کا ماورقہ ثبوت

(۱) ایکٹ یا حکم یا اشتہارات

ایگزکیوٹف گورنمنٹ برٹش انڈیا کے جو

کسی صیغہ سے ہوں یا کسی لوکل

گورنمنٹ یا کسی صیغہ لوکل گورنمنٹ کے \*

چاہیئے کہ وہ اُس صیغہ کی تحریر

مصدقہ سر دفتر صیغہ مذکور کے ذریعہ سے

ثابت ہوں \*

یا کسی ایسی دستاویز سے جس سے

ظاہر ہوتا ہو کہ اُس گورنمنٹ کے حکم

سے مطبوع ہوئی ہی \*

(۲) عمل تحریری واضعان قانون \*

واضعان مذکور کی تحریرات موقت الشیوع سے یا ایکٹ یا ایکٹوں کے خلاصہ مشتمل ہو سے یا اُن نقول سے جن سے معلوم ہوتا ہو کہ بحکم گورنمنٹ چھاپے گئے ہیں \*

(۳) اشتہارات اور احکام یا قوانین

جو حضور ملکہ معظمہ یا پریوی کونسل یا ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کے کسی صیغہ سے جاری ہوئے ہوں \*

بذریعہ نقول یا انتخابات کے جو لندن

گرت میں درج ہوں یا جن سے ظاہر ہوتا ہو کہ ملکہ معظمہ کے مہتمم مطبع کے چھاپی ہوئی ہیں ثابت کیئے جائیں \*

(۴) ایکٹ مصدرہ حاکم عامل یا

عمل تحریری واضعان قانون کسی ملک سے کے \*

بذریعہ تحریرات موقت الشیوع کے جو

وہاں کے حاکم نے مشتمل کی ہوں یا اُس ملک میں عموماً وہ ایسے سمجھے گئی ہوں

یا بذریعہ نقل مصدق بہر ملک یا  
فوماں رواے ملک کے ثابت کیئے جائیں یا  
کسی سرکاری ایکٹ مصدرہ نواب گورنر  
جنرل بہادر ہند اجلاس کونسل میں وہ  
تسلیم کیئے گئے ہوں \*

( ۵ ) عمل تحریری کسی جماعہ  
میونسپلیٹی برٹش انڈیا کا \*

بذریعہ نقل عمل تحریری مذکور کے  
جسپر تصدیق اُسی تحریر کی مصدقہ  
محافظ قانونی کی ہو یا بذریعہ کتاب  
مطبوعہ کے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اُس  
جماعہ کے حکم سے مشتمل کی گئی ہے ثابت  
کیا جائے \*

( ۶ ) اور قسم کی سرکاری دستاویزات  
جو ملک غیر میں ہوں بذریعہ اُن کی  
ایسی اصل یا نقل کے ثابت کی جائیں جو  
اُن کے محافظ قانونی تصدیق کی ہو اور  
اُسپر تصدیق بہر فوری پبلک یا سرکا



انگریزی کے وکیل یا مختار مہام ملکی کی بابت مضمون: اھو کہ اس نقل کی تصدیق حسب ضابطہ اُس عہدہ دار نے جو قانوناً محافظ اُسکی اصل کا ہی کی ہے اور اُس دستاویز کی حیثیت کو حسب قانون اُس ملک غیر کے ثابت کر لیا ہے \*

## قیاسات نسبت دستاویزات کے

دفعہ ۷۹ عدالت کو لازم ہے کہ

ہو ایسی دستاویز کو جس سے پایا جاتا ہو کہ وہ ایک

قیاس نسبت صحت فقہ  
مصدقہ

تصدیق یا نقل مصدق یا اور دستاویز ہے جو قانوناً بطور شہادت کسی امر واقعہ خاص کے قابل منظوری قرار دی گئی اور جس سے معلوم ہوتا ہو کہ برٹش انڈیا میں یا کسی ہندوستانی ریاست میں جس کو ملکہ معظمہ کے ساتھ رابطہ امتحان ہے کسی ایسے عہدہ دار نے اُس کی تصدیق کی ہے جس کے نواب گورنر جنرل

بہان کی حضور سے حسب ضابطہ اجازت  
 اُسکے تصدیق کرنے کی دی گئی تھی غیر  
 جعلی قیاس کرے مگر شرط یہ تھی کہ وہ  
 دستاویز ازروے اُسکے مضمون مندرجہ کے  
 اُس طرز کی اور اُس طور پر تکمیل یافتہ  
 معلوم ہوتی ہو جسکی قانوناً اُسکے واسطے  
 ہدایت تھی اور عدالت کو یہ بھی قیاس  
 کر لینا لازم کہ ہر عہدار جسکے دستخط  
 یا تصدیق کی ہوئی وہ دستاویز معلوم  
 ہوتی ہو بز وقت دستخط کرنے کے وہی  
 منصب ازروے عہدہ رکھتا تھا جو اس  
 دستاویز میں اُسنے اپنے واسطے لکھا ہو \*

اس دفعہ میں دو قسم کے قیاسات لازمی قرار دیئے ہیں \*

اول — نسبت دستاویز مصدقہ کے \*

دوم — نسبت منصب عہداران تصدیق کنندہ کے \*

جو خاص حالتیں کہ ایسے قیاس کے قائم کرنے کے لئے ضروری ہیں  
 وہ متن دفعہ ہذا سے صریح معلوم ہوتی ہیں اور اس جگہ پر فقرہ اوسط  
 دفعہ ۳ کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوگا کہ لزوم قیاس کسکو کہتے ہیں اور  
 قیاس کے لازمی ہونے اور ثبوت قطعی میں بڑا فرق ہی پس کل قیاسات  
 نسبت دستاویزات کے جو کہ دفعہ ہذا اور گیارہ دفعات مابعد میں بیان  
 کیئے گئے ہیں ایسے ہیں کہ فریق متخالف کو اُن قیاسات کے خلاف ثبوت  
 دیکر اُنکو معدوم کرنے کا اختیار ہی اور وہ یہ ثابت کر سکتا ہی کہ جس  
 عہدار کے دستخط اُسپر ہیں اُسکو منصب دستخط کرنے کا نہیں تھا \*

دفعہ ہذا میں چو قیاس کہ نسبت دستاویز کی نقل کی اصلی ہونے کے ہی وہ قیاس درست کی دستخط و مهر سے بھی متعلق ہی \*  
نسبت ساری شکست کے دیکھو دفعات ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۶۲ء جس میں کہ مثالیں اُس کی مندرج ہیں \*

## دفعہ ۸۰ جب کوئی ایسی دستاویز

کسی عدالت میں پیش کی جائے جس سے معلوم ہوتا

قیاس نسبت شہادت کے جو مسل میں تھریو ہو کر رہی گئی ہو

ہو کہ وہ تحریر یا یادداشت شہادت یا جزو شہادت کسی گواہ مقدمہ عدالت کی یا ایسے گواہ کی ہی جس نے دوہرو کسی ایسے عہددار کے شہادت ادا کی جو قانوناً مجاز اُسکی گواہی لینے کا تھا یا وہ ایک بیان یا اقبال کسی قیدی یا شخص ملزم کا ہو اور قانون کے مطابق قلمبند کیا گیا ہو اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ دستخطی کسی جج یا مجسٹریٹ یا کسی ایسے عہددار کا ہی جسکا ذکر کیا گیا تو عدالت کو یہ قیاس کر لینا لازم ہی کہ \*

وہ دستاویز غیر جعلی ہی اور جو بیانات نسبت ان حالات کے کہئے گئے جن

میں کہ وہ ای گئی ہو اور اسے یہہ معلوم  
ہوتا ہو کہ شخص دستخط کنندہ کے ہیں  
وہ راست ہیں اور نیز یہہ کہ وہ شہادت  
یا بیان یا اقبال حسب ضابطہ قلمبند کیا  
گیا تھا \*

ہر مقدمہ میں جس میں کوئی اظہار داخل ہو تو اس دفعہ کے  
موافق اُسکی نسبت قیاس قائم ہوتا ہے چنانچہ مقدمات فوجداری  
میں جس میں کہ مدعا علیہ پر الزام جرم حلف دروغی کا لگایا جاوے  
اُس کا اظہار جسکی نسبت کہ حلف دروغی کا بیان ہی شہادت میں  
داخل ہو کر اُسکے خلاف استعمال ہو سکتا ہے لیکن ملازم کو اختیار اس  
امر کا ہے کہ ثابت کرے کہ جو بیان اُس نے پہلے کیا تھا وہ فی الحقیقت  
اظہار میں نہیں لکھا گیا \*

ان لفظوں کے کہ ”قانون کے مطابق قلمبند کیا گیا ہو“ یہہ معنی  
ہیں کہ بعد حلف ایکٹ ۱۸۷۳ء کے ہوا ہو لیکن اگر دیسی زبان  
میں اظہار لکھا گیا ہو اور افسر عدالت نے اپنے ہاتھ سے نہ لکھا ہو تو وقعت  
اظہار میں کچھ فرق نہیں آتا چنانچہ ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ  
کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ گو کلکٹر نے اپنے ہاتھ سے مظہر کے بیان کی  
یادداشت انگریزی میں نہیں لکھی تاہم چونکہ دیسی زبان میں پورا  
اظہار لکھا گیا تھا تو وہ اظہار بمقابلہ اُس ملازم کے جسپر الزام حلف دروغی  
کا لگایا گیا ہے مستعمل ہو سکتا ہے ۷ \*

دفعہ ۸۱ عدالت ایسی ہو دستاویز

کو جس سے معلوم ہوتا ہو

کہ وہ لندن گزٹ آفائی

یا کسی لوکل گورنمنٹ کا سرکاری گزٹ یا

قیاس نسبت گزٹوں کے

کسی نوآبادی یا مضافات یا مقبوضات قلمرو  
شاہ برتانیہ کا سرکاری گزٹ یا کوئی اخبار یا  
کاغذ موقت الشیوع یا نقل کسی مخصوص  
ایکٹ پارلیمنٹ کی چھاپی ہوئی مہتمم مطبع  
ملکہ معظمہ کی ہی اور نیز ہر دستاویز  
کو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ ایسی  
دستاویز ہی جسکی نسبت قانوناً حکم ہی  
کہ کوئی شخص اسکو مرتب رکھے غیر جعلی  
قیاس کر لیگی بشرطیکہ اس دستاویز کو  
بحسب محکومہ قانون بحسنہ مرتب رکھا  
ہو اور جو ذریعہ مناسب کہ اسکی حفاظت  
کا ہی اس سے نکال کر پیش کی گئی ہو \*

نسبت و افہ نوع عام مندرجہ کسی ایکٹ یا نوٹیفیکیشن کی دفعہ ۳۷  
ایکٹ ہذا اور نسبت دستاویزات کی دفعہ ۹ - ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے  
معلوم ہوگا کہ تیس برس سے زیادہ کی دستاویز کی نسبت کہا قیاس ہی \*

## دفعہ ۸۲ جب کوئی دستاویز

کسی عدالت میں پیش کی  
جائے اور اُس سے پایا جاتا  
ہو کہ وہ ایسی دستاویز ہی  
جو از روئے قانون مجریہ وقت ملک انگلستان

قیاس اُن دستاویزات کی  
نسبت جو انگلستان میں  
بقیہ ثبوت مہر یا مستند  
قابل اذخاال ہیں

یا ایرلینڈ کے بہ ثبوت کسی امر کے کسی عدالت انگلستان یا ایرلینڈ میں بغیر ثبوت مہر یا استامپ یا دستخط تصدیق کنندہ کے یا منصب عدالت یا عہدہ اُس شخص کے جس کے دستخط کا ثبوت ہونا اُس سے پایا جاتا ہو قابل منظوری ہی تو عدالت کو یہ قیاس کر لینا لازم ہی کہ وہ مہر یا استامپ یا دستخط اصلی ہی اور اسپر دستخط کرنے والا بروقت دستخط کرنے کے وہی منصب عدالت یا عہدہ کا رکھتا تھا جو اُس نے اپنے واسطے لکھا \*

اور وہ دستاویز اُسی غرض کے لیئے قابل منظوری ہوگی کہ جس کے واسطے انگلستان یا ایرلینڈ میں قابل منظوری ہو سکتی \*

چونکہ جس قسم کی دستاویزات کا ذکر دفعہ ہذا میں ہی ہندوستان میں بہت کم پیش ہوتی ہیں اس لیئے اُنکی نسبت یہاں کچھ لکھنا ضرور نہیں ہی \*

دفعہ ۸۳ عدالت کو لازم ہی

کہ جن نقشہ جات زمین یا عمارت سے پایا جاتا ہو کہ

ثبوت نقشہ جات جو کسی خاص غرض کے لیئے طیار کیئے گئے ہوں

وہ بحکم گورنمنٹ طیار کیئے گئے تھے اُنکا

اُسی طور پر طیار کیا جانا اور صحیح ہونا  
قیاس کر لے لیکن جو نقشہ جات زمین یا  
عمارت کہ کسی اور غرض سے طیار کیئے گئے  
ہوں اُن کا صحیح ہونا ثابت کرنا پڑیگا \*

یہہ ظاہر ہی کہ جو نقشہ جات مقابل نزاع بحکم گورنمنٹ تیار کیئے  
گئے ہو اُنکی وقعت اُن نقشہ جات سے جو کہ بعد نزاع طیار کیئے گئے ہوں  
بہت زیادہ ہی اُس اصول کا مقابلہ اصول مندرجہ ضمن ۲ و ۵ و ۷ دفعہ  
۳۲ سے کر دو - اور نسبت نقشہ جات کے دفعہ ۳۶ دیکھو \*

## دفعہ ۸۳ عدالت کو اصلیت

ہر ایسی کتاب کی قیاس  
کرائینی لازم ہی جس سے

قیاس نسبت مجموعہ ہمارے  
قانون و نظائر مقدمات  
مختصہ

معلوم ہوتا ہو کہ وہ بحکم گورنمنٹ کسی  
ملک کے چھاپی یا مشہور کی گئی تھی اور  
اُس میں کوئی قوانین اُس ملک کے درج  
ہیں \*

اور نیز ہر ایسی کتاب کے جس سے  
پایا جاتا ہو کہ اُس میں اُس ملک کی  
عدالت کے فیصلہ جات کی رپورت بطور  
نظائر مندرج ہی \*

اِس مضمون سے متعلق ۳۸ ہی اُسکو اِسکے ساتھ پڑھو \*

## دفعہ ۸۵ عدالت کو لازم ہی

قیاس نسبت مختار نامہ کے کہ جس دستاویز سے پایا

جاتا ہو کہ وہ مختار نامہ ہی اور اُسکی تکمیل  
دوبرو اور بہ تصدیق کسی نوٹری پبلک یا  
عدالت یا جج یا مجسٹریٹ یا وکیل یا  
نائب وکیل ملکی سرکار انگریزی یا وکیل  
ملکہ معظمہ یا گورنمنٹ ہند کے ہوئی تھی  
اُسکو قیاس کر لے کہ وہ اُسی طور پر تکمیل  
اور تصدیق کیا گیا تھا \*

اس دفعہ کے ساتھ مختار نامہ کے متعلق دیکھو ضمن ۷ دفعہ ۱۸  
و نیز دفعہ ۳۳ قانون رجسٹری ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ ع \*

## دفعہ ۸۶ عدالت کو یہ قیاس

کر لینے کا اختیار ہی کہ ہر  
دستاویز جس سے پایا جاتا

ہو کہ وہ نقل مصدق کسی ایسے ملک کے  
دفتر عدالت کی ہی جو کہ جزو قلمرو  
ملکہ معظمہ کا نہیں ہی وہ اصل اور صحیح  
ہی بشرطیکہ اُس دستاویز کا مصدق ہونا



اُس طور پر پایا جاتا ہو جسکی نسبت کسی سفیر متعینہ جناب ملکہ معظمہ یا گورنمنٹ ہند نے جو اُس ملک میں رہتا ہو یہہ تصدیق کی ہو کہ کاغذات عدالت کی نقول کی تصدیق کے واسطے اُس ملک میں عموماً یہی دستور ہی \*

اس دفعہ کے ساتھ یہہ دفعہ ۷۸ کی ضمن ۶ و دفعہ ۸۲ - ایکٹ ۵۱۱

## دفعہ ۸۷ عدالت کو یہہ قیاس

کر لینے کا اختیار ہی کہ ہر کتاب جس سے وہ استدلال واسطے دریافت امور متعلقہ اغراض سرکاری یا عام کے کرے اور ہر نقشہ مشتملہ جسکے امور مندرجہ واقعات متعلقہ ہوں اور معائنہ کے واسطے پیش کیا جائے وہ اُسی شخص کا اور اُس وقت اور مقام کا لکھا یا مشتمل کیا ہوا ہی جو اُس سے ظاہر ہوتا ہو \*

قیاس نسبت کتابوں اور نقشہ جات کے

اس دفعہ کے ساتھ دیکھو دفعہ ۳۶ و ۳۸ و فقرہ ۱ قبل فقرہ اخیر

دفعہ ۵۷ - ایکٹ ۵۱۱

## دفعہ ۸۸ عدالت کو یہ قیاس

کر لینے کا اختیار ہی کہ جو

قیاس نسبت خبر تار برقی

پیام کہ کسی دفتر تار برقی سے کسی ایسے شخص کے پاس بھیجا گیا ہو جس کے نام اُس پیام کا بھیجا جانا پایا جاتا ہو وہ مطابق اُسی پیام کے ہی جو روانگی کے واسطے اُس دفتر میں جہاں سے اُس پیام کا بھیجا جانا معلوم ہوتا ہی دیا گیا تھا لیکن عدالت کوئی قیاس اپنی طرف سے نسبت اُس شخص کے قائم نہ کریگی جس نے کہ وہ پیام بھیجنے کے واسطے دیا تھا \*

واضعان قانون نے اِس مضمون کو مسودہ ایکٹ ہذا میں اِس طرح پر

لکھا تھا :-

دفعہ ۷۹ عدالت کو یہ تسلیم کرنا لازم ہی کہ تصویر عکسی اور

کلوں کی نقلیں اور دیگر شبیہات اشیاء مادی کی جو ایسی تدبیر سے بنائی گئی ہوں جن سے اطمینان اُنکی صحت کا پایا جاتا ہو وہ شبیہات

تصاویر عکسی

متعلقہ ہیں اور جو پیام کہ کسی دفتر تار برقی سے کسی ایسے شخص کے پاس بھیجا گیا ہو جس کے نام اُس پیام کا بھیجا جانا پایا جاتا ہو وہ مطابق اُسی پیام کے ہی جو روانگی کے واسطے اُسی شخص نے جسکی طرف سے اُسکا بھیجا جاتا ہوا جاتا ہو حوالہ کیا تھا یا حوالہ کرایا تھا \*

اِس دفعہ کے ساتھ تشریح ۱ دفعہ ۶۱ و ضمن ۱ دفعہ ۶۲ دیکھو \*

## دفعہ ۸۹ عدالت کو یہ قیاس

کو لینا لازم ہی کہ ہر دستاویز  
جس کے حاضر کرنے کا حکم

قیاس میں نسبت تکمیل آن  
دستاویزات کے جو پیش  
نہیں ہوئیں

دیا گیا اور بعد اُس اطلاع کے جو اُس کے  
پیش کرنے کے لیئے دی گئی نہ پیش کی گئی  
وہ مصدق اور مہری اور تکمیل یافتہ حسب  
قاعدہ منکومہ قانون تھی \*

مضمون دفعہ ۸۹ اُس اصول پر مبنی ہی کہ جو دستاویز پیش  
نہ کیے اُس کا مضمون اُس شخص پیش نہ کرنے والے کے خلاف سمجھنا  
چاہیئے جیسا کہ تمیز ( ز ) دفعہ ۱۱۲ - ایکٹ ۱۸۵۷ سے ظاہر ہی اس  
لیئے کہ استامپ وغیرہ سے اُس دستاویز کی وقعت قائم ہوتی ہی اس  
لیئے اُس دستاویز سے فائدہ اُس شخص کا ہی جو کہ اُسکو طلب کرا  
ہی اور نقصان اُس شخص کا ہی جو کہ اُسکو پیش نہیں کرتا - اور  
علاوہ اُسکے حسب منشاء تمیز و دفعہ ۱۱۲ - ایکٹ ۱۸۵۷ کے قیاس  
کارروائیوں کے تھیک ہونے پر ہونا ہی - دفعات ۶۶ و ۶۷ - ایکٹ ۱۸۵۷  
اس دفعہ کے ساتھ دیکھو \*

## دفعہ ۹۰ جبکہ کوئی دستاویز

جس سے معلوم ہوتا ہو یا  
ثابت ہو کہ وہ تیس برس

دستاویزات جو تیس برس  
سے پہلے کی ہوں

کی ہی کسی شخص کی ایسی حراست سے  
جس کو عدالت اُس خاص مقدمہ میں

واجبی تصور کرے پیش کی جاوے تو عدالت کو یہ قیاس کر لینا جائز ہی کہ دستخط اور ہر جزو اُس دستاویز کا جو کسی خاص شخص کے ہاتھ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہو اُسی خاص شخص کا لکھا ہوا ہی اور جس حال میں کہ کسی دستاویز کی تکمیل یا تصدیق بگواہی کی گئی ہو تو یہ قیاس کر لینا جائز ہوگا کہ جن اشخاص کی تکمیل یا مصدق بگواہی کی ہوئی وہ معلوم ہوتی ہی اُنہیں نے اُسکی تکمیل اور تصدیق حسب ضابطہ کی تھی \*

تشریح — اُن دستاویزات کا حراست واجبی میں دھنا کہا جائیگا جو اُس مقام میں اور اُس شخص کے پاس ہوں جس میں اور جسکے پاس اُنکا ہونا خاصہ چاہیئے اور کوئی حراست اور صورت اُس ثبوت کے کہ وہ در اصل جائز تھی یا یہ

کہ حالات اُس خاص مقدمہ کے ایسے ہیں  
 کہ اسکا دار اصل جایز ہونا قرین قیاس ہی  
 غیر واجب متصور نہ ہوگی \*  
 یہہ تشریح دفعہ ۸۱ سے بھی متعلق  
 ہی \*

### تمثیلات

( الف ) زید ملکیت اراضی پر ایک مدت دراز  
 سے قابض ہی اور اُس نے اپنی حراست سے اُسی اراضی کی  
 بابت وثایق پیش کیئے جنسے اُسکی حقیت ظاہر ہوتی  
 ہی یہہ حراست واجب ہی \*

( ب ) زید نے وثایق ملکیت اراضی کے جسکا وہ  
 مرتب ہی پیش کیئے اور راہن قابض اُس اراضی کا  
 ہی پس یہہ حراست واجب ہی \*

( ج ) زید نے جو عمرو کا رشتہ دار ہی اراضی  
 مقبوضہ عمرو کے وثایق پیش کیئے جنکو عمرو نے  
 حفاظت سے رکھنے کے لیئے اُسکے حوالہ کیا تھا یہہ  
 حراست واجب ہی \*

تجربہ انسانی سے یہہ ثابت ہو گیا ہی کہ تیس برس ایک ایسی  
 مدت ہی کہ جسمیں اکثر ایسے لوگ جنہوں نے کسی دستاویز پر گواہی  
 کی ہو زندہ نہیں رہتے اسیلئے وہ قواعد اور لوازمات جو ثبوت دستاویزات  
 جدید کے لیئے درکار ہیں ایسی دستاویزات کے ثابت کرنے کے لیئے متعلق کرنے

سے اکثر وہ قابل ادخال نہ رہتے پس گو وہ آسانی جو اس دفعہ میں ایسی دستاویزات کی نسبت بخشی ہی خالی از نقص نہیں ہی لیکن حقیقت میں ایسی دستاویز کے مطلق داخل ہونے سے اس کا با وجود اس نقص کے داخل کرنا اولیٰ ہی لیکن عدالتوں کو اس امر کی احتیاط چاہیئے کہ ہر دستاویز کو جس پر تاریخ قبل تیس سال کی لکھی ہوئی ہو صحیح نہ تصور کرئے ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ فی نفسہ ایک پتہ پر قدیم تاریخ لکھی ہونے سے ایسی صورت میں جبکہ کوئی شہادت نسبت اس کے قدیم ہونے کی نہیں ہی کافی ثبوت اس کے صحت کا نہیں ہی <sup>۸</sup> ایک اور مقدمہ میں ہائی کورٹ مذکور نے یہہ تجویز کیا کہ در حالیکہ کوئی ثبوت اس امر کا نہیں ہی کہ دستاویز کسی حراست سے پیش کی گئی ہی اور وہ کسی حراست میں رہی ہی فی نفسہ صرف تاریخ قدیم ہونے سے اس کی وقعت نہیں <sup>۹</sup> اور نہ اس کے قدیم ہونے سے حوالہ متخوہ یہہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ حراست مناسب میں رہی بلکہ بحالت نہ ہونے ایسے ثبوت حراست کے تیس برس کی دستاویز اپنے تئیں خون ثابت نہیں کرے <sup>۱</sup> لیکن واضح رہے کہ ایک مقدمہ میں پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ اگر کوئی تمسک اُن لوگوں کے قبضہ میں رہا ہو جنکو اس سے حق ہی اور جنکو اس کے قبضہ کا حق ہی تو یہہ حراست مناسب ہی <sup>۲</sup> اور اسی اصول کو حکام ہائی کورٹ کلکتہ نے بھی ایک حال کے مقدمہ میں مانا ہی <sup>۳</sup> \*

نسبت فرمان شاہی وغیرہ کے جس سے کوئی معافی وغیرہ عطا ہوئی ہو ایک خاص حکم قانون <sup>۴</sup> سنہ ۱۸۱۹ع کی دفعہ ۲۸ میں درج ہی \*

- ۸ انکا بنام کاشی چندر دت ویکیلی جلد ۱ صفحہ ۳۱ صیفہ دیرانی
- ۹ گورو پشاد رائے بنام کاشی چندر دت ویکیلی جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ صیفہ دیرانی
- ۱ گورداس دی بنام شنبہور ناتھ جکریتی جلد ۳ ہنگال صفحہ ۲۵۸ دیرانی
- ۲ داراجی گیاراجی بنام گودا پھائی گورنہائے جلد ۲ ہنگال صفحہ ۸۶ پریوی کونسل

۳ محمد عزالدین شاہ بنام شفیع اللہ ہنگال جلد ۸ صفحہ ۲۶ و ۲۹

## فصل ۶۔ نامنظوری شہادت زبانی کی بمقابلہ شہادت دستاویزی کے

دفعہ ۹۱ جس صورت میں کہ

شہادت منقولی نسبت شرایط معاہدہ تحریری	شرایط کسی معاہدہ یا عطیہ یا کسی اور انتقال جائداد
---------------------------------------	---

کی بشکل ایک دستاویز کے ضبط تحریر میں آئیں اور نیز ایسی تمام صورتوں میں جن میں کسی معاملہ کا قانوناً بشکل دستاویز منضبط کیا جانا ضرور ہی جائز ہوگا کہ بہ ثبوت اُس معاملہ کے کوئی اور شہادت بجز خود اُسی دستاویز کے یا بجز شہادت منقولی کے جس حال میں کہ شہادت منقولی بموجب احکام مندرجہ ماسبق قابل منظوری ہی داخل کیجائے \*

فصل پانچ ایکٹ ہذا میں شہادت دستاویزی کا ذکر ہی اور دفعات ۵۹ و ۶۳ سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ شہادت نسبت مضمون دستاویز کے جبکہ اُسکو بطور مضمون دستاویز کے ثابت کرنا منظور ہو تو سوالہ بذریعہ خود دستاویز کے ثابت نہیں کیا جاسکتا اس مسئلہ قانونی کیا

تصریح مفصل طور پر دفعات مذکورہ کی تشریح میں ہم لکھ چکے ہیں فصل پنجم کی باقی دفعات نوعیت طریقہ ثبوت دستاویزات سے متعلق ہیں اور اُن قیاسات سے جو کہ دستاویز کے صحیح ہونے کی نسبت قانون نے قائم کیئے ہیں \*

لیکن دفعہ ۹۱ سے ایک نئی فصل ایکٹ ہذا کی شروع ہوتی ہی اور اس فصل میں طریقہ ثبوت دستاویز سے کچھ غرض نہیں ہی لیکن واضح طور پر یہہ بیان کیا گیا ہی کہ کن کن صورتوں میں بصالت موجودگی شہادت دستاویزی کے شہادت لسانی نسبت اُسی مضمون کے داخل نہوگی۔ لیکن دفعہ ہذا میں ہر دستاویز کی نسبت بحث نہیں ہی بلکہ خاص اُس قسم کی دستاویزات سے جنہیں کہ معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد داخل ہو \*

پس متن دفعہ پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اُس میں دو صورتوں کا ذکر ہی جسکی وجہ سے شہادت دستاویزی موجود ہوئے ہوئے شہادت منقولی داخل نہوگی اور وہ یہہ ہیں:—

اول — جبکہ فریقین نے شرائط معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد کی دستاویز میں مندرج کی ہوں \*

دوم — جبکہ قانونا تحریری ہونا دستاویز کا لازمی ہو \*

نسبت حکم اول کے واضح رہے کہ وجہ اس قسم کی شرط کے لگانے کی یہہ ہی کہ جبکہ فریقین ایک معاہدہ نے یا تکمیل کنندہ دستاویز نے خود اپنی مرضی سے باہم یہہ قرار دیا کہ شہادت اُس معاہدہ کی جو کہ اُنکے باہم طے ہوا ہی تحریر ہو تو اُنکو لازم ہی کہ جس قسم کی شہادت پر اُنہوں نے سب سے زیادہ بھروسہ کیا تھا اُسی قسم کی شہادت پیش کیے جاوے اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ اگر وہ معاملات جنکو بعد کافی صلاح مشورہ کے فریقین احاطہ تحریر میں لاتے ہیں اور اُسکے بھروسہ پر رہتے ہیں اگر اُس معاہدہ کی نسبت شہادت داخل کی جاوے تو جو اصل مقصود شرائط کے تحریر کرنے سے ہی وہ فوت ہو جاتا ہی اور بہت موقع معاہدات میں فرق ڈالنے کا بددیانت شخص کو ملتا ہی — اُس مضمون کے ساتھ دفعہ ۱۳۳ — ایکٹ ہذا کو دیکھنا چاہیئے \*



فسبت حکم دوم کے واضح رہے کہ یہ امر صاف ہی کہ جب قانون نے کسی خاص مضمون کے تحریر ہونے کی فسبت حکم نافذ کیا ہی تو اُس مضمون کی فسبت سوائے تحریری شہادت کے اور کوئی شہادت نہیں لی جاسکتی اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ جس قسم کی صورتوں میں قانون نے تحریری ہونے کا لازمی حکم جاری کیا ہی وہ ایسی صورتیں ہیں کہ جنکا انسان کے حافظہ میں رہنا سخت دشوار ہی بلکہ محال ہی \*

مثلاً مصلہ ذیل صورتیں ہیں جنہیں حسب احکام قانون کے مضمون تحریری ہونا چاہیئے :-

اظہارات گواہان بمقدمہ دیوانی ( بموجب ضابطہ دیوانی ) \*

اظہارات گواہان بمقدمہ فوجداری ( دفعہ ۳۳۲ و ۳۳۳ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع ) \*

تحریرات و ذکریات عدالت دیوانی ( ضابطہ دیوانی ) \*

تحریرات و احکام اخیر عدالت فوجداری ( دفعہ ۲۶۳ و ۲۶۴ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع ) \*

بیانات اشخاص ملزم فوجداری ( دفعہ ۳۴۶ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع ) \*

اقرارات جنکی وجہ سے تمادی محفوظ ہوتی ہی ( دفعہ ۲۰ و ۲۱ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع ) \*

معاملات بلا معاوضہ ( حسب دفعہ ۲۵ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع ) \*

معاهدات ثالثی ( استثناء ۲ دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع )

۱ احکام دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ ع جو کہ

ہندیوں سے بھی منعلق کیئے گئے ہیں ( حسب ایکٹ ۲۱ سنہ

۱۸۷۲ ع ) \*

جن صورتوں میں کہ بے ضابطہ طور پر بیان ملزم کا مقدمہ فوجداری

میں لکھا گیا ہو تو حسب منشاء دفعہ ۳۴۶ ضابطہ فوجدارے کے بیانات

ملزم کی نسبت شہادت لسانی گذر سکتی ہی \*

الفاظ ”احکام مندرجہ ماسبق سے“ جو کہ دفعہ ۵۳ میں مستعمل ہوئے ہیں دفعہ ۶۵ - ایکٹ ۵۳ مراد ہی جسکی شرح ہم پورے طور پر اپر لکھ آئے ہیں \*

### مستثنیٰ ۱ — جبکہ کسی عہدہ دار

سرکاری کا تقرر بذریعہ تحریر کے عمل میں آنا قانوناً ضرور ہی اور یہ ثابت کیا جائے کہ کسی خاص شخص نے بطور اُس عہدہ دار کے عمل کیا ہی تو وہ تحریر جسکی رو سے کہ وہ مقرر کیا گیا محتاج ثبوت کی نہیں ہے \*

### مستثنیٰ ۲ — جائز ہی کہ وصیت

نامجات [ ۲ جنکا پروو بیت برٹش انڈیا میں حاصل کیا گیا ہو ] بذریعہ پروو بیت کے ثابت کیئے جائیں \*

مستثنیٰ اول مبنیٰ ہی اس قیاس اغلب پر کہ جسے بحیثیت کسی عہدہ کے عملدرآمد کیا ہی تو قریب الیقین ہی کہ اُسکو وہ عہدہ واقع میں حاصل ہوا تھا اس لیے کہ عہدہ ایسی ایک اہم اور مشہور چیز ہی کہ کوئی شخص بلا واقعی منصب کے کار منصبی کسی عہدہ دار کا کرے تو لوگوں کو اُسکی حقیقت کھل سکتی ہی \*

مستثنیٰ دوم کا اصول بھی ظاہر ہی کہ جب پروو بیت بعد تحقیقات کے نسبت ایک وصیت نامہ کے مل چکا ہو تو اصل وصیت نامہ کی نسبت

پوری تحقیقات ہو چکی ہی اور اس لیے اُسکی ضرورت زیادہ نہیں رہتی ہی \*

نسبت مضمون وصیت نامجات کے دفعات ۵۷ و ۶۰ و ۶۰۸ و ۶۰۹ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء قابل ملاحظہ ہیں اُن دفعات کے دیکھنے سے جو احکام قانون نسبت وصیت نامجات کے ہیں کھل جاویں گے چونکہ وہ ایکٹ ہندو اور مسلمانوں سے متعلق نہیں ہی اس لیے اُسکی نسبت زیادہ بحث کی ضرورت نہیں ہی \*

## تشریح ۱ — یہ دفعہ اُن صورتوں

سے جنمیں کہ معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائیداد متذکرہ بالا کا ایک دستاویز میں مندرج ہو اور اُن صورتوں سے جنمیں کہ کئی دستاویزات میں مندرج ہو یکساں متعلق ہی \*

## تشریح ۲ — جس حال میں کہ

کئی اصل دستاویزات ہوں تو صرف ایک کا ثابت کرنا ضرور ہی \*

## تشریح ۳ — کسی دستاویز میں

بیان کیا جانا کسی واقعہ کا بجز واقعات متذکرہ دفعہ ہذا کے مانع اسکا نہ ہوگا کہ اُس واقعہ کی شہادت زبانی منظور کی جائے \*

تشریحات ۱ و ۲ کے ساتھ مضمون دفعہ ۶۲ دیکھنا چاہیئے جسکی شرح میں ہم بیان کر آئے ہیں کہ کن صورتوں میں اصل دستاویز کی ایک سے زیادہ ہو سکتی ہی تشریح نمبر ۳ سے تمثیل (د) و (۴) دفعہ ہذا متعلق ہی اور ان دونوں تمثیلوں پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کس قسم کے واقعات متذکرہ دستاویز کی نسبت شہاد لسانی داخل ہو سکتی ہی مثلاً تمثیل (د) میں بیان ادائے قیمت ذیل کا ہی اُسکو اُس دستاویز کے معاہدہ سے کچھ علاقہ نہیں اور اس لیئے وہ غیر متعلق واقعہ ہی جسکا کہ عارضی طور پر اتفاقاً ذکر اُس دستاویز میں ہی اور دستاویز کے معاہدہ کی شرائط سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا علیٰ ہذا القیاس تمثیل (۴) میں رسید صرف ایک یادداشت ہی ادائے روپیہ کی اور نہ ایسی دستاویز جسکی بنا پر کوئی معاہدہ قائم ہو جسکی شرائط کے موافق روپیہ ادا ہوا ہو \*

غرضکہ اصول عام یہہ ہی کہ جب کسی شرائط معاہدہ مندرجہ دستاویز کی بحث ہو تو اُس صورت میں اُس دستاویز کا فی نفسہ خود پیش ہونا لازمی ہی لیکن جبکہ اتنے قبی و عارضی طور پر کسی واقعہ کا بیان اُس میں درج ہو جائے تو ایسا اندراج مانع ادخال شہادت لسانی نہیں ہی مثلاً کوئی شخص جو بذریعہ ایک رہنامہ کے مرتہن ہوکر قابض ہوا اور کسی مقدمہ میں صرف یہہ بحث ہی کہ آیا فلاں شخص واقع میں قابض جایداد کا ہی یا نہیں تو رہن نامہ کا پیش کرنا لازمی نہیں ہی بلکہ لسانی شہادت قبضہ کی گذر سکتی ہی لیکن اگر کسی مقدمہ میں یہہ بحث ہو کہ شرائط اُس رہنامہ کی کیا تھیں یا کہ کس قدر روپیہ کی عوض وہ رہن ہوا تھا تب البتہ رہنامہ کا پیش ہونا لازمی ہی — اسی طرح پر اگر کوئی کرایہ دار بذریعہ ایک پتہ کے قابض اراضی ہو تو صرف بغرض ثابت کرنے اُسکے قبضہ کے یا ادا کرنے کرایہ کے شہادت لسانی بلا پیش کیئے کرایہ نامہ کے گذر سکتی ہی لیکن شرائط مندرجہ کرایہ نامہ کی نسبت شہادت لسانی داخل نہیں ہو سکتی — اسی طرح پر جبکہ دو شخص شریک ہوکر ایک تجارتی کالم کریں تو فی نفسہ یہہ بات کہ فلاں دو شخص شریک کو تھی ہو قسم کی شہادت سے ثابت ہو سکتی ہی لیکن شرائط شراکت کی نسبت شراکت نامہ پیش کرنا لازم ہی \*

## تمثيلات

( الف ) اگر ایک معاہدہ کئی خطوط میں مندرج ہو چاہیئے کہ تمام خطوط جنہیں کہ وہ درج ہو ثابت کیئے جائیں \*

( ب ) اگر ایک معاہدہ کسی بل اف ایکسچینج میں مندرج ہو تو اُس بل اف ایکسچینج کا ثابت کیا جانا ضرور ہی \*

( ج ) اگر کسی بل آف ایکسچینج کے تین پرت ہوں تو اُن میں سے صرف ایک کا ثابت ہونا چاہیئے \*

( د ) زید نے بذریعہ تحریر عمرو سے واسطے حوالگی نیل کے مشروط بچند شرائط معاہدہ کیا اور اُس معاہدہ میں یہ لکھا گیا کہ عمرو نے زید کو قیمت دوسرے نیل کی جسکا زبانی معاملہ کسی اور وقت ہوا تھا ادا کر دی \*

زبانی شہادت اِس امر کی پیش کی گئی کہ اُس دوسرے نیل کی قیمت نہیں ادا ہوئی ہی یہ شہادت قابل منظوری ہی

( ه ) زید نے عمرو کو رسید اُس روپیہ کی حوالہ کی جو کہ عمرو نے دیا تھا \*

زبانی شہادت اُسکے ادا ہونے کی پیش کی گئی \*  
یہ شہادت قابل منظوری ہی \*

## دفعہ ۹۲ جبکہ شرائط کسی

معاهدہ یا عطیہ یا اور انتقال  
جائداد کی یا کسی معاملہ

اخراج کرنا شہادت نسبت  
اقرار لسانی کے

کی جس کا قانوناً بشکل ایک دستاویز کے  
منضبط ہونا چاہیئے حسب دفعہ ماسبق  
کے ثابت ہو جائیں تو کوئی شہادت کسی  
زبانی اقرار یا بیان کی جو مابین انہیں  
فریق دستاویز قسم مذکور کے یا ان کے  
قائم مقامان حقیقت کے ہوا ہو بغرض تردید  
یا تبدیل یا ازدیاد ان شرائط کے یا اخراج  
کسی امر کے ان شرائط میں سے منظور نہ  
کی جائیگی \*

دفعہ ۹۱ میں مبینی ہی اسی اصول اخراج شہادت پر جس پر کہ دفعہ  
۹۱ مبینی ہی دفعہ ۹۱ میں اس امر کی بحث ہی کہ جس حالت  
میں دستاویز مشعر معاهدہ وغیرہ پیش کیجائے تو اُسکی نسبت شہادت  
لسانی نگذریگی اور دفعہ ۹۱ میں اس امر کی بحث ہی کہ جب ایسی  
دستاویز پیش بھی ہو جائے تو اس کے مضمون کے ذریعہ سے کسی بیان  
کی نہ تردید کیجھا سکتی ہی نہ تبدیل کیجھا سکتی ہی نہ ازدیاد ہو سکتا  
ہی نہ اخراج ہو سکتا ہی غرض کہ واضعان قانون کا یہہ منشاء ہی کہ  
سوا ان چہ حالات میں جسکا شرائط دفعہ ۹۱ میں ذکر کیا گیا ہی جب  
ایک معاهدہ کی شرائط احاطہ تحریر میں آ چکی ہوں تو اُسکی نسبت  
انراٹ تغریب جائز نہیں \*

لیکن دفعہ ۹۱ د ۹۲ میں فرق یہہ ہی کہ دفعہ ۹۱ متعلق ہی تمام اشخاص سے گورہ فریق دستاویز ہوں یا نہ ہوں لیکن دفعہ ۹۲ صرف اُن لوگوں سے متعلق ہی جو فریق دستاویز یا اُنکے قائم مقام ہوں اور دفعہ ۹۹ کی رو سے یہہ امر صاف کر دیا گیا ہی کہ جو اشخاص فریق دستاویز یا اُنکے قائم مقام نہ ہوں اُس قسم کی افراط تفریط ثابت کرنے کے معجزا ہیں \*

پس دفعہ ۹۲ میں امور مفصلہ ذیل قابل ملاحظہ ہیں \*

اولیٰ — یہہ کہ نوعیت دستاویز کی اُس قسم کی ہو جسکا ذکر ہی اور وہ حسب دفعہ ۹۱ داخل ہو چکی ہو \*

دوم — کوئی شہادت کسی زبانی اقرار کی نہ داخل ہوگی \*

سوم — بشرطیکہ ادخال چاہنے والا فریق دستاویز یا اُسکا قائم مقام ہو \*

چہارم — جبکہ ادخال بغرض افراط تفریط کے ہو \*

اس قاعدہ عام سے مفصلہ ذیل شرائط مستثنیٰ ہیں :—

## شرط ۱۔۔۔ جائز ہی کہ ہر ایسا

امر واقعہ ثابت کیا جائے جس کے سبب سے کوئی دستاویز نا جائز ہو جاتی ہو یا جس کے سبب سے کوئی شخص مستحق دگري یا حکم کا اُس کی بابت ہوتا ہو مثلاً فریب یا تخریف یا ناجوازی بحسب قانون یا عدم تکمیل حسب ضابطہ یا بے منصبی کسی فریق کی متعاقدین میں سے یا نہ ادا کرنا [ ° یا عدم اداے ] یا قصور اداے

## زر ثمن یا غلطی کسی امر واقعہ یا امر قانونی کی \*

یہہ امر ظاہر ہی کہ جب سرے سے دستاویز کو بے اثر کرنا منظور ہو تب اُسی شخص کو جسکو اُس دستاویز سے ضرر پہونچتا ہی منصب اُس دستاویز کے بے اثر ثابت کرنے کا ہی کیونکہ مثلاً بحالت غلطی یا فریب وغیرہ کے یہہ ظاہر ہی کہ منشاء فریق معاہدہ کا وہ نہیں تھا جو کہ غلطی سے دستاویز سے ظاہر ہوتا ہی اور اُس لئے اُس قسم کی شہادت کا داخل ہونا جائز رکھا گیا ہی اور ایسی ہی ہر قسم کی شہادت کا داخل کرنا جائز رکھا گیا ہی کہ جس سے ایک ایسی غلطی ثابت ہو جس سے فریق دستاویز کو ایک ذکری ملنے کا استحقاق ہو تمثیل پانچ قابل ملاحظہ ہی \*

شرط ہذا میں امور مفصلہ ذیل سے دستاویز بے اثر ہو جاتی ہی \*

۱ — فریب — دفعہ ۱۷ و ۱۹ و ۸۳ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع و دفعہ ۲۸ — ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۵ع \*

۲ — تحریف — دفعہ ۱۵ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع قانون معاہدہ \*

۳ — ناجوازی بتکسب قانون — دفعہ ۲۳ و ۲۴ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع و دفعہ ۱۳ — ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۵ع و دفعہ ۲۳ تعزیرات ہند \*

۴ — عدم تکمیل حسب ضابطہ \*

۵ — بے منصبی کسی فریق کی — دفعہ ۱۱ و ۱۲ قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع \*

۶ — نہ ادا کرنا زر ثمن کا — دفعہ ۲۵ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع \*

۷ — غلطی کسی امر واقعہ یا قانونی کی — دفعہ ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع و تمثیل (د) و (۴) لیکن کسی فریق کو یہہ منصب نہیں کہ کسی معاہدہ کو اپنا فائدہ اُٹھانے کے لئے فریبی ثابت کرے اور فریق مخالف کو اُسی سے پابند قرار دے \* ۶



## شرط ۲ — موجودگی کسی علیحدہ

اقرار زبانی کی نسبت کسی امر کے جو کہ دستاویز میں نہ لکھا گیا ہو اور اُسکی شرائط کے مغایر نہ ہو جائز ہی کہ ثابت کی جائے اور یہ تجویز اِس امر کے کہ یہہ شرط قابل لحاظ ہی یا نہیں عدالت اِس بات پر غور کرے گی کہ دستاویز کس درجہ تک حسب ضابطہ ہی \*

اِس شرط کی تمثیلات (و) (ز) (ح) ملاحظہ طلب ہیں \*

واضح رہے کہ متن شرط ہذا میں عدالت پر یہہ لزمی رکھا گیا ہے کہ نوعیت دستاویز پر، جسکی نسبت شہادت لسانی شرط ہذا کی داخل کرنی جائز کی گئی ہے غور کرے اور تمثیل (ح) کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ صورت اول میں جبکہ دو سو روپیہ ماہواری پر زید نے بکر سے مکان کرایہ پر لیا اور اُسکی نسبت صرف منجمل طور پر ایک بے ضابطہ دستاویز میں ذکر اُس معاہدہ کا لکھ دیا تو زبانی شہادت اُسکے مضمون پر ایذا کرنے کے لیئے داخل کرنی جائز رکھی گئی اور دوسری صورت میں جبکہ زید نے کرایہ نامہ ایک نہایت باضابطہ تحریر کیا اُس صورت میں زبانی شہادت واسطے ایذا مضمون دستاویز کے داخل نہو گی وجہ اُسکی یہہ ہے کہ ایک اصول قانون شہادت کا ہے کہ قیاس اغلب ہی کہ جس شخص نے کسی معاہدہ کو اسقدر احتیاط سے کرایا ہو وہ کوئی امر بیرون دستاویز منجھوڑیگا اور پہلی صورت میں چونکہ خود معاہدہ کے تحریر ہونے کی نسبت احتیاط نہیں کی گئی تو قیاس قانونی مانع اِس امر کا نہیں ہے کہ شاید کوئی امر زبانی نہر گیا ہو — ایک مقدمہ میں جس میں کہ اِس امر کی بحث تھی کہ پتہ میں کسقدر زمین داخل

ہی اور اُس پتہ میں کچھ حدود اراضی کی جو بشرطہ اُس پتہ کے  
 دی گئی تھی مندرج نہ تھیں کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ  
 زبانی شہادت نسبت وسعت حدود اراضی کے جیسا کہ پتہ دیا گیا ہی  
 لیجا سکتی ہی اس لیے کہ شرائط کے متغیر نہیں بلکہ پتہ اُسکی نسبت  
 ساکت ہی ۷ لیکن واضح رہے کہ اگر بعض ہونے ایسے ایک بیضابطہ  
 پتہ کے اگر ایک بیضابطہ تحریر ہوا ہوتا اور اُس میں حدود  
 اربع کسی اراضی کی تحریر نہوتیں تو حسب شرائط ہذا اجازت ادخال  
 شہادت نسبت کسی اقرار زبانی کے متعلقہ وسعت حدود داخل نہوسکتی  
 جیسا کہ تفصیل (ج) دفعہ ہذا سے ظاہر ہی \*

### شرط ۳ — موجودگی کسی عہدہ

اقرار زبانی کی جو ایک ایسی شرط ہو  
 کہ کسی معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد  
 سے جو ذمہ داری عاید ہوتی ہو اُس پر  
 وہ مقدم ہی جائز ہی کہ ثابت کی جائے \*  
 اس شرط کے ساتھ تفصیل (ی) قابل ملاحظہ ہی \*

### شرط ۴ — موجودگی کسی صاف

و صریح اقرار زبانی ما بعد کی در باب  
 تفسیح یا ترمیم کسی معاہدہ یا عطیہ یا  
 انتقال جائداد مذکور کے جائز ہی کہ ثابت  
 کی جائے بشرط اُن مقدمات کے جن میں کہ  
 معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد کا ازروے

## قانون تحریراً ہونا ضروری ہی یا مطابق قانون رجسٹری دستاویزات مجربہ وقت کے جس کی رجسٹری ہو چکی ہو \*

یہہ شرط اس اصول قانون پر مبنی ہی کہ جو چیز ایک قسم کے وسائل سے قائم کی گئی ہو تو وہ اس کے درجہ کے وسیلوں سے معدوم نہیں ہو سکتی پس شرط ہذا میں معاہدہ —

جسکا قانوناً تحریری ہونا لازمی ہو — یا —

جسکی رجسٹری حسب قانون رجسٹری ہو چکی ہو —

وہ زبانی معاہدہ سے نہ ترمیم ہو سکتا ہی نہ باطل ہو سکتا ہی \*

واضح رہے کہ لفظ زبانی قابل غور ہی کیونکہ تحریری معاہدے یا رجسٹری شدہ معاہدہ کے وجود کی نسبت جس سے کوئی معاہدہ تحریری یا رجسٹری شدہ سابق ترمیم ہوتا ہو یا باطل ہوتا ہو اُسکی شہادت قابل اندخال ہی لیکن چونکہ فصل ہذا میں صرف اُن صورتوں کا بیان ہی جنہیں شہادت نسائی بمقابلہ شہادت دستاویزی کے داخل نہیں ہو سکتی اس وجہ سے واضعان قانون نے یہاں صراحت نہیں کی اور فی الحقیقت بے محل ہوتی \*

## شرط ۵ — جائز ہی کہ ہو رسم یا

دواج ثابت کیا جائے جس کے ذریعہ سے وہ لوازم جو کہ کسی دستاویز معاہدہ میں صراحتاً مرقوم نہ ہوئے ہوں اس قسم کے معاہدات میں معمولاً لاحق ہوتے ہوں مگر شرط یہہ ہی کہ لاحق ہونا کسی ایسے

## لوازم کا اس دستاویز کی شرائط صریح کے خلاف یا مغایر نہ ہو \*

اس قسم کے دستورات کا ثبوت قانون نے اسی وجہ سے قابل اندخال تصور کیا ہے کہ قیاس اغلب ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ جبکہ ایک دستور کسی امر کی نسبت پورے طور پر قائم ہے تو جب اس امر کی نسبت کوئی معاہدہ ہو تو گو صراحتاً ظاہر نہ کیا گیا ہو ضمناً ہمیشہ مفہوم ہوتا ہے مثلاً بعض مقاموں میں آم بحساب سیکڑہ کے دیتے ہیں اور ہر سو پر پانچ آم زیادہ ملتے ہیں پس اگر ایسے مقام پر کہیں معاہدہ نسبت خریداری پانچ سیکڑہ کے ہو تو حسب شرط ہذا کے نزاع باہمی میں یہ امر ثابت کیا جاسکتا ہے کہ گو دستاویز میں پانچ سیکڑہ مندرج ہیں لیکن مراد پانسو پچیس تھی \*

پریوی کونسل نے ایک مقدمہ میں یہ تجویز کیا کہ جس معاہدہ میں سود کی نسبت کچھ شرط نہ ہو تو سود عدالت نہ دلاویگی جب تک پورے طور پر یہ ثابت نہ ہو کہ رواج تجارتی اس قدر عام تھا کہ بلا اندراج شرط سود کے سود ملتا تھا<sup>۸</sup> لیکن خلاف منشاء صریح دستاویز کے شہادت رسم کی نسبت ہندوی کے داخل نہیں ہو سکتی کیونکہ وقعت ضمنی شرط رسم کی اس صورت میں ہوتی ہے جبکہ صراحتاً دستاویز میں نہ ہو<sup>۹</sup> لیکن ایک مقدمہ میں جس میں کہ یہ رسم پہلے ہی طور پر ثابت ہوئی کہ گماشتہ پر ہندوی کی ذمہ داری عاید نہیں ہو سکتی<sup>۱۰</sup> ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ ایسی رسم قابل پذیرائی ہے<sup>۱</sup> چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ ایک خاص فصل افاج کی خریداری کی دستاویز میں شرط تھی اور بائع نے اس معاہدہ کے پورا کرنے میں بعض اس کے کہ کل افاج فصل مذکور کا مشتری کو دے دو فصلوں کا افاج مشتری کو ملا کر دیا اور یہ عذر پیش

۸ جگہ وہن گھوس پیام کیسری چندر جلد ۹ موروثی اپیل صفحہ ۵۵۲

۹ اندر چندر ڈرنگر پیام کچھ میں پری جلد ۷ بنگال صفحہ ۲۸۲

۱۰ سری موہن بیساکھ پیام کرشنر موہن بیساکھ جلد ۹ بنگال صفحہ ۱ شہید

کیا کہ ایسی رسم ہی کہ ایک قسم کا افاج ہو دو مختلف فیصلوں کا ہو ملا کر بیچ سکتے ہیں عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ قرار دیا کہ در صورتیکہ دستاویز میں شرط افاج کی فلاں فصل کے ہونے کی صریح ہی ہو کوئی شہادت خلاف ایسے معاہدہ کے نہ لیجاویگی <sup>۲</sup> لیکن ایک اور مقدمہ میں جبکہ پورے طور پر یہہ ثابت کر دیا کہ حسب رسم ممالک مغربی و شمالی کے رعیت کو خاص ضلع میں اختیار کھودنے کنوے یا لگانے درخت کا ہی اراضی زمیندار پر تو اسکا یہہ فعل نقص معاہدہ کاشتکاری سمجھا گیا <sup>۳</sup> \*

لیکن عدالتوں کو شرائط معاہدہ پر رسم کی وجہ سے معنی پہنانے میں از حد احتیاط لازم ہی اور جب تک نہایت صریح طور پر وجود رسم ثابت نہ ہو تو دستاویز کی پوری تعمیل ہونی چاہیئے \*

## شرط ۶ — ہر ایسا واقعہ جائز ہی

کہ ثابت کیا جائے جس سے ظاہر ہوتا ہو

کہ کس طور پر عبارت دستاویز کی واقعات

موجودہ سے علاقہ رکھتی ہی \*

جبکہ کوئی وسیلہ اس امر کے تحقیق کرنے کا نہیں ہی کہ دستاویز کس شی سے یا کس امر سے متعلق ہی تو البتہ شہادت لسانی دستاویز کے معنی صاف کرنے کی غرض سے لیجا سکتی ہی مثلاً اگر کسی شخص نے بیعتنامہ میں یہہ لکھا کہ میفے نیم والی حویلی فلاں شخص کے ہاتھ بیع رکرتی اور باب کے دو حویلیاں ہوں جن میں نیم کا درخت ہی تو اس امر کی شہادت لیجا سکتی کہ اُن دونوں میں سے کونسی حویلی مراد تھی علیٰ ہذا القیاس \*

لیکن اس مثال میں اور تمثیل (ج) میں فرق یہہ ہی کہ ایک میں یہہ لامعلوم ہی کہ کونسی حویلی مراد ہی اور تمثیل (ج) میں حدود جائیدان واقع رام کے نقشہ سے ظاہر ہیں \*

۲ مکتولین ہمام کار جلد ۸ ہنگال صفحہ ۲۵۹

۳ ونچیماری ہاتھک ہنام شہر پالک ہائی کورٹ آکرہ

## تمثیلات

( الف ) ایک تحریر بیمہ کی بابت اُس مال کے عمل میں آئی جسپر پہلے لکھا تھا کہ — کلکتہ سے لندن جانیدوالے جہازوں میں — اور وہ مال ایک خاص جہاز میں لادا گیا جو کہ تیار ہو گیا پس پہلے واقعہ کہ وہی خاص جہاز زبانی تحریر بیمہ سے مستثنیٰ کیا گیا تھا ثابت کیا جا سکتا ہی \*

( ب ) زید نے بذریعہ تحریر کے مطلقاً اقرار کیا کہ عمرو کو ایک ہزار روپیہ یکم مارچ سنہ ۱۸۷۳ ع کو دونگا ثبوت اسی واقعہ کا نہ لیا جائیگا کہ اُسی وقت پہلے زبانی اقرار ہوا تھا کہ روپیہ ۳۱ مارچ تک ادا نہ ہونا چاہیئے \*

( ج ) ایک محال جو رامپور کی چائے کا محال کہلاتا ہی بذریعہ ایک وثیقہ کے جس میں نقشہ جائداد معینہ کا مندرج ہی بیع کیا گیا پس ثبوت اسی واقعہ کا کہ جو اراضی نقشہ میں داخل نہیں ہی جزو اُس محال کی متصور ہوتی رہی اور بذریعہ وثیقہ کے اُسکا منتقل ہو جانا مراد تھا نہ لیا جائیگا \*

( د ) زید نے کسی کان میں جو کہ عمرو کی ملکیت سے ہی خاص شرائط پر کام کرنے کے لیے عمرو کے ساتھ معاہدہ کیا زید کو اُس بات کی تردید اسی وجہ سے

ہوئی تھی کہ عمرو نے اُس کانہ کی حیثیت کو خلاف واقع بیان کیا تھا جائز ہی کہ یہ واقعہ ثابت کیا جائے \*

(۵) زید نے عمرو پر بحسب مندرجہ معاہدہ معاہدہ کی تعمیل کے لیئے نالش دایر کی اور مستعدی ہوا کہ اُس معاہدہ کی ایک شرط کی اصلاح کی جائے اِس واسطے کہ وہ شرط اُس میں بغلطی درج ہوئی تھی جائز ہی کہ زید یہ ثابت کرے کہ وہ ایسی غلطی تھی جسکی اصلاح کرانے کا وہ قانوناً مستحق ہی \*

(و) زید نے بذریعہ ایک خط کے عمرو کو مال بھیجنے کے لیئے لکھا اور اُس میں در باب وقت اداۃ قیمت کے کچھ مرقوم نہ ہوا اور ہر وقت حوالگی کے آسنے وہ مال لے لیا عمرو نے اُس قیمت کی زید پر نالش کی جائز ہی کہ زید یہ ثابت کرے کہ وہ مال ایک ایسی مدت کے اودھار پر بھیجا گیا تھا جو اب تک منقضی نہیں ہوئی ہی \*

(ز) زید نے عمرو کے ہاتھ ایک گھوڑا بیچا اور اُسکے اطمینان کے لیئے زبانی کہا کہ یہ تندرست ہی زید نے عمرو کو ایک کاغذ بایں عبارت لکھ دیا کہ زید سے ایک گھوڑا پانچ سو روپیہ کو خرید کیا گیا جائز ہی کہ عمرو اُس زبانی کلام کو ثابت کرے \*

(ح) زید نے عمر سے مکان کرایہ لیا اور عمر کو ایک پرچہ بایں الفاظ لکھ دیا کہ مکان دو سو روپیہ ماہوار

پر زید کو اُس زبانی اقرار کا ثابت کرنا جائز ہی کہ اُس شرط میں کہانے کا خرچ بھی داخل تھا \*

زید نے عمرو کا مکان ایک سال کے لیے کرایہ پر لیا اور ایک اقرار نامہ حسب ضابطہ کاغذ اسٹامپ پر جسکا مسودہ ایک اترنی نے کیا تھا مابین اُنکے لکھا گیا اور اُس میں کہانے کا ذکر کچھ نہیں لکھا ہی تو زید سے اُس بات کا ثبوت نہ لیا جائیگا کہ کہانے کا خرچ زبانی اُن شرائط میں داخل کیا گیا تھا \*

( ط ) زید نے عمرو سے بابت اُس قرضہ کے جو یافتنی زید کا تھا درخواست کی اور روپیہ کی رسید بھیجی عمرو نے وہ رسید رکھ کر چھوڑی اور روپیہ نہ بھیجا پس اُس روپیہ کی بابت جو نالش دایر ہو اُس میں زید اسبات کا ثبوت داخل کر سکتا ہی \*

( ی ) زید اور عمرو نے ایک معاہدہ تحریری کیا جو ایک امر کے وقوع پر عمل میں آنے والا تھا اور وہ تحریر عمرو کے پاس چھوڑی گئی اور اُس نے اُسکے ذریعہ سے زید پر نالش کی زید کو جائز ہی کہ وہ حالات ثابت کرے جنہیں کہ وہ تحریر حوالہ کی گئی تھی \*

دفعہ ۹۳ جب کہ عبارت کسی

دستاویز کی بادی النظر میں  
مبہم یا ناقص ہو تو جائز

خارج تو نا شہادت کا  
جس سے توضیح دستاویز  
مبہم کی ہوتی ہو



نہیں ہی کہ شہادت ایسے واقعات کی پیش  
کی جائے جن سے اُس کے معنی کی توضیح  
یا سقم کا دفعیہ ہوتا ہو \*

## تمثیلات

( الف ) زید نے بذریعہ تحریر کے عمرو کے ہاتھ ایک  
گھوڑا ایک ہزار یا پندرہ سو روپیہ پر بیچنے کا اقرار کیا \*  
شہادت اس بات کی داخل نہ ہو سکیگی کہ کس  
قیمت پر گھوڑا دینا چاہیئے \*

( ب ) ایک دستاویز میں چند خالی جگہ تھیں  
شہادت اُن واقعات کی داخل نہیں ہو سکتی ہی جن سے  
یہ ظاہر ہو کہ اُن جگہوں کو کس طرح پر کرنا مرکوز تھا \*  
دفعہ ۹۱ میں واضعان قانون نے شہادت لسانی کو نسبت اُن شرائط  
معاہدہ کے قائم کرنے کے جو ایک دفعہ دستاویز میں مندرج ہو چکی ہوں  
منع کیا ہی اور دفعہ ۹۲ میں اُسی قسم کی دستاویزی شرائط کی بذریعہ  
شہادت لسانی کے ترمیم یا تبدیل یا ازادیاں نہیں ہو سکتا \*

دفعہ ۹۳ سے دفعہ ۹۷ تک واضعان قانون نے ترتیب وار وہ قاعدے  
بہان کیئے ہیں کہ جن کے موافق بحالت مبہم ہونے دستاویز کے شہادت  
لسانی لیکر معنی صاف کیئے جا سکتے ہیں اور کن صورتوں میں نہیں -  
واضح رہے کہ دستاویزات کے مطلب میں دو قسم کا ابہام واقع ہو سکتا ہی \*  
اول — ابہام جلی یعنی ایسا ابہام کہ جس سے منشاء صریح دستاویز کا  
صریح طور پر بیمعنی ہوتا ہو اور اِس وجہ سے قانوناً اُس کے منشاء کا نفاذ ہو \*  
دوم — ابہام خفی یعنی ایسا ابہام جو کہ گو صریح طور پر دستاویز  
کو بیمعنی نہیں کرتا لیکن جبکہ واقعات موجودہ سے منشاء دستاویز کو  
متعلق کرنا ہوتا ہی تب اُس کا مبہم ہونا معلوم ہوتا ہی \*

قانون شہادت میں اصول یہ ہے کہ جس صورت میں کہ دستاویز میں ابہام جلی ہو تو اُس کے منشاء کو ظاہر

نسبت ابہام جلی

کرنے کے لیئے شہادت لسانی نہیں لیجا سکتی  
ہی کیونکہ در حقیقت ایسی شہادت کے لینے سے جو اصل منشاء تحریر دستاویز سے ہوتا ہی اُس میں باسانی افراط تقریب ہو سکتی ہی پس ایسی دستاویز جو کہ جلی طور پر مدہم ہو باعتبار شہادت متعوض دیکاز ہی اور یہی اصول قانون معاہدہ میں بھی مانا گیا ہی اور دفعہ ۲۹ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء اور اُسکی تمثیلات کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ قانوناً ایسے معاہدات چونکہ معنی سمجھ میں نہ آتے ہوں کالعدم ہیں \*

البتہ ابہام خفی ایک ایسا ابہام ہوتا ہی کہ جو صریح دستاویز کو

نسبت ابہام خفی

لغو نہیں کر دیتا بلکہ جس میں صرف بوجہ ہونے ایک شبہ کے شرایط دستاویز کا قانوناً

نافذ کرنا مشکل ہوتا ہی - وہ شبہ اس قسم کا ہوتا ہی کہ جس سے آدھا بیان نسبت کسی چیز کے متعلق ہوتا ہی اور آدھا غلط جیسا کہ تمثیل دفعہ ۹۵ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا - پس اس قسم کے ابہام کی نسبت معنی صاف کرنے کے لیئے شہادت زبانی قابل ادخال ہی - دفعہ ۹۵ اور دفعات ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ - ایکٹ ۹۷ - ہذا یا تو ابہام جلی کی صورتیں ہیں یا ابہام خفی کی اور ہر ایک کے نیچے مختصر طور پر اُسکی شرح بیان ہوگی \*

یہ امر ظاہر ہی کہ دفعہ ۹۵ اور صورت ابہام جلی کی ہی اور اس وجہ سے دستاویز کے معنی متعین کرنے کے لیئے قانوناً شہادت زبانی قابل ادخال نہیں \*

## دفعہ ۹۴ جبکہ عبارت کسی

دستاویز کی فی نفسہ صاف ہو اور وہ واقعات موجودہ سے صحت کے ساتھ متعلق

خارج کرنا ایسی شہادت کا جس سے مضمون دستاویز واقعات غیر سے متعلق ہو خارج

کی جائے تو ایسی شہادت داخل نہیں

ہو سکتی ہی جس سے ظاہر ہو کہ اُن واقعات  
سے اُسکا متعلق ہونا مقصود نہ تھا \*  
تمثیل

زید نے عمرو کے ہاتھ بذریعہ وثیقہ کے بایں عبارت  
بیع کی کہ میرا محال واقع رامپور مشتمل اور  
اراضی سو بیگہ — اور زید کا محال رامپور میں  
ہی اور وہ سو بیگہ کا ہی پس شہادت اس بات کی  
داخل نہیں ہو سکتی ہی کہ وہ محال جسکا بیع کرنا  
مقصود تھا وہ کسی اور جگہ اور کسی اور مقدار کا تھا \*  
دفعہ ۹۲ میں فی الحقیقت کوئی ابہام نہیں ہی بلکہ معنی صاف  
ہیں اور واقعات موجودہ سے منشاء دستاویز متعین ہو سکتا ہی پس اسی  
اصول پر جسپر کہ دفعہ ۹۲ مبنی ہی شہادت زبانی نسبت مضمون  
صریح دستاویز کے اس وجہ سے نہیں لیجا سکتی کہ ایسی شہادت زبانی  
سے مضمون دستاویز کی تردید ہوتی ہی لیکن  
دفعہ ۹۲ اور دفعہ ۹۳ میں فرق یہہ ہی کہ

فرق مابین دفعہ ۹۲ و ۹۳

گو دونو دفعات ایک اصول پر مبنی ہیں لیکن دفعہ ۹۲ صرف دستاویز  
معادہ سے جسکا ذکر دفعہ ۹۱ میں ہی متعلق ہی اور یہہ دفعہ ہر قسم  
کی دستاویز سے علاقہ رکھتی ہی چونکہ تحریر ایک اعلیٰ قسم کی شہادت  
ہی بہ نسبت بیان زبانی کے اس لیئے اصول عام قانون کے موافق کہ ادنیٰ  
چیز اعلیٰ کو باطل نہیں کر سکتی لسانی شہادت سے اُس دستاویز کے  
معنیوں کی تردید نہیں ہو سکتی لیکن ایذا یا تبدیل یا اخراج کی  
نسبت احکام دفعہ ۹۳ کے اس قدر سخت معلوم نہیں ہوتے جیسے دفعہ  
۹۲ کے اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ دفعہ ۹۲ میں صرف اُن دستاویزات  
کا ذکر ہی جو کہ یا تو دستاویزات معادہ وغیرہ ہیں یا ایسی ہیں جنکا  
تصدیری ہونا قانوناً لازمی ہی اور اس دفعہ میں اس قسم کی کوئی قید  
نہیں ہی \*

## دفعہ ۹۵ جبکہ عبارت کسی

دستاویز کی فی نفسہ صاف  
ہو لیکن بلحاظ واقعات

شہادت جس سے دستاویز  
کے معنی کا تعلق واقعات  
موجودہ سے ظاہر ہو

موجودہ کے بے معنی ہو تو شہادت اس  
امر کی داخل ہو سکتی ہی جس سے ثابت  
ہو کہ وہ کسی خاص معنی میں مستعمل  
کی گئی تھی \*

### تمثیل

زید نے عمرو کے ہاتھ بذریعہ وثیقہ کے بایں عبارت  
بیع کی کہ میرا مکان واقعہ کلکتہ \*

زید کا کوئی مکان کلکتہ میں نہیں ہی لیکن معلوم  
ہوتا ہی کہ اُسکا ایک مکان ہورا میں ہی اور اُسپر  
عمرو اُس وثیقہ کی تکمیل کے وقت سے قابض ہی \*

اُن واقعات کا ثبوت یہہ بات ظاہر کرنے کے لیئے  
داخل ہو سکتا ہی کہ وہ وثیقہ اُس مکان سے متعلق  
تھا جو کہ ہورا میں ہی \*

اس دفعہ میں ابہام خفی کی صورت بیان ہوئی ہی اور اس وجہ  
سے اُسکے معنی معین کرنے کے لیئے شہادت داخل ہو سکتی ہی مثلاً  
تمثیل کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہی کہ لفظ میرا مکان مطلب دستاویز کو  
صاف کر دیتا ہی لیکن لفظ واقعہ کلکتہ سے ابہام واقع ہوتا ہی اور ایسا  
ابہام رفع ہو سکتا ہی کیونکہ اُس سے دستاویز کے معنوں میں کوئی فرق  
نہیں آتا \*

## دفعہ ۹۶ جبکہ واقعات ایسے

ہوں کہ عبارت مستعملہ کے

معنی چند اشخاص یا اشیاء

میں سے ایک سے متعلق

ہو سکتے ہوں اور ایک سے

زیادہ سے متعلق نہ ہو سکتے ہوں تو شہادت

اس بات کی داخل ہو سکتی ہے کہ اُن

اشخاص یا اشیاء میں سے کس سے متعلق

ہونا مقصود تھا \*

### تمثیلات

( الف ) زید نے عمرو کے ہاتھ گھوڑا ایک ہزار روپیہ

کو بایں الفاظ فروخت کرنے کا اقرار کیا کہ میرا سفید

گھوڑا اور زید کے دو سفید گھوڑے ہیں پس شہادت

اُن واقعات کی داخل ہو سکتی ہے جن سے ظاہر ہو کہ

کونسا گھوڑا مقصود تھا \*

( ب ) زید نے عمرو کے ساتھ حیدرآباد جانے کا اقرار

کیا شہادت اس بات کی داخل ہو سکتی ہے کہ کونسا

حیدرآباد مقصود تھا آیا حیدرآباد واقعہ دکن یا حیدرآباد

واقعہ سندھ \*

اسی دفعہ کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ اس دفعہ میں ایک صریح

ایہام خفی کی ہی کیونکہ دونوں تمثیلات میں یہ امر تو صاف ہی کہ

شہادت نسبت تفصیص  
تمام مقصود دستاویز  
جبکہ وہ مقصود چند  
اشخاص یا اشیاء میں  
سے صرف ایک سے متعلق  
ہو سکتا ہے

زید نے ایک سفید گھوڑا بیچنے کا یا حیدرآباد جائیداد اقرار کیا تھا صرف یہ امر کہ کونسا گھوڑا بیچنے کا اقرار اور کونسے حیدرآباد جانے کا اقرار کیا تھا صاف نہیں ہی پس در حالیکہ منشاء نویسندہ دستاویز میں کوئی مخالفت واقع نہیں ہو سکتی تو شہادت زبانی سے یہ امر صاف کیا جا سکتا ہے کہ زید کو اور نیز مشتری کو بیع کے وقت کونسا گھوڑا مراد تھا یا دوسری صورت میں کونسا حیدرآباد مراد تھا \*

## دفعہ ۹۷ جبکہ عبارت مستعملہ

جزء ایک قسم کے واقعات  
موجودہ سے متعلق ہو اور  
جزء دوسری قسم کے واقعات

شہادت نسبیہ متعلق مضمون  
دستاویز جبکہ اس کی عبارت  
دو قسم کے واقعات میں سے  
نکالے گئی ہے متعلق نہیں  
ہو سکتی

موجودہ سے لیکن کل عبارت صحت کے  
ساتھ کسی ایک سے بھی متعلق نہ ہو سکتی  
ہو تو شہادت اس بات کی داخل ہو سکتی  
ہی کہ اُن دونوں اقسام میں سے کونسی  
قسم کے واقعات سے متعلق ہونا مقصود  
تھا \*

## تثیل

زید نے عمرو کے ہاتھ بایں لفظ بیچنے کا اقرار کیا  
کہ میری زمین واقعہ مقام ( غ ) مقبوضہ ( ف ) اذر  
زید کی زمین بمقام ( غ ) موجود ہی لیکن ( ف )

کے قبضہ میں نہیں ہی اور اُسکی زمین جو (ف) کے قبضہ میں ہی وہ بمقام (غ) نہیں ہی پس شہادت اُن واقعات کی داخل ہو سکتی ہی جنسے ظاہر ہو کہ اُسے کسکا بیچنا مرکز تھا \*

اِس دفعہ میں ایک صورت ابہام خفی کی ہی اور تمثیل کے دیکنے سے منشاء دفعہ کا صاف ہوتا ہی \*

## دفعہ ۹۸ شہادت بہ ثبوت معنی

ایسے حروف کے جو پڑھے نہ جاتے ہوں یا عموماً

شہادت نسبت حروف  
غیر مفہوم وغیرہ

سمجھہ میں نہ آتے ہوں یا معنی عبارات ملک غیر اور متروک اور اصطلاحی اور مختص المقام اور مستعملہ ملک خاص کے اور معنی مخففات کے اور ایسے الفاظ کے جو کیسی خاص معنی میں مستعمل ہوں داخل ہو سکتے ہیں \*

## تمثیل

اگر ایک سنگتراش عمرو سے اپنی دستکاری کی اشیاء کی بابت بیچنے کا اقرار کرے اور اُن اشیاء کے بیان میں صرف شروع کے حروف لکھدے اور وہ حروف و آلات اُسکی مصنوعات اور آلات دونوں پر کرتے ہوں تو

جائز ہی کہ شہادت اس بات کی داخل کی جائے کہ کسی چیز کے بیچنے سے اُسکی مراد تھی \*

اس دفعہ کے ساتھ فقرہ مقابل فقرہ آخر دفعہ ۴۹ قابل ملاحظہ ہی \*

## دفعہ ۹۹ جو اشخاص کہ متعاقدین

اکسی دستاویز کے یا اُنکے  
قائم مقام حقیقت نہیوں اُنکو

دستاویز کے مضمون کے  
خلاف مراد سے دینے کا  
کس کو منصب ہی

جائز ہی کہ شہادت ایسے واقعات کی ادا کریں  
جنسے اُسیوقت کا ایک ایسا اقرار ظاہر  
ہوتا ہو جو کہ دستاویز کی شرائط سے  
مغایر ہو \*

## تمثیل

زید و عمرو نے بذریعہ تحریر کے یہہ معاہدہ کیا کہ  
عمرو زید کے ہاتھ کچھ روٹی بیچینگا جس کی قیمت  
بروقت حوالگی ادا کی جائیگی اور اُسی وقت اُن دونوں  
میں زبانی باہم یہہ اقرار ہوا کہ تین مہینے کی مہلت  
زید کو دی جائیگی پس ثبوت اس کا مابین زید و عمرو کے  
ذہ لیا جائیگا لیکن اگر بکر کے حق میں وہ کسی نہج سے  
موثر ہو تو وہ اُس کا ثبوت دے سکتا ہی \*

دفعہ ۹۲ کی شرح میں ہم بیان کرچکے ہیں کہ شرائط مندرجہ  
لئے صرف اُن لوگوں سے متعلق ہیں جو دستاویز کے فریق یا اُنکے



قائم مقام ہوں اور ایسا ہی اُس دفعہ کے متن سے ظاہر ہی اور دفعہ ۵۸ میں صاف کر دیا گیا ہے کہ جو لوگ فریق دستاویز نہیں ہیں اُن کو اختیار ہے کہ اُسی وقت کا ایسا اقرار ثابت کریں جو دستاویز کی شرائط کے مغایر ہو \*

لفظ مغایر جو کہ اُس دفعہ کے ترجمہ میں استعمال ہوا ہے وہی لفظ ہے جس کا ترجمہ دفعہ ۹۲ میں بہ لفظ تبدیل ہوا ہے اور دفعہ ۵۸ میں تودید و ایزاد و اخراج کا ذکر نہیں ہے لیکن میرے نزدیک جبکہ غیر شخص مغایر معاہدہ کو ثابت کر سکتا ہے تو اُس کو تودید اور ایزاد اور اخراج کا یہی منصب ہونا چاہیئے \*

## دفعہ ۱۰۰ کوئی امر مندرجہ

### فصل ہذا قانون وراثت

مجریہ ہند ( نمبر ۱۰۰ سنہ

۱۸۶۵ ع ) کے کسی احکام کا متخل درباب

تصریح معنی وصیت نامجات کے نہ ہوگا \*

ایکت ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ ع سے اُس کا باب ۱۱ دفعات ۶۱ لغایت ۹۸

مرواد ہے \*

## باب ۳

### شہادت کا پیش کرنا اور اُسکی تاثیر

باب اول ایکٹ ہذا میں اس امر کا ذکر ہے کہ کن کن صورتوں میں اور کون کون امر واقعات متعلقہ ہیں اور مونر شہادت تصور کیئے جاسکتے ہیں یعنی کونسی شہادت داخل ہو سکتی ہے \*

باب دوم میں اس امر کا ذکر ہے کہ کس کس شہادت کی کیا کیا وقعت ہے \*

اور باب سوم میں یعنی باب ہذا میں واضعان قانون نے اس امر کا ذکر کیا ہے کہ شہادت کس طرح پُر پاش ہونی چاہئے اور جب پش

ہو چکے تو اُس کا کیا اثر ہوگا جس مختصر طور سے اس ایکٹ کے مضمون کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ باب اول متعلق شہادت سے اور باب دوم متعلق وقعت شہادت سے اور باب سوم اثر شہادت سے متعلق ہی \*

## فصل ۷ — بار ثبوت

### دفعہ ۱۰۱ جو فریق عدالت سے

درخواست صدور فیصلہ کی

بار ثبوت کی تعریف

نسبت ایسے قانونی حق یا ذمہ داری کے گذرانے جس کا مدار ایسے واقعات پر ہو جن پر وہ اصرار کرتا ہی اُسی فریق کو لازم ہوگا کہ واقعات مذکور کا وجوہ ثابت کرے \*

اور جب کسی شخص پر کسی واقعہ کے وجوہ کا ثابت کرنا لازم ہو تو یہہ امر بایں عبارت تعبیر کیا جاتا ہی کہ اُس شخص پر بار ثبوت ہی \*

### تمثیلات

( الف ) زید عدالت سے یہہ فیصلہ صادر ہوئے کا مستند ہی ہوا کہ عمر کو بعثت اُس جرم کے جس کا ارتکاب عمر نے کیا ہی سزا ہوئی چاہیئے \*

زید کو ثابت کرنا چاہیئے کہ عمرو نے ارتکاب جرم

کیا ہی \*

( ب ) زید عدالت سے یہہ فیصاہ صادر ہونے کا

مستدعی ہوا کہ وہ مستحق اراضی مقبوضہ عمرو کا از روے

ایسے واقعات کے ہی جنپر وہ یعنی زید اصرار کرتا ہی

اور عمرو اُن کی صداقت سے انکار کرتا ہی \*

زید کو لازم ہی کہ اُن واقعات کا وجود ثابت کرے \*

اِس فصل میں قانون شہادت کے ایک نہایت مشکل اور پر از دقت

مسئلہ کی بحث ہی اور جس قدر وہ مسئلہ مشکل ہی اسی قدر وہ

اہم اور مقدم ہی کیونکہ ہر قسم کی کارروائی قانونی میں اِس امر کی

بحث آتی ہی کہ قریبین میں سے بار ثبوت کس پر ہی اور اکثر مقدمات

میں جیتنا ہارنا۔ اِس مسئلہ کی تنقیح پر منحصر ہوتا ہی پس ہم

اِس فصل میں حتی الوسع واضح طور پر اِس مسئلہ کی تشریح کرینگے

اور اُسکو چھلی تک ہو سکیگا آسان کرینگے \*

اصل اصول بار ثبوت کا اِس اصول منطقی پر مبنی ہی کہ جو شخص

کسی امر کا وجود بیان کرتا ہو اور فریق ثانی

اُس امر کے وجود سے منکر ہو تو اُس شخص

اصل جہاز بار ثبوت  
مبنی ہی

پر جو کہ وجود بیان کرتا ہی اُس امر کا ثابت کرنا چاہیئے اِس لیے

کہ قیاس نسبت عدم ہر چیز کے ہوتا ہی اور اُسکو معدوم سمجھنا

چاہیئے جب تک ثابت نہ ہو مثلاً جیسا کہ تمثیلات دفعہ ہذا کے دیکھنے سے

ظاہر ہوگا کہ ایک صورت میں زید یہہ کہتا ہی کہ عمرو نے ایک جرم کیا

ہی پس صاف ہی کہ عمرو کی شکل دیکھنے سے یہہ ظاہر نہیں ہوتا کہ

اُس نے جرم کیا ہی یا نہیں اور جب تک کہ زید یہہ ثابت نہ کرے کہ عمرو

نے جرم کیا ہی یا نہیں اُسکو سزا نہیں مل سکتی اور دوسری صورت

میں بھی جبکہ بقول ”القبض دلیل الملک“ مالک اپنی جائیداد پر قابض

ہوتا ہی اور زید باوجود قبضہ عمرو کے چند ایسے واقعات کا وجود

بیان کرتا ہی جیسے عمرو منکر ہی تو بار ثبوت زید پر ہی \*

یہ اصول بار ثبوت کا اس سبب سے قائم نہیں کیا گیا ہے کہ ہر واقعہ کا عدم ثابت کرنا متحال ہی بلکہ اس وجہ پر کہ واقعہ کا وجود ثابت کرنا سیدھے طور پر ہو سکتا ہے اور اسکا عدم ثابت کرنا نہایت ہیرو پیور کے ساتھ ممکن ہے مثلاً اگر یہ ثابت کرنا منظور ہو کہ عید کے دن زید دھلی کی جامع مسجد میں تھا پس جو شخص یہ بیان کرتا ہے اس پر اسکا بار ثبوت ہے اس لیے کہ وہ آسانی ایسے گواہ طلب کر سکتا ہے جنہوں نے زید کو اس روز اس جگہ دیکھا تھا لیکن جو شخص کہ زید کے دھلی میں ہونے سے منکر ہے اسکو یہ ثابت کرنا کہ زید عید کے دن دھلی میں نہ تھا سخت دشوار ہے گو متحال نہیں ہے البتہ عدم اس واقعہ کا مفصلہ ذیل امور سے ثابت ہو سکتا ہے \*

۱۔ یہ کہ زید عید کے دن دوسری جگہ تھا \*

۲۔ یہ کہ اس جگہ سے زید جامع مسجد میں موجود نہر سکتا تھا \*  
پس ظاہر ہے کہ اس شخص کو جو زید کا جامع مسجد میں موجود ہونا بیان کرتا ہے زیادہ آسانی ہے بہ نسبت اس شخص کے جو کہ اس امر سے منکر ہے اور یہ بات اکثر پیش آتی ہے کہ منکر کسی واقعہ کے عدم کو ثابت نہ کر سکے مثلاً اس تمثیل میں اگر شخص منکر کو یہ معلوم نہو کہ زید عید کے دن کہاں تھا تو زید کا جامع مسجد میں نہرنا ثابت نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ اصول بار ثبوت محض دشواری اور آسانی پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس اصول انصاف پر مبنی ہے کہ جو شخص جس بیان سے مستفید ہونا چاہتا ہے اس بیان کو وہ ثابت کرے اور یہ خلاف انصاف ہوتا کہ اس شخص پر جسکا کہ کسی اور واقعہ کے ثابت ہونے سے ضرر ہوتا ہے اس واقعہ کا بار ثبوت قرار دیکر ثابت کرایا جاوے۔ اس امر کے طے کرنے میں کہ جو شخص واقعہ کا وجود بیان کرتا ہے اس پر بار ثبوت پڑنا چاہیئے یہ احتیاط لازمی ہے کہ فقرہ کی عبارت کے منفیہ یا مثبتہ ہونے سے گھٹلا واقع نہو۔ اس امر کی بحث کہ ایک ہی بات کو مثبتہ اور منفیہ طور پر کیونکر بیان کر سکتے ہیں ہم پہلے لکھ آئے ہیں ۳ اور صورت فقرہ سے عدم اور وجود واقعہ کی

نسبت بحث طى نہيں ہو سکتى بلکہ بيان کا اصل مقصد دیکھنا چاہيئے مسئلہ کسی کرایہ دار پر مالک مکان دعوي اس امر کا کرے کہ کرایہ دار مذکور نے اپنے معاہدہ کے موافق مکان کو حالت مرمت ميں فرکيا اور اس وجہ سے ذمہ دار مطالبہ ہرچہ کا ہی بار ثبوت اس امر کا کہ مدعا علیہ کرایہ دار نے مکان کو بحالت مرمت نہ رکھا بدم مالک مکان کے ہی اس ليئے کہ اگر وہ جسٹسہ حالت مکان كي ثابت فکری تو اسکا دعوي دسمس ہو چاويگا ۔ اس تمثيل سے ظاہر ہوتا ہی کہ گو ندھوي حالت اس فقرہ كي منفيہ ہی تاہم در حقيقت مضمون اس فقرہ کا مثبتہ ہی کیونکہ وجود خستگی مکان ایک واقعہ ہی جسكي بنا پر دعوي مدعي منفيہ ہی اور اگر وہ وجود اس واقعہ کا ثابت نہ کر سکے تو دعوي دسمس ہو چاويگا \*  
مفصلہ ذیل تمثيل سے اس اصول كي اور صراحت ہو گي \*

زيد پہہ کہتا ہی کہ موضع اسلامپور پانچ ہزار روپیہ کو بکا تھا عمرو بيان کرتا ہی کہ موضع مذکور نو ہزار کو بکا اب جو لوگ کہ منطقي سے واقف نہيں ہيں

تصريح پڑنے بار ثبوت كي

وہ خیال کریں گے کہ دونو بيان مثبتہ واقعات ہيں اور زيد کو چاہيئے کہ پانچ ہزار ثابت کرے اور عمرو کو چاہيئے کہ نو ہزار ثابت کرے اور ہر ایک پر اپنے اپنے بيان کا بار ثبوت ہی لیکن کسی مقدمہ ميں بار ثبوت ایک ہی امر کا فریقین پر نہيں پڑ سکتا اور اس مثال ميں مقدار زر ثمن کا ثبوت فریقین پر عاید نہيں ہو سکتا — بيان زيد و بيان عمرو نسبت زر ثمن کے در حقيقت یوں ہيں :-

عمرو زيد کے اس بيان کو کہ زر ثمن ميں پانچ ہزار شامل تھے تسليم کرتا ہی اور نو ہزار کے کہنے سے پہہ مراد ہی کہ چار ہزار اور زيادہ تھے پس وجود پانچ ہزار مسلمہ فریقین ہی باقي چار ہزار کے وجود سے زيد منکر ہی پس صريح بار ثبوت ذمہ عمرو کے ہی \*

اس قدر تقریر سے پہہ ظاہر ہوگا کہ جس شخص کے حق ميں قیاس ہوتا ہی اس شخص کے مخالف پر بار ثبوت ہوتا ہی اس دفعہ كي شرح ميں قیاسات کا ذکر کرنا بيہجا ہوگا اور ان اصول کا بھی ذکر کرنا جن كي وجہ سے بار ثبوت اُلٹ جاتا ہی اس جگہ ضرور نہيں ہی لیکن آئندہ اس فصل كي دفعات كي شرح ميں ان اصول کا ذکر ہوگا \*

## دفعہ ۱۴۲ بار ثبوت کا ہر نالشی

یا کارروائی میں اُس شخص

کس پر بار ثبوت ہوتا ہے

پر ہوتا ہے جو طرفین سے مطلق کسی شہادت کے ذمہ گذار نے کی صورت میں مقدمہ ہار جائے \*

### تثبیلات

( الف ) زید نے عمرو پر بابت اراضی مقبوضہ عمرو کے نالشی کی اور وہ یہ بیان کرتا ہے کہ اُس کے واسطے عمرو کا باپ ازروے وصیت چھوڑا تھا \* اگر اسی مقدمہ میں طرفین سے شہادت نہ گذرے تو عمرو بحالی قبضہ کا مستحق ہوگا \*

بنا براں بار ثبوت زید پر ہے \*

( ب ) زید نے بابت زر تمسک کے عمرو پر نالشی کی \*

تمسک کی تکمیل سے اقبال ہے لیکن عمرو یہ کہتا ہے کہ وہ تمسک فریب سے کرایا گیا تھا اور زید کو اس بات سے انکار ہے \*

اگر طرفین سے کوئی شہادت نہ گذرے تو زید مقدمہ میں کامیاب ہوگا اس واسطے کہ تمسک کی نسبت انکار نہیں ہے اور فریب ثابت نہیں کیا گیا \*

اسی بار ثبوت عمرو پر ہے \*

اس دفعہ میں واضعان قانون نے ایک علامت بار ثبوت کے تنقیص کرنے

کی بیان کی ہے اور وہ نتیجہ جو کہ ثبوت  
نگذرنے سے پیدا ہوتا ہے بیان کیا ہے لیکن

بار ثبوت کی علامت

اس دفعہ کے پورے طور پر سمجھنے کے لیئے اور ٹلم میں لانے کے لیئے اُن  
اصولوں پر چنکا کہ ہم دفعہ ۱۰۱ کی شرح میں ذکر کر آئے ہیں خیال  
رکھنا لازمی ہے — ایک اور علامت بار ثبوت کے دریافت کرنے کی یہ ہے  
کہ جس امر کے بار ثبوت کو دریافت کرنا منظور ہو کہ کس فریق پر  
ہی اُس امر کو فرض کیا جاوے کہ بیان ہی نہیں ہوا تھا اور پھر دیکھنا  
چاہیئے کہ مقدمہ کا کیا نتیجہ ہوتا ہے — جو شخص اُس بیان کے مقدمہ  
ہوجانے سے ہار جاوے اُس پر بار ثبوت ہے — مثلاً زید نے عمرو پر موضع  
اسلامپور کی مقابضت کا دعویٰ کیا بیانات فریقین حسب ذیل ہیں :-

زید کہتا ہے کہ موضع اسلامپور میری جائداد موروثی ہے اور شرعاً  
میں بعد وفات اپنے باپ کے اُسکا مالک ہوں اور مجھکو قبضہ ملنا چاہیئے \*  
عمرو کہتا ہے کہ زید کے باپ نے یہہ جائداد میرے پاس پانچہزار  
روپیہ کو رهن کر دی ہے اور وہ روپیہ اب تک ادا نہیں ہوا اسلیئے مجھکو  
حق مقابضت حاصل ہے \*

اب جائداد کا زید کی ملکیت ہونا تسلیم ہی زید واقعہ رهن سے  
منکر ہے پس عمرو کو رهن ثابت کرنا چاہیئے کیونکہ اگر بیان رهن  
کالعدم تصور کیا جائے تو زید کو قبضہ اسلامپور کا ملج وینا اور اسلیئے بار  
ثبوت عمرو پر ہے لیکن اگر عمرو یہہ بیان کرتا کہ جائداد زید کی نہیں  
ہے تو بار ثبوت اس امر کا کہ جائداد زید کی ہے ذمہ زید کے ہوتا  
کیونکہ اگر بیان زید نسبت اُسکی ملکیت کے کالعدم تصور کیا جاوے تو  
عدالت اُسکو مقابضت کی ڈگری دے گی \*

اس بیان سے ظاہر ہوگا کہ علامہ قیاس کے اقبال بھی بار ثبوت کو  
اُلت دیتا ہے جیسا کہ تمثیل مذکور میں عمرو کا یہہ تسلیم کرنا کہ موضع  
اسلامپور زید کے باپ کی ملکیت تھا بار ثبوت ثابت کرنے اپنے حق کا یعنی  
حق مقابضت مرتہانہ کا اُسکے ذمہ ڈال دیتا ہے ورنہ زید پر اپنی ملکیت  
ثابت کرنے کا بار ثبوت ہوتا \*

یہہ امر کہ بار ثبوت کیونکر قاعدہ عام کے برخلاف ( جسکا ذکر دفعہ

۱۰۱ کی شرح میں ہو چکا ہے ) فریق  
مخالف پر اُلٹ جاتا ہے اور اثر یہہ ہوتا

اُلٹنا بار ثبوت کا

ہی کہ بدلے اسکے کہ اُس شخص پر جو مثبت امر بیان کرتا ہے بار ثبوت  
پڑے اُس شخص پر بار ثبوت چا پڑتا ہے جو کہ اُس واقعہ کے وجود سے  
مطلقاً انکار کرتا ہے — وہ دو سبب یہہ ہیں :—

اول — جبکہ منکر نے کبھی صحیح ہونے بیان فریق ثانی کو تسلیم  
کیا ہو یعنی اُسکا اقبال \*

دوم — جبکہ قیاساً بحق شخص منکر ہو \*

ان دونوں صورتوں مفصلہ بالا میں شخص منکر پر عدم واقعہ کے ثابت  
کرنے کا بار ثبوت قانوناً عاید ہوتا ہے \*

یہہ امر کہ اقبالات کس قسم کی شہادت ہیں اور اُنکا اثر کیا ہوتا ہے

اور کن کن صورتوں میں وہ شہادت میں  
داخل ہو سکتے ہیں ہم پہلے بیان کر آئے  
ہیں ۵ اب چند صورتیں ایسی بیان کرینگے

اُلٹنا بار ثبوت کا بوجھ  
اقبال کے

جسے ظاہر ہوگا کہ بار ثبوت کیونکر اقبال کی وجہ سے اُس شخص پر  
چا پڑتا ہے جو کہ وجود کسی واقعہ سے منکر ہو مثلاً کسی مقدمہ میں  
جس میں کہ زید نے عمرو پر بز بنائے تمسک نوشتہ عمرو دعویٰ دائر کیا  
تمسک مذکور میں عمرو نے یہہ لکھا تھا کہ میں نے پورا روپیہ وصول پایا اس  
مقدمہ میں عمرو مدعا علیہ نے تحریر تمسک سے اقرار کیا لیکن یہہ بیان  
کیا کہ روپیہ وصول نہیں ہوا پس ظاہر ہے کہ اس مقدمہ میں اثبات  
کرنیوالا اس امر واقعہ کا روپیہ ادا ہوا زید مدعی ہے اور منکر وجود واقعہ  
سے عمرو ہے پس اُس عام قاعدہ کے موافق جسکا ذکر دفعہ ۱۰۱ کی شرح  
میں کر آئے ہیں بار ثبوت ادائے زر کا ذمہ زید کے ہوتا نہ ذمہ عمرو کے  
جو منکر ہے لیکن چونکہ دستاویز تمسک میں ایک اقبال ادائے زر کا  
منتجانب عمرو کے ہے اسلئے بار ثبوت ادائے زر کا زید کے ذمہ سے اُلٹ کر  
عمرو کے ذمہ چا پڑا یہی صورت بعینہ تمثیل ( ب ) دفعہ ہذا کی ہے اور



وہ تعین غالباً ایک فیصلہ اجلاس کامل ہائی کورٹ کلکتہ ۶ پر مبنی  
ہی جسکو حکام پر دووی کونسل نے بھی تسلیم کیا \* ۷

قیاس ایک دوسری وجہہ ہی جسکے سبب سے بار ثبوت خلاف قاعدہ

عام متذکرہ دفعہ ۱۰۱ کے فریق مخالف پر

آلت جاتا ہی مسئلہ قیاس و مسئلہ بار ثبوت

فی الحقیقت ایک ہیں کیونکہ جب یہ معلوم

ہو جاوے کہ دو فریق کے حق میں سے کسکے حق میں قیاس ہی تو اُسکے

خلاف یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ جس شخص کے حق میں قیاس نہیں ہی

اُسکے اوپر بار ثبوت ہی — مضمون قیاسات اور بار ثبوت اسقدر متضاد

ہیں کہ واضعان قانون نے فصل ہذا میں بار ثبوت کے ساتھ اُن قیاسات

کا بھی ذکر کیا ہی جیسا کہ اُس فصل کی دفعات آئندہ سے ظاہر ہوگا \*

نوعیت قیاس کا ذکر ہم پہلے کرچکے ہیں اور یہاں مناسب معلوم

ہوتا ہی کہ اقسام قیاسات کا ذکر کریں تاکہ مسئلہ بار ثبوت کے سمجھنے

میں آسانی ہو \*

قیاسات دو قسم کے ہوتے ہیں —

اول قیاسات قانونی \*

دوم قیاسات واقعاتی \*

اقسام قیاسات

قیاسات قانونی وہ قیاسات ہیں جو کہ اصول انصاف و قواعد قدرت

اور تجربہ متجمع عقول انسانی پر مبنی ہیں اور جنکو قانون نے صاف

طور پر بغرض وقعت دینے کے قائم کیا ہی \*

قیاسات واقعاتی وہ قیاسات ہیں جنکو کہ قانون نے کوئی خاص وقعت

عطا نہیں کی ہی تاہم وہ غالب ہونے واقعات پر مبنی ہیں \*

قیاسات واقعاتی اور قیاسات قانونی میں یہہ فرق ہی کہ قیاسات قانونی

ہر حالت میں اور ہر مقدمہ سے پورے طور پر متعلق ہوتے ہیں اور

۶ مایہ بی بی ہنام قصیر الدین مدھا بنگال جلد ۲ صفحہ ۵۶ اجلاس کامل

د واماںک لال بابو ہنام رام داس مرزومدار بنگال جلد ۱ صفحہ ۹۴ و رگھر ناتھ

ہنام لچھمیں فرایں سنگھ ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷

۷ چودھری دیپی پرشاد ہنام چودھری درات سنگھ مرزواندین اپیل جلد ۳

صفحہ ۳۲۷ و صاحب پردھلا سہی ہنام پدھر سنگھ مرزواندین اپیل جلد ۱۲

صفحہ ۲۷۵

قیاسات واقعاتی ہر مقدمہ خاص کے حالات سے جانچے جاتے ہیں اور انکی وقعت حسب حالات مختلف مقدموں کے مختلف ہوتی ہی اور قیاسات قانونی کے برابر وقعت نہیں ہوتی ہی \*  
قیاسات قانونی کی دو قسمیں ہیں —

۱۔ قیاسات قطعی (جنکو کہ ایکٹ) ہذا نے ثبوت قطعی کہا

(ہی) \*

اقسام قیاسات قانونی

۲۔ قیاسات غیر قطعی \*

قیاسات قطعی اُن قواعد قانون کو کہتے ہیں جنسے کہ قانون نے یہ امر معین کر دیا کہ کس قسم کی شہادت (کسی واقعہ کے

قیاس قطعی

غالب ہونے کی) درجہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہی \*

یہ قیاسات اُس تجربہ انسانی پر مبنی ہیں کہ جب دو واقعات اُس قدر علم طور پر اور بلا استثناء کے ہمیشہ ساتھ وجود پذیر ہوتے ہیں اور کبھی یا نہایت شان و نادر وہ ساتھ نہیں ہوتے تو قانون نے اس تجربہ کی بناء پر اُن واقعات کے تعلق کو بغرض مصلحت قائم رکھنے امن گروہ انسانی کے درجہ تحقیق کے خلاف شہادت دینے کی اجازت نہیں دی \*

ایکت ہذا میں دفعہ ۱۱۱ و ۱۱۳ میں وہ صورتیں بیان ہیں جنہیں قیاس غالب کو قیاس قطعی قرار دیکر ثبوت قطعی قرار دیا ہی اور حسب دفعہ ۳ کے اُسکے خلاف شہادت دینے کی عدالت اجازت نہیں دیتی سوائے اُن قیاسات کے ایکٹ ہذا میں اور کسی کو درجہ قیاس قطعی یا ثبوت قطعی کا عطا نہیں کیا \*

لیکن اور ایکٹوں میں بوجہ خاص حکم قانون کے قیاسات قطعی اور ثبوت قطعی قانون نے قائم کیا ہی ۸ \*

قیاس غیر قطعی وہ قیاسات قانون ہیں جنکو گو قانون نے بوجہ

قیاسات غیر قطعی

اُغلب ہونے کے قائم کیا ہی اور اُسی اصول پر مبنی ہیں جنپر کہ قیاسات قطعی ہیں لیکن

اُن میں درجہ اُغلب ہونے کا اس قدر قوی نہیں ہوتا کہ اُنکو قانون ثبوت

۸ دیکھو دفعہ ۱۷۱ ضابطہ فرجداري ایکٹ - ۱ سنہ ۱۸۷۲ء و دفعہ ۶ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۰ء و دفعہ ۵ ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۷۱ء و دفعہ ۴۷ و ۲۸ و ۲۹ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء

قطعی قرار دے لیکن تب بھی چونکہ ایسا اکثر ہوتا ہی کہ دو واقعات اکثر ساتھ ہوں تو قانون میں یہہ بیان کر دیا ہی کہ قیاسات کس طرف ہوتے ہیں اور اس وجہ سے فریق مخالف پر بار ثبوت ہمیشہ ہوتا ہی اس قسم کے قیاسات قانونی ازل تو ایکٹوں میں بیان ہوئے ہیں اور دوسرے اصول قانون پر مبنی ہیں مثلاً تمام قیاسات نسبت دستاویزات کے چنکا ذکر ایکٹ ۷۹ سے ۹۰ تک مندرج ہی قیاسات غیر قطعی ہیں اور اُنکے خلاف شہادت دی جا سکتی ہی — اسی طرح پر ایکٹ میں دفعات ۱۰۷ سے ۱۱۱ تک اور صورتیں قیاسات غیر قطعی کی بیان کی ہیں اور اُنکی تشریح ہر دفعہ کی شرح میں کی جاوے گی — سوائے ان دفعات کے اور بھی خاص صورتیں ایسی ہیں جن میں ایکٹوں کا قیاس قائم کیا ہی مثلاً دفعہ ۱۱ — ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ ع کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ قانوناً پنجاب احاطہ کے ہر گانوں میں وجوہ شفع قیاس کر لیا گیا ہی جب تک کہ خلاف اُسکے ثابت نہو علاوہ اسکے اور بھی مختلف قانونوں میں احکام نسبت قیاسات غیر قطعی کے مندرج ہیں \*

یہہ مثالیں اُن قیاسات قانونی غیر قطعی کی ہیں جنکو کہ ایکٹوں نے قائم کیا ہی اب جو قیاسات غیر قطعی اصول قانون پر مبنی ہیں اُنکی چند مثالیں بیان کی جاتی ہیں \*

مثلاً ہر شخص بیگناہ تصور کیا جاوے گا جب تک کہ اُسپر جرم ثابت نہو \*  
ہندو خاندان کی جائداد مشترک سمجھی جاوے گی جبکہ اُسکی تقسیم ثابت نہو \*

اور اس قسم کے قیاسات کا آئندہ ذکر کیا جاوے گا \*  
قیاسات واقعاتی کی تعریف پہلے ہو چکی اور ایکٹ ۱۱۳ میں واضع

قانون نے صرف ایک دفعہ میں اس قسم کے

قیاسات واقعاتی

قیاسات کا ذکر کیا ہی اور اُنکے قائم کرنے کی

اجازت دی ہی گو اُنکا قائم کرنا لازمی نہیں تھیاریا وہ دفعہ ۱۱۳ ہی جسکی تمثیلات کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ کن کن صورتوں میں کس کس قسم کے قیاسات عدالت قائم کر سکتی ہی لیکن اُن قیاسات کا قائم کرنا بالکل عدالت کی رائے پر چھوڑ دیا ہی جیسا کہ دفعہ ۴ میں جواز قیاس کی تعریف سے معلوم ہوگا \*

۹ دفعات ۳، ۴، ۵، ۱۵، ۱۶ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع — دفعہ ۱۳

ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۶ ع — دفعات ۳۰، ۳۱، ۱۷۰ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۶ ع

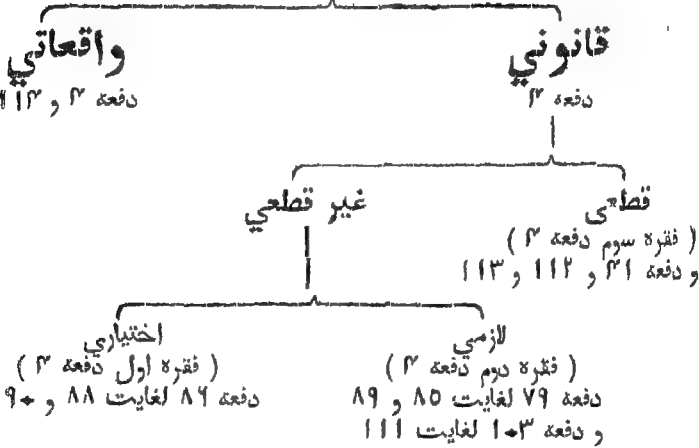
دفعہ ۹ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ ع

مفصلہ ذیل شجرہ سے اقسام قیاسات کی معلوم ہونگی اور جو جو

شجرہ اقسام قیاسات

قسم جس دفعہ ایکٹ ہذا سے متعلق ہی وہ بھی واضح ہوگی - اور یہہ امر قابل لحاظ ہی کہ قیاسات واقعاتی کل ایسے ہوتے ہیں کہ جنکا قئم کرنا راے عدالت پر چھوڑا گیا ہی پس وہ لازمی نہیں لیکن قیاسات قانونی قطعی تو سب لازمی ہیں اور قیاسات غیر قطعی کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ ہیں جو لازمی ہیں اور دوسری قسم اختیاری عدالت ہیں جیسا کہ شجرہ سے ظاہر ہوگا -

## قیاسات



ہم یہہ امر بیان کر چکے ہیں کہ اقبال کی وجہ سے کیونکر بار ثبوت

اُلٹ سکتا ہی اور قیاس قانونی قطعی کا بھی

دفعات سے حوالہ ہوچکا ہی اور یہہ قیاسات

غیر قطعی قانونی جنکا کہ ایکٹوں کی دفعات

نظائر متعلق جنہیں کہ  
قیاس کی وجہ سے بار ثبوت  
اُلٹ سکتا

میں ذکر ہی بیان ہوچکا ہی اب اُن چند صورتوں کا ذکر کرتے ہیں کہ

جنہیں قانونی قیاس کی وجہ سے بار ثبوت اُلٹتا ہی گو وہ قانونی قیاس

کسی ایکٹ کی دفعہ کی وجہ سے قائم نہوئے ہوں \*

یہہ ایک اصول عام قانونی ہی کہ کسی کارروائی کو فریبی یا سازشی

نہیں تصور کیا جاتا جب تک فریب یا سازش

بار ثبوت فریب و سازش

ثابت نہ کیجاولے اور جب کبھی کوئی شخص

کسی معاملہ کو فریبی یا سازشی قرار دینا چاہتا ہی اور اُسکی بغا پر اُس

معاملہ کو ناجائز ٹھہرانا چاہتا ہی تو اُسکا ذمہ بار نبوت ! اِس لیے کہ

ہمیشہ قیاس بحقیق درستی معاملہ کے ہوتا ہی \*

جن نظائر کا ہم نے حوالہ دیا ہی اُن کے دیکھنے سے مختلف اقسام کے

فریب معلوم ہونگے اور دفعہ ۱۷ و ۱۵ قانون

معاهدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کے دیکھنے سے

تعریف فریب قانونی واضح ہوگی لیکن فریب

بار نبوت نسبت دبار  
ناجائز یا جبر کے

و سازش کے سوا اور بھی ایسی وجوہات قانونی ہیں جنکی وجہ سے

معاهدات وغیرہ واجب النعمیل نہیں رہتے دفعات ۱۳، ۱۵ و ۱۶ ایکٹ

مذکور کے دیکھنے سے نوعیت دباؤ ناجائز کی معلوم ہوگی — پس اگر

کسی مقدمہ میں کوئی شخص اِس قسم کا عذر پیش کرے تو بار نبوت

دباؤ ناجائز وغیرہ کے ثابت کرنے کا اُسکے ذمہ ہی حکم پڑیوی کونسل

نے اِس اصول کو چند مقدمات میں تسلیم کیا ہی ۲ \*

تمام مقدمات میں جنمیں کہ مدعی کا دعویٰ صرف اُس صورت میں

قابل سماعت عدالت متصور ہوتا ہی جبکہ

وہ مابین میعاد ہو تو بار نبوت اِس امر کا کہ

دعویٰ مابین میعاد ہی ہمیشہ مدعی کے ذمہ

بار نبوت نسبت مقدمہ کے  
مابین میعاد ہونے کے

ہوتا ہی کیونکہ حسب دفعہ ۱۰۲ یعنی دفعہ ۱۰۲ اگر وہ اپنے دعویٰ کو

مابین میعاد نہ ثابت کرے تو وہ ہار جاویگا چنانچہ بارہا یہ تجربہ ہوچکا

ہی کہ جبکہ مدعی کسی اراضی سے مدعا علیہ کو ببندخل کرنا چاہتا ہی

اور مدعا علیہ عذر قبضہ مخالفانہ دوازدہ سالہ پیش کرتا ہی تو بار نبوت

اِس امر کا کہ مدعی مابین دوازدہ سال قابض تھا ذمہ مدعی کے ہی اور

۱ راجندر ناراین بنام بھے گوبند سنگھ مورزانتین اپیل جلد ۲ صفحہ

۲۸۱ — و مساقہ سوبر کڈور بنام جے ناراین سنگھ ویکلی جلد ۱ صفحہ ۳ — و

احیہ سنگھ بنام کشن پورہان سنگھ ویکلی جلد ۱ صفحہ ۱۸۶۲ ع صفحہ ۳۷ — و

انند موٹی دیوی بنام شب دیال پٹواری ویکلی جلد ۲ صفحہ ۲ دیرانی — و گویش

چندر جاتو جی بنام مہیش چندر بھانکر ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۳ دیرانی —

و رام گوبی بنام مختار بی بی ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۰ — و لاکہ روپ رام سادا

بنام یونودی رام سین ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۱ —

۲ مرتی لال اویدھا بنام جگناتھ گرگ مورزانتین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱

و رانی نازیب وردی قاجیز بنام جسار اورما کورا دینا مانکا مورزانتین اپیل جلد

۳ صفحہ ۲۲۱ — و جدو ناتھ کھوس بنام شمس النساء بیگم مورزانتین اپیل

جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۲ —

نہ یہ کہ مدعا علیہ اپنا قبضہ متخالفانہ دوازدہ سال ثابت کرے ۳ اور اسی اصول کو حکام پریوی کونسل نے تسلیم کیا ہی ۴ — بمقدمات شفع جبکہ بغرض انفصال عذر تمانی یکسالہ یہہ امر طی کرنا ضرور ہو کہ آیا قبضہ واقعی مشتری کا بتاریخ بیعنامہ ہوا یا بعد ازیں تو بار ثبوت اس امر کا کہ قبضہ مشتری تاریخی بیعنامہ سے نہیں ہی اور دعوی مابین میعاد ہی ذمہ مشتری کے ہی ۵ \*

جبکہ کسی مقدمہ میں مابین شفع مدعی اور مشتری مدعا علیہ کے نسبت مقدار زر نمونہ کے نزاع ہو اور مدعا علیہ مشتری کی طرف سے بیعنامہ بہ ثبوت اپنے بیان کے پیش کرے تو بار ثبوت اس امر کا کہ مقدار زر نمونہ مندرجہ بیعنامہ غلط ہی ذمہ مدعی شفع کے ہوتا ہی اس وجہ سے کہ قیاس نسبت درستی بیعنامہ تجارت کے ہوتا ہی — ہائی کورٹ کلکتہ نے ایسا ہی تجویز کیا ہی ۶ لیکن یہہ ایک متنازعہ قیہ مسئلہ ہی اور دفعہ ۱۰۶ ایکٹ ہذا قابل ملاحظہ ہی \*

بار ثبوت نسبت مقدار زر نمونہ مقدمات شفع

حکام پریوی کونسل نے ایک بڑے قلمی مقدمہ انوہر بنام رام سہارین یہہ تجویز کیا ہی کہ نوعیت جائیداد اہل ہنون کی مشترک تصور ہوگی اور ہمیشہ حسب احکام شاستر ہو جائیداد مشترکہ قیاس کی جاویگی جب تک کہ اسکا منقسم ہونا ثابت نہو ۷ \*

قیاس قانونی نسبت مشترک ہونے جائیداد اہل ہنون

۳ دیوانہند ہوسایا بنام جی فلاٹک ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۵۵ دیوانی و جلد مسا چودھواری بنام چندر دیو بخش ویکلی جلد ۶ صفحہ ۳۲۷ دیوانی و لکٹر رنگپور بنام پرسو کار گھاکو ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۱۵ دیوانی — و پرماندہ کرشن بنام سرکار ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۳۶ دیوانی — و راجی سنگھ بنام ہوبنس دیوانی ویکلی جلد ۷ صفحہ ۲۱۲ دیوانی — و ناظر سندی بابو علی جاں بنام اومیش چندر ستو ویکلی جلد ۲ صفحہ ۷۵ دیوانی — و مرزا محمد حسن بنام سارافہ النساء خاتم ویکلی جلد ۲ صفحہ ۸۹ دیوانی — و گرداس رائے بنام ہورناتھ رائے ویکلی جلد ۲ صفحہ ۲۷۱ دیوانی — و رام لوجن وودھری بنام جے درگا داس ویکلی جلد ۹ صفحہ ۴۸۳

۴ کنور ستھوا سنگھ بنام نند لال مورزانڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۴۹۹  
۵ قمر علی بنام عظام علی ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۸۳ — و ہر قراین سنگھ بنام نواب محمد علی خاں متفصلہ ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۸۷۶ ع  
۶ شیخ محمد نور الدین بنام شیخ حیدر بخش ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۸۶۲ ع  
صفحہ ۳۰۲ — و شیخ محمد نور الدین بنام شیخ حیدر بخش ویکلی جلد ۱۳ صفحہ ۷  
۷ لکٹر بنام رام سہارین مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۷۵

## عدم اختیار انتقال جائداد

پس بار ثبوت جائداد اہل ہنود کے منقسم ہونے کا ذمہ اُس شخص

کے ہی جو اُسکا منقسم ہونا بیان کرتا ہے <sup>۸</sup>  
اور قیاس شاستری یہہ بھی ہی کہ ہر جائداد  
ہندوؤں کی موروثی متصور ہوگی اور جو شخص

بار ثبوت نسبت منقسم  
ہونے جائداد ہنود کے

اُسکو مکسوی قرار دینا چاہتا ہے اُسی کے ذمہ اُسکا بار ثبوت ہی <sup>۹</sup> \*

یہہ اکثر مسئلہ مسلمہ شاستری ہی کہ بیوہ کو صرف قبضہ

حین حیاتی کا اختیار ہی اور جب کبھی

کوٹھی بیوہ رہن یا کسی قسم کا انتقال جائداد

کا کرے تو وہ ناجائز تصور کیا جاتا ہے جب تک

قیاس قانونی نسبت عدم  
اختیار نسبت انتقال  
جائداد کے

کہ کسی ضرورت شاستری کا پورا ثبوت نہو - پس جو شخص کہ بغرض

جائز کرنے کسی ایسے انتقال کے جس کو بیوہ نے کیا ہو بیان کرتا ہے

اُس کے ذمہ بار ثبوت ثابت کرنے ایسی ضرورت کا ہی <sup>۱</sup> \*

۸ مسماۃ جسیا بنام بابو مہتن لال مورزانتین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۰

و رام چندر دت بنام ہندو کار منڈل مورزانتین اپیل جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۱ - و

پران کشن مار چودھری بنام ستھرا موہن مار چودھری مورزانتین اپیل جلد ۱۰

صفحہ ۳۰۳ - و لچھمن رار سداسنو بنام ملہو رار باجی سدر اینڈ پورہی ٹرنس

جھمنک صفحہ ۱ - و کھامانا چند بنام راجہ ہیر گنگا مورزانتین اپیل جلد ۱

صفحہ ۵۳۹ - و شیرفلام سنگھ بنام پرنسنگھ بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۶۲

و امرت ناتھ چودھری بنام کرپی ناتھ چودھری بنگال جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ پورہی

ٹرنس - و سرتراین سوکار بنام پیکدپی ہلدی ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۱۶ - و

یشہپر سوکار بنام سوبھدی داسی ویکلی جلد ۳ صفحہ ۲۱ - و گرو پرشاد مکرچی

بنام کالی پوشاد مکرچی ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۲۱

۹ رام پرخان تزاری بنام شیو چرن داس مورزانتین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۱

و سری راجہ بھاسلا ویکلیا بنام سری راجہ بھاسلا اوجیا ریکٹرا مورزانتین اپیل

جلد ۳ صفحہ ۳۳۳ - و شیرورین کپور بنام گور پھاری بھگت ویکلی جلد ۷ صفحہ

۲۴۹ دیرانی - و دادھا امن کشندو بنام پھول کپوری بی بی ویکلی جلد ۱۰ صفحہ

۲۸ دیرانی - و لالہ پھاری لال بنام لالہ مادھو پرشاد ویکلی جلد ۶ صفحہ ۲۹

دیرانی

۱ کراپی دکنیا ترائیں ما بنام کلنگر مسلی تیم مورزانتین اپیل جلد ۱۱ صفحہ

۶۱۹ - و کلنگر مسلی تیم بنام کراپی دکنیا ترائیں ما مورزانتین اپیل جلد ۱

اسی طرح پر انتقالات ولی نابالغ ہندو پر بھی یہی شرائط عائد ہوتی ہیں۔ اور ضرورت کا ثابت کرنا ذمہ اُس شخص کے ہی جو اُس انتقال جایداد سے مستفید ہونا چاہتا ہے ۲ \*

یہ بہت سے مقدمات میں طے ہو چکا ہے کہ جب زمیندار کاشتکار پر اضافہ لگان کی نالشی کرے تو اُسپر بار ثبوت وجوہات اضافہ کا ہونا چاہیئے ۳ اسی طرح پر جب کہ کاشتکار زمیندار پر تخفیف لگان کا دعویٰ کرے تو بار ثبوت وجوہات تخفیف لگان کا ذمہ کاشتکار کے ہی ۴ \*

بار ثبوت بمقدمات اضافہ و تخفیف لگان

جو کارروائی کہ عدالت کرتی ہے یا معرفت اپنے کسی اہلکار کے کراتی ہے اُسکو صحیح تسلیم کرنا چاہیئے جب تک کہ اُسکے خلاف ذہ ثابت ہو اور اسلئے بار ثبوت اُن امور کا جو کہ خلاف کارروائی عدالت ثابت کیئے جاتے ہیں ذمہ اُن اشخاص کے ہی جو کارروائیوں کو باطل کرنا چاہتے ہیں چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ ایک مدعی دعویدار متسوخ فیالم کا بر بناء عدم اختیار کلکٹر تھا ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ بار ثبوت عدم اختیار کلکٹر ثابت کرنے کا ذمہ مدعی کے ہی ۵ اسی طرح پر جبکہ ایک مدعی تفسیح فیصلہ عہدہ داران گورنمنٹ کا جو بحیثیت عہدہ داران سروے کے صادر کریں دعویدار ہو اور بیان کرے کہ حدود قائم کردہ افسران مذکور غلط ہیں تو بار ثبوت ذمہ اُس مدعی کے

نیاس بہت درست کارروائی ہے عدالت

۲ لاء ہنسی ہوہو مقام کڈو پٹنسی دیپ سنگھ مورزانتین اپیل جلد ۱۰ - صفحہ ۲۵۵ — و ہومار پردھان پانڈے مقام مسماۃ پوری ہنسراج کڈو مورزانتین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۹۴

۳ راج کرشنا سکوجہ مقام کالی چرن دویاتی دیگال جلد ۶ صفحہ ۱۲۲ — و فلم علی مقام گردال لال تھاکر دیگال جلد ۶ صفحہ ۶۵ دیرانی

۴ تاممن سی دی مقام اریہی ناتھ پھوس دیگال جلد ۲ صفحہ ۲۷ — ایکٹ

۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع — و ہنزاری لال مقام جے فولانگ دیگال جلد ۶ صفحہ ۳۹۹ دیرانی

۵ کالی تھاکر سکوجہ مقام ہنزاری دیگال جلد ۵ صفحہ ۳۹ دیرانی



ہی ۶ اسبطرح پر جو شخص کہ صحت رپورٹ امین پر معترض ہو تو بارنہوت اعتراض کے ثابت کرنے کا اُسکے ذمہ ہی گو وہ مدعا علیہ کیوں نہ ہو ایسی صورت میں مدعی پر بارنہوت صحت رپورٹ امین ثابت کرنے کا قہر ہی ۷ \*

جبکہ ایک ڈگریدار نے حکمنامہ اجرائڈگری مدیون کی جائداد پر حاصل کر لیا ہو اور مدیون کے پاس کچھ جائداد نہیں ہی تو ڈگریدار کو اختیار ہی کہ مدیون کی ذات پر ڈگری جاری کرے اور بارنہوت اس امر کا کہ مدعا علیہ کے پاس کوئی وسیلہ ادائے ڈگری کا نہیں ہی ذمہ مدیون ڈگری کے ہی اور ڈگریدار پر اس امر کا بارنہوت نہیں ہی کہ یہ ثابت کرے کہ مدیون کو قید میں بھیجنے سے اُسکے قرضہ کے ادا ہونے کی کوئی صورت نکلیگی ۸ اور جبکہ ایک شخص ثالث ایک ایسی جائداد پر جو کہ اجرائڈگری میں قرق ہو چکی ہی دعویدار ہی تو بارنہوت اس امر کا کہ جائداد اُسکی ہی اور قابل قرق نہیں ہی ذمہ مدعی کے ہی ۹ اسبطرح پر جبکہ کوئی شخص بموجب ضابطہ دیوانی اُس امر کا دعویدار ہو کہ جائداد جو کہ اجرائڈگری میں قرق ہوئی ہی اُسکے قبضہ میں ہی اور مدعا علیہ سے اُسکو کچھ تعلق نہیں ہی تو بارنہوت جائداد کو قرق سے ہر می ثابت کرنے کا ذمہ اُس شخص کے ہی لیکن یہ کچھ ضرور نہیں ہی کہ وہ اپنے استحقاق ملکیت کا کچھ ثبوت دے بلکہ محض اپنی مقابضت ثابت کرنا کافی ہوگا \*

۶ راجہ لہلانند سنگھ بھادر بنام مہاراجہ مہیش سنگھ مورزانتین اپیل جلد

۱۰ صفحہ ۸۱ \*

۷ راجہ بھلانند سنگھ بھار بنام راجہ مہندر نرائن مورزانتین اپیل جلد

۱۳ صفحہ ۵۷

۷ ڈگری نرائن موزمدار بنام مادھو سرن دیکلی جلد ۲ صفحہ ۱ نظائر

ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء

۸ سی سیٹن بنام اے ایس پانی جان پنکال جلد ۸ صفحہ ۲۵۵ ہدوائی

۹ لکا تھانا بنام ایف ان ہرن پنکال جلد ۲ صفحہ ۹۱ اجڑی کامل

قیاسات واقعاتی کا ذکر دفعہ ۱۱۴ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا یہہ وہ

قیاسات ہیں جو کہ حسب حالات مقدمہ

عدالت خود قائم کر سکتی ہی اور جبکہ وہ

قائم ہو جاتے ہیں تو بار ثبوت خواہ متخراہ فریق

ثانی پر جا پڑتا ہی ان قیاسات کا ذکر دفعہ ۱۱۴ کی شرح میں کیا جاویگا \*

الثنا بار ثبوت کا بوجہ  
قیاسات واقعاتی

## دفعہ ۱۰۳ بار ثبوت نسبت ہو

خاص واقعہ کے اُس شخص

پر ہوتا ہی جو عدالت کو

اُسکے وجود کا باور کرانا چاہتا ہو الا اُس

حال میں کہ قانوناً حکم ہو کہ داخل کرنا

اُس واقعہ کے ثبوت کا ذمہ فلاں شخص

ہی \*

بار ثبوت نسبت واقعہ  
خاص کے

## تمثیل

زید نے عمرو پر سرقہ کی نالشی کی اور عدالت کو

یہہ باور کرانا چاہا کہ عمرو نے اُس سرقہ کا اقبال بکر سے

کیا تھا زید کو وہ اقبال ثابت کرنا چاہیئے \*

عمرو نے عدالت کو یہہ باور کرانا چاہا کہ اُس وقت

وہ کہیں اور تھا پس اُسکو لازم ہی کہ یہہ بات

ثابت کرے \*

دفعہ ہذا درحقیقت اُس اصول پر مبنی ہی جسپر کہ دفعہ ۱۰۱

مبنی ہی لیکن مابین دفعہ مذکور اور دفعہ ہذا کے یہہ فرق ہی

کہ دفعہ ۱۰۱ میں کل اُن واقعات کا بار ثبوت جنپر نتیجہ مقدمہ

کا منحصر ہی ذمہ اُس شخص کے ڈالا گیا ہی جو اُنکے وجود کو بیان کرتا ہو اور نتیجہ اُن واقعات کے ثابت نہ کرنے کا وہ ہوگا جو کہ دفعہ ۱۰۲ میں بیان ہوا ہی یعنی یہ کہ وہ شخص مقدمہ ہار جاویگا۔ دفعہ ۱۰۲ صرف واقعات خاص سے متعلق ہی اور اُس شخص کو جو کسی واقعہ خاص کا وجود بیان کرتا ہو اُس واقعہ کا وجود ثابت کرنا چاہیئے لیکن اگر وہ وجود ثابت نہ کر سکے تو خواہ متخوۃ اُسکا نتیجہ یہ نہ ہوگا کہ وہ مقدمہ ہار جاوے۔ اس فرق کی تشریح دفعہ ۱۰۱ کی تمثیل الف اور دفعہ ۱۰۲ کی تمثیل سے مقابلہ کرنے سے ظاہر ہوگی۔ تمثیل الف دفعہ ۱۰۱ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مقدمات فوجداری میں بار ثبوت اِس امر کا کہ مدعا علیہ نے جرم کیا ہی ذمہ مدعی کے ہوتا ہی اور اگر وہ جرم ثابت نہ کر سکے تو مدعا علیہ رہا ہوگا اور تمثیل دفعہ ۱۰۲ میں یہ ضرور نہیں ہی کہ اگر عمرو مدعا علیہ اپنا گھیں اور ہونا ثابت نہ کر سکے تو خواہ متخوۃ اُسکو قید ہو یعنی اُسکے خاص واقعہ کے ثابت نہ کرنے سے وہ نتیجہ پیدا نہ ہوگا جسکا ذکر دفعہ ۱۰۲ میں مندرج ہی اور ممکن ہی کہ عمرو مدعا علیہ اپنا کسی دوسری جگہ ہونا نہ ثابت کر سکے اور تب بھی وہ اُس وجہ سے کہ زید مدعی نے وقوع جرم ثابت نہیں کیا رہا ہو جاوے \* واضح رہے کہ جزو اول تمثیل دفعہ ۱۰۲ میں اقبال عمرو کا ثابت کرنا ایک ایسا خاص واقعہ ہی کہ جسکا بار ثبوت ذمہ مدعی کے ہی اور جزو آخر میں اُسکا دوسری جگہ ہونا ایک ایسا واقعہ ہی جسکا بار ثبوت ذمہ مدعا علیہ کے ہی مگر ان دونوں کے ثبوت یا عدم ثبوت سے وہ نتیجہ نہیں پیدا ہوتا جسکا ذکر دفعہ ۱۰۲ میں ہی یعنی عمرو کے اقبال جرم نہ ثابت ہونے سے نہ خواہ متخوۃ وہ رہا ہو جاویگا اور عمرو کے جائے دیگر ہونے کے نہ ثابت کرنے سے نہ وہ خواہ متخوۃ قید ہو جاویگا۔ پس حکم مندرجہ دفعہ ۱۰۲ متعلق دفعہ ۱۰۱ سے ہی نہ دفعہ ۱۰۳ سے \*

چونکہ ظاہراً اشیاء کی حالت ایک خاص طرح پر ہی تو بار ثبوت اِس امر کا کہ در حقیقت واقع میں اور کچھ حالت ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو کہ ایسا بیان کرتا ہی \*

قیاس بعق درستی حالت ظاہری اشیاء کے

اسی طرح پر جبکہ کوئی شخص کسی دستاویز کے ایسے معنی بیان کرتا ہی جو خلاف اُسکے بادی النظری معنی کے ہو تو بار ثبوت اُس امر کا کہ کسی خاص رواج کی وجہ سے دستاویز کے معنی دوسرے ہونے چاہیئے ہیں ذمہ اُس شخص کے ہی جو یہ بیان کرتا ہی ۲ \*

اسی طرح پر جو شخص بیان کرتا ہو کہ کوئی خاص بیع بینامی ہوئی ہی اور در حقیقت اجراءے ڈگری کے نیلام میں خود مدعی مدیون ڈگری ہی تو بار ثبوت اُس امر کا کہ روپیہ مدیون ڈگری نے ادا کیا ذمہ اُس شخص کے ہی جو اُس بیع کو فرضی قرار دیتا ہی ۳ اور جب کبھی کوئی شخص سلسلہ وراثت کو بوجہ کسی خاص رسم تلاجر کے قائم کرنا چاہتا ہی اور جائیداد کو عام اصول وراثت سے بری کرنا چاہتا ہی تو بار ثبوت اُس خاص رسم کا ذمہ اُس شخص کے ہی جو اُسکو بیان کرتا ہی ۴ اس طرح پر اگر کوئی ہندو حیات میں بیوہ کے اُسکو بیدخل کرنا چاہتا ہی تو وجہ اس بیدخلی کی ثابت کرنا ذمہ اُس شخص کے ہی ۵ اور اگر کوئی مدیون ادائے زر سود سے اُس بنا پر بری ہونا چاہتا ہی کہ اُس نے قرضہ کا روپیہ دائیں کو دینا چاہا تھا اور اُس نے اُسکو نہ لیا اس وجہ سے اُس تاریخ سے نمود نہ ملنا چاہیئے تو بار ثبوت اُس طرح پر روپیہ پیش کرنے کا ذمہ اُس شخص کے ہی جو کہ سود سے بری ہونا چاہتا ہی ۶ جبکہ ایک کاشتکار کسی زمیندار کی بہت سی اراضی کی کاشت کرتا ہی لیکن چند خاص قطعات کی نسبت کوئی خاص شرط نامناسب بیان کرتا ہی تو بار ثبوت اُسکے ثابت کرنے کا ذمہ کاشتکار کے ہی ۷ \*

۲ مہاراج تریچ چند پھار پنام سری چند نٹھہ گھوس مورزاندین اپیک جلد ۳

صفحہ ۲۱۱

۳ سری چند دیو پنام گروال چندر چکوپتی مورزاندین اپیک جلد ۱۱

صفحہ ۲۸

۴ گردھاری سنگھ پنام ملایک مورز اندین اپیک جلد ۲ صفحہ ۳۴۴

۵ پارپتی جرن چودھری پنام سردا سندری داسی پنکال جلد ۳ صفحہ ۱۵۹ دہراتی

۵ پر خونشو داسی پنام سری ناتھ بھوس ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۶۳ دہراتی

۶ رانی سری سندری دیپی پنام ڈاکٹر میمن سنگھ ویکلی جلد ۵ صفحہ ۶۹

نظائر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع

۷ رام رام رائے پنام بچے گروند پٹل ویکلی جلد ۷ صفحہ ۵۳۵ دہراتی

دفعہ ۱۰۴ کے احکام کے موافق تمام اقبالات فریق ثانی کے جو کہ کسی کارروائی میں ثابت کرنے منظور ہوں تو بار ثبوت نسبت اقبالات کے

شخص کے ذمہ ہی جو اُن اقبالات کا کیا جانا بیان کرتا ہی \*  
حسب دفعہ ۸۹ ضابطہ فوجداری کے ہر شخص پر اُن دفعات تعزیرات ہند کے جرائم کی نسبت پولیس یا مجسٹریٹ کو اطلاع دینا لازمی ہی پور بار ثبوت اس امر کا کہ کیوں نہیں اطلاع دی ذمہ اُس شخص کے ہی چسپور کہ اطلاع دینا لازمی تھا \*

## دفعہ ۱۰۴ اگر کوئی ایسا واقعہ

ہو کہ جب وہ ثابت ہو جائے تب کوئی شخص کسی اور واقعہ کی نسبت شہادت داخل کر سکے تو اُس واقعہ اول الذکر کا ثبوت ذمہ ایسے شخص کے ہی جو شہادت داخل کیا چاہتا ہو \*  
تمثیلات

بار ثبوت نسبت ایسے واقعہ کے جس سے شہادت قابل اندخال ہو جارہے

✓ ( الف ) زید چاہتا ہی کہ عمرو کا اقرار جو اُس نے وقت نزاع کیا ثابت کرے \*

پس زید کو عمر کی وفات ثابت کرنی چاہیئے \*

( ب ) زید بذریعہ شہادت منقولی کے ایک دستاویز

گم شدہ کے مضمون کو ثابت کیا چاہتا ہی \*

زید کو ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ دستاویز گم ہو گئی \*

تمثیلات دفعہ ۱۰۵ کے دیکھنے سے معنی متن دفعہ کے صریح معلوم ہونگے - ظاہر ہی کہ تمثیل ( الف ) متعلق ہی دفعہ ۳۲ سے اور تمثیل ( ب ) متعلق ہی دفعہ ۶۵ سے دفعات سابق کی شرح میں بارہا دفعہ ۱۰۵ کا حوالہ دیا گیا ہے اور یہ قاعدہ عام ہے کہ جب کبھی کسی شہادت کے داخل ہونے کے لئے شرائط لازمی ہیں تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ شرائط موجود ہیں ذمہ اس شخص کے ہے جو کہ اس شہادت کو داخل کرنا چاہتا ہے - مضمون دفعہ ۱۰۵ سے مقابلہ کرنا چاہیئے دفعہ ۱۳۶ - ایکٹ ۱۰۵ سے علی الخصوص اس کے فقرہ دوم سے جو کہ قریب قریب اس دفعہ کے مضمون سے متعلق ہے \*

## دفعہ ۱۰۵ جب کسی شخص

پر الزام کسی جرم فوجداری

بار ثبوت اس امر کا کہ مقدمہ متعلق مستثنیات ہے

کا رکھا جائے تو بار ثبوت موجودگی ایسے حالات کا جنکی سبب سے مقدمہ مستثنیات عامہ مندرجہ مجبوعہ تعزیرات ہند سے متعلق ہو جائے یا کسی استثنائے خاص یا حکم خاص مندرجہ کسی اور جزو مجبوعہ مذکور یا کسی قانون سے جس میں اس جرم کی تعریف لکھی ہو متعلق ہو اسی شخص پر ہوگا اور عدالت ان حالات کا عدم تصور کریگی \*

## تمثیلات

( الف ) زید جسپر قتل عمد کا الزام رکھا گیا یہہ بیان کرتا ہی کہ بوجہہ فتور عقل کی اُسنے نوعیت اُس فعل کی نہیں جانی تھی \*

بار ثبوت زید پر ہی \*

( ب ) زید جسپر الزام قتل عمد کا رکھا گیا یہہ بیان کرتا ہی کہ بوجہہ سخت اور ناگہانی اشتعال طبع کے وہ اپنے تئیں ضبط کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا — بار ثبوت زید پر ہی \*

( ج ) از روئے دفعہ ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات ہند کے یہہ حکم ہی کہ جو شخص بجز صورت متذکرہ دفعہ ۳۳۵ کے بالارادہ ضرر شدید کا باعث ہوتا ہی وہ مستوجب فلاں سزائوں کا ہی \*

زید پر بالارادہ ضرر شدید پہونچانے کا الزام حسب دفعہ ۳۳۵ کے رکھا گیا \*

بار ثبوت اُن حالات کا جنسے مقدمہ داخل دفعہ ۳۳۵ ہو جائے زید پر ہی \*

تعزیرات ہند میں ہر جرم کی تعریف اور اُسکی سزا درج ہی لیکن باب چہارم میں مستثنیات عامہ کا ذکر ہی جنکی وجہہ سے خاص حالتوں میں نوعیت اُن افعال کی جو کہ تعزیرات ہند کے موافق جرم قرار دیئے گئے ہیں بدل جانی ہی اور ملزم بری الذمہ قرار پاتا ہی باب مذکور میں مستثنیات عامہ کا ذکر ہی لیکن علاوہ اُن مستثنیات کے تعزیرات ہند کی مختلف دفعات میں علاحدہ علاحدہ ایسی صورتیں بھی

بیان کی گئی ہیں کہ چٹکی وجہ سے جرایم کی سزا میں نہایت فرق واقع ہوتا ہے اُن مستثنیات کو مستثنیات خاصہ کہتے ہیں \*

جبکہ کسی شخص پر الزام کسی دفعہ تعزیرات ہند کا قائم کیا جاوے تو اُسکی نسبت فرد قرار داد جرم ہلکار کیجاتی ہے اور احکام نسبت فرد قرار داد جرم کے دفعہ ۴۲۹ ضابطہ فوجداری میں مندرج ہیں اُس میں مستثنیات کا کچھ ذکر نہیں ہے قانوناً یہ تصور کیا گیا ہے کہ ہر شخص کا فعل جو کہ جرم ہے مستثنیات عامہ اور خاصہ سے خارج ہے جب تک کہ ملزم یہ ثابت نہ کرے کہ نوعیت اُسکے فعل کی اُن مستثنیات میں داخل ہے چٹکی وجہ سے وہ فعل جرم تصور نہیں ہوتا پس بار ثبوت ثابت کرنے مستثنیات کا حسب دفعہ ہذا ذمہ مدعا علیہ ملزم کے ہے - ہندوستان میں اکثر ملزم جو کہ اقبال جرم کرتے ہیں اُنکو باوجود موجود ہونے صورت مستثنیٰ کے وہ اُس عذر کو پیش نہیں کرتے پس حاکم عدالت کو لازم ہے کہ حسب احکام دفعہ ۲۵۶ و ۲۶۲ ضابطہ فوجداری و دفعہ ۱۶۵ - ایکٹ ہذا کے اگر شہادت سے مستثنیٰ حالت ہونا کسی خاص جرم کا ثابت ہو تو اُسکو لحاظ رکھے \*

## دفعہ ۱۰۶ جب کوئی امر واقعہ

بالخصوص کسی شخص کے  
حد علم میں ہو تو بار ثبوت

بار ثبوت ایسے واقعہ کا  
جو خصوصاً علم میں ہو

اُس امر واقعہ کا اُسی شخص پر ہے \*

## تمثیلات

( الف ) جب کہ کوئی شخص ایک فعل کسی ایسے ارادہ سے کرے جو اُس فعل کے خاصہ اور حالات سے نہ پیدا ہوتا ہو تو بار ثبوت اُس ارادہ کا اُسی شخص

پر ہے \*



(ب) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُس نے بغیر  
تکتم کے ریلوے پر مسافت طے کی بار ثبوت اِس امر کا  
کہ زید کے پاس تکتم تھا زید کے ذمہ ہی \*

دفعہ ۵۸۱ ایک اور طریقہ تنقیح بار ثبوت کا ہی اور تحقیقات سے  
ظاہر ہی کہ اگر یہہ آسانی ندی جاتی تو اُن لوگوں پر چنکو کچھہ وسائل  
ثابت کرنے کے نہیں ہیں نہایت ظلم ہوتا \*

عموماً مقدمات رهن میں مقدار زر رهن کا ثابت کرنا اور حساب نسبت  
منافع جائداد کے ثابت کرنا ذمہ مرتہن کے ہوتا ہی اول اِس وجہہ  
سے کہ رهنامہ ہمیشہ بقبضہ مرتہن ہوتا ہی اور بعد اُسکی وقت کے اُسکے  
ورثاء کے قبضہ میں آتا ہی دوسرے اسوجہ سے کہ جائداد مرتہن کے قبضہ  
میں رہتی ہی اور اُسکے منافع اور خرچ کا حال اُسکو معلوم رہتا ہی -  
پس جب کبھی مہینن راہن اور مرتہن کے بعد نسبت مقدار زر رهن  
کی پیش ہو تو بار ثبوت ثابت کرنے کا ذمہ مرتہن کے ہوتا ہی <sup>۸</sup> \*

اسی طرح پر جبکہ کسی اہل ہنوں کے وارث منتقل الیہ مورث پر  
دعویٰ تنسیخ انتقال کا بر بناء بد چلنی مورث منتقل لہ کے دائرہ کریں  
نو گو بار ثبوت اِس امر کا کہ بروقت انتقال جائداد داین یا مشتری نے  
یہہ دیکھ لیا تھا کہ ضرورت شاستری موجود ہی بذمہ داین یا مشتری کے  
ہی لیکن ثبوت مورث کی بد چلنی یا فضول خرچی کا ذمہ وراثہ مورث  
کے ہوتا ہی اسلیئے کہ اُنکو زیادہ وسائل واقفیت کے ہیں \*

جب کبھی کوئی دستاویز ایسی پیش ہو کہ جس میں چند لفظ  
کات کر بنائے گئے ہوں تو بار ثبوت اِس امر کا کہ وہ الفاظ قبل تکمیل اُس  
دستاویز کے بنائے گئے تھے ذمہ اُسی شخص کے ہی جو کہ اُس سے فائدہ  
اُٹھا چاہتا ہی <sup>۹</sup> \*

۸ بہجن لال بٹام رام لال منقصہ ہائی کورٹ شمال و مغرب سرورخہ اپیل

خاص نمبر ۲۲۳ صفحہ ۱۸۷۵ ع

۹ پتھور مائک جی بٹام موتی چند مائک جی مورزا دتین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۴۰

۱۰ مساعہ خوب کثور بٹام بابو مدن رائیں سنگھہ مورزا دتین اپیل جلد ۱

اس دفعہ کا متعلق کرنا عدالت کے اختیار میں ہی کیونکہ اُسکو تجویز کرنا چاہیئے کہ کس طریق کو نظر بحالات مقدمہ زیادہ وسائل ثابت کرنے کسی امر کے ہیں لیکن جب تک کہ یہہ تحقیق نہو کہ کسیے پاس زیادہ وسائل واقفیت کے ہیں اُس وقت تک یہہ دفعہ متعلق نہوگی \*

## دفعہ ۱۰۷ جب بحث اس امر

کی ہو کہ فلان شخص زندہ

ہی یا مرگیا اور یہہ ثابت

کیا جائے کہ وہ ۳۰ سال کے ادھر زندہ تھا

تو بار ثبوت اُسکے فوت ہو جانے کا نامہ اُس

شخص کے ہی جو اُسکا مر جانا بیان کرتا

لہی \*

اس دفعہ سے وہ قیاسات قانونی شروع ہوتے ہیں جنکو قیاسات قانونی غیر قطعی کہتے ہیں انکی نوعیت کی نسبت ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں ا دفعہ ہذا اس قیاس پر مبنی ہی کہ ہر شخص جو کہ تیس برس کے اندر زندہ پایا گیا تھا وہ اب بھی زندہ ہوگا اور اُس شخص کو جو کہ اپنے حق کو شخص مذکور کی وفات پر مبنی کرتا ہی اُسکی وفات ثابت کرنی چاہیئے \*

## دفعہ ۱۰۸ [ مگر شرط یہہ ہی

کہ ۲ ] جب بحث اس امر

کی ہو کہ فلان شخص زندہ

بار ثبوت وفات ایسے شخص کی جسکی سات برس سے کچھہ خبر نہ ملی ہو

ہی یا فوت ہو گیا اور یہہ بات ثابت کی جائے کہ جن شخصوں کو در صورت اُسکی حیثیت کے اُسکی خبر ضرور ملتی اُنکو سات برس سے اُسکی کچھ خبر نہیں ملی ہی تو بار ثبوت اُسکے زندہ ہونے کا اُس شخص [ کیطرف منتقل ہوتا ہی ۳ ] جو اُسکا زندہ ہونا

### بیان کرے \*

دفعہ ۵۵۱ بھی قیاس قانونی غیر قطعی پر مبنی ہی قیاسات قانونی کا ذکر اُدھر ہو چکا ہی ۴ \*

حسب احکام شرع متقدمی کے مقدمات وراثت میں یہہ قاعدہ ہی کہ شخص مفقود الخبر کی تاریخ ولادت سے نوے برس کے بعد اُسکو متوفی سمجھینگے اور یہہ اصول بذاتہ اور کتابوں سے لیکر ہائی کورٹ شمل و مغرب نے بھی اختیار کیا ہی۔ چنانچہ چند مقدمات میں اسی بناد پر فیصلہ کیا ہی ۵ اور حسب احکام شاستر بھی مفقود الخبر کی جائداد بعد اُسکے بارہ برس تک مفقود الخبر رہنے کے اُسکے ورثہ میں تقسیم ہوتی ہی ۶ لیکن دفعہ ۵۵۱ سے یہہ بحث قائم ہوتی ہی کہ مفصلہ بالا قواعد شرع و شاستر نسبت اشخاص مفقود الخبر کے عتدالتوں پر واجب التعمیل ہیں یا نہیں اِس وجہ سے کہ در حقیقت اُن دونوں مسئلوں کو مسئلہ قانون شہادت تصور کرنا چاہیئے لیکن چونکہ یہہ قانون وراثت سے نہایت متضاد

۳ ترمیم بموجب دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۸ - ۱۸۷۲ ع

۴ دیگھر صفحہ ۳۶۲

۵ امام علی خان بنام مہدالعلی خان مفصلہ ہائی کورٹ شمل و مغرب مورخہ ۷ جنوری سنہ ۱۸۶۷ ع و مسماۃ دولت کاتون بنام خواجہ علی خان ایضا مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۶۷ ع و مسماۃ زکوی بی بی بنام مسماۃ الفیضی بی ایضا مورخہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۷۵ ع

۶ جمنا جٹی مرزمدار بنام کیشبالہل گروس ہنگال جاد ۲ صفحہ ۱۳۲ دہرائی

و گرداس ناگ بنام مروتی اہل ناگ ہنگال جاد ۶ صفحہ ۱۶ ضمیمہ

ہی تو گو ایک مسئلہ قانون شہادت کا ہی تاہم مثل مسئلہ اقبال بالنسب و قیاس صحبت دایمی مادر کے حکام عدالت ہاے برتس انڈیا انپر معاملات وراثت کے طے کرنے میں الحاظ رکھتے ہیں چنانچہ منجملہ ان نظائر کے چنکا حوالہ ایہی دے چکے ہیں ایک فیصلہ سنہ ۱۸۷۵ع کا ہی جو بعد نفاذ ایکٹ ہذا صادر ہوا ہی مگر ایک مقدمہ حال میں جسمیں کہ مدعیان نے اس بیان سے دعویٰ کیا تھا کہ وہ بعد جانکی راے شخص مفقودالخبر کے وارث سالک راے متوفی کے ہوتے ہیں اور بیوہ سالک راے متوفی نے مدعا علیہما کے نام انتقال جائداد غیر منقولہ کا کر دیا لہذا وہ انتقال منسوخ کیا جائے مدعا علیہما کی طرف سے یہہ عذر پیش ہوا کہ ہر گاہ شاستر کے موافق جب تک کہ بارہ برس مفقودالخبر کو نہ گذر جائیں وہ مردہ تصور نہیں کیا جاسکتا اور جانکی راے کو مفقودالخبر ہوئے صرف آٹھ یا نو برس ہوئے ہیں پس ایسی صورت میں مدعیان کو بحالت عدم ثبوت وفات جانکی راے کے کوئی حق دعویداری کانہیں ہی - فریقین کی طرف سے کوئی شہادت نسبت زندہ یا متوفی ہونے جانکی راے کے قہ تھی پس بحث اس امر کی تھی کہ ایسی صورت میں شاستر متعلق ہوگا یا قانون شہادت اور قیاس قانونی کس طرف ہی اور بار ثبوت کس فریق پر ہی - عدالت ہائی کورٹ الہ آباد نے اجلاس کامل سے یہہ تجویز کیا کہ بحالت عدم موجودگی ثبوت کے جانکی راے مفقودالخبر متوفی تصور کیا جائے اور دفعہ ۱۰۹ اس صورت سے متعلق ہی نہ دھوم شاستر ۷ \*

## دفعہ ۱۰۹ جب بحث اس امر

کی ہو کہ قلی اشخاص

شریک اور زمیندار اور رعایا

ہیں یا مالک اور گماشتہ ہیں اور یہہ بات

ثابت کیجائے کہ وہ اسی طور پر باہم عمل

بار ثبوت نسبت شراکت  
کرایہ داری و گماشتگی

کرتے رہے ہیں تو بار ثبوت اس امر کا کہ یہہ واسطہ اُنکے درمیان نہیں ہی یا موقوف ہو گیا ہی ذمہ اس شخص کے ہی جو اس واسطہ کا ہونا بیان کرتا ہو \*

متن دفعہ ہذا گورنمنٹ کے ترجمہ سے نقل کی گئی ہی اور اُسکے الفاظ کو بچسنہ اوپر نقل کر دیا ہی لیکن اس میں ایک سخت غلطی واقع ہوئی ہی بدلے اس عبارت کے کہ بار ثبوت اس شخص پر ہی جو اس واسطہ کا ہونا بیان کرتا ہو یہہ عبارت چاہیئے بار ثبوت اس شخص

پر ہی جو کہ ایسا بیان کرتا ہو ( یعنی واسطہ کا موقوف ہو جانا ) \*  
بار ثبوت محکمہ دفعہ ہذا مبنی ہی اس قیاس پر کہ جس طرح پر حالت ایک شی کی تھی اسی طرح پر اُسکا رہنا تصور کرنا چاہیئے جب تک کہ اُسکے خلاف نہ ثابت ہو دفعہ ہذا میں تین تعلقوں کا ذکر ہی \*

۱ — رشتہ شراکہ \*

۲ — رشتہ زمیندار و کاشتکار \*

۳ — رشتہ اصل مالک و گماشتہ \*

نسبت رشتہ اول کے باب ۱۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع و علی الخصوص دفعہ ۲۶۳ قابل ملاحظہ ہی \*

نسبت رشتہ دوم کے واضح رہے کہ چند نظائر اس اصول پر قبل نافذ ہونے ایکٹ ہذا کے قائم ہو چکی ہیں — چنانچہ ایک مقدمہ میں یہہ تجویز ہوا کہ جب کاشتکار اراضی کے چھوڑنیکی اطلاع حسب ضابطہ دے چکا ہو تو بار ثبوت اس امر کا کہ باوجود اس اطلاع کے کاشتکار اراضی پر قابض رہا ذمہ زمیندار کے ہی لیکن جبکہ کاشتکار نے با ضابطہ اطلاع نہیں دی تو زمیندار کا قبضہ اور اپنی بیدخلی ثابت کرنا ذمہ کاشتکار کے ہی <sup>۸</sup> لیکن جبکہ پتہ ایک معین معینہ کے لیئے کاشتکار کو دیا گیا ہو اور ولا معینہ منقضي ہو چکی ہو تو بار ثبوت اس امر کا کہ باوجود انقضائے معینہ معینہ

کے کاشتکار اراضی پر قابض رہا ذمہ زمیندار کے ہی جو کہ کاشتکار پر دعویٰ واسطے لگان کے کرتا ہی \* ۹

نسبت رشتہ سوم کے باب ۱۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء قابل ملاحظہ ہی علی الخصوص دفعہ ۶۰۶ \*

## دفعہ ۱۱۔ جب بحث اس

امر کی ہو کہ ایک شخص جو ایک شی کا قابض ہی

بار ثبوت نسبت ملکیت  
شی مقبوضہ

وہ اُسکا مالک ہی یا نہیں تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ مالک نہیں ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو اُسکا مالک نہ ہونا بیان کرتا ہو \*

بار ثبوت محکومہ دفعہ ۱۱ مبنی ہی مسئلہ القبض دلیل الملک پر اور اسی وجہ سے جب کبھی کوئی شخص کسی شخص قابض کو کسی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ سے بیدخل کرنا چاہتا ہو تو بار ثبوت اس امر کا کہ مدعا علیہ کو حق ملکیت حاصل نہیں ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو کہ اُس کو بیدخل کرنا چاہتا ہی \*

اس قسم کے مقدمات میں استحقاق مدعا علیہ قابض سے کچھ بحث ہوتی ہی اور جب تک کہ مدعی کوئی اپنا حق اعلیٰ ثابت نہ کرے اُس وقت تک اُس کو ڈگری نہیں مل سکتی چنانچہ جب کبھی گورنمنٹ کسی جائداد کی نسبت اس بنا پر کہ متوفی لوارث مرا اور اس لئے گورنمنٹ کو اُس کی جائداد کی نسبت استحقاق پیدا ہوا ذمہ گورنمنٹ کے ہی اور جب تک گورنمنٹ یہہ

۹ ناک ہادی بنام مہادیو پانڈے بینکال جلد ۷ صفحہ ۱۱ ضمیمہ

۱ جوالا پٹش سنگھ بنام دھرم سنگھ مورزاڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ

۵۲۸ - ورام ٹرائین رائے بنام فرخ النساء مورزاڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۳۳ -

۲ راجہ پودھ کانت رائے بنام پاپو چند کمار رائے مورزاڈین اپیل جلد

۱۲ صفحہ ۱۲

۳۸۲ مقدمات مقابضت حسب دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۵۹ ع [دفعہ ۱۰]

فہ ثابت کرے تو مدعا علیہ قابض کی ہے (استحقاقی ہے کچھ سرور کا نہیں ہو سکتا) ۲ لیکن جبکہ ایک مدعی اپنا استحقاق بانی النظری طور پر ثابت کر دے اور دستاویزات اپنے نام کی نسبت جائیداد کے پیش کرے تو بار ثبوت ثابت کرنے اپنے حق کا ذمہ مدعا علیہ کے چاہتا ہے ۳ \* لیکن بعض مقدمات مقابضت حسب احکام دفعہ ۱۵ - ایکٹ

۱۲ سنہ ۱۸۵۹ ع کے دائرہ ہوتے ہیں اور اُن سے

اصول مفصلہ بالا متعلق نہیں ہیں اُس قسم

نالشات کی نوعیت چود دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۱۲

مقدمات مقابضت حسب  
دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۲ سنہ  
۱۸۵۹ ع

سنہ ۱۸۵۹ ع کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگی اور اُس دفعہ کو ایکٹ ۹ سنہ

۱۸۷۱ ع قانون تملی نے منسوخ نہیں کیا اور حسب دفعہ ۲۶ - ایکٹ

۲۳ سنہ ۱۸۶۱ ع احکام مصدورہ دفعہ مذکور قابل اپیل و تصویز ثانی

نہیں ہیں - دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۵۹ ع یہ ہے -

۲ اگر کوئی شخص سوائے بذریعہ عمل قانونی کے اپنی کسی جائیداد

غیر منقولہ سے بلا رضامندی اپنے اور طرح پر

بیدخل کیا جائے تو اگر شخص مذکور یا

شخص دیگر جو اُس کے ذریعہ سے دعویٰ کرے

دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۱۲  
سنہ ۱۸۶۹ ع

ہو نالاش دلا پائے قبضہ اوپر جائیداد مذکورہ کے عدالت میں رجوع کرے

تو شخص مذکور باوصف پیش ہونے کسی اور استحقاق کے قبضہ پانے کا

مستحق ہوگا مگر تشریح یہ ہے کہ نالاش مذکور تاریخ بیدخلی سے چہ

مہینہ کے اندر دائر کی جائے اور ملحوظ رکھے کہ اُس دفعہ کی کسی عبارت

سے اُس شخص کو جس سے قبضہ چھوڑا لیا گیا ہو یا کسی اور شخص

کو ممانعت اِس بات کی نہ ہوگی کہ وہ نالاش بغرض ثبوت استحقاق

اپنے اور حصول قبضہ جائیداد اندر مہمان مقررہ ایکٹ ہذا پیش کرے \* ۳

اِس دفعہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ اِس قسم کے مقدمات میں

مدعا علیہ کا قبضہ جائیداد پر بتجبر یا فریباً نہ ہوئے سے حاصل ہوتا ہے

۱ گودھادی لال رائے پننام گورنمنٹ پبکال مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ

۳۲۸ و ایضا ایضا ایضا پبکال جلد اول صفحہ ۲۲۲ پریوری کرٹول

۳ سوار ہامٹی اور پننام - ری نپا ہی کرٹول پبکال جلد ۶ صفحہ ۱۲۵

اور اس وجہ سے اُسکی مقابضت کے حق میں وہ قیاس قانونی نہیں پیدا ہوتا جسکی وجہ سے بار ثبوت ذمہ مدعی یعنی شخص بیدخل شدہ کے پڑے پس جبکہ مدعی اپنا قابض ہونا قبل ایسی بیدخلی کے ثابت کر دے تو بار ثبوت اپنے استحقاق ملکیت ثابت کرنے کا اس قسم کے مقدمات میں مدعا علیہ کے ذمہ ہوتا ہی لیکن استحقاق کی تجویز ان مقدمات میں نہیں ہوتی اور مدعی کو صرف اپنا قبضہ سابق ثابت کرنا کافی ہی ۴ اور جبکہ حسب منشاء دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء کسی شخص کا قبضہ بحال کر دیا جاوے اور پھر نمبری نالش اُس شخص پر نسبت جائیداد مذکور کے دایر ہو تو بار ثبوت نسبت استحقاق ملکیت حسب قاعدہ عام ذمہ مدعی کے پڑیگا \* ۵

یہہ قیاس جو کہ کسی شخص کے جائیداد پر قابض رہنے سے ہوتا ہی


ان صورتوں میں جبکہ کسی فریب یا جبر کی وجہ سے قبضہ حاصل کیا گیا ہو تو نسبت شخص قابض کے نہیں ہوتا اور گو کسی شخص بیدخل شدہ نے دفعہ ۱۵ — ایکٹ

قبضہ جہ کہ فریباً و جبراً حاصل کیا گیا ہو قیاس ملکیت نہیں پیدا کرتا اور سرور بار ثبوت نہیں ہی

۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء کے موافق قبضہ نہ حاصل کیا ہو اور حسب منشاء ضمن ۳ ضمیمہ ۲ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء اُسکے اس قسم کے دعوے میں تملی عارض ہو جاوے تاہم اگر وہ نالش نمبری میں جس میں کہ وہ خون مدعی ہو یہہ بات ثابت کر دے کہ میں فریباً یا جبراً بیدخل کیا گیا ہوں تو بار ثبوت اپنے استحقاق ثابت کرنے کا ذمہ مدعا علیہ کے ہوگا اسلیئے کہ کوئی شخص اپنے خلاف قانون فعل سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور گو مدعا علیہ قابض ہو لیکن چونکہ اُسنے فریباً یا جبراً قبضہ حاصل کیا ہی اسلیئے اُسکے حق میں قیاس قانونی نہیں ہی اور اُسکے ذمہ بار ثبوت نسبت حق

۴ گورنری بنام اداہا پسنداسی دیہی ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۲ دیرانی —  
ادھا نٹ گرشائیں بنام کشن گروہڈہ اوٹھائیں ویکلی جلد ۹ صفحہ ۷۱ دیرانی — و  
چندر ناتھ بنام رام سندھ سراما ویکلی جلد ۷ صفحہ ۱۷۳ دیرانی — و مہین چندر  
پندا پادیدی بنام مہی مٹی پرودا دیہی پنکال جلد ۲ صفحہ ۲۷۵ — اپیل دیرانی  
۵ مولوی مہین اکدین بنام گریش چندر راے چودھری ویکلی جلد ۷ صفحہ



ملکیت کے ہی <sup>۶</sup> اور مدعی اپنی مقابضت سابق لسانی شہادت سے ثابت کرا سکتا ہی <sup>۷</sup> وجہ اس قاعدہ قانونی کی یہہ ہی کہ مقابضت سابق ایک اعلیٰ حق ہی بہ نسبت اُس شخص کے حق کے جسے ناجائز طور پر قبضہ حاصل کیا ہائی کورت کلکتہ نے چند مقدمات کی تجویزوں کے ساتھ اس مسئلہ کی بحث کی ہی اور وہ قابل ملاحظہ ہیں <sup>۸</sup> لیکن اب باب ۳ قانون تملی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع نے اس امر کو صاف کر دیا ہی اور وہ قابل ملاحظہ ہی <sup>۹</sup> لیکن قبضہ ظاہری خیال ملکیت پیدا کرتا ہی اور اگر مدعی یہہ بیان کرے کہ مدعا علیہ بحیثیت سربراہ کاری قابض ہی تو بار ثبوت ایسی سربراہ کاری ثابت کرنے کا ذمہ مدعی کے ہی <sup>۱۰</sup> \* 

## دفعہ ۱۱۱ جب فیما بین فریقین

کسی معاملہ میں نیک نیتی کے باب میں گفتگو

بار ثبوت نیک نیتی ایسے معاملہ کا جو مقدمہ دہلیہ کے ساتھ کیا گیا ہو

ہو اور ایک انہیں سے ایسے منصب میں ہو کہ اُسپر کوئی عمل کرنے کا اعتماد کیا جائے تو بار ثبوت راستی معاملہ کا اُسی فریق کے

۶. تاریخ دہرے پنجم دھندو سیرنگ پٹنا چارج جلد ۳ ہنگال صفحہ ۱۹۸ اپیل دیرانی

۷. منیر رام دیپ پنجم دیپ چرن دیپ ہنگال جلد ۴ صفحہ ۹۷ - اجلاس کامل

۸. خواجہ عنایت اللہ چودھری پنجم کشن چندر - مرزا دیکالی جلد ۸ صفحہ ۲۸۷

دیرانی - و عایشہ بی بی پنجم کھنہ مرزا دیکالی جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۶ دیرانی

۹. سامان سندری دیپ پنجم کلکتہ مالہ دیکالی جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۳ دیرانی

۱۰. دیکھو صفحہ ۷۵ اغایت ۸۲ و دفعہ ۲۹ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

۱. کیس دی سنگھ پنجم رام داس دیکالی جلد ۸ فیصلجات اجلاس کامل سنہ

۱۸۶۲ع

ذمہ ہی جو اُس عمل میں معتمد علیہ ہونے کا منصب رکھتا ہے \*

## تمثیلات

( الف ) ایک موکل نے ایک مختار پر درباب ایک بیع کے اعتماد کیا اور موکل نے جو ایک نالاش اسی باب میں دائر کی اُس میں راست معاملگی کی بحث ہی پس بارثبوت راست معاملگی کا اُس مقدمہ میں ذمہ مختار کے ہے \*

( ب ) ایک بیع کے معاملہ میں بیٹے کی جانب سے جو ابھی بالغ ہوا ہے باپ کی نسبت نیک نیتی سے معاملہ کرنے کی بحث ایک مقدمہ میں واقع ہے اور وہ مقدمہ بیٹے کی طرف سے دائر ہوا ہے بارثبوت نیک نیتی سے معاملہ کرنے کا باپ کے ذمہ ہے \*

یہ اصول تجربہ انسانی پر مبنی ہے کیونکہ اکثر وہ لوگ جنکو کہ منصب صلاح کاری کا حاصل ہوتا ہے اپنے نفع ذاتی کے لیے ایسے معاملات کر لیتے ہیں جن سے اُنکا فائدہ متصور ہوتا ہے \*

نوعیت، اس رشتہ اعتماد کی تمثیلات دفعہ ہذا سے ظاہر ہوگی لیکن علاوہ ان تمثیلات کے تمام اور رشتہ اعتمادی کی وجہ سے یہی بارثبوت ذمہ اُس شخص کے ہوگا جو ایسے معاملہ سے مستفید ہونا چاہتا ہے — اس قسم کی بحث ہندوستان میں اکثر مستورات پردہ نشین کی نسبت واقع ہوتی ہے اور حکام پرہوی کونسل نے بارہا یہ تجویز کیا ہے کہ جب کبھی کوئی پردہ نشین عورت کسی ایسے شخص کے حق میں جو اُسکا صلاح کار ہو کوئی دستاویز لکھے یا اگر کسی قسم کا معاملہ کرے تو وہ معاملہ نیک نیتی کا نہ سمجھا جاوے گا جب تک کہ کوئی شخص جو اُس سے مستفید ہونا چاہتا ہے تحریری ثبوت نیک نیتی کا فہ داخل

کرے اور بار ثبوت ایسی نیک نیکی کا اُسکے ذمہ ہوتا ہی ۲ اور تھائی کورت کلکتہ نے بھی اسی اصول پر جہت سے فیصلہ لجات نافذ کیئے ہیں ۳ اور ایک مقدمہ میں جس میں کہ ولیہ پردہ نشین نے اپنے نابالغوں کی نجایادہ منتقل کر دی تھی اور نابالغوں نے بعد بلوغ کے مشتریان پر تنسیخ کا دعویٰ کیا تو بار ثبوت نیک نیکی معاملہ کا ذمہ مشتریان قائم ہوا ۴ اسی طرح پو جبکہ معاملہ مابین صلاح کار قانونی اور اُسکے موکل کے تھا تو یہہ تجویز ہوا کہ معاملہ بوجہہ دباؤ ناجائز کے تصور کیا جائیگا جب تک کہ اُسکے خلاف ثبوت نہ ہو اور بار ثبوت ذمہ اُس شخص کے ہی جو ایسے معاملہ سے مستفیذ ہونا چاہتا ہی ۵ غرض کہ اس قسم کے معاملات میں قانون نے نہایت صاف طور پر بار ثبوت نیک نیکی کا بدمہ اُس شخص کے رکھا ہی جس نے کہ بحالت معتمد الیہ ہونے کے اپنے معتمد سے کوئی معاملہ کر لیا ہو اور اُسکی مخالف نظریں دیکھنے سے نوعیت اس قسم کے مقدمات کی معلوم ہوگی ۶ \*

## دفعہ ۱۱۲ یہہ واقعہ کہ کوئی شخص

باپام قائم رہنے ازدواج جائز  
مابین اُسکی والدہ اور کسی

ولادت باپام ازدواج ثبوت  
قطعی صحت نسب

اور شخص کے پیدا ہوا تھا یا اُس ازدواج

- ۲ منشی بذل الرحیم بنام شمس النساء بیگم مورزا ندین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۱ - و تکرور دین قیواری بنام ثواب سید مای حسین خان ویکلی جلد ۲۱ صفحہ ۳۴۰ - و مسماۃ عظیم النساء بنام بقو خان بنگال جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۵
- ۳ عبدالعالی بنام کریم النساء ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۵۳ نظائر دیوانی - و سادر ہماری دیوبی بنام کشوری اہل ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۴۶ دیوانی
- ۴ روپ نرائین سنگھ بنام گنگا پرشاد ویکلی جلد ۹ صفحہ ۳۹۷ دیوانی
- ۵ کشنک بنام میڈا حارائیں بنگال جلد ۱ صفحہ ۹۵ اپیل دیوانی
- ۶ کڈھیا لعل جوہری بنام کاشنی دیوبی بنگال جلد ۱ صفحہ ۳۱ و ۳۲ - و منورہ داس بنام بھگ متی داسی بنگال جلد ۱ صفحہ ۲۸ ابتدائی - و پنا لعل پھل بنام سوری متی پاما سندری داسی بنگال جلد ۶ صفحہ ۷۳۲ - و گروسی بنام امرنامائی داسی بنگال جلد ۶ صفحہ ۱ ابتدائی - و رام پرشاد مصر بنام رائی پھول متی ویکلی جلد ۷ صفحہ ۹۹ دیوانی - و رام پرشاد مصر بنام رائی پھول متی مورزانندن اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۱

کے قسطن ہونے کے بعد مبین ۲۸۰ یوم کے پیدا ہوا اور اُسکی والدہ بے شوہر رہی ثبوت قطعی اس امر کا ہوگا کہ وہ صلبی بیٹا اُس شخص کا ہی الا اُس حال میں کہ یہہ ثابت ہو کہ زوجہ اور شوہر اُس زمانہ میں کہ اُسکا حمل ہو سکتا تھا باہم صحبت نہیں رکھتے تھے \*

لفظ صلبی بیٹا انگریزی عبارت قانونی کا صحیح ترجمہ نہیں ہی — صحیح النسب بیٹا مراد ہی \*

پانچ دفعات ماسبق میں جو قیاسات کا ذکر ہی وہ قیاسات قانونی غیر قطعی ہیں دفعہ ۱۱۳ میں وہ دو قیاس قائم کیئے گئے ہیں جنکو قیاسات قانونی قطعی کہنا چاہیئے اور انکی نسبت ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں ۷ قیاس قطعی اور ثبوت قطعی ایک چیز ہیں \*

مسئلہ قانون شہادت مندرجہ دفعہ ۱۱۳ مصلحت ملکی پر مبنی ہی اور نیز قیاس پر جو کہ انسان کے روز مرہ تجربہ سے قائم ہوتا ہی \* شرع محمدی میں بھی قیاس صحت نسب ایک فہایت اعلیٰ درجہ کا قیاس تصور کیا گیا ہی اور حکام عدالتہائے دیوانی نے بارہا یہہ تجویز کیا ہی کہ جو اولاد کہ ایسے ایام میں پیدا ہو کہ جو مدت سے ایک مرد اور ایک عورت بطور زن و شو کے ساتھ رہے ہوں اور کوئی امر ممانع نکاح • ایمن اُس مرد اور عورت کے نہ ہو تو وہ اولاد صحیح النسب تحقیقاً تصور ہوگی ۸ اور بلا ثبوت کامل اس امر کے کہ آیا اُس عورت اور مرد کے باہم نکاح شرعی ہوا ہی یا نہیں انکی اولاد صحیح النسب تصور ہوگی ۹

۷ دیکھو صفحہ ۳۶۳ — ۳۶۵

۸ خواجہ ہدایت اللہ بنام رائے جان خان مورزاندین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۹۵

۹ محمد یاقوت حمین خاں مہار بنام شرف النساء بیگم مورزاندین اپیل جلد ۸

صفحہ ۱۳۶ — رولس بنام صدیق النساء چودھری مورزاندین اپیل جلد ۱۱ صفحہ

۳۹۰ ثبوت تفویض ملک - عدالت کو بعض واقعات کا [ دفعہ ۱۱۳، ۱۱۴

اور جو اولاد کہ بعد نکاح ایام قیام نکاح میں پیدا ہو وہ شرعاً لازمی طور پر صحیح النسب قرار پائیگی جب تک کہ پورا ثبوت اس امر کا نہ ہو کہ والدین ایک دوسرے تک رسائی اُن ایام میں نہیں رکھتے تھے کہ جس میں اولاد کا پیدا ہونا ممکن ہو<sup>۱</sup> نسبت تعریف ثبوت قطعی کے دیکھو دفعہ ۲۴ \*

## دفعہ ۱۱۳ اشتہار مندرجہ گزرت

آف انڈیا بایں مضمون کہ

ثبوت تفویض ملک

ایک حصہ عملداری سرکار انگریزی کا کسی ہندوستانی ریاست یا والی ملک یا فرمانروا کو مفوض کیا گیا ہی ثبوت قطعی اس امر کا ہوگا کہ تفویض ملک کی اُس تاریخ میں جو اُس اشتہار کے اندر لکھی ہو جوازاً عمل میں آئی \*

## دفعہ ۱۱۴ عدالت کو جائز ہی

کہ وجوہ کسی واقعہ کا جو اُسکی دانست میں غالباً

عدالت کو بعض واقعات کا وجہ قیاس کر لینا جائز ہی

وقوع میں آیا ہو قیاس کر لے البتہ معمولی طریقہ واقعات طبعی اور رویہ انسانی اور

۱ جس وقت منکھہ جی مقام حیات منکھہ جی مورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ

۲۲۵

۲ دیکھو صفحہ ۳۵، ۳۷، ۳۸

سرکاری اور خانگی کار و بار کا بنظر اُس نسبت کے جو اُس مقدمہ کے واقعات کے ساتھ اُنکو ہی ملحوظ رکھنا ہوگا \*

### تمثیلات

عدالت کو امور مفصلہ ذیل کے قیاس کر لینے کا اختیار ہی \*

( الف ) یہہ کہ جس شخص کے پاس سرقہ کے بعد زمانہ قریب میں مال مسروقہ ہو وہ خود چور ہی یا دانستہ اُسے مال مسروقہ لیا ہی الا اُس حال میں کہ وہ اپنے پاس اُسکے آنے کی وجہ بیان کرے \*

( ب ) یہہ کہ شریک جرم اعتبار کے قابل نہیں ہی الا اُس حال میں کہ مقدم کے اہم امور جزئی میں اُسکے بیان کی تائید اور طور سے ہوتی ہو \*

( ج ) یہہ کہ ایک ہندی جو سکاري ہوئی یا ہشت پر بیچا لکھی ہوئی ہی وہ بابت معاوضہ کافی کے سکاري گئی ہوگی یا اُسکی ہشت پر بیچا لکھا گیا ہوگا \*

( د ) یہہ کہ ایک شی یا حال اشیاء کا موجود ہونا ثابت کیا گیا اور اُس وقت سے اُس قدر عرصہ نہیں گذرا جسکے اندر ایسی اشیاء یا حالات اشیاء معدوم ہو جایا کرتے ہوں تو اُنکی نسبت یہہ قیاس کر لینا جائز ہی کہ اب تک موجود ہونگی \*

( ۵ ) یہہ کہ عدالت اور دفتر کے کام چسبب

ضابطہ انجام دیئے گئے ہیں \*

( ۶ ) یہہ کہ معمولی طریقہ کاروبار کا خاص امور

میں مرعی رکھا گیا ہی \*

( ۷ ) یہہ کہ جو شہادت پیش ہو سکتی تھی

اور پیش نہیں کی گئی اگر وہ پیش کیجاتی تو جس شخص نے کہ اُسکو دبا رکھا اُسکے حق میں مضر ہوتی \*

( ۸ ) یہہ کہ ایک شخص ایک سوال کا جواب

نہیں دیتا ہی اور وہ جواب دینے پر قانوناً مجبور نہیں کیا جاسکتا ہی اُسکا جواب اگر وہ دیتا تو اُسکے حق میں مضر ہوتا \*

( ۹ ) یہہ کہ ایک دستاویز جس سے کوئی

نہہ داری پیدا ہوتی ہی دستاویز کے لکھنے دینے والے کے پاس ہی تو اُس نہہ داری سے برأت حاصل ہوئی ہوگی \*

لیکن عدالت کو ایسے واقعات جنکا ذیل میں ذکر

کیا جاتا ہی بہ تجویز اس امر کے ملحوظ رکھنے ضرور

ہیں کہ یہہ قاعدے خاص مقدمہ مرجوعہ سے متعلق ہوتے

ہیں یا نہیں \*

تمنبلات جو منعلق اس دفعہ کے ہیں بہاں ختم ہوچکی ہیں لیکن

واضعان قانون نے بعض مراحات مزید ہر نمیل کی نسبت ایک

صورت بیان کی ہی اور اُس ہر صورت کو اُس نمیل کے سانچہ پر ہینا

چاہیئے جس سے کہ وہ منعلق ہی ۛ

مثلاً تمثیل ( الف ) ایک دوکاندار کے

روپیہ کی تھیلی میں ایک نشان کیا ہوا روپیہ اُسکے چورائے جانے کے بعد عرصہ قریب میں موجود ہی ارد وہ بتصریح نہیں کہہ سکتا ہی کہ اُسکے پاس کیونکر آیا لیکن اپنے معمولی اٹڈا کاروبار میں ہمیشہ روپیہ لیا کرتا ہی \*

تمثیل ( ب ) ایک شخص نہایت مہذب کی

تجویز بعلت باعث ہلاکت ہونے ایک شخص کے اس نہج سے کہ اُس نے ایک گل کی ترکیب میں غفلت کی پیش ہی ارد عمرو ایک شخص ویسا ہی نیک نام جو اُسکی ترکیب میں شریک تھا بصحت اُن حالات کو جو وقوع میں آئے بیان کرتا ہی اور تسلیم کرتا ہی اور وجوہ کہتا ہی کہ زید سے ارد اُس سے چپسا کہ ہو جایا کرتا ہی بے احتیاطی ہوئی \*

تمثیل ( ب ) ایک جرم کا ارتکاب چند اشخاص

سے ہوا اور مجرموں میں سے تین شخص زید ارد عمرو از بکر موقع واردات پر پکڑے گئے ارد ایک دوسرے سے علاحدہ رکھا گیا اور اُنمیں سے ہر ایک جرم کا ایسا بیان کرتا ہی جس سے خالک بھی ماخوذ ہو ارد وہ بیانات مزید ایک دوسرے کے اسی طور پر ہیں کہ سازش سابقہ نہایت قریبی قیاسی ہی \*



یہاں گرجتہ گورنمنٹ میں غلطی ہی نہ بدلے لفظ قریب قیاس کے لفظ بعید قیاس ہونا چاہیئے \*

تمثیل ( ج ) زید ایک ہفتگی کا لکھنے والا ایک شخص کاروباری ہی اور عمرو اُسکا سکارنیوالا نو عمر اور نواقف اور بالکل زید کی داب میں ہی \*

تمثیل ( د ) ثابت کیا گیا کہ پانچ برس پر بیشتر ایک دریا ایک سمت میں بہتا تھا لیکن معلوم ہوا کہ اس عرصہ میں طغیانی پانی کی ہوئی جس سے دھار اُسکی بدل گئی ہوگی \*

تمثیل ( ه ) ایک عمل عدالت کا جسکے باضابطہ ہونے کے بابت شبہ ہی خاص حالات میں انجام دیا گیا تھا \*

تمثیل ( و ) بحث اس امر کی ہی کہ ایک خط پہونچا تھا یا نہیں اور اُسکی نسبت قاک میں قالا جانا ثابت کیا گیا لیکن مفسدے کے باعث قاک کا معمولی راستہ بنی ہو گیا تھا \*

تمثیل ( ز ) ایک شخص ایک دستاویز کو پیش نہیں کرتا ہی جو ایک چھوٹے سے معاملہ میں جسکی بابت اسپر نالش ہی مؤثر ہوتی لیکن ایسا ہی ہی کہ پیش ہونا اُسکا اسکے گھرانے کی ناگزیری اور بدنامی کا موجب ہوتا \*

تمثیل (ج) ایک شخص ایسے سوال کا جواب نہیں دیتا ہی جس پر قانوناً جواب دینے کے لئے جبر نہیں کیا جاسکتا ہی لیکن اُسکا جواب دینا ایسا ہی کہ جس معاملہ میں اُس سے سوال کیا گیا اُس سے علیحدہ معاملات میں اُسکا نقصان ہوتا ہی \*

تمثیل (ح) ایک شخص اُسکے لکھے دینے والے کے پاس ہی لیکن حالات مقدمہ کے ایسے ہیں کہ اُس نے اُسکو چورا لیا ہوگا \*

دفعہ ۵۸۱ کے الفاظ سے ظاہر ہی کہ جن قیاسات کا ذکر اس میں کیا گیا ہی وہ قیاسات اختیاری ہیں دفعہ ۳ میں یہہ الفاظ دو جایز ہی کہ قیاس کرے " کے معنی بیان ہوئے ہیں — قیاسات کی نسبت دفعہ ۱۰۲ کی شرح میں مفصل طور پر ذکر کرایا ہے ۳ تمثیلات دفعہ ۵۸۱ میں چند قسمیں قیاسات واقعاتی کی جو کہ قدرتی اصول پر مبنی ہیں بیان کی گئی ہیں — ان قیاسات سے بھی اُسی طریق پر جو کہ مخالف قیاس ہی یارنبوت چاہتا ہی مثلاً تمثیل (الف) کے دیکھنے سے امور مفصلہ ذیل ظاہر ہونگے \*

اول یہہ کہ ہر شخص کے بیگناہ ہونے کا قیاس ہوتا ہی \*  
اس قیاس کے مقابلہ پر دوسرا قیاس یہہ ہی کہ اُس شخص کے قبضہ میں مال مسروقتہ ہی اور جیسکہ یہہ ثابت ہو جاوے تو دونوں قیاس برابر ہو جاتے ہیں اور یہہ بات کہ سرقہ کے مال کا بخوبی قبضہ بھی ایک قیاس خلاف اُس شخص کے قائم کرتا ہی پس جب تک کہ وہ اپنی بیبجرمی وہ ثابت کرے وہ معجز تصور ہوگا پس یارنبوت اس طرح پر اس قسم کے قیاس سے بھی اولت جاتا ہی — علوہ ان قیاسات کے جنکا کہ ذکر تمثیلات دفعہ ۵۸۱ میں ہی صدها اور قسم کے قیاسات ہیں جنکا ذکر ممکن نہیں ہی \*

## فصل ۸ موانع تقریر متخالف

دفعہ ۱۱۵ جب کسی شخص

موانع تقریر متخالف

نے اپنے اظہار یا فعل یا

تورک سے عمداً دوسرے شخص کو کسی چیز کی نسبت یہہ باور کرایا ہو یا اسکو باور کرنے دیا ہو کہ وہ راست ہی اور اُسی اعتبار پر اس سے عمل کرایا ہو یا اسکو عمل کرنے دیا ہو تو وہ یا اسکا قائم مقام مجاز اسکا نہوگا کہ کسی فالش یا کارروائی میں جو فیما بین اسکے اور اس شخص یا اسکے قائم مقام کے ہو اس چیز کی صداقت سے انکار کرے \*

### تمثیل

زید نے عمداً اور بددروغ عمرو کو یہہ باور کرایا کہ فلاں زمین زید کی ہی اور اس طور سے عمرو کو اُس زمین کے خریدنے اور اُسکی قیمت کے ادا کرنے کی ترغیب دی \*

بعد ازاں وہ زمین زید کی مالک میں آئی اور زید نے چاہا کہ وہ بیع اُس بناء پر منسوخ ہو جائے کہ

بروقت بیع کے وہ اُس پر کچھہ استحقاق نہیں رکھتا تھا  
پس زیہ مجاز اُسکا نہوگا کہ اپنے عدم استحقاق کا  
ثبوت پیش کرے \*

ہم دفعہ ۴ کی شرح میں نوعیت قیاس قانونی قطعی کی جسکو ثبوت  
قطعی کہتے ہیں بیان کر آئے ہیں اور دفعہ مذکور کے متن کے دیکھنے سے معلوم  
ہوگا کہ جہاں کہیں ثبوت قطعی موجود ہو اُسکے خلاف عدالت شہادت  
داخل نہ ہونے دیگی۔ مائع تقریر مخالف جسکا ذکر دفعہ ۵۱۱ میں ہی  
بمقابلہ خاص شخص کے وہی اثر رکھتا ہے جو کہ ثبوت قطعی بمقابلہ  
ہر شخص کے رکھتا ہے یعنی اُسکے خلاف شہادت نہیں داخل کی جاسکتی  
لیکن ثبوت قطعی اور مائع تقریر مخالف میں یہ فرق ہے کہ ثبوت  
قطعی ہمیشہ قیاس راستی واقعہ پر مبنی ہوتا ہے اور مائع تقریر مخالف  
ایک حجت الزامی بلا لحاظ راستی واقع کے بطور جواب دندان شکن کے  
ہوتا ہے۔ دفعہ ۱۱۲ میں ایک صورت ثبوت قطعی کی مندرج ہے اور  
دفعہ ۵۱۱ میں صورت مائع تقریر مخالف کی بیان کی گئی ہے \*

دفعہ ۵۱۱ کے صادق آنے کے لئے اُمورات

مفصلہ ذیل ضرور ہیں :-

مائع تقریر مخالف کے  
صادق آنے کی شرائط

اول — یہ کہ کسی شخص نے اپنے قول فعل سے یا ترک فعل سے  
دوسرے کو یقین دلایا ہو یا یقین کرنے دیا ہو \*

دوم — یہ کہ اُس شخص کا ایسا قول یا فعل یا ترک فعل ارادتاً  
نہو ہو \*

سوم — یہ کہ دوسرے شخص نے اُس قول یا فعل یا ترک فعل  
کے بھروسہ پر کوئی کام کیا ہو \*

چہارم — وہ شخص اول کسی مقدمہ میں جو کہ مابین اُسکے  
اور اُس دوسرے شخص کے دائر ہو اپنے قول یا فعل یا ترک فعل کی  
راستی سے منکر نہیں ہو سکتا \*

مگر یہ امر واضح رہے کہ اور مقدمات میں جو کہ بھروسہ کرنے والے  
کے مقابلہ پر نہیں ہیں وہ شخص اول اُس سے انکار کرنے کا مجاز ہے

چنانچہ جبکہ دو شخصوں نے ملکر ایک جھوٹا امر ایک شخص ثالث کے دعویٰ کے جواب میں بیان کیا تھا بعد ازاں اُن دونوں شخصوں کے خون مابین ایک مقدمہ قائم ہوا تو یہہ قرار پایا کہ چونکہ ان دونوں فریق نے ایک دوسرے کے بیان پر کچھ بہروسہ نہیں کیا تھا بلکہ دلائل جھوٹا بیان کیا تھا اِس لئے ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ اُن دونوں کے باہم ہو اُنکا کذب سابق مائع تقریر متخالف نہیں تصور ہو سکتا اور فریقین کو اختیار ہی کہ اپنے بیان سابق کا جھوٹ ہونا ثابت کریں <sup>۲</sup> اور نیز یہہ امر قابل لحاظ ہی کہ قبل اُسکے کہ مسئلہ مائع تقریر متخالف صادق آوے دوسرے شخص کا بہروسہ کر کے کچھ عمل درآمد کرنا ضروری ہی ورنہ مائع تقریر متخالف پیدا نہیں ہوتا \* ۵

تمتیل دفعہ ۱۱۵ ایک سادہ بیان مسئلہ مائع تقریر متخالف کا ہی قریب قریب اسی قسم کا ایک مقدمہ کلکتہ میں پیش ہو چکا ہی اُسکے واقعات یہہ تھے کہ زید نے اپنے نام کا بیعننامہ نسبت اپنے ایک بھائی کی جائدا کے لکھ لیا اور بکر کو یہہ دھوکا دیکر کہ جائدا مذکور میری ہی اُسکے ہاتھ بیع کر دی بعد ازاں بیعننامہ جعلی جو کہ زید نے اپنے نام لکھ لیا تھا منسوخ ہوا اور اُسکے بعد زید کے بھائی کا انتقال ہو گیا اور وہ وارث شرعی اپنے برادر متوفی کا قرار پایا پھر زید کا بھی انتقال ہو گیا اور اُسکے وارثوں نے بحیثیت ورثہ زید بکر پر دعویٰ واسطے بلا پائے اُس جائدا کے جسکو زید نے بلا منصب فروخت کیا تھا دایر کیا یہہ تجویز ہوا کہ جبکہ زید نے خون اپنے فعل سے بکر کو ایک امر واقعہ کا جھوٹ یقین دلا کر بکر کے ہاتھ جائدا بیچی تھی تو اُسکو منصب انکار کا ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مابین زید اور بکر کے نسبت جائدا مذکور کے ہوتا حاصل نہ تھا اور اُسکی اولاد کو بھی حاصل نہیں ہی جو کہ اُسکو خون حاصل نہیں تھا اور مائع تقریر متخالف اُنکے دعویٰ میں عارض ہی <sup>۶</sup>

۲ رام سون سنگھ بنام پوران پھاری دیکھی جلد ۱ صفحہ ۱۵۶

۵ گریسچندر گھوس بنام ایشورچندر مکر جی پنکال جلد ۳ صفحہ ۳۳۷-اپیل

دیوانی و چندرکپا چکر پتی بنام بہاری دھوت دت دیکھی جلد ۵ صفحہ ۲۰۹

۶ منشی سید امجد علی بنام سیف علی دیکھی جلد ۵ صفحہ ۴۸۹ دیوانی و

دادو رادھا کشن بنام مسماۃ شرف النساء دیکھی جلد ۱۸۶۲ء صفحہ ۱۱ دیوانی و

دیوانی بنام رحمت دیکھی جلد ۲ صفحہ ۳۶

اسی اصول پر یہ بھی تجویز ہوا ہے کہ ایسی صورت میں کہ جب کسی شخص کو ایک حق مسترد حاصل ہے اور وہ اُس حق سے زیادہ کسی شخص کو منتقل کرے اور بعد اُس انتقال کے وہ حق زائد بھی اُسکو حاصل ہو جائے تب اپنے انتقال سابق کو وہ منسوخ نہیں کرا سکتا ہے چنانچہ ایک مقدمہ میں جسٹس کے ایک شخص کو ذیلی پٹہ دینے کا اختیار تھا لیکن اُسے پٹہ دوامی دو ہزار روپیہ کے عوض میں دیدیا اور اُسکی حق ملکیت اُس پٹہ دہندہ کو حاصل ہوا تو یہ تجویز ہوا کہ گو بروقت پٹہ دینے کے اُسکو اختیار پٹہ دوامی دینے کا نہ تھا اور اب اُسکو حاصل ہو گیا تاہم اُس پٹہ دوامی کو منسوخ نہیں کرا سکتا ۷

یہ ایک صورت مانع تقریر مخالف بوجہ قول اور فعل کے ہے اب ہم نوعیت اُن موانع تقریر مخالف کی جو کہ بوجہ ترک قول یا فعل کے قائم ہوتی ہیں بیان کرتے ہیں مثلاً اگر ایک جائداد کو جو کہ ملکیت زائد کی ہے عمرو اپنی بیان کو کے بکر کے ہاتھ بیچتا ہے اور زید باوجود اپنی موجودگی کے معترض نہیں ہوتا تو اُسکو بعد ازاں یہ منصب باقی نہیں رہتا کہ بکر مشتری پر وہ بیان اُسی امر کے کہ عمرو بائع کو منصب بیع کرنے کا نہ تھا اور یہ جائداد ملوچی ہے دعوئی دائر کرتے چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ اصل مالک نے ایک اسم فرضی مشتری کو اِس امر کی اجازت دی کہ اشخاص غیرو کو یہ یقین دلائے کہ وہ جائداد واقع میں اُسکی ہے اور اُن اشخاص غیرو نے اسم فرضی مالک کو مالک واقعی تصور کر کے رہنامہ اپنے نام لکھوایا یہ تجویز ہوا کہ مالک اصلی بوجہ اپنے عمل و آراء کے مرتہدان پر دعویٰ تسلیم نہ رہن نہیں کرسکتا اور مائع تقریر مخالف اُسکے مقابلہ میں عارض ہے اور وہ مالک اسم فرضی کے افعال کا پابند ہے ۸ اور ایک اور مقدمہ میں جسکی واقعات ہمیشہ مقدمہ مذکور

۷ کرن چریہ بنام جاکتی پر شاہ منغلہ ہائی کورٹ شمال مغرب مورخہ ۲۲ اگست

سنہ ۱۸۶۶ء

۸ بابا سندری ہیتی بنام ریشمانی دہلی دہلی جلد ۲ صفحہ ۳۶ دیوانی

تھی اور سوائے اسکے مالک اصلی نے رهنامہ پر گواہی بھی کر دی تھی تو وہی اصول اس مقدمہ سے بھی متعلق ہوا<sup>۱</sup> یہی اصول جو کہ مالک سے متعلق ہی مرتہن سے بھی متعلق ہی چنانچہ ایک مقدمہ میں جبکہ ایک جائیداد ایک شخص کے پاس رہن تھی اور بعد ازاں راہن نے اسی جائیداد کی کفالت پر اور روپیہ قرض لینا چاہا اور مرتہن نے اُس کے قرض دلوانے میں مدد کی اور اپنے مطالبہ کا کچھ ذکر نہیں کیا تو ہائی کورٹ شمال و مغرب نے یہ تجویز کیا کہ مرتہن اول نسبت اپنے مطالبہ کے یہ حق رکھتا ہے کہ بدلے اسکے کہ اُسکے مطالبہ کو سبقت ملے مرتہن ثانی کو سبقت ملے گی اور بعد اداے اُسکے مطالبہ کے اگر جائیداد میں سے کچھ بچے تو مطالبہ مرتہن اول ادا کیا جاوے گا<sup>۲</sup> اسی طرح جبکہ ایک شخص داین نے باجراے ڈگری زر نقد مدیون کی ایک جائیداد قرق کرائی لیکن اس بات کا کچھ ذکر نہیں کیا کہ وہ جائیداد ایک اور مطالبہ داین مذکور میں مستغرق ہے اور اُس جائیداد کو ایک شخص ثالث نے خرید لیا اور اُسکے بعد دائن مذکور نے ہر بناء کفالت مذکور اُس جائیداد کو پھر قرق کرایا اور جبکہ عذر داری مشتری نظم کی بصیغہ متفرقہ نامنظور ہوئی اور اُسے نالیش نمبری ڈگریدار پر بغرض تنسیخ حکم متفرقہ دایر کی تو ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ داین مذکور کا ہر وقت اجراے ڈگری زر نقد کے اپنے مطالبہ کفالت کا کچھ ذکر نہ کرنا ایک ایسا ترک فعل ہے کہ جو اُسکو مشتری کے مقابلہ پر کامیاب ہونے سے باز رکھتا ہے اور مائع تقریر مخالف اُسکے خلاف عائد ہے<sup>۳</sup> اسی طرح پر ایک مقدمہ میں جس میں کہ ایک شخص نے بحیثیت مشتری حقوق مدعی بجائے نام مدعی کے اپنا نام داخل کرایا اور مدعا علیہ نے اس پر کچھ عذر نہیں کیا تو یہ تجویز ہوا کہ مدعا علیہ کو کوئی ایسا حق نہیں ہے کہ بعد ازاں اس امر کی بحث کرے کہ مشتری قایم مقام جائز مدعی کا نہیں ہے اور اسلئے مقدمہ ختم ہونے کے لائق ہے<sup>۴</sup> \* (جملہ دہشت)

۱ پوجا تھوہ کہوس پننام کیلاس جڈو پانوجی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۵۹۳ دہرائی

۲ رائے سیتارام پننام کشنداس متقصاد ہائی کورٹ شمال و مغرب مرہ

۸ دسمبر سنہ ۱۸۶۸ ع

۳ دلت - وکاکو پننام کشن کمار بخشی پنکال جلد ۳ صفحہ ۲۰۷

۴ پیر چندر پننام پنسی ۵۵ پنکال ۳ صفحہ ۲۱۲ دہرائی

مسئلہ مانع تقریر متخالفہ بوجہ سکوت کے سمجھنے کے لئے نوعیت انتہائی بوجہ عمل درآمد استخاص سمجھنا چاہیئے اور اسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے تشریح دفعہ ۱۷ ایکٹ ہذا - اور دفعہ ۱۲۳ و ۱۶۴ و ۲۳۸ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع قانون معاہدہ کی ذیل ملاحظہ ہوں \*

أصول شرح محمدي نسبت زایل ہو جانے حق شفع سکوت کی وجہ سے اسی اصول پر مبنی ہے اور اگر شفع خریداری سے انکار کرے اور اس کے بعد ایک شخص غیو نے اس جائیداد کو خرید لیا اور بعد ازاں اس شفع نے یہ دعویٰ شفع کا اس مشتری پر کیا تو یہ قرار پایا کہ فعل مدعی ہر وقت بیع متنازعہ فیہ ایک مانع تقریر متخالفہ ہے کہ جو اس کے دعویٰ میں عارض ہے اور دعویٰ تنسیخ ہوا<sup>۲</sup> ایک اور مقدمہ میں جس میں کہ بحث اس امر کی تھی کہ آیا وصیتنامہ حسب شرع محمدي جائز ہے یا نہیں اور مدعی نے وصیتنامہ تنسیخ طلب پر دستخط کر دیئے تھے یہہ تجویز ہوا کہ اسکا حق تنسیخ وصیتنامہ زائل ہو گیا<sup>۳</sup> پس یہہ ایک اصول عام یا رکھنا چاہیئے کہ بیعنامہ تجارت اور رہن نامہ تجارت پر گواہ حاشیہ ہونا ایک ایسا فعل ہے کہ جو ان دستاویزات کے اثر معدوم کرنے کو مانع ہے ایک ہندو بیوہ نے ایام نابالغی اپنے پسر میں چند انتقالات بلا ضرورت شاستری کیئے تھے بعد بلوغ پسر مذکور کے مشتریان اور بیوہ مذکور کے مابین جائیداد مذکور کی مقابضت کی نسبت نزاع ہوئی اور مساعا کی طرف سے اس کے بیٹے نے جوابدعویٰ داخل کیا جسکا مضمون جواز انتقالات مذکور تھا بعد ازاں پسر مذکور نے دعویٰ تنسیخ بیعنامہ تجارت مذکور بمقابلہ مشتریان کے دائر کیا تو یہہ قرار پایا کہ فعل پسر مذکور یعنی اسکا اپنی ماں کی طرف سے جوابدعویٰ داخل کرنا ایک ایسا فعل ہے جو وقعت مانع تقریر متخالفہ کی رکھتا ہے<sup>۴</sup>

۲ یو جاکشر سورما بنام کرتی چندر سورما بنگال جلد ۷ صفحہ ۱۹

۳ خدیجہ بی بی بنام صفر علی دیکلی جلد ۴ صفحہ ۳۶ دہراتی

۴ ذیل کرشنر داس بنام رام کمار ساہا دیکلی جلد ۹ صفحہ ۵۷۱ دہراتی



جبکہ کرڈی شخص کسی جائداد کو اس قیمت سے کہ اُسکی ملکیت کی نسبت اصلی واقفیت لوگوں کو نہو اسم فرضی خریدے اور پھر اُس شخص کو جسکے نام جائداد اسم فرضی خریدی گئی ہی ایسا عمل درآمد کرنے دے کہ گویا وہ اُسکا مالک واقعی ہی تو بعد ازاں اُسکو منصب نہیں رہیگا کہ اُس جائداد کا اُن لوگوں کے مقابلہ میں جو اس بھروسہ پر عمل درآمد کریں دعویٰ کرسکے بجز ایسی صورت کے کہ یہہ امر ثابت ہو کہ منتقل الیہ کو اسم فرضی ہونے کی واقفیت تھی ۷ چنانچہ ایک مقدمہ میں جسمیں کہ جائداد اس غرض سے کہ دائن اپنا روپیہ ذہ وصول کرسکیں مدیون یعنی مالک واقعی نے اسم فرضی منتقل کر دی تھی یہہ تجویز ہوا کہ اُسکے بعد مالک واقعی یا اُسکے قائم مقام بغرض تنسیخ اُن انتقالات اسم فرضی کے بہ بین فریب دعویدار نہیں ہوسکتے ۸ اور اسی اصول پر اور مقدمات یہی اسی قسم کے تجویز ہوئے ہیں ۹ \*

مانع تقریر مخالف ہوجہ  
معاملات اسم فرضی

احکام قوانین نسبت خرید اسم فرضی کے قابل غور ہیں — حسب

دفعہ ۲۶۰ ضابطہ دیوانی ( ایکٹ ۸ سنہ

۱۸۵۹ ع ) جو اراضی اجرائڈگری میں نلام

ہو اور سارٹیفکٹ خریدار نلام کے نام طیار کیا

احکام قانون نسبت  
خریداری اسم فرضی

جائے تو نالاش واسطے بیدخلی مشتری نلام سارٹیفکٹ یافتہ کے مقابلہ

میں تسمس ہوجائیگی اور مدعی اس بیان کرنے سے منع کیا جائیگا کہ

جس شخص کے نام سارٹیفکٹ طیار ہی وہ منحض اسم فرضی ہی اور

واقعی مشتری میں ہوں یہی قاعدہ نسبت مشتری نلام سارٹیفکٹ

یافتہ جسنے کہ جائداد کو بعینہ نلام بقایا مالگذاری کے خریدار ہو متعلق

۷ بھگوانداس بنام ایرج سنگھ ویکل جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۵ دیوانی — ریونیوشا

بنام مان سنگھ ویکل جلد ۸ صفحہ ۶۷

۸ لکھی ترائن چکرتی بنام تارمانی داسی ویکل جلد ۳ صفحہ ۹۲ دیوانی

۹ پورانی پرشاد بنام احمد ویکل جلد ۵ صفحہ ۱۷۷ دیوانی — روشن بی بی

بنام شیخ کریم بخش ویکل جلد ۳ صفحہ ۱۷ دیوانی — رتن دانی بنام رائے گڑی سنگر

ویکل جلد ۳ صفحہ ۷۷ دیوانی و مارکٹ ساہو بنام راجہ مان ساہو ویکل جلد ۳

صفحہ ۲۱۱

سمجھا جائیگا دفعہ ۳۶ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۹ء نسبت بقایا مالگذاری ملک بنگالہ اور دفعہ ۱۸۳ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء نسبت اضلاع شمال مغرب متعلق اسی مضمون کے ہیں اور انہیں یہ احکام مندرج ہیں — اور ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۳۵ء کی دفعہ ۲۱ میں بھی ایسے ہی احکام مندرج تھے \* لیکن اصول مذکورہ بالا متعلق مدعی ہی اور اگر خریدار واقعی قابض جائیداد ہو جائے اور پھر اُس پر دعویٰ منجانب ساریفکت یافتہ کے دائر ہو تو پریوی کونسل سے یہ تجویز ہوا ہے کہ خریدار واقعی کو اختیار ہے کہ بمقابلہ ساریفکت یافتہ کے یہ عذر پیش کرے کہ اُسکا نام ساریفکت میں اسم فرضی داخل کیا گیا تھا اور اصلی مالک میں ہوں \* ۱

بمقدمہ رام پرشاد بنام شیو پرشاد جسکے واقعات یہ تھے کہ مالکان واقعی جائیداد نے بغرض محفوظی اجراءے دستک بقایا مالگذاری کے اسم فرضی بیع ایسے شخصوں کے ہاتھ کر دی جو کہ ملک غیر میں سکونت پذیر تھے اور متحکمہ مال نے اُس جائیداد کو مستاجر بنادونست کر کے زر باقی مالگذاری وصول کیا اور بعد ازاں مالکان کو جائیداد واپس کر دی اور پھر مشتری اسم فرضی نے دعویٰ دلایا کہ جائیداد کا بمقابلہ بایعان قابض کے دائر کیا عدالت ہائی کورٹ سے یہ تجویز ہوا کہ اگر بایعان بیدخل ہوتے اور مشتریان اسم فرضی دخیل ہوتے بایعان مداخلت کا دعویٰ نہیں کر سکتے تھے لیکن تاہم چونکہ اس صورت میں بایعان قابض ہیں اور مصلحت ملکی بھی یہ ہے کہ اصل مالک قابض رہیں لہذا دعویٰ قابلِ دسمس ہی \* ۲

مگر قبل اسکے کہ مائع تقریر متخالف کا مسئلہ صادق آوے لازم ہے کہ

تمام وہ صورتیں صاف طور پر ظاہر کی جائیں

جنکے بغیر مائع تقریر متخالف قائم نہیں ہوتا \* ۳

چنانچہ ایک مقدمہ میں جسمیں کہ مدیون

نے تمسک میں یہ اقرار کیا تھا کہ جو رقمات

دائیں کو بابت قرضہ تمسک کے دی جاوینگی وہ پشت تمسک پر وصول

کل شرایط مائع تقریر  
متخالف کا صادق آنا ضرور  
ہی ورنہ نتیجہ اثر نہیں  
پیدا ہوتا

۱ مسماۃ بھنس کنور بنام لاکھ بھورے مل بنگال جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۹

۲ رام پرشاد بنام شیو پرشاد منقلہ ہائی کورٹ شمال مغرب مورخہ ۶ جولائی

سنہ ۱۸۶۶ء

۳ مسٹر لویٹی بنام پورن چندر گنگرائی دیکھی جلد ۸ صفحہ ۱۲۵ دیرانی

دی۔ چایا کرینگی اور اگر ایسا نکلیا جائیگا تو عدل ادا کرے قرضہ بطریق دیگر پیش نہ چلیگا عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ باوجود ایسے اقرار کے جب مدیون پر دایں بایم قرضہ کے قائل کرے تو مدعا علیہ مدیون کو اختیار ہی کہ ادا کرے قرضہ دوسرے طریقہ سے ثابت کرے اور اُسکے مقابلہ پر مانع تقریر مخالف عاید نہیں ہی<sup>۴</sup> اسی طرح پر عدالت مذکور نے یہہ تجویز کیا کہ متخص بیان بیدخلی سے جو کہ کسی شخص دعویٰ دار نے محاسب منسہ دفعہ ۲۶۹ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع اپنی عرضی میں درج کیا ہو شخص مذکور پر ایسی پابندی لازم نہیں آتی کہ اگر وہ دعویٰ نمبری واسطے استقرار حق و بحالی قبضہ کے دائر کرے تو اُس دعویٰ میں اپنا قابض جائداد ہونا بیان نہ کر سکے اور مانع تقریر مخالف اُسکے مقابلہ پر عاید نہیں ہی گو اُسکا بیان مندرج عرضی نسبت بیدخلی کے سچے ہو یا جھوٹ<sup>۵</sup> \*

ایک ہندو نامی بلدیو بخش مالک اصلی جائداد متنازعہ فیہ نے ایک بیوہ مسماۃ لادو اور دو پسران کلیان و شب لعل چھوڑ کر وفات پائی کلیان بھتیات بلدیو بخش اپنے باپ کے لاولد اپنی زوجہ اودے کنور چھوڑ کر مر گیا بعد اُسکے شب لعل پسر نابالغ بھی فوت ہو گیا اور مسماۃ لادو اُسکی ماں نے دعویٰ وراثت حصہ شب لعل کا کیا لیکن اودے کنور کی طرف سے یہہ عدل پیش ہوا کہ قبل اُس نزع کے مسماۃ لادو اُس حصہ کی نسبت بھی اودے کنور کا حق بذریعہ ایک عرضی کے تسلیم کر چکی ہی اور اپنے حق سے دست برداری کر چکی ہی اور اُسکا نام خانہ ملکیت میں داخل کر چکی ہی عدالت ہائی کورٹ شمال مغرب نے یہہ تجویز کیا کہ چونکہ عرضی مذکور مسماۃ لادو نے بغرض رفع کرنے عدل مرتہلان کے مقدمہ انفکاک رہن میں دی تھی اُسکا اثر یہہ نہیں ہو سکتا کہ مسماۃ لادو کو مقدمہ ہذا میں منصب اُسیات کا باقی نہ رہے کہ اُس جائداد کو اذہ اقرار دیگر دعویٰ کرے اور مانع تقریر مخالف اُسکے مقابلہ پر عاید نہیں ہی<sup>۶</sup> \*

۴ کالی داس متر بنام تارا چند رائے ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۱۶ دہرائی  
 ۵ مسماۃ بی بی خاتم جان بنام رتن رائے ویکلی جلد ۸ صفحہ ۹۵ دہرائی  
 ۶ مسماۃ لادو بنام مسماۃ اودے کنور و مفصلہ ہائی کورٹ شمال مغرب پانچالی  
 کامل مورخہ ۲۱ اگست سنہ ۱۸۶۶ع

ایک ہندو بیوہ نے جس نے جوراثت اپنے شوہر کے چائداد پائی تھی اور ایک چھوڑ اُس چائداد کا بہ بیان ضرورت شاستری مندرجہ بیغنامہ کے بیع کیا اور اُس بیغنامہ پر اُس شخص نے جو کہ بعد وفات بیوہ کے وارث چائداد کا ہوتا دستخط ثبت کیئے بعد ازاں وہ مرگیا اور اُس شخص نے جو کہ شخص متوفی دستخط کنندہ کے بعد وارث ہوتا دعویٰ تنسیخ بیع مذکور کا حایر کیا لیکن ہر وقت تحریر بیغنامہ کے دعویدار پیدا نہیں ہوا تھا تو یہہ تجویز ہوا کہ رضامندی وارث ماقبل دستخط کنندہ کی وقعت مائع تقریر مخالف کی بمقابلہ دعویدار محال کے نسبت وجوہ ضرورت شاستری کے نہیں رکھتی جو کہ شاستری کی ذبح نیت کی نسبت وارث ماقبل کا دستخط کرنا ثبوت منصور ہی ۷ اور اُسکی وجہ یہہ ہی کہ مدعی اسمقلمہ کا چائداد کا دعویٰ بذریعہ وارث شخص متوفی دستخط کنندہ کے دعویدار نہ تھا بلکہ اُسکا دعویٰ جوراثت شوہر بیوہ تھا اور اُس لیے وارث ادنیٰ کے دستخط کرنے سے کوئی پابندی اُسپر لازم نہیں آتی کیونکہ وارث اولیٰ وارث ادنیٰ کا مورت نہیں ہوتا \*

ایک ہندو ایک پسر نابالغ اور تین بیٹیاں اور ایک بیوہ چھوڑ کر مرگیا بعد اُسکی وفات کے پسر نابالغ بھی فوت ہوگیا بیوہ نے بہ بیان اجازت شوہری بذریعہ وصیت نامہ کے ایک متبنی کیا اُسکے بعد اُن بیٹیوں میں سے ایک کے بیٹا ہوا اور اُس لڑکے کی ماں نے نالش واسطے استقرار حقی نسبت ترکہ مورت اور نیز واسطے تنسیخ تبنیت بہ بیان عدم اجازت و غیر صحت وصیت نامہ کے ولایتاً دائر کی مدعا علیہ کی طرف سے یہہ بحث پیش ہوئی کہ ہر وقت تبنیت کے مدعیہ ولیہ کو تبنیت کے ہونے سے واقفیت تھی اور وہ رضامند ہوگی اسلیئے اب اُسکو منصب بوجہ مائع تقریر مخالف ایسی نالش کرینکا نہیں ہی یہہ تجویز ہوا کہ گو ایسا بھی ہو تاہم اُسکی عمل درآمد سے اُسکی بیٹی کے حقوق پر کچھ اثر نہیں پہونچ سکتا کیونکہ وہ اسوقت تک پیدا بھی نہیں ہوا تھا جب

تبہیت ہوئی تھی<sup>۸</sup> اس فیصلہ کی یہی وجہ ویسی ہی تھی جیسی کہ نظائر مقابل کی ہی یعنی شاستر میں نواسہ وارث اپنے نانا کا ہوتا ہے اور اس مقدمہ میں نابالغ بیٹے نے جائیداد کا دعویٰ اپنی ماں کی وراثت سے نہیں کیا تھا \*

ایک ہندو نے ایک بیٹا متبنی کیا اور بعد ازاں باپام نجات پسز متبنی ایک دوسرا بیٹا متبنی کیا شاستر ایسی تبہیت نانی فاجائز ہی پسز متبنی اول نے بعد اپنے بلوغ کے اس امر سے اپنی رضامندی ظاہر کی کہ اسکا باپ ہر دو پسران متبنی کے درمیان میں جائیداد تقسیم کر دے یہہ تجویز ہوا کہ گو بوجہ ایسی رضامندی کے پسز متبنی اول اس تقسیم سے جو کہ اس کے باپ نے جائیداد مکسوبہ کی کی تھی معترض نہیں ہو سکتا لیکن تاہم نسبت جائیداد موروثی کے وہ ایسی تقسیم کا پابند نہیں ہی<sup>۹</sup> \*

ایک مقدمہ بیع بالوفا میں مرتھان نے قابض جائیداد پر جو اپنے تئیں حقوق راہنی کا مشتری بیان کرتا تھا ایک اطلاعنامہ بیعبات جاری کرایا اس کے بعد اس شخص نے دعویٰ انفکاک رہن کا دائر کیا تب مرتھان نے یہہ عذر پیش کیا کہ مدعی قنقلام رامن نہیں ہی پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ اس اطلاعنامہ بیعبات کے جاری کرنے سے ایسی تسلیم مدعی کے حق کی لازم نہیں آتی کہ جس سے مرتھان کو اب ایسا عذر پیش کرنیکا منصب باقی نہ رہے اور اُن کے مقابلہ پر اس بارہ میں مانع تقریر مخالف عارض نہیں ہی<sup>۱۰</sup> \*

بلحاظ دفعہ ۳۱ ایکٹ ہذا کے یہہ امر ہمیشہ قابل لحاظ ہی کہ اقبال اس صرف حالت میں مائع تقریر مخالف کا اثر رکھتا ہی کہ جب دفعہ ہذا کی شرائط صادق آجائیں ورنہ اقبال کے خلاف شہادت داخل ہو سکتی ہی چنانچہ ایک مقدمہ میں ایک عہدہ دار سرکاری نے بغرض اپنے عہدہ کے بچانے کے ملکیت جائیداد سے انکار کیا اور اس کے وارثوں نے پھر بعد اُسکی

۸ تاریخ دور چودھری بنام اوند چودھری پنکال جلد ۳ صفحہ ۱۲۵ دیرانی

۹ ریگم بنام اجہا مورزاننٹین ایدل جلد ۲ صفحہ ۱

۱۰ پاران قاتہ راے چودھری بنام رفعت بی بی مورزاننٹین ایدل جلد ۷ صفحہ ۲۵۹

وفات کے اُسی حقیقت کی نسبت دعویٰ پیش کیا تو اُنکے مورث کا بیان مائع تقریر مخالف نہیں قرار دیا گیا ۲ اِس لیے کہ اُس بیان کے بھروسے پر مدعا علیہما نے کوئی اپنی حالت نہیں تغیر کی۔ اِسی طرح پر جب کہ ایک فریق مقدمہ نے ایک اقبال ایک دوسرے مقدمہ میں کیا تھا جسمیں کہ اور لوگ فریق تھے تو یہ تجویز ہوا کہ اُن لوگوں کے مقابلہ میں چنکر اُس بیان سے کچھ اثر نہیں پہونچا وہ اقبال مائع تقریر مخالف کا نہیں رکھتا ۳ \*

مختص بیان سے جو کہ مقدمہ سابق میں کیا جائے مائع تقریر مخالف قائم نہیں ہوتا اور اگر شرایط مائع تقریر مخالف موجود نہیں تو جائز ہی کہ بیان سابق کے خلاف واقعات ثابت کرنے کی اجازت دیجائے گو کہ ثبوت مدخلہ مقدمہ حال سے بیان سابق کا کذب لازم آتا ہو ۴ \*

ایک مسلمان نے اپنے مورث کے وصیت نامہ کا پروبیت حاصل کیا اور بعد ازاں اُسکے وارثوں نے اُسکی تنسیخ چاہی تو اُنکے مقابلہ میں مائع تقریر مخالف عارض نہیں قرار دیا گیا ۵ \*

## دفعہ ۱۱۶ کوئی دخیل جائداں

غیر منقولہ کا یا وہ شخص جو بذریعہ ایسے دخیل کے دعویٰ دار ہو پیام دخیل کاری کے اِس بات کے کہنے کا مجاز نہ ہو گا کہ اُسکے دخل کی جائداں مذکور کا مالک بروقت شروع ہونے

مائع تقریر مخالف بمقابلہ  
کرایہ دار وغیرہ

۲ شیخ محمد واحد بنام مسماة صغير النساء ویکلي جلد ۶ صفحہ ۳۸

۳ چندر نندہ چکروتی بنام پیاربی موہن دت ویکلي جلد ۵ صفحہ ۲۰۹

۴ بشیر بی بی بنام جانکی داس ستہ ویکلي جلد اول صفحہ ۱۶۲ - دھیراویں

بنام شیخ ترائیں منقضاء ہائی کورٹ شمال مغرب مروجہ ۷ اپریل سنہ ۱۸۶۸ ع

و مہاراج چندر تیراوی بنام دیندیال چاترجی ویکلي جلد اول صفحہ ۲۱۰

۵ محمد مدن بنام خدیجۃ النساء ویکلي جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ دہراتی

اُسکی دخیلکاری کے اُس جائداں غیر منقولہ  
 پر استحقاق نہ رکھتا تھا اور کوئی شخص جو  
 کسی جائداں غیر منقولہ پر باجارت شخص  
 قابض جائداں کے دخیل ہو اسباب سے انکار  
 کو نیکام جاز نہ ہوگا کہ وہ شخص استحقاق قبضہ  
 کا بروقت دینے اُس اجازت کے رکھتا تھا \*

مکن دفعہ ہذا بلفظ ترجمہ سرکاری سے نقل کر دیا گیا ہے لیکن اُس  
 ترجمہ میں جو تین مقدم لفظوں کا غلط ترجمہ ہوا ہے۔ مثلاً لفظ دخیلکار  
 سے وہ معنی ظاہر نہیں ہوتے جو قانون کی اصل عبارت انگریزی سے مراد  
 ہیں۔ جس لفظ کا ترجمہ دخیلکار ہی وہ ٹینیسٹ ہی اور اِس لفظ انگریزی  
 کے قانونی معنی یہ ہیں کہ وہ شخص جو چند شرائط پر کسی ایسی  
 جائداں کا جسکا وہ خون مالک نہیں ہی قبضہ اور تصرف بزمندی اصل  
 مالک کے رکھتا ہو۔ پس ظاہر ہی کہ اس تعریف میں گرایندار و پتہ دار  
 و کاشتکار شامل ہیں۔ اور اُس لفظ سے وجود ایسے رشتہ کار مراد ہی جو  
 کہ مابین اشخاص مفصلہ ذیل کے ہوتا ہے۔

۱ پتہ دار و پتہ دہندہ \*

۲ گرایندار و مالک مکان \*

۳ تھیکہ دار و تھیکہ دہندہ \*

۴ کاشتکار و زمیندار \*

۵ مرتہیں و راہن \*

اور دیگر اسی قسم کے تعلقات جو کہ بوجہ معاہدہ اور رضامندی  
 مابین مالک جائداں غیر منقولہ اور شخص غیر کے پیدا ہوتے ہیں پس  
 ظاہر ہی کہ لفظ دخیلکار ترجمہ تھیک نہیں ہی \*

دوسرے قسم کے اشخاص جن سے دفعہ ہذا متعلق ہی وہ لوگ ہیں  
 جو کہ نہ بوجہ کسی معاہدہ کے بلکہ صرف براعیت و اجازت مالک کے  
 جائداں پر قبضہ ہوتے ہیں \*

دفعہ ہذا میں امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہیں —

اول — یہہ کہ جس شخص کے مقابلہ پر ممانع تقریر متخالف ہوگا ہی وہ کرایہ دار وغیرہ یا اُسکا قائم مقام ہو یا ایسا شخص ہو کہ جو باجارت مالک قابض ہوا ہو \*

دوم — باہام پتہ داری یا کرایہ داری وغیرہ یا اجازتی دخیلکاری \* سوم — ایسے اشخاص کو اس بات سے انکار کرنیکا منصب نہ ہوگا \* چہارم — برقت ابتدا اُنکے دخیلکاری کے دخل دہندہ کو استحقاق نسبت جایدان مقبوضہ کے تھا \*

لیکن پتہ دار یا کرایہ دار وغیرہ کو یہہ اختیار ہی کہ یہہ بیان کریں کہ بعد ابتدا اُنکی مداخلت کے دخل دہندہ کا حق نسبت جایدان کے بوجہ متخالف وجوہات کے زایل ہو گیا گو کہ وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ جب اُنکو دخل ملا تھا تب دخل دینے والے کو استحقاق نہ تھا \*

اصول مندرجہ دفعہ ہذا پر چند نظائر ہو چکی ہیں <sup>۶</sup> اور یہہ تجویز ہو چکا ہی کہ ادا کرنا کرایہ کا اقبال کرایہ دار ہونے کا ہی <sup>۷</sup> لیکن یہہ ایک ایسا اقبال ہی جو ثبوت قطعی نہیں ہی بلکہ اُسکے برخلاف شہادت دیگر یہہ ثابت کیا جا سکتا ہی کہ رشتہ کرایہ دار و مالک جایدان موجود نہیں ہی <sup>۸</sup> اور اس لیئے مسئلہ ممانع تقریر متخالف مندرجہ دفعہ ۱۱۹ — اُس سے متعلق نہیں — ایک مقدمہ میں یہہ قرار پایا ہی کہ جبکہ زمیندار باوجود کل واقفیت کے اپنے کاشتکار کے مرتبہ سے لگان وصول کرے تو بعد ازان اُسکو رہن مذکور کی نسبت بحث کرنیکا منصب باقی نہیں رہتا <sup>۹</sup> لیکن گورنمنٹ اگر کسی شخص سے جو شخص لا وارث کی جایدان پر قبضہ کرے مالگداری وصول کرے تو اُسکا فعل ایسا نہیں ہی کہ جسکی وجہ سے وہ اُس جایدان کی نسبت بوجہ لا وارث ہونیکے دعویٰ کرے <sup>۱۰</sup> \*

۶ جے ٹرائن گھرس بنام خادم بیٹی داسی ہنگال جلد ۷ صفحہ ۷۲۳

۷ اربھی گوبند چودھری بنام بھئی گوبند چودھری ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۶۲

دیرانی

۸ بیٹی مادھب بنام ڈھاکر داس منڈل ویکلی جلد ۹ صفحہ ۷۱

۹ رام کشن بنام رام گت رائے منصفہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مروجہ ۱۲

جنوری سنہ ۱۸۶۷ ع

۱۰ گورنمنٹ بنام گودھاری لال رائے ویکلی جلد ۴ صفحہ ۱۳ دیرانی



اور اگر کوئی زمیندار ایک شخص سے لگان کا دعویٰ کرے اور بعد ازاں یہی معلوم ہو کہ اصل میں وہ شخص صرف اسم فرضی کاشتکار ہی اور واقعی کاشتکار ایک دوسرا شخص ہی تو زمیندار کو اختیار ہی کہ اُس شخص ثالث پر دعویٰ لگان کا کرے اور زمیندار کے مقابلہ پر مائع تقریر متخالف عارض نہیں ہی ۲ \*

## دفعہ ۱۱۷ کوئی سکارنیوالا بل

آف ایکسچینج کا اِس بات سے انکار کرنے کا مجاز نہ ہوگا

مائع تقریر متخالف بمقابلہ  
سکارنیوالا و لیسنس دار

کہ اُسکا لکھنے والا اختیار اُسکے لکھنے کا یا اُسکی پشت پر بیچا کرنیکا رکھتا تھا اور وہ کوئی امانت دار یا لیسنس دار اِس بات سے انکار کرنے کا مجاز ہوگا کہ امانت یا لیسنس دھندلے کو ہر وقت شروع ہونے امانت یا لیسنس کے اختیار اُس امانت یا عطائے لیسنس کا تھا \*

## تشریح ۱ - کسی بل آف ایکسچینج

کا سکارنیوالا یہ بات کہہ سکتا ہی کہ وہ بل آف ایکسچینج حقیقت میں اُسی

شخص کا لکھا ہوا نہ تھا جسکا لکھنا اُس سے پایا جاتا ہی \*

## تشریح ۲۔۔ اگر ایک امانتدار

مال امانتی کو بجز اُس شخص کے جس نے امانت رکھا ہو کسی اور کے حوالہ کرے تو اُسے یہہ ثابت کرنا جایز ہی کہ بمقابلہ اُس شخص کے جس نے امانت رکھوایا تھا اُس دوسرے شخص کو استحقاق مال مذکور کا ہی \*

منشورون دفعہ ۵۵۱ نہایت صاف ہی اور اُسکے ساتھ باب ۹ قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع قابل ملاحظہ ہی \*

## فصل ۹۔ گواہ

### دفعہ ۱۱۸ تمام اشخاص مجاز

گواہی دینے کے ہونگے الا اُس حال میں کہ عدالت یہہ تصور

کون مجاز گواہی دینے کے ہیں

کرے کہ [ بوجہ صغر سن یا نہایت عمر رسیدہ ہونے کے یا بیاعت سقم جسمانی یا عقلی کے یا اسی طور کی اور کسی وجہ

سے اُن سوالات کے سمجھنے میں جو اُن سے پوچھے جاویں یا اُنکے جواب دینے میں معذور ہیں <sup>۳</sup> ] \*

**تشریح -- ایک شخص معذور**  
 کا گواہی دینا ناجائز نہیں ہی الا اُس حال میں کہ وہ جنون کے باعث اُن سوالات کے سمجھنے میں جو اُس سے پوچھے جائیں اور اُنکے معقول جواب دینے میں معذور ہو \*

یہ دفعہ اس اصول پر مبنی ہے کہ گواہوں کی قسم کا کچھ قانون کو لحاظ نہیں ہی بلکہ اُنکے قابل اعتبار ہونے پر قانون نے لحاظ رکھا ہے پس ہر حاکم کو اس امر کا اختیار ہے کہ اپنی رائے نسبت معتمد ہونے گواہ کے قائم کرے اور محض تعداد گواہوں پر لحاظ کرنے سے کوئی نتیجہ نسبت صدق و کذب شہادت کے نہیں نکالنا چاہیئے <sup>۴</sup> \*

اس اصول کی اس درجہ تک پابندی کی گئی ہے کہ جبکہ چند شخصوں پر کوئی الزام فوجداری ساتھ لگایا جاوے تو ہر ملزم کا اظہار بمقابلہ ملزموں کے لیا جاسکتا ہے <sup>۵</sup> لیکن ملزم کا خود اظہار اپنے حق میں اسلیئے نہیں لیا جاتا ہے کہ حسب دفعہ ۳۴ ضابطہ فوجداری اُسکو حلف نہیں دیا جاسکتا ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی جبکہ مقدمہ دیوانی میں مدعی مدعالیہ کے اظہار ہوسکتے ہیں تو مقدمہ فوجداری میں کیوں مدعالیہ کا اظہار نہوسکے \*

۳ ترجمہ مصنفہ مندرجہ کورتمنت گزٹ اصلاع شمال و مغرب مررۃ ۷  
 ۱۸۷۲ ع صفحہ ۱۰۵۷

۴ شاہ فقہر نظام کھنڈام سنگھ دیکائی جلد ۸ صفحہ ۲۶۷ دیوانی  
 ۵ شاہ نظام شیخ اشرف دیکائی جلد ۶ صفحہ ۹۱ فوجداری

## دفعہ ۱۱۹ جو گواہ کہ بول نہیں

سکتا ہی وہ کسی اور طور

گواہی

سے بھی جو سمجھ میں آنے

کے لائق ہو یا بذریعہ تحریر یا اشارات کے

گواہی دے سکتا ہی لیکن تحریر اور اشارات

پر سر اجلاس عدالت ہونے چاہیئے اور

ایسی گواہی شہادت زبانی متصور ہوگی \*

## دفعہ ۱۲۰ تمام کارروائی ہاے

دیوانی میں اہالی مقدمہ

گواہی زوجین بمقابلہ یکدگر  
چاہیئے ہی

اور ہر فریق مقدمہ کا شوہر

یا اُسکی زوجہ گواہی دینے کی مجاز ہوگی

اور کارروائی ہاے فوجداری میں بمقابلہ

شوہر کے زوجہ یا زوجہ کے مقابلہ میں

شوہر گواہی دینے کا مجاز ہوگا \*

دفعہ ۱۱۹ میں صرف اجازت دینے شہادت اُن فریق کی بحق و بمقابلہ

ایک دوسرے کے قابل اذخال ہی لیکن اس دفعہ کو دفعہ ۱۲۲ کے ساتھ

پڑھنا چاہیئے اور اُس دفعہ کی شرائط کے مطیع ہی \*

ایک فیصلہ اجلاس کامل ہائی کورٹ کلکتہ میں ایسا ہی تجویز

ہو چکا ہی ۶ \*

## دفعہ ۱۲۱ ہر جج یا مجسٹریٹ

بجز حکم خاص اُس عدالت کے جسکا وہ ماتحت ہو

گواہی جج اور مجسٹریٹ

بابت اپنے عمل کے جو اُس نے عدالت میں منصب جج یا مجسٹریٹ کیا ہو یا بابت کسی امر کے جو اُس منصب سے عدالت میں اُسکو معلوم ہوا ہو کسی سوالات کے جواب دینے پر مجبور نہ کیا جاوے گا لیکن جایز ہی کہ بابت دیگر امور کے جو اُس کے دوہرو اس وقت کہ وہ اُس طور پر عمل کرتا ہو وقوع میں آئیں اُس سے اظہار لیا جاوے \*

## تمثیلات

( الف ) زید نے عدالت سشن کے دوہرو اپنے مقدمہ کے تجویز ہونے کے وقت کہا کہ عمر و مجسٹریٹ نے اظہار بطور نامناسب لیا تھا پس عمر و بجز حکم خاص عدالت بالا تر کے اسی باب میں سوالات کا جواب دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا \*

( ب ) زید پر عدالت سشن کے دوہرو الزام اس بات کا کیا گیا کہ اُس نے دوہرو عمر و مجسٹریٹ کے

جھوٹی شہادت دی تھی عمرو سے بجز حکم خاص عدالت  
بالا تر کے اسی امر کی بابت جو زید نے کہا کوئی سوال  
نہیں کیا جاسکتا \*

(ج) زید پر عدالت سشن کے روبرو الزام اسی  
بات کا کیا گیا کہ جس وقت اُسکے مقدمہ کی تجویز  
روبرو عمرو سشن جج کے ہو رہی تھی اُسے اہلکاران  
پولیس کے قتل کا قصد کیا جائز ہی کہ جو حال وقوع  
میں آیا ہو اُسکی بابت عمرو سے اظہار لیا جاوے \*

لفظ جج کی تعریف اس ایکٹ میں نہیں ہی لیکن دفعہ ۱۹  
تعزیرات ہند قابل ملاحظہ ہی — ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ کلکتہ  
نے یہ تجویز کیا ہی کہ جج ایک گواہ قابل اِذاع شہادت کے ہی  
یک ایسے مقدمہ میں جو کہ اُسی کے روبرو پیش ہو بشرطیکہ اُسکی  
کوئی ذاتی غرض متعلق نہ ہو جسکی وجہ سے کہ وہ حاکم ہونے سے معذور  
ہو لیکن یہ امر ضرور ہی کہ وہ خود عام طور پر اپنی شہادت کو باضابطہ  
مقدمہ کی مثل میں داخل کرے ۸ نسبت اسپسوان وغیرہ کے دفعہ ۲۵۸  
ضابطہ فوجداری قابل ملاحظہ ہی۔ دفعہ ۸۰ سے لغایت ۱۳۰ تک  
جو ذکر شہادت کا ہی وہ شہادت زبانی و دستاویزی دونوں سے متعلق ہی

دفعہ ۱۲۲ کوئی شخص جسکا

ازدواج ہو یا جسکا ازدواج

اطلاع باہام ازدواج

ہوچکا ہو اُس امر کے ظاہر کرنے پر

۷ ملکہ بنام مکتا سنگھ بنگال جلد ۲ صفحہ ۱۵

۸ کشوری سنگھ بنام کنیش مکر جی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۵۲ دہراتی

رورو بنام گنتہ ویکلی جلد ۷ صفحہ ۱۹ دہراتی

جس سے در اثنا ازدواج اُس شخص نے جس کے ساتھ اُسکا ازدواج ہوا ہی مطلع کیا ہو مجبور نکیا جائیگا اور نہ اُس امر کے ظاہر کرنے کی اُسکو اجازت دی جائیگی الا اُس حال میں کہ وہ شخص جس نے کہ اُس امر کی اطلاع دی یا اُسکا قائم مقام حقیقت راضی ہو بجز ان مقدمات کے جو فیما بین ان اشخاص کے ہوں جنکا باہم ازدواج ہوا یا ان کارروائیوں کے جنہیں کہ ایک فریق ازدواج پر ایسے جرم کی نالش ہو جسکا ارتکاب اسنے بمقابلہ دوسرے فریق ازدواج کے کیا ہو \*

بہہ اصول قانون اس دلیل پر مبنی ہی کہ اس قسم کی شہادت کے قابل ادخال کرنے سے خاندانہ داری کے معاملات میں فساد واقع ہوتا جس سے زن و شو اُس راحت دہی کو جو کہ اُنکو آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے ہوتی ہی حاصل نہ کر سکتے - پس یہہ قاعدہ ممانعت ادخال شہادت کا مابعد منقطع ہونے عقد نکاح کے بھی نسبت اُن امور کے جو ایام ازدواج میں زن و شو نے آپس میں ایک دوسرے سے کہے تھے متعلق ہی لیکن اُن امور سے جو قبل نکاح یا بعد نکاح ایک مرد و عورت نے آپس میں ایک دوسرے سے کہے ہوں یہہ قاعدہ متعلق نہیں \*

جبکہ شخص بیان کنندہ یا اُسکا قائم مقام راضی ہو جاوے تب البتہ اِس قسم کے امور کی نسبت بھی جو ایام ازدواج میں زن و شو نے ایک دوسرے سے کہے ہیں شہادت لیتجا سکتی ہی \*

یہہ قاعدہ عام مطلع ہی اُس استثناء کے جو کہ جزو آخر دفعہ ہذا میں بیان ہوا ہی یعنی —

اول — جبکہ مقدمہ مابین اُن اشخاص کے ہو جنکا باہم ازدواج ہوا — اس سے مراد ہی کہ مقدمات دفعہ ۵۱ قانون طلاق ہند ہوں \* ۹ \* دوم — کارروائی جس میں جرم ایک فریق نکاح کے دوسرے کے مقابلہ کیا ہو مثلاً بخور کو بیٹنا یا اس کے ساتھ بیروحمی سے پیش آنا مثل قسم کی شہادت اس لیے قابل ادخال کی گئی ہی کہ ممکن ہی بلکہ اکثر یہہ ہوتا ہی کہ سوائے خون فریق کے کوئی گواہ نہیں ہوتا \* اس دفعہ کے ساتھ دفعہ \* ۱۲ کو پڑھنا چاہیئے \*

## دفعہ ۱۲۳ کوئی شخص ایسے

حال کو ادائے شہادت میں بیان کرنیکا مجاز نہوگا جو کہ اُسکو امورات سلطنت کے سرکاری فاقو غیر مشتمل سے معلوم ہوا ہو بجز اجازت افسر اُس سرشتہ کے جس سے کہ تعلق ہو اور اُسکو اختیار ہوگا کہ حسب صوابدید اپنے اُسکو اجازت دے یا نہ دے \*

شہادت نسبت امورات  
مداخلات

یہہ دفعہ مصلحت ملکی پر مبنی ہی اور اس میں یہہ امر قابل لحاظ ہی کہ شہادت کا قابل ادخال ہونا یا نہونا جاکم عدالت کی رائے پر مبنی نہیں ہی بلکہ افسر سرشتہ کی رائے پر ہی \*

اور یہہ اصول بمقدمہ راجحہ کوک بقام ایسٹ انڈیا کمپنی مانا گیا ہی \*



## دفعہ ۱۲۳ جو اطلاع کہ کسی

اطلاع مہدہ دار سرکاری عہدہ دار سرکاری کو باعتبار

رازداری اسکے عہدہ کے دی گئی ہو اور  
اُسکی دانست میں اُسکے افشا سے اغراض  
سرکاری میں فتور واقع ہوتا ہو اُسکے ظاہر  
کرنے کے لیے وہ عہدہ دار مجبور نکلیا  
جائیگا \*

یہ دفعہ بھی اُسی اصول پر مبنی ہے جسپر دفعہ ۱۲۳ ہے۔ اور اس  
میں یہ امر قابل لحاظ ہے کہ خون گواہ کی راے پر قابل ادخال ہونا یا  
غیر قابل ادخال ہونا شہادت کا چھوڑا گیا ہے۔ فرق مابین دفعہ ۱۲۳  
و ۱۲۴ کے یہ ہے کہ دفعہ ۱۲۳ متعلق اُس شہادت کے ہے جو کہ غیر  
مشہور کاغذات سرکاری سے حاصل کی گئی اور ہر شخص سے متعلق ہے  
اور دفعہ ۱۲۴ صرف افسران سرکاری سے متعلق ہے \*

## دفعہ ۱۲۵ کوئی مجسٹریٹ یا

اطلاع نسبت ارتکاب جرم عہدہ دار پولیس اِس بات کے

کہنے پر مجبور نکلیا جائیگا کہ کسی جرم کے  
ارتکاب کے باب میں اُسکو اطلاع کہاں سے  
ہوئی \*

اِس دفعہ میں واضعان قانون نے صرف مجسٹریٹوں اور افسران  
پولیس کو ایک استیضاتی دیا ہے لیکن اگر وہ چاہیں اور کچھ اُنکو عذر

نہو تو ہر قسم کا بیان اپنے اظہار میں کر سکتے ہیں اور قانوناً اُسکے شہادت میں داخل کرنے کی ممانعت نہیں ہے \*

## دفعہ ۱۲۶ کوئی بیرسٹر یا اٹرنی

یا سوال و جواب کنندہ یا

اطلاع بحیثیت پیشہ دری

وکیل بلا صریح رضامندی اپنے موکل کے کسی وقت مجاز افشا اُس امر کا نہوگا جسکی اطلاع در اثناء اور بغرض اُسکی ماموری کے بکار بیرسٹر یا اٹرنی یا وکیل کے اُسکے موکل نے دی ہو یا موکل کی طرف سے دی گئی ہو اور نہ مجاز بیان کرنے مضامین یا شرائط کسی دستاویز کا ہوگا جس سے کہ وہ اپنے پیشہ کے کام پر مامور دھنے کے اثناء میں یا اسکی غرض سے مطلع ہوا ہو اور نہ مجاز افشائے کسی مشورہ کا ہوگا جو اُسنے اپنے پیشہ کے کام میں یا بغرض اُسکے اپنے موکل کو دیا ہو \*

مگر شرط یہہ ہے کہ از روے کسی عبارت دفعہ ہذا کے یہہ لازم نہوگا کہ امور منسلکہ ذیل کا بھی اخفا کیا جاوے \*

۱۔ — ہر ایسی اطلاع جو کسی عرض  
[ خلاف قانون ] کے پیش رفت کے لئے  
کی جاوے \*

۲۔ — ہر ایسا واقعہ جسکو کسی بیروسترو  
یا سوال جواب کنندہ یا اترنی یا وکیل  
نے در اثنا اپنی ماموری کے مشاہدہ کیا ہو  
اور اُس سے ثابت ہوتا ہو کہ اُسکی ماموری  
کے آغاز کے بعد کوئی جرم یا فریب کیا گیا  
ہی \*

اس امر سے کچھ بحث نہیں ہی کہ  
اُس واقعہ کی طرف اُسکے موکل نے یا اُسکی  
طرف سے کسی اور نے اُس بیروسترو [ یا  
سوال جواب کنندہ ] یا اترنی یا وکیل کو  
متوجہ کیا نہیں \*

تشریح — جو ذمہ داری کہ اس  
دفعہ میں بیان کی گئی ہے کام پر ماموری کے  
موقوف ہونے کے بعد بھی قائم رہیگی \*

## تمثیلات

( الف ) زید ایک موکل نے اپنے اترنی عمرو سے کہا کہ میں نے جعل کیا ہی اور میں جانتا ہوں کہ تم میری طرف سے جوابدہی کرو \*

جو کہ جوابدہی منجانب ایسے شخص کے جسکا مجرم ہونا معلوم ہی جرم کا کام نہیں پس ایسی اطلاع کا انشاء ممنوع ہی \*

( ب ) زید ایک موکل نے اپنے اترنی عمرو سے کہا کہ میں ایک دستاویز جعلی کے ذریعہ سے جایداں کا قبضہ حاصل کیا چاہتا ہوں تم اُسکی بناء پر نالشی رجوع کرو \*

یہ اطلاع ایک غرض مجرمانہ کی پیش رفت کے لیے کی گئی ہی اسلامیۃً افشا اُسکا ممنوع نہیں ہی \*

( ج ) زید پر الزام غبن کا کیا گیا اور اُسنے عمرو ایک اترنی کو اپنی طرف سے جوابدہی کرنے کے لیے مقرر کیا در اثناء کارروائی مقدمہ عمرو نے دیکھا کہ زید کی بھی حساب میں ایک رقم ایسی داخل ہی جو زید کے نام پر بقدر اُسی مبلغ کے لکھی ہوئی ہی جسکی غبن کا بیان کیا گیا اور وہ رقم اُسکی ماموری کے آغاز کے وقت اُس بھی میں نہ تھی \*

جو کہ یہہ ایک ایسا واقعہ ہی کہ اُسکو در اثناء اپنی ماموری کے عمرو نے دیکھا اور اُس سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ فریب کارروائی مقدمہ کے شروع ہونے کے بعد کیا گیا اِس لیئے اُسکا افشا ممنوع نہیں ہی \*

یہہ دفعہ اِس مصلحت پر مبنی ہی کہ اگر صلاح کار قانونی اطلاع دینے پر مجبور ہوتا تو کبھی کوئی شخص اپنے معاملہ کا حال کسی صلاح کار سے نہ کہہ سکتا اور کوئی شخص عدالت سے تھیک طور پر اپنا چارہ کار حاصل نہ کر سکتا - لیکن رضامندی صریح موکل سے وہ بیان کر سکتا ہی \* لفظ کسی وقت سے جو کہ متن دفعہ میں استعمال ہوا ہی اُس سے وہ مراد ہی جو کہ تشریح دفعہ ہذا میں بیان کی گئی ہی یعنی بعد انقضاء رشتہ وکیل و موکل بھی یہہ شرط قید قانونی قائم رہتی ہی \*

واضح رہے کہ ہر قسم کے بیانات و معاملات سے یہہ دفعہ متعلق نہیں ہی بلکہ صرف اُن امور سے جو کہ انشاء کار منصبی میں ہوں متعلق ہی خواہ قبل ابتداء نالہ اُنکی نسبت ذکر ہوا ہو یا بعد - اِس دفعہ میں ریورسٹر و اٹرنی و پلیڈر ( جسکا ترجمہ سوال جواب کنندہ ہی ) و وکیل داخل ہی اور یہہ امر قابل بحث ہی کہ آیا مختار اُنکے حد و تعریف میں آتے ہیں یا نہیں - قبل نفاذ ایکٹ ہذا ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا ہی کہ مختار اِس میں داخل نہیں ہی اور اِس قاعدہ سے مستثنیٰ ہی \* ۲

شرایط جو کہ اِس دفعہ کے ساتھ متعلق کی گئی ہیں وہ محض اِس امر کے لیئے قائم کی گئی ہیں کہ اِس قانون کی وجہ سے دھوکہ و فریب نہ چھپے \*

تمثیلات دفعہ ہذا کو پڑھنے سے شرائط کے معنی واضح ہونگے اور تشریح متعلق دفعہ ۱۲۳ - ایکٹ ہذا بھی قابل ملاحظہ ہی \* ۳  
شرط اول سے تمثیل ( ب ) متعلق ہی اور شرط دوم سے تمثیل ( ج ) \*

## ← دفعہ ۱۲۷ احکام دفعہ ۱۲۶ کے

مترجمان اور بیروستہ اور اترونی  
اور وکلا اور سوال و جواب  
کرنے والوں کے مکسر یا ملازموں سے متعلق  
ہونگے \*

تعلق دفعہ ۱۲۷ مترجمان  
وغیرہ سے

یہ دفعہ اُسی مصلحت پر مبنی ہے جس پر دفعہ ۱۲۶ کیونکہ  
دفعہ ۱۲۶ کے قاعدہ کا کچھ اتر نہ ہوتا اگر ان لوگوں سے جو اکثر وسیلہ  
خط و کتابت مابین وکیل و موکل کے ہوتے ہیں وہ قاعدہ متعلق  
نہ کہا جائے \*

## دفعہ ۱۲۸ اگر کوئی فریق مقدمہ

اپنی خوشی سے یا اور نہج  
پر اُسی مقدمہ میں اداے

شہادت مندرجہ مرضی سے  
دینے سے حق اخفا زائل  
نہیں ہوتا

شہادت کرے تو وہ ایسا متصور نہوگا کہ  
اس سبب سے وہ واسطے افشا اُس نوع  
کے جسکا ذکر دفعہ ۱۲۶ میں کیا گیا ہے  
راضی ہوا اور اگر کوئی فریق مقدمہ یا  
کارروائی کسی بیروستہ یا اترونی [یا سوال  
جواب کنندہ] یا وکیل کو بطور گواہ  
کے پیش کرے تو راضی ہونا اس نوع

کی افشاء کی نسبت صرف اُسی صورت میں متصور ہوگا جب کہ وہ بیروستہ یا اثرنی یا وکیل سے ایسے امور کی نسبت سوال کرے جنکو در صورت ذہ کرنے ایسے سوال کے اُسے اختیار ظاہر کرنے کا نہ ہوتا \*

اس دفعہ میں یہ بات صاف کر دی گئی ہے کہ متعین طلب کرنے سے بیروستہ وکیل وغیرہ کی رضامندی نسبت افشاء راز کے نہ تصور ہوگی جب تک کہ سوالات نہ کیئے جائیں \*

ایک مقدمہ میں یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ جس مقدمہ میں کوئی شخص وکیل ہو اُسی مقدمہ میں باوجود اسکے کہ وہ سوال و جواب کرنا ہی کراہی دے سکتا ہے \* \*

## دفعہ ۱۲۹ کوئی شخص عدالت

میں واسطے افشاء اُن امور راز داری کے مجبور نہ کیا جائیگا جنکا مشورہ فیما بین اُسکے اور اُسکے مستشار قانونی کے عمل میں آیا ہو والا اُس حال میں کہ وہ اپنے تئیں گواہ قرار دے اور اُس صورت میں جائز ہی کہ وہ واسطے افشاء ہر امر کے منجملہ امور مذکور جو عدالت کو اُسکی شہادت کی

امور راز داری جو مستشار قانونی سے کیے گئے ہوں

## تصریح کے واسطے ضروری متصور ہو مجبور کیا جائے نہ واسطے کسی اور امور کے \*

واضح رہے کہ دفعات ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ متعلق تھیں وکیل وغیرہ سے جبکہ وہ بطور گواہ طلب ہو۔ دفعہ ہذا موکل سے متعلق ہی جب وہ بطور گواہ کے پیش ہو اور اُسکو وہی استحقاق قانونی عطا کیا ہی جو کہ اُسکے وکیل وغیرہ کو عطا کیا ہی۔ یہ امر صاف نہیں معلوم ہوتا کہ منشاء قانونی سے وہی لوگ مراد ہیں جنکا کہ ذکر دفعات ماسبق میں ہو چکا ہی یا مختار وغیرہ کل داخل ہیں \*

## دفعہ ۱۳۰ کوٹی گواہ جو

فریق مقدمہ نہیں ہی اپنے  
قبالتجات کسی جائداں کے

پیشی قبالتجات مملوکہ گواہ

یا کوٹی دستاویز جسکے ذریعہ سے وہ کسی جائداں پر بطور مرتہین قابض ہو یا کوٹی دستاویز جسکے پیش کرنے سے احتمال اُسکے مجرم قرار دیئے جانے کا ہوتا ہو پیش کرنے پر مجبور نکیا جائیگا الا اُس حال میں کہ اُس نے بذریعہ تحریر اُنکے پیش کرنے کا اقرار اُس شخص سے کیا ہو جو اُن دستاویزات کو پیش کرانا چاہتا ہی یا کسی ایسے شخص سے کیا ہو جسکے ذریعہ سے وہ شخص ذمہ دار ہی \*



۳۲۶ غیر متعذری گواہ سوالیہ مستوجبہ افشاء جرم سے [ دفعہ ۱۳۱ و ۱۳۲ ]

یہ دفعہ اصل مالک سے متعلق ہی اور دفعہ ۱۳۱ گماشتہ سے۔ جبکہ  
بیسٹر یا وکیل وغیرہ کے قبضہ میں کوئی دستاویز ہو تو دفعہ ۱۲۹ کے  
بموجب وہ اُسکے معنی افشاء کرنے سے بری ہی \*

### دفعہ ۱۳۱ کوئی شخص ایسی

دستاویزات کے پیش کرنے  
پر جو اُسکے پاس ہوں  
مجبور نہ کیا جائیگا جنکے

پیش اُس دستاویزات  
مقررہ گواہ کی جنکے پیش  
کرنے سے غلط دیکر انکار  
کر سکتا

پیش کرنے کے لیئے کوئی اور شخص در صورت  
اُنہر قابض ہونے کے اُنکے پیش کرنے سے  
انکار کرنے کا استحقاق رکھتا الا اُس حال  
میں کہ یہ شخص آخر الذکر اُنکے پیش کرنے  
پر راضی ہو \*

دفعہ ۱۳۱ سے اُن لوگوں کو جنکی دستاویزات غیروں کے قبضہ میں  
ہوں قانون نے افشاء راز سے امن دیا ہی۔ اور ایسی دستاویزات بلا رضامندی  
اصل شخص کے قرضی طور پر پیش نہیں کرائی جا سکتیں \*

### دفعہ ۱۳۲ کوئی گواہ کسی

سوال کے جواب دینے سے  
در باب کسی معاملہ متعلقہ

غیر متعذری گواہ سوالیہ  
مستوجبہ افشاء جرم سے

اور تنقیص طلب کے کسی فائش یا کسی  
کارروائی عدالت دیوانی یا فوجداری میں  
اُس وجہ سے متعذر نہ ہوگا کہ اُس سوال

کے جواب دینے سے وہ گواہ مجرم ٹھہریگا یا وہ جواب صراحتاً یا من وجہ باعث اُسکے مجرم ٹھہرائے جانے کا ہوگا یا اُسکو کسی قسم کی سزا یا تاوان کا مستوجب کریگا یا صراحتاً یا من وجہ باعث اُسکے مستوجب سزا یا تاوان ہونیکیا ہوگا \*

مگر شرط یہہ ہی کہ کوئی گواہ اُس جواب سے جسپر وہ مجبور کیا جائے مستوجب گرفتاری یا نالاش فوجداری کا نہوگا اور نہ وہ کسی مقدمہ فوجداری میں بمقابلہ اُسکے ثبوت میں پیش کیا جائیگا بجز اُس مقدمہ فوجداری کے جو بذریعہ اُسی جواب کے جھوٹی گواہی دینے کی علت میں ہو \*

اس دفعہ میں دو امور قابل لحاظ ہیں \*

- ۱ — سوال منعلق کسی امر تنقیح طالب کے ہو \*
  - ۲ — یہہ کہ وہ شہادت جو کہ وہ ادا کرے حسب شرط متعلقہ دفعہ ہذا کسی کارروائی فوجداری میں اُسکے مقابلہ پر استعمال نہیں ہو سکتی سوائے اُس حالت کے کہ اُسپر مقدمہ دروغ حلفی قائم کیا جائے۔ لیکن یہہ شرط مقدمات دیوانی سے متعلق نہیں ہی \*
- دفعہ ہذا کے ساتھ دفعات ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۳۳ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۷۲ء قابل ملاحظہ ہیں اُنسے معلوم ہوگا کہ اعلیٰان پولیس کو اختیار نہیں ہی گواہ سے چہر اُجواب ایں \*

## دفعہ ۱۳۳ شریک کسی جرم

گواہی شریک جرم کا بمقابلہ کسی شخص ملزم

کے گواہ ہونیکا مجاز ہی اور کوئی حکم بہ ثبوت جرم محض اسوجہ سے ناجائز نہوگا کہ وہ اُس شریک جرم کے ایسی گواہی کے اعتبار پر صادر ہوا جسکی تائید کسی اور شہادت سے نہیں ہوتی ہی \*

دفعہ ہذا اُس ضرورت پر مبنی ہی جو کہ عدالتوں کو اکثر انفصال مفہومات فوجداری میں پیش ہوتی ہی کہ بلا لیٹے اظہار شریک جرم کے مطابق حال جرم کا نہیں معلوم ہوتا لیکن واضح رہے کہ گو قانون نے ایسی شہادت کے داخل کرنے کو اور اُسکی بنا پر سزا دینے کو جائز کہا ہی تاہم نسبت وقعت شریک جرم کی شہادت کے کچھ نہیں لکھا۔

شریک جرم اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں جو کہ صریح مجرم ہونیکی وجہ سے غیر قابل اعتبار ہوتے ہیں اور نہ انکو اکثر ایسی وجوہات ہوتی ہں کہ جرم کی نسبت واقعات اس طرح پر جس سے انکا خون اپنا یا کسی اور شخص کا جسکو وہ بچایا چاہیے ہیں بچاؤ ہو بیان کریں پس عدالت ہائے فوجداری کو از حد احتیاط موازنہ وقعت شہادت پر تائیدی شریک جرم کی کوئی ضرورت ہی۔

مجلس بہہ امر کہ شریک جرم نے نہایت مدنی سے یا بلا اختلاف اظہار دیا ہی کافی وجہ پوری وقعت اس قسم کی شہادت کی نہیں ہی اس وجہ سے کہ گو ایک شریک جرم واقعات تک بیک اور واضح طور پر بیان کرے لیکن ممکن ہی کہ اُن واقعات کو مدائے اسکے کہ ذی سے متعلق کرتا عمرو سے متعلق کردے پس سب سے زیادہ عدالت کو ایسی امر پر غور کرنا چاہئے کہ گو فی نفسہ واقعات سب ہی ہوں تو ابابہ واقعات جانب اُس ملزم سے متعلق

ہیں یا نہیں جس سے کہ شریک جرم گواہ نے اُنکو متعلق کیا ہی اور ایسا نہو کہ بدلے اسکے کہ زید سزا پاوے عمرو سزا پا جاوے \*

أصول دفعہ ۵۱ ماقبل نفاذ اینکت ۵۲ کی بھی عدالت ہائی کورٹ کلکتہ ایک نامی مقدمہ میں تجویز کر چکی ہی اور اُسی کے موافق اینکت ۵۳ نے حکم جاری کیا ہی ۶ لیکن شریک جرم کی شہادت کو ضعیف سمجھنا چاہیئے یہاں تک کہ ایک مقدمہ میں بلکہ بارہا یہ تجویز ہو چکا ہی کہ جن مقدمات میں تنقیح واقعات کی ذمہ جوری کے ہوتی ہی اور جج ہر وقت اختتام شہادت جوری کو یہہ پلت صریح طور پر نہ جتائے کہ اِس قسم کی شہادت نہایت احتیاط کے ساتھ قابل اعتبار سمجھنی چاہیئے تو وہ فیصلہ جوری کا جو بغیر ایسی ہدایت کے کیا گیا ہو خلاف قانون ہی اور جوری کو سماعت و انصات اور تجویز دوبارہ لازمی ہی ۷ \*

## دفعہ ۱۳۳ واسطے ثبوت کسی

واقعہ کے کسی مقدمہ میں

یہہ ضرور نہوگا کہ گواہ کسی

تعداد گواہان

خاص تعداد کے ہوں \*

دفعہ ۵۱ اِس اصول پر مبنی ہی کہ اثبات کسی واقعہ کا مقدار شہادت پر مبنی نہیں ہی بلکہ وقعت شہادت پر اور یہہ امر پہلے بیان ہو چکا ہی کہ شہادت سے نتیجہ نکالنے کے لیئے عدالت کو کیفیت شہادت پر لحاظ رکھنا چاہیئے نہ کمیت پر - لیکن باوجود اِس اصول مسلمہ کے قانوناً کسی حاکم عدالت دیوانی کو منصب اِس امر کا نہیں ہی کہ کسی شہادت کو جو کہ قانوناً قابل اِبخال ہی محض اِس بنا پر کہ وہ زائد یا فضول ہی داخل نہ کرے - اِس اصول کو حکام پریوی کونسل نے

۶ مالکہ پنام الہی بخش ویکائی جلد ۵ صفحہ ۸۰ فوجداری

۷ مالکہ پنام مشیور جگ ویکائی جلد ۹ صفحہ ۵۱ فوجداری و مالکہ پنام پودو

ویکائی جلد ۸ صفحہ ۱۸ فوجداری و مالکہ پنام قطب شیخ ویکائی جلد ۶ صفحہ ۱۷

فوجداری

تسلیم کیا ہی اور ایک نامی مقدمہ کو اسی بنا پر واپس بھیجا کہ صدر نے عدالت ضلع کی اس طلبی کو کہ اُسے اظہارات گواہان لینے سے انکار کیا ہو سکتا نہیں کیا تھا <sup>۸</sup> یہ اصول ہلٹی کورٹ کلکتہ نے بھی بارہا تسلیم کیا ہی <sup>۹</sup> اور یہی اصول مقدمات مال سے بھی متعلق ہی <sup>۱</sup> لیکن فوجداری کے مقدمات میں مجسٹریٹ کو حسب دفعہ ۳۵۶ - ضابطہ فوجداری نسبت طلبی گواہان کے اختیارات دینے کئے ہیں وہ دفعہ ۳۵۶ ہی \*۔

اگر مجسٹریٹ کی یہ رائے ہو کہ کسی گواہ کا نام یہ نسبت ایذا رسانی یا تعویق بتجویز مقدمہ یا اس نسبت سے اسم نویسی میں داخل کیا گیا ہی کہ انجام کار انصاف میں ہارچ ہو نو چاہئے ہی کہ وہ شخص ملزم کو حکم دے کہ وہ مجسٹریٹ موصوف کو اس امر سے مطمئن کرے کہ وجہ معقول اس امر کے تیار کرنے کی ہی کہ اظہار گواہ مذکور کا موثر مقدمہ ہی \*۔

356 aia - ایکٹ ۱۰  
1872 ع

اگر مجسٹریٹ کو امر مذکورہ بالا پر اطمینان نہ ہو تو اس پر گواہ مذکور کے نام سن جاری کرنا واجب نہرگا لیکن جن مقدمات میں اس امر کا شبہ ہو ان میں سے چاہئے ہی کہ ایسے گواہوں کے نام سن جاری کردے بشرطیکہ اُس قدر روپیہ جو واسطے اداے اس خرچہ کے مجسٹریٹ کے نزدیک ضرور ہو جو گواہ کے حاضر کرانے میں صرف ہوگا مجسٹریٹ کے محکمہ میں داخل ہو \*۔

۸ جسٹس سنگھ جی اویہ سنگھ جی بٹام چیت سنگھ اویہ سنگھ جی  
مرزا آدین ایڈل جلد ۲ صفحہ ۳۲۳

۹ راجہ لال داس منڈل بٹام پرتاب چندر ہجیرا ویکلی جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۵  
۵۰ رانی و سورسنگھ بٹام راجندر لال ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۶۴ و رانی اوجلا لاری  
۵۰ راجہ لال دیوی بٹام غلام مصطفیٰ خان ویکلی جلد ۶ صفحہ ۶۰ و رام دین منڈل بٹام  
راجہ لال پرتاب منڈل جلد ۶ صفحہ ۱۰ ضمیمہ  
۱ وائسہ کویشی بٹام منڈل ویکلی جلد ۶ صفحہ ۸۳ ندایو ایکٹ ۱۰ صفحہ ۱۸۵

لیکن مجسٹریٹوں کو بھی پورا اختیار بلا کسی شرط کے نہیں ہی بلکہ صاف صورتہائے مذکور میں قانون نے اختیار دیا ہی اور ایک مقدمہ میں جو کہ مجسٹریٹوں نے گواہوں کے طلب کرنے سے انکار کیا ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ نتیجہ دیا کہ بے طلبی گواہ کے جو فیصلہ مجسٹریٹ نے صادر کیا وہ خلاف قانون ہی ہے \* ۱

دفعہ ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ ضابطہ فوجداری جن میں گواہوں کی طلبی کا مقدمات فوجداری میں ذکر ہی قابل ملاحظہ ہی —

## فصل ۱۰ — اظہار گواہان

### دفعہ ۱۳۵ — ترتیب گواہوں کے

پیش کیئے جانے اور اظہار  
لیئے جانے کی حسب قانون  
اور دستور عدالت مجریہ وقت متعلقہ  
عدالت دیوانی اور فوجداری کے ہوگی  
اور جب کوئی ایسا قانون نہ ہو تو عدالت  
کی تجویز کے موافق ہوگی \*

ترتیب پیشی و اظہارات  
گواہان

گو دفعہ ۵۳۱ میں ذکر ضابطہ دیوانی و فوجداری کا ہی لیکن ضوابط مذکور میں ترتیب گواہان کی نسبت کوئی حکم صریح نہیں پایا جاتا لیکن عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ فیصلہ قائم کیا ہے کہ جس طریق پر جس امر کا بار ثبوت ہو وہ اپنے گواہوں کا اظہار پہلے سناتے ہیں اور بعد اُسے وہ شخص اظہار کراتا ہے جس پر کہ بار ثبوت نہیں ہے یہی اصول عموماً عدالت ہائے دیوانی و فوجداری میں اختیار کیا جاتا ہے گواہوں کے اظہار لینے میں احکام ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع مرعی رکھنے چاہیئیں —

## دفعہ ۱۳۹ جب دونوں فریق

میں سے کوئی کسی امر واقعہ کی شہادت گزارنا

تعمیر و ترمیم قابل احوال  
ہونے شہادت کے ذمہ حاکم

چاہے تو حاکم عدالت کو جائز ہی کہ جو فریق شہادت گزارنا چاہتا ہو اُس سے پوچھے کہ واقعہ مبینہ اگر ثابت ہو جائے تو کس طور پر متعلق مقدمہ ہوگا اور حاکم عدالت کے نزدیک اگر وہ امر واقعہ در صورت ثابت ہونے کے متعلق مقدمہ ہو تو شہادت کا لینا منظور کرے ورنہ منظور نہ کرے \*

اگر وہ واقعہ جسکے ثابت کرنے کی درخواست کیجائے ایسا ہو کہ اُسکی شہادت صرف بشرط ثبوت کسی اور واقعہ کے قابل منظوری ہو تو یہ واقعہ آخر الذکر قبل پیش ہونے شہادت واقعہ اول الذکر کے ثابت ہونا چاہیئے الا اس حال میں کہ فریق مذکور اُس واقعہ کا ثبوت داخل

کرنے کا ذمہ دار ہو اور عدالت کو اُسکی ایسی ذمہ داری پر اطمینان ہو \*  
 اگر متعلق مقدمہ ہونا ایک واقعہ  
 مبینہ کا منحصر اس پر ہو کہ دوسرا واقعہ  
 مبینہ پہلے ثابت کر لیا جائے تو حاکم عدالت  
 کو حسب اپنے اقتضائے رائے کے جائز ہی  
 کہ واقعہ اول کی شہادت کا گذرنا قبل  
 ثابت ہونے دوسرے واقعہ کے منظور کرے  
 یا قبل داخل ہونے شہادت واقعہ اول کے  
 شہادت واقعہ ثانی کی طلب کرے \*

### تمثیلات

( الف ) ایک واقعہ متعلقہ مقدمہ کی بابت واسطے  
 ثابت کرنے بیان ایک شخص کے جسکا فوت ہو جانا ظاہر  
 کیا گیا درخواست کی گئی اور وہ بیان بموجب دفعہ  
 ۳۲ کے واقعہ متعلقہ ہی \*

یہ واقعہ کہ وہ شخص مر گیا ہی اُسکے بیان کی  
 شہادت کے گذرنے سے پہلے ثابت ہونا چاہیئے \*

( ب ) ایک دستاویز کے مضمون کو جسکا کھو  
 بخانا بیان کیا گیا بذریعہ نقل کے ثابت کرنے کے لیئے  
 درخواست کی گئی \*



یہ واقعہ کہ اصل دستاویز کھوئی گئی تھی نقل کے پیش ہونے سے پہلے اُس شخص کو ثابت کرنا چاہیئے جو اُس نقل کو پیش کرنے کی درخواست کرتا ہو \*  
( ج ) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اُس نے ایک

شی مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا تھی \*  
اِس بات کے ثابت کرنے کی درخواست کی گئی کہ اُس نے اپنے پاس اُس شی کے ہونے سے انکار کیا \*

متعلق ہونا انکار کا اُس شی کی شناخت پر منحصر تھی پس عدالت کو اپنی رائے کے موافق اختیار تھی کہ اُس شخص کا انکار ثابت ہونے سے پہلے اُس شی کی شناخت کا ثبوت طلب کرے یا اُس شی کی شناخت سے پہلے اُس شخص کے انکار کے ثابت کیئے جانے کی اجازت دے \*  
( د ) ایک امر واقعہ ( الف ) کے ثابت کرنے کی

درخواست کی گئی اور یہاں کیا گیا کہ امر تنقیضی کی وجہ یا نتیجہ وہی ہے اور چند واقعات درمیانہ ( ب ) د ( ج ) د ( د ) ایسے ہیں جنکے وجود کا ثابت ہونا پیشتر اُس سے ضرور ہے کہ واقعہ ( الف ) وجہ یا نتیجہ واقعہ تنقیضی کا تصور کیا جائے پس عدالت کو اختیار تھی کہ چاہے واقعات ( ب ) یا ( ج ) یا ( د ) کے ثابت کرنے سے پہلے واقعہ ( الف ) کے ثابت کرنے کی اجازت دے چاہے واقعہ ( الف ) کے ثبوت کی اجازت دینے سے پہلے واقعات ( ب ) د ( ج ) د ( د ) کا ثبوت طلب کرے \*

حکم دفعہ ۱۳۷ ہذا اختیاری ہی اور نہ لازمی اور اس دفعہ کو دفعہ ۱۳۷ کے ساتھ پڑھنا چاہیئے خاص کر تمثیلات ( الف ) و ( ب ) کے ساتھ \*

## دفعہ ۱۳۷ جو سوال کہ گواہ

سوال فریق اول کا پیش کرنیوالا اُس گواہ سے

کرے وہ فریق اول کا سوال کہلائینگا \*

اور جو سوال کہ فریق ثانی اُسی گواہ

سے کرے وہ سوال فریق

ثانی کہا جائیگا \*

جو سوال کہ بعد سوال فریق ثانی کے

گواہ کا پیش کرنیوالا گواہ سے

کرے وہ سوال مکرر فریق اول کہلائینگا \*

## دفعہ ۱۳۸ گواہوں سے ابتداء

سوال فریق اول کا کیا

جائینگا بعد ازان اگر فریق

ثانی چاہے تو سوال فریق ثانی کا ہوگا اور

اُسکے بعد اگر فریق حاضر کنندہ گواہ چاہے

تو اُسکا سوال مکرر ہوگا \*

ترتیب سوالات و فرض  
سوال مکرر فریق اول

سوال فریق اول اور سوال فریق  
ثانی واقعات متعلقہ کی بابت ہوگا لیکن  
یہ ضرور نہیں ہے کہ سوال فریق ثانی کا  
محض انہیں واقعات کی نسبت ہو جنکی  
گواہی گواہ نے سوال فریق اول پر دی ہو \*

سوال مکرر فریق اول نسبت تصریح  
اُن امور کے ہوگا جو سوال فریق ثانی  
میں بیان کیئے جاویں اور اگر کوئی نیا امر  
باجازت عدالت سوال مکرر فریق اول کی  
بحث میں پیدا ہو تو فریق ثانی کو اختیار  
ہے کہ اُس امر پر پھر سوال کرے \*

جسب احکام دفعہ ۱۳۵ کے اظہار گواہان کے شروع ہوتے ہیں اور سوالات

وہ شخص کرنے شروع کرنا ہے جو گواہ

طلب کرانا ہے غرض ان سوالات سے یہ

مقصد سوال فریق اول

ہوتی ہے کہ جس مد کا وہ گواہ ہے اور جن جن امور کے ثابت کرنے

کے لئے طلب دیا ہے وہ عدالت کے روبرو حاضر کیئے جاویں \*

جس اصطلاح کو مابقی دفعہ ۱۳۷ و ۱۳۸ میں سوال فریق ثانی کہا ہے

اُسکا ترجمہ سوال فریق مخالف یا سوال

جرح کرنا کہتا ہے ان سوالات سے اصل

مقصد سوال جرح

مقصود یہ ہوتا ہے کہ جو تعلق گواہ کو فریق مقدمہ سے ہوتا ہے وہ

معلوم کریں اُسکی اغراض اُسکی نامت اُسکے خدشات اُسکا چال چلن

اور احوال اور اُسکے وہ وسائل جس سے اُسکو علم پہنچتا ہے اور وہ طریقہ

جس طرح پر کہ اُسے واقفیت حاصل کی اور قوت اُسکے حافظہ کی یہ سب امور عدالت کے سامنے واضح طور پر پیش ہوں تا کہ اُسکے اظہار کی وقعت معلوم ہو اور اگر کہیں نقیض باتیں وہ بیان کرے یا ایسے جوابات دے کہ جنسے اُسکے حافظہ کی قوت معلوم نہو تو اُسکے اظہار کی وقعت کم ہوگی۔ جو لوگ کہ سوالات جرح خوب کرنا جانتے ہیں اُنکے سوالات کرنے کے بعد ممکن نہیں کہ گواہ کا صدق و کذب صاف طور پر معلوم نہو جاوے \*

منن دفعہ ۱۳۹ سے واضح ہی کہ واقعات متعلقہ کی نسبت جو سوال

دل چاہے وہ سوال جرح کنندہ کر سکتا ہی

نفعہ - سوال جرح

اور یہہ اصول ہائی کورت کانکتہ نے مانا ۲ ہی

علامہ اسکے دفعہ ۱۳۶ ایکٹ ہذا قابل ملاحظہ ہی \*

سوالات جرح کا ایک ایسا حق مستقل ہی کہ کوئی شہادت کسی شخص کے مقابلہ پر داخل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اُسکو ایک منصب سوال جرح کرنیکا نہ ملا ہو ۳ اور دفعہ ۳۳ کا بھی اصول یہی ہی \*

سوال مکرر فریق اول سے غرض اُن امور کے مطلب صاف کرنے کی

ہوتی ہی جو کہ فریق نانی نے سوالات جرح کے

مقدمہ سوال مکرر فریق اول

ذریعہ سے عدالت کے سامنے پیش کیئے اور جبکہ

سوالات مکرر فریق اول میں کوئی نئے امور داخل کیئے جاویں تو فریق مخالف کو باجائز عدالت پھر اختیار سوال جرح کرنیکا ہی ضابطہ فرجنداری کی دفعات ۱۹۱ و ۲۱۳ و ۲۲۷ قابل ملاحظہ ہیں \*

## دفعہ ۱۳۹ جو شخص کہ دستاویز

کے پیش کرنے کے لیئے طلب

کیا جائے وہ محض اس

سوالات جرح اُس شخص سے جو بغرض پیش کرنے دستاویز کے طالب ہوا ہو

بات سے کہ اُس دستاویز کو پیش کرے گواہ  
 نہیں ہو جاتا ہی اور تا وقتیکہ وہ بطور  
 گواہ نہ طلب کیا جائے اُس سے سوال  
 طرفثانی کا نہیں ہو سکتا ہی \*

حسب احکام ضابطہ دیوانی کے ہر شخص کو جسپر کہ سمن واسطے  
 طلبی دستاویز کے جاری ہو اختیار ہی نہ خود آوے یا اُس کو پیش  
 کرے سمن کی تعمیل کرنی ہوگی \*

دفعہ ۱۳ جو گواہ کہ چال

چلن کی دایت ہو اُس سے  
 سوال فریق ثانی اور سوال مکرر فریق اول  
 ہو سکتا ہی \*

یہ دفعہ صرف تصدیق کے لیے ہی لازمی نہیں ہی \*

دفعہ ۱۴ ایسا سوال جس

سے وہ جواب نکلتا ہو جو  
 سوال موصل الی المقصود

پوچھنے والا اُسکا چاہتا ہی یا جسکی اُمید  
 رکھتا ہی وہ سوال موصل الی المقصود  
 کہلائیگا \*

معرّف سوال موصل الی المقصود جسکو سوال عدائی کہنا بہتر ہوتا  
 ہر دفعہ عدائی مندرج ہی اور پہچان اُسکی یہ ہی کہ جسکی  
 بہت سے من مصلحت ہوں یا نہ ہوں سے دورا جواب ہو چاہیے مدعا ہے

تم دھلی کے رہنوالے ہو \*

تمہارا نام زبد ہی \*

تم عمرو کے نوکر ہو \*

یہ سب ہدایتی سوالات ہیں اور ان سے بدلے اسکے کہ کچھ اطلاع حاصل ہوتی ہو در حقیقت سوال کنندہ خود اطلاع بخشنا ہی \*

## دفعہ ۱۴۲ سوالات موصل

الی المقصود کی نسبت اگر  
فریق ثانی اعتراض کرے

سوالات ہدایتی کب نہیں  
کیئے جا سکتے

تو وہ سوال فریق اول میں یا سوال مکرر  
فریق اول میں بجز اجازت عدالت کے  
اور نہج پر نہ پوچھے جائیں \*

عدالت سوالات موصل الی المقصود  
کی اجازت اُن امور کی بابت دیگی جو کہ  
مقدمہ کے مبادیات یا غیر متنازعہ فیہ ہوں  
یا عدالت کی رائے میں پہلے بوجہ کافی  
ثابت ہو چکے ہوں \*

دفعہ ۱۴۱ مبنی نوعیت سوال ہدایتی کی بیان ہو چکی ہی اور قاعدہ  
عام یہہ ہی کہ کوئی شخص اپنے خود گواہ سے ہدایتی سوال نہیں کر سکتا  
لیکن جیسا کہ فقرہ ثانی دفعہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہی اور نیز حسب منشاء  
دفعہ ۱۵۴ عدالت کو اختیار اجازت دینے اس قسم کے سوالات کا دیا گیا ہی  
اس دفعہ میں وہ اجازت صرف مفصلہ ذیل تین صورتوں میں جانیے گی  
گئی ہی \*

۱ نسبت مقدمہ کے مبادیات یعنی تمہیدی امور کے \*

۲ نسبت ان امور کے جو فریقین کو تسلیم ہیں \*

۳ جو امور کہ عدالت کی رائے میں کافی ثابت ہو چکے ہیں \*

وجہ اس قسم کی اجازت دینے کی یہہ ہی کہ ہدایتی سوال سے شہادت کم عرصہ میں لیجاتی ہی اور اس کیئے اس قاعدہ کے قائم کرنے سے نہ تو انصاف کرنے میں کچھ خلل واقع ہوتا ہی اور نہ عدالت کا وقت ضائع ہوتا ہی مثلاً کسی شخص کو بلا کر گواہ سے پوچھنا کہ یہہ فلاں شخص ہی یا نہیں ایک ہدایتی سوال ہی لیکن اس قسم کے سوال کی اجازت اس کیئے ہی گئی ہی کہ حلیہ بیان کرنا ایک طویل طریقہ پر ہو سکتا ہی اور بعض دفعہ جبکہ گواہ کی یاد سے ایک بات نکل گئی ہو لیکن اُسکے روبرو اُسکا ذکر کرنے سے اُسکو یاد آ جاوے تب بھی سوالات ہدایتی کی اجازت حسب اختیار خود عدالت دے سکتی ہی مثلاً کسی شخص کو کسی دوکان کے شرکاء کا نام نہ معلوم ہو تو اُسکے سامنے نام لیکن یہہ پوچھا جاسکتا ہی کہ یہہ اُسکے شریک ہیں یا نہیں یہہ اُسی اصول پر مبنی ہی جسپر کہ دفعہ ۱۵۹ مبنی ہی \*

اسی طرح پر جبکہ کسی گواہ کو اُسکے بیان پر جھٹکانا منظور ہو تو اُسکا بیان سابق دعوہ کو بیان کیا جاسکتا ہی \*

## دفعہ ۱۳۳ سوالات موصل الی

المقصود فریق ثانی کے سوال میں پوچھے جاسکتے

سوالات ہدایتی تب کیئے  
جاسکتے ہیں

لکھیں \*

دفعہ ۵۷۱ کے منعلق کرنے کے لیئے تعریف سوال ہدایتی مندرجہ دفعہ ۱۲۱ کو مد نظر رکھنا چاہیئے — سوال ہدایتی سے مراد یہی ہی کہ ہر سوال فریق مختلف اس طرح پر کرے کہ گواہ کو صرف ہاں یا نہ کہنا پڑے اور نہ اس قسم کے سوالات کی اجازت لی جاسکتی ہی کہ جو ایک

ایسے خیال پر مبنی ہوں کہ گویا کوئی واقعہ ثابت ہو چکا ہی جو کہ درحقیقت ثابت نہیں ہو چکا ہی اور نہ اس طرحی سوال کرنا چاہیئے کہ گواہ کو خواہ مخواہ دھوکا لگے اور اس طرحی سوال کیا جاوے کہ فلاں بات تو آگے کہہ چکا ہی جو کہ درحقیقت وہ نہیں کہہ چکا \*

## دفعہ ۱۴۳ کسی گواہ سے جب

کہ وہ اظہار دیتا ہو یہہ  
پوچھا جاسکتا ہی کہ کوئی

اظہار گواہ نسبت مضمون  
دستاویزات

معاهدہ یا عطیہ یا اور انتقال جائیداد جسکی  
بابت وہ ادائے شہادت کرتا ہی کسی  
دستاویز میں مندرج ہی یا نہیں اور اگر  
وہ یہہ کہے کہ مندرج ہی یا وہ نسبت  
مضمون کسی دستاویز کے کچھ بیان کرنے کو  
ہو جسکا پیش کرنا عدالت کی رائے میں  
مناسب معلوم ہو تو فریق مخالف کو یہہ  
عذر کرنا جایز ہی کہ جب تک وہ دستاویز  
پیش نہ کیجائے یا جب تک وہ واقعات  
ثابت نہوں جنسے فریق پیش کنندہ گواہ  
مذکور شہادت منقولی کے داخل کرنے کا  
مستحق ہو وہ گواہ ادائے شہادت نہ کرے \*



**تشریح —** گواہ کو اجازت ہی کہ جو بیانات اور اشخاص... بابت مضمون دستاویزات کے کیئے ہوں اگر وہ فی نفسہ واقعات متعلقہ ہیں تو انکی زبانی شہادت دے \*

## تثیل

سوال یہ ہے ہی کہ زید نے عمرو پر حملہ کیا یا نہیں \*

بکر یہہ اظہار دیتا ہی کہ اُس نے زید کو خال سے یہہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ عمرو نے ایک خط میں میری نسبت اتہام سرزد کا لکھا ہی اور میں اُس سے بدلا لوں گا۔ یہہ بیان واقعہ متعلقہ ہی اس واسطے کہ اُس سے زید کے لئے وجہ تحریک حماء کرنے کی پائی جاتی ہی پس اس بات کی گواہی دی جاسکتی ہی گو اور کوئی شہادت بابت اُس خط کے نہ دی جائے \*

دفعہ ۵۵۱ کا اثر یہہ ہی کہ فریضین مقدمہ کو منصب اُن اعتراضات کے لازمی طور پر پیش کرنے کا ہی اثر اُن قواعد کی تعمیل کرانے کا استحصائی ہی جو کہ حسب شرائط دفعہ ۹۱ و ۹۲ - اُنکو حاصل ہیں دعوات مذکور کی تعمیل ضرور ہی گو فریضین عذر پیش کریں یا نہ کریں \*۔  
نمبر آخر دفعہ ۱۶۵ اہمیت ہذا دفعہ ۱۵۶ ضابطہ فوجداری قابل ملاحظہ ہیں \*

## دفعہ ۱۲۵ گواہ سے فریق ثانی

نسبت اُن بیانات سابقہ کے  
جو اُس نے بذریعہ تحریر کیئے

سوال جرح نسبت بیانات  
سابقہ جرح تحریر میں  
درجہ کئے ہوں

ہوں یا وہ بضبط تحریر لائے گئے ہوں اور  
امور تحقیق طلب سے متعلق ہوں اُس تحریر  
کے دکھلانے یا اُس کے ثابت کیئے جانے کے  
بدون سوال کر سکتا ہی لیکن جس حال  
میں کہ بذریعہ اُس تحریر کے اُس گواہ کی  
تردیدی مقصود ہو تو قبل ازانکہ وہ تحریر  
مستحبات کی جائے اُس گواہ کو اُس تحریر کے  
اُن مضامین کا خیال کرانا چاہیئے جن کے  
ذریعہ سے اُس کی تردید کرنی مقصود ہی \*

دفعہ ۱۲۵ میں صرف یہ امر قابل غور ہی کہ جب کبھی گواہ سے  
سوال جرح نسبت اُس کے بیان سابق کے جو کہ اُس نے لکھا ہو مثلاً کوئی خط  
یا دستاویز یا جو کہ بضبط تحریر لایا گیا ہو مثلاً اُس کا اظہار سابق کیا جاوے  
نو اُس کو چنا دیا جاوے کہ وہ ایسا بیان پیشتر کر چکا ہی \*

## دفعہ ۱۲۶ جب کسی گواہ

سے فریق ثانی سوال کرے

تو اُس سے علاوہ سوالات

ممتنی کرے دفعہ ۱۲۶ ماسبق کے ہر ایسا سوال

نور سے سوالات جرح جائز  
ہیں

پوچھا جاسکتا ہے جس سے امور مفصلہ  
ذیل حاصل ہوتے ہوں —

(۱) اُس کی صداقت کا امتحان \*

(۲) یہہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ کون

ہی اور کس حیثیت کا ہے \*

(۳) تزلزل اُس کے اعتبار میں اُسکے

چال چلن میں نقص پیدا کرنے سے گو کہ

ایسے سوالات کے جواب میں صراحتاً یا

من وجہہ وہ گواہ مجرم ٹہرے یا اُس پر

کوئی سزا یا تاوان عاید ہو یا صراحتاً یا

من وجہہ سزا یا تاوان کے عاید ہونے کی

طرف منجر ہو \*

جن امور کا ذکر دفعہ ۱۳۸ میں ہے وہ مساوی اُن امور کے ہیں  
جنکا ذکر فقرہ دوم دفعہ ۱۳۸ میں ہو چکا ہے یعنی مساوی واقعات  
مناقصہ کے ہیں اور اغراض مذکور الصدر کے لئے سوالات جرح ہو سکتے  
ہیں — لیکن اس اجازت سے یہہ مطلب نہیں ہے کہ گواہ سے سوالات  
بیمحل اور غیر متعلق کیئے جاویں کہ جس سے غرض اُس سے نفیضین  
کولانہ کی نہ ہو کیونکہ سواہ اُن صورتوں کے جنکا ذکر دفعہ ۱۵۳ میں ہے  
اُن سوالات کے خلاف جو کہ صرف بغرض ہلانے اعتبار کے کیئے جاتے ہیں  
شہادت نہیں لہجاسکتی اور نہ حسب دفعہ ۱۵۵ ضمن ۳ کوئی ایسی  
شہادت نفیض گذر سکتی ہے جسکے خلاف شہادت دینے کا منصب نہ ہو \*

نسبت قائم کرنے وقت اظہار گواہان کے پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا ہی کہ عدالت اپیل کو رائے عدالت ابتداء سے اختلاف کرنے میں نہایت احتیاط کرنی چاہیئے کیونکہ عدالت ابتدائی کو ہر قسم کے موقع تحریر بیان گواہان وغیرہ سے وقت اس کے قائم کرنے کے موقع ملتے ہیں اور جو اپیل کہ محض اظہار و تکرار نامعتبر ہونے کی بناء پر ہی وہ انکثر کمزور اپیل ہوتا ہی \*

## دفعہ ۱۲۷ اگر کوئی ایسا سوال

کسی امر متعلقہ مقدمہ یا کارروائی سے علاقہ رکھتا ہو تو احکام دفعہ ۱۳۲ کے اُس سے متعلق ہونگے \*

گواہ سوال کے جواب دیئے پر منجوبری ہی

دفعہ ۱۲۷ ایک گونہ مشابہ دفعہ ۱۳۲ کے ہی لیکن واضح رہے کہ احکام دفعہ ۱۳۲ متعلق ہیں صرف اُن واقعات سے جو امور تنقیح طلب سے متعلق ہوں اور دفعہ ۱۳۲ اُسی حکم کو تمام واقعات سے جو متعلق مقدمہ ہو خواہ تنقیح طلب ہوں یا نہوں متعلق ہی \*

## دفعہ ۱۳۸ اگر کوئی ایسا سوال

کسی ایسے امر سے علاقہ رکھتا ہو جو مقدمہ یا کارروائی سے متعلق نہیں ہی بجز اسقدر کے کہ اُس گواہ کے چال چلن کو عیب لگانے سے اُس کے اعتبار میں خلل ڈالے تو عدالت تجویز کریگی کہ گواہ اُس کے

اختیار عدالت سے ایسا سوال سوال و منجوبری گواہ جواب دیئے پر

جواب دینے پر مجبور کیا جائے یا نہیں اور اگر مناسب جانے تو گواہ کو مطلع کرے کہ اُس سوال کا جواب دینا اُس پر لازم نہیں ہے مگر اس اختیار پر عمل کرنے میں عدالت کو لازم ہے کہ امور مفصلہ ذیل کو ملحوظ رکھے :-

(۱) ایسے سوالات اُس صورت میں مناسب ہیں جب کہ وہ اس نوع کے ہوں کہ صداقت اُس الزام کی جزو اُن سے عاید ہوتا ہو گواہ کے اعتبار کی نسبت اُس معاملہ میں جس کی وہ گواہی دیتا ہو عدالت کی رائے بدرجہ عظیم بدل جائے \*

(۲) ایسے سوالات اُس صورت میں نامناسب ہیں جب کہ وہ الزام جو اُن سے عاید ہوتا ہو ایسے معاملات زمانہ بعید یا ایسی قسم کے معاملات سے علاقہ رکھتے ہوں کہ صداقت اُس الزام کی گواہ کے اعتبار کی نسبت اُس معاملہ میں جس کی وہ

گواہی دیتا ہو عدالت کی رائے کو نہ بدائے  
یا بدرجہ خفیفہ بدائے \*

( ۳ ) ایسے سوالات اُس صورت میں  
نا مناسب ہیں جب کہ اُس کی شہادت کی  
ضرورت اُس قدر نہ ہو جتنا بڑا اُس کے چال  
چلن کی نسبت اُن سے الزام پیدا ہوتا ہو \*  
( ۲ ) عدالت کو اختیار ہے کہ اگر  
مناسب جانے تو جواب دینے میں گواہ کے  
انکار سے یہ استنباط کرے کہ اگر وہ جواب  
دیتا تو مفید نہ ہوتا \*

دفعہ ۱۵۸ میں یہ بات گویا فرض کر کے کہ تمہید متعلق سوالوں کے  
جواب دیتی ہی کوئی گواہ منجبر نہیں ہو سکتا یہ قاعدہ قرار دیا گیا کہ اگر  
سوالات نسبت چال چلن کے کیئے جاویں تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ یہ  
تجربہ کرے کہ کونسے سوالوں کا جواب دینا اُسکو لازمی ہی اور کونسے کا  
نہیں۔ پھر دفعہ ۱۵۳ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایسے سوالوں کی حقیقت  
جو کہ صرف گواہ کے چال چلن کی نسبت ہوں شہادت نہیں گذر سکتی  
اسلیئے کہ چال چلن گواہ صرف اُسکی وقعت قائم کرنے کے لئے ضروری  
ہی اور درحقیقت امور متعلقہ اور واقعات مقدمہ کے متعلق نہیں \*

یہ الفاظ متن دفعہ ۱۵۸ ( جو مقدمہ یا کارروائی سے متعلق نہیں ہی  
بجز اس قدر کے کہ اُس گواہ کے چال چلن کو عیب لگانے سے ) وہ مراد  
ہی جسکا کہ پھر ذکر دفعہ ۱۵۳ میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے -  
( جو تحقیقات سے صرف اس قدر تعلق رکھتا ہو کہ اُس کے چال چلن  
میں نقص ظاہر ہونے سے اُس کے اعتبار کے تزلزل کی طرف منجبر ہو ) \*  
نسبت فقہ آخر دفعہ ۱۵۸ کے ملاحظہ کرو تاویل ( ۵ ) دفعہ ۱۲ \*

## دفعہ ۱۲۹ ایسا سوال جس کا

نا جوازي سوالات نا معقول

ذکر دفعہ ۱۲۸ میں ہوا  
کہ پوچھا جانا چاہیئے الا اُس حال میں کہ  
پوچھنے والے کی دانست میں بوجہ  
معقول یہ ثابت ہو کہ جو الزام اُس سے  
عاید ہوتا ہی وہ واجبی ہی \*

### تثبیلات

( الف ) ایک بیرسٹر سے ایک اتونی یا وکیل  
نے کہا کہ گواہ جسکی گواہی اہم ہی تکیث ہی پس  
یہہ وجہہ معقول اُس گواہ سے اس سوال کے پوچھنے کی  
ہی کہ تم تکیث ہو یا نہیں \*

( ب ) ایک شخص نے ایک وکیل سے عدالت  
میں یہہ کہا کہ گواہ جسکی گواہی اہم ہی تکیث ہی  
اور وکیل نے جو اُس شخص سے وجہہ پوچھی تو اُس نے  
وجہہ اپنے بیان کے صداقت کی حسب اطمینان بیان  
کیں پس یہہ وجہہ معقول اس بات کی ہی کہ اُس  
گواہ سے یہہ سوال کیا جائے کہ تم تکیث ہو یا نہیں \*

( ج ) ایک گواہ سے جسکا کچھہ حال معلوم  
نہیں اتفاقاً یہہ پوچھا گیا کہ تم تکیث ہو پس اس  
صورت میں کوئی وجہہ معقول ایسے سوال کی نہیں ہی \*

( ن ) ایک گواہ کا کچھ حال معلوم نہیں ہی  
مگر جب اُس سے یہہ پوچھا گیا کہ تمہاری معاشی کیا  
ہی اور کس طور پر بسر کرتے ہو تو اُس نے جواب  
قابل اطمینان نہ دیتے پس یہہ وجہہ معقول اس سوال  
کی ہی کہ کیا تم تکیت ہو \*

تمثیلات دفعہ ہذا سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ وجہہ معقول سے مراد  
ہی کہ جس سے شبہہ پیدا ہوتا ہو اور اُس سے ایسی وجہہ مراد نہیں  
کہ جسپر مختلف حالات میں کوئی شخص شبہہ یا الزام لگاوے پس  
وکیل کو جبکہ نسبت چلن گواہ کے سنا ہو اختیار ہی کہ ایسے سوالات  
کرے یہاں تک کہ گواہ جواب ناقابل اطمینان دینا کافی وجہہ اس قسم کے  
سوالات کی ہی \*

## دفعہ ۱۵۰ اگر عدالت کی یہہ

دائے ہو کہ کوئی سوال بلا  
وجوہ معقول پوچھا گیا تو

ملاحظہ عدالت ایسی صورت  
میں کہ جب سوال بلا  
وجہہ معقول پوچھا جاوے

اُسکو اختیار ہی کہ اگر کسی پیروستریا سوال  
جواب کنندہ یا وکیل یا اترنی نے کیا ہو تو  
کیفیت حالات مقدمہ عدالت ہائی کورٹ  
یا اور حاکم کو جسکا کہ وہ پیروستریا سوال  
جواب کنندہ یا وکیل یا اترنی اپنے اُس  
پیشہ میں ماتحتیت ہو بھیجے \*



## دفعہ ۱۵۱ عدالت کو جائز ہی

کہ جن سوالات یا استفسارات کو فحش یا تہمت آمیز سمجھے اُنکی ممانعت کرے گو کہ وہ سوالات یا استفسارات کچھ تعلق اُمورات نزاعی مرجوعہ عدالت سے رکھتے ہوں الا اُس حال میں کہ اُنکو واقعات تنقیہی سے علاقہ ہو یا ایسے اُمور سے جنکا جاننا واسطے تجویز اور غرر اس امر کے ضروری ہو کہ واقعات تنقیہی کا رجوع ہی یا نہیں \*

## دفعہ ۱۵۲ عدالت کو لازم ہی

کہ جو سوالات اُسکے دانست میں توہین یا رنج دینے کے لائے ہوں یا عدالت کے نزدیک ایسے ہوں کہ گو فی نفسہ مناسب ہیں مگر اُنکے طرز سے بلا ضرورت باعث خشم انگیزی ہونگے اُنکی ممانعت کرے \*

یہہ تینوں دفعہ اس غرض سے قائم کی گئی ہیں کہ صاف طرح پر  
وکلہ ہر درجہ کو اُن سوالات کے کرنے میں سچو کہ بغرض گواہ کے چال  
چلن دریافت کرنے کے لیے کیئے جاویں یہہ معلوم رہے کہ کس قسم کے  
سوالات کرنا اُنکو اختیار ہی اور کس قسم کا نہیں اور عدالت کو اختیار  
ہو گیا ہی کہ ایسے سوالات سے منع کرے سچو کہ نالحق رنج دیں \*

### دفعہ ۱۵۳ جب کسی گواہ سے

کوئی ایسا سوال پوچھا

جائے اور وہ اسکا جواب

دے جو تحقیقات سے صرف

تشریح شہادت جو بغرض  
تکذیب جہات متعلق  
صدائے گواہ پیش نہ  
ہوے

اسقدر تعلق رکھتا ہو کہ اُسکے چال چلن

میں نقص ظاہر ہونے سے اُسکے اعتبار کے

تزلزل کی طرف متوجہ ہو تو اُسکی تردید

میں کوئی شہادت نہ گذرانی جائیگی لیکن

جس حال میں کہ وہ جھوٹا جواب دے

تو من بعد جھوٹی گواہی دینے کا الزام

اُسپر عاید ہوگا \*

### مستثنیٰ ۱ -- اگر کسی گواہ سے

پوچھا جائے کہ وہ پیشتر کسی جرم کا مجرم

ثابت ہوا تھا یا نہیں اور وہ اُسکا اقبال

فکرے تو اُسپر پیشتر کا جرم ثابت ہونے

کی شہادت گذار سکتی ہی \*

**مستثنیٰ ۲ —** اگر گواہ سے کوئی ایسا سوال پوچھا جائے جس سے اُسکے بلا طرفدار ہونے پر حرف آتا ہو اور وہ اُن واقعات سے جو اُس سوال سے نکلتے ہوں انکار کرے تو جایز ہی کہ اُسکی تردید کی جائے \*

### تمثیلات

(الف) ایک بدمعہ کرنے والے پر دعویٰ کیا گیا اور اُس کی جوابدہی اس نہج پر کی گئی کہ وہ مبنی پر فریب ہی \*

مدعی سے پوچھا گیا کہ پہلے معاملہ میں تم نے دعویٰ مبنی پر فریب کیا تھا یا نہیں اُس نے انکار کیا \*  
شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کی گئی کہ اُس نے ایسا دعویٰ کیا تھا \*

یہ شہادت قابلِ منظرِری نہیں سی \*  
(ب) ایک گواہ سے پوچھا گیا کہ وہ بد دیانتی کی حالت میں عہدہ سے موقوف کیا گیا تھا یا نہیں اُس نے انکار کیا \*

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کی گئی کہ وہ بدعت بد معاملہ کی موقوف کیا لیا تھا \*  
یہ شہادت قابلِ منظرِری نہیں ہی \*

( ج ) زید نے کہا کہ فلاں تاریخ اُسے عمرو کو لاهور میں دیکھا تھا زید سے پوچھا گیا کہ وہ اُسی تاریخ کو کلکتہ میں تھا یا نہیں اُسے انکار کیا \*

شہادت یہہ بات ثابت کرنے کے لیئے پیش کی گئی کہ زید اُس تاریخ کو کلکتہ میں تھا \*

یہہ شہادت قابل منظوری ہی نہ باہیں وجہہ کہ اُس سے تردید ایسے واقعہ کی ہوتی ہی جس سے اُس کا اعتبار جاتا رہے بلکہ اسی وجہہ سے کہ اُس سے تردید اس واقعہ میں ہوتی ہی کہ عمرو تاریخ تحقیق طلب کو لاهور میں دیکھا گیا تھا \*

ان مقدمات میں سے ہر ایک میں اگر گواہ کا انکار جھوٹا ہو تو اُسپر جھوٹی گواہی دینے کا الزام عائد ہو سکتا ہی \*

( د ) زید سے پوچھا گیا کہ تمہارے خاندان اور عمرو کے خاندان سے جسکے خلاف وہ گواہی دیتا ہی ایسا فساد ہوا تھا یا نہیں جس میں خونریزی ہوئی \*

اُسے انکار کیا پس جایز ہی کہ اُس کی تردید اُس بنا پر کی جائے کہ یہہ سوال اُس کی طرفداری کے ظاہر ہونے کی صارف منبجہ ہوتا ہی \*

دفعہ ۱۴ کے ساتھ دفعہ ۱۳ کی تمثیلات ( ن ) و ( س ) و نیز دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۸۵۷ ملاحظہ کرنے کے لائق نہیں \*

## دفعہ ۱۵۲ عدالت کو بحسب

اپنی اقتضائے رائے کے  
اختیار ہی کہ جو شخص  
کوٹی گواہ پیش کرے اُسے اجازت ایسے  
سوالات کرنے کی دے جو کہ فریق مخالف  
اپنی طرف سے کرسکتا ہو \*

سوالات فریق مقدمہ خون  
اپنے گواہ سے

جو اختیار کہ حسب منشاء دفعہ ۱۵۲ کے عدالت کو دیا گیا ہے  
اُن صورتوں سے متعلق ہی جنہیں کہ جو شخص ایک فریق مقدمہ کا  
گواہ بن کر آتا ہے اُسی فریق کے خلاف عداوتاً شہادت دے ایسا خاص کر  
ایسی صورتوں میں ہونا چاہیے جب کہ ایک فریق دوسرے فریق کو بطور  
اپنا گواہ قرار دیکر طالب کرانا ہے تو ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ  
الٹا گواہ کا خلاف ہوگا اور اِس وجہ سے عدالت کو اختیار ہے کہ ایک  
فریق مقدمہ کو خون اپنے گواہ سے سوالات جرح کر نیکی اختیار دے —  
تاکہ خون فریق مقدمہ کے بعض ایسی صورتیں بتا سکتی ہیں کہ  
مذکورہ گواہ بوجہ خاص حالات کے مخالف اُس فریق کے گواہی دے  
جسے اُس طالب کرنا ہی ایسی صورت میں بھی عدالت کو سوالات  
دے کر اپنے دماغ کا اختیار ہے \*

## دفعہ ۱۵۵ گواہ کے اعتبار پر

فریق مخالف یا بمنظوری  
عدالت کے وہی فریق جو  
اُسے پیش کرے حسب مفصلہ ذیل اعتراض  
کو سکتا ہے :—

اعتراض گواہ کی معجزوں پر

( ۱ ) بشہادت اُن اشخاص کے جو  
 اُس بات کی گواہی دیں کہ جو کچھ وہ  
 اُس گواہ کی نسبت پہلے سے جانتے ہیں  
 اُسکی وجہ سے وہ اس گواہ کو نامعتبر  
 سمجھتے ہیں \*

( ۲ ) بہ ثبوت اس امر کے کہ گواہ  
 نے رشوت لی ہی یا اُس نے رشوت کے دیئے  
 جانیکو قبول کیا ہی یا اور کوئی ترغیب  
 ناجائز واسطے اداے شہادت کے اُسکو  
 ہوئی ہی \*

( ۳ ) بہ ثبوت بیانات سابقہ کے  
 جو مغائر کسی جزو اُسکی ایسی شہادت  
 کے ہوں جسکی تردید ہوسکتی ہی \*

( ۴ ) جب ایک شخص پر نالش  
 زنا بالجبر یا اقدام زنا بالجبر کی ہو تو  
 یہ ثابت کرنا جائز ہی کہ مدعیہ عموماً  
 فاحشہ ہی \*

تشریح --- جو گواہ کہ کسی اور  
 گواہ کو ناقابل اعتبار ظاہر کرے اُسے جائز

نہیں تھی کہ جس فریق نے اُسکو پیش کیا  
 ہو اُسکے سوال پر وہ اپنے اس بارہ کرنے  
 کی وجوہ بیان کرے لیکن فریق ثانی اپنے  
 سوال میں اُس سے وجوہ طلب کر سکتا تھی  
 اور جو جواب وہ دے اُسکی تردید نہیں  
 ہو سکتی گو کہ در صورت جھوٹے ہونے اُن  
 جوابات کے اُسپر من بعد جھوٹی گواہی  
 دینے کا الزام عائد ہو \*

### تمثیلات

( الف ) زید نے عمرو پر بابت قیمت اُن اجناس  
 کے جو عمرو کے ہاتھ بیچے گئی تھیں اور اُسکو حوالہ  
 کر دی گئی تھیں نالش کی بکر نے کہا کہ اُس نے وہ مال  
 عمرو کے حوالے کر دیا \*

شہادت بد نبوت اِس امر کے پیش کی گئی کہ  
 پیشتر ایک مرتبہ اُحد یہہ کہا تھا کہ میں نے مال عمرو کو  
 حوالہ نہیں کیا تھی یہہ شہادت قابل منظروری تھی \*  
 ( ب ) زید بعلات قتل عمد عمرو کے ماخوذ ہوا \*

بکر نے کہا کہ عمرو نے ہر وقت فوت ہونے کے یہہ  
 ظاہر کیا تھا کہ زید نے عمرو کو وہ زخم لگایا تھا جس سے  
 وہ مر گیا شہادت اِس امر کے دابت کرنے کے لئے پیش

کی گئی کہ ایک مرتبہ پیشتر بکر نے کہا تھا کہ زید نے زخم نہیں لگایا یا یہہ کہ اُسکے سامنے نہیں لگایا گیا \*  
یہہ شہادت قابل منظوری تھی \*

تشریح دفعہ ۱۵۶ متعلق ضمن اول دفعہ ۱۵۳ سے ہی اور ضمن ۲ دفعہ ۱۵۴ کے ساتھ مستثنیٰ ۲ دفعہ ۱۵۳ پڑھنا چاہیئے — نسبت نمبر ۳ کے یہہ امر لازمی ہی کہ اگر وہ بیان کسی تحریر نوشتہ گواہ میں مندرج ہو تو قبل اُسکے کہ تردید کی جائے دفعہ ۱۵۵ کی تبدیل کرنی چاہیئے یعنی یہہ کہ گواہ کی توجہ اُس تحریر کی طرف پہلے مایل کر لی جائے۔ نسبت ضمن ۳ کے واضح رہے کہ یہہ ایک خاص صورت ہی جس میں مستغنیٰ عدالت توجہ داری کے چال چلن کی نسبت شہادت داخل ہو سکتی ہی \*

## دفعہ ۱۵۶ جب کوئی گواہ

جسکی تطبیق کرنی منظور  
ہی شہادت کسی واقعہ

سوالات مرئد بیان گواہ  
نسبت واقعہ متعلق

متعلقہ کی دے تو چائز ہی کہ اُس سے اور ایسے واقعات پوچھے جائیں جو اُس نے واقعہ متذکرہ بالا کے وقوع کے وقت یا مقام پر یا اُسکے قریب دیکھے ہوں مگر ایسی صورت میں کہ عدالت کی رائے میں وہ حالات در صورت ثابت ہو جانے کے مؤید گواہی اُس گواہ کے نسبت واقعہ متعلقہ کے ہوں جسکی بابت وہ گواہی دے \*



## تشیل

زید ایک سازشی نے بیان ایک سرقے کا کیا جس میں  
کہ وہ شریک تھا اور اُسے ذکر کئی واقعات کا کیا جو  
سرقے سے کچھ تعلق نہیں رکھتے ہیں اور مقام ارتکاب  
سرقے کی راہ میں آنے اور جانے کے وقت ہوئے تھے \*  
ان واقعات کی شہادت خارجی گذر سکنی ہی تاکہ  
اُسکی گواہی کی جو نسبت نفسی سرقہ مذکور کے ہی  
تائید ہو \*

تشیل دفعہ ۵۷۱ متعلق شہادت اُن شریک جرم سے ہی چمکا اظہار  
حسب دفعہ ۳۳۲ و ۳۳۸ واسطے موجوداری ایسے ۱۰ سہ ۱۸۷۲ع لیا  
گیا ہو اور ایک مقدمہ میں ھائی کورٹ کلکتہ نے یہہ نتیجہ کیا کہ وہ  
نظمیں جس سے کہ شہادت شریک جرم کی قابل اعتبار قرار پائے ایسی  
ہونی چاہیئے کہ جو تعلق شہادت شریک جرم سے ہو اور مریدے برآں  
وہ تطبیق اُسی ہونی چاہیئے جس سے شہادت شریک جرم کی اُس  
جزو کی تئید کرتی ہو جس سے یہہ ظاہر ہوتا ہو کہ ملوم ہو وقت صدور  
جرم کے موجود تھا اور اُس جرم کے سچے غوے میں شریک تھا \* ۵

## دفعہ ۱۵۷ واسطے تائید شہادت

ایک گواہ کے جائز ہی کہ

کوئی بیان سابق اُسی گواہ

بیانات - سابق گواہ کے  
بغرض تائید اظہار

کا جو اُسی امر واقعہ کے متعلق اُسکے وقوع  
کے وقت یا اُسکے قریب کیا گیا ہو یا دوہرو  
ایسے حاکم کے کیا گیا ہو جو قانوناً اُس

## واقعہ کی تحقیقات کا مجاز ہو ثابت کیا جائے \*

دفعہ ۱۵۸ کے ساتھ تمثیلات (ی) و (ب) دفعہ ۸ قابل ملاحظہ ہیں \*

### دفعہ ۱۵۸ جب کوئی بیان جو

حسب دفعہ ۳۲ یا ۳۳ کے

واقعہ متعلقہ ہو ثابت کیا

جائے تو جائز ہی کہ واسطے اُسکے قائل یا

تو دید کے یا واسطے ضعف یا استحکام معتبری

اُس شخص کے جس نے کہ وہ بیان کیا ہو

تمام ایسے امور ثابت کیئے جائیں جو اُس

صورت میں ثابت کیئے جاتے جب کہ وہ

شخص بطور گواہ کے طلب کیا جاتا اور

بسوال طرف ثانی اُس امر کی صداقت کی

نسبت انکار کرتا جو کہ اُس سوال کے جواب

کی طرف منبج ہوتا ہو \*

### دفعہ ۱۵۹ گواہ کو جائز ہی

کہ جب اُسکا اظہار ہوتا ہو

تو ین کرنے کے لیئے کسی

ایسی تکریر کو معائنہ کرے جو خون اُسے

امور اہل ذمہ کی نسبت  
بیانات دفعہ ۳۲ و ۳۳

تازہ کرنا یاد کا

عین بروقت اُس معاملے کے جسکی بابت  
اُس سے سوال کیا جائے یا اُسکے بعد اُسقدر  
عرصہ قلیل میں کی ہو کہ عدالت کی  
دانست میں وہ معاملہ اُسوقت اُسکو خوب  
یاں تھا \*

گواہ کو ایسے نوشتے کے معائنہ کا بھی  
اختیار ہے جو کسی اور شخص نے کیا ہو  
اور اُس گواہ نے زمانہ مذکورہ بالا کے اندر  
پڑھا ہو اور بروقت پڑھنے کے اُسکو  
صحیح جانا ہو \*

جب گواہ یاں کرنے کے لیتے کسی

دستاویز کا معائنہ کر سکتا ہو

تو اُسکو جائز کہ باجائز

کب گواہ نقل دستاویز پر عرض  
تازہ ہونے یاں کے مستعمل  
کر سکتا ہے

عدالت اُس دستاویز کی نقل کو بھی اُسکام

کے لیتے مستعمل کرے بشرطیکہ عدالت کو

اطمینان اس امر کا حاصل ہو کہ اصل کے

فہ پیش کرنے کی وجہہ کافی ہے \*

ہر شخص کو بھی جو ماهر کسی  
فن کا ہو اختیار ہی کہ یاد کرنے کے لیے  
اُس فن کی کتابوں کو معائنہ کرے \*

دفعہ ۱۶۰ گواہ کو ایسے واقعات

کی نسبت بھی گواہی دینا  
جائز ہی جو اُس قسم کی

شہادت نسبت واقعات  
مندرجہ دستاویز متذکرہ  
دفعہ ۱۵۹

دستاویز میں مندرج ہوں جسکا ذکر دفعہ  
۱۵۹ میں ہوا یا آنکہ اُسکو بصحت خود  
اُن واقعات کی یاد نہ ہو مگر اس شرط سے  
کہ اُسکو یہہ یقین ہو کہ وہ واقعات اُس  
دستاویز میں بصحت مرقوم ہوئے تھے \*

### تمثیل

ایک بھی کا مرتب رکھنے والا اُن بھی جات میں لکھ  
ہوئے واقعات کی نسبت جنکو وہ اپنے کاروبار کے اجراء  
میں مرتب رکھتا رہا ہو شہادت دے سکتا ہی بشرطیکہ  
وہ یہہ جاننا ہو کہ وہ بھی جات بصحت مرتب رکھی گئی  
تھیں گو کہ اُن خاص معاملات مندرجہ کو بھول گیا ہو \*

اُن دفعات کے ساتھ دفعہ ۱۱۹ اور ۱۲۶ ضابطہ نوجداری ایکٹ ۱۰

سنہ ۱۸۷۲ء قابل ملاحظہ ہیں \*

## دفعہ ۱۶۱ ہر نوشتہ جسکا

معائنہ حسب احکام دو  
دفعات ملحقہ بالا کے کیا

استیعاب فریق مخالف  
نسبت تعویذ کے جویندوں  
تاریخی یاد مستعمل ہوئے  
ہو

جائے لازم ہی کہ اگر فریق ثانی چاہے تو  
اُسکے دوہرو بھی پیش کیا جائے اور اُسکو  
دکھلایا جائے اور اگر وہ فریق چاہے تو  
اُسکی بابت گواہ سے سوال کرے \*

## دفعہ ۱۶۲ جو گواہ کہ واسطے

پیش کرنے کسی دستاویز کے  
طلب کیا جائے اُسے لازم ہی

پیشی دستاویزا

کہ اگر وہ دستاویز اُسکے پاس یا اُسکے اختیار  
میں ہو تو اُسکو عدالت میں لے آئے گو  
اُسکے پیش کرنے یا قابل منظوری ہونے  
کی نسبت کچھ عذر بھی ہو اور جواز  
اُس عذر کا عدالت تجویز کریگی \*

عدالت اگر مناسب سمجھے تو اُس  
دستاویز کا معائنہ کرے الا اُس حال میں  
کہ دستاویز مذکور معاملات سرکاری سے

تعلق رکھتی ہو یا اُسکو جائز ہی کہ اُسکے قابل منظوری ہونے کے باب میں تجویز کرنے کے لیئے اور شہادت طلب کرے \*

اگر اُس غرض کے لیئے کسی دستاویز کا ترجمہ کرانا ضروری ہو تو عدالت کو اختیار ہی کہ اگر

ترجمہ دستاویزات

مناسب جانے تو مترجم کو اُسکے مضامین کے اخفا رکھنے کے لیئے ہدایت کرے الا اُس حال میں کہ دستاویز شہادت میں گذر نے والی ہو اور اگر مترجم اُس ہدایت کی خلاف ورزی کرے تو وہ مرتکب جرم محکومہ دفعہ ۱۶۶ مجموعہ تعزیرات ہند کا متصور ہوگا \*

نسبت فقرہ آخر دفعہ ہذا کے دفعہ ۳۳ ضابطہ فوجداری ایکٹ \* ۱  
سہ ۱۸۷۲ء قابل ملاحظہ ہی - دفعہ ۱۶۶ تعزیرات ہند متعلق عدول  
حکمی افسر سرکاری کے ہی \*

دفعہ ۱۶۳ اگر کوئی فریق اُس

دستاویز کو جسکے پیش کرنے کے لیئے فریق ثانی کو اُس نے

شہادت میں داخل کرنا  
دستاویزات طلب شدہ کا

اطلاع دی ہو طلب کرائے اور وہ دستاویز پیش کی جائے اور وہ فریق جسنے طلب

کرائی ہو اُس کا معائنہ کرے تو اُسکو لازم ہی کہ اُس دستاویز کو شہادت گردانے بشروطیکہ فریق پیش کنندہ اس بات پر اصرار کرے \*  
دفعہ ۱۶۳ اگر کوئی فریق کسی

ایسی دستاویز کو جس کے پیش کرنے کے لیئے اطلاع

منوع الادخال ہونا ان دستاویزات کا جنکی پیشی سے انکار ہی

اُسکو دی گئی ہو پیش نہ کرے تو وہ فریق اُس دستاویز کو من بعد بدون رضامندی فریق ثانی یا حکم عدالت کے شہادت میں نہیں گذران سکتا ہی \*

### تمثیل

زید نے عمرو پر بڑا ایک اقرارنامہ کے نالاش رجوع کیا اور عمرو کو اُسکے پیش کرنے کے لیئے اطلاع دی بروقت منجوبز زید نے اُس اقرارنامہ کو طلب کرایا اور عمرو نے اُسکے پیش کرنے سے انکار کیا زید نے اُسکے مضامین کی شہادت منقولی پیش کی عمرو نے اُس اصل اقرارنامہ کو واسطے تردید شہادت منقولی گذرانیدہ زید کے یا واسطے ثبوت اس امر کے کہ اقرارنامہ استہامپ پر نہیں ہی پیش کرنا چاہا پس اس صورت میں وہ اسکا مستحضر نہیں بناو سکتا \*  
نہمہ خط کے ساتھ دفعہ ۱۶۱ و ۱۶۲ ایک خط ذیل ملاحظہ کریں \*

## دفعہ ۱۶۵ حاکم عدالت کو اختیار

ہی کہ واسطے انکشاف یا حصول ثبوت مناسب واقعات

اختیار عدالت نسبت سوالات و طلبی دستاویزات

متعلقہ کے جو سوال چاہے کسی طور پر کسی وقت کسی گواہ سے یا کسی فریق سے کسی واقعہ متعلقہ یا غیر متعلقہ کی بابت کرے یا واسطے پیش کرنے کسی دستاویز یا کسی شی کے حکم دے اور اہالی مقدمہ یا اُن کے مختاروں کو یہہ استحقاق نہوگا کہ ایسے کسی سوال یا حکم پر عذر کریں اور نہ یہہ کہ بدون اجازت عدالت کے کسی گواہ کے جواب کی بابت جو ایسے سوال پر اُس نے دیا ہو اُس سے کوئی سوال کریں \* مگر شرط یہہ ہی کہ فیصلہ مبنی ایسے واقعات پر ہو جو ازروے ایکٹ ہذا کے واقعات متعلقہ قرار دیئے گئے ہیں اور حسب ضابطہ ثابت کیئے جائیں \*

فیز شرط یہہ ہی کہ اس دفعہ کی رو سے کسی حاکم عدالت کو یہہ اختیار نہوگا کہ



کسی گواہ کو کسی سوال کے جواب دینے پر یا کسی دستاویز کے پیش کرنے پر مجبور کرنے جسکی بابت بموجب دفعات ۱۲۱ لغایت ۱۳۱ — ایکٹ ۱۸۵۸ کے اُسکو استعفاء کا جواب نہ دینے یا پیش کرنے کا اُس صورت میں حاصل ہوتا جب کہ وہ سوال فریق ثانی نے اُس سے کیا ہوتا یا وہ دستاویز طلب کرائی ہوتی نہ حاکم عدالت کو ایسے سوال کرنے کا منصب ہوگا جو حسب دفعات ۱۲۸ یا ۱۲۹ کے کسی اور شخص کو کرنا نامناسب ہو اور نہ کسی حاکم عدالت کو یہ اختیار ہوگا کہ بجز اُن صورتوں کے جو دفعات ماسبق میں مستثنیٰ کی گئی ہیں کسی دستاویز کی شہادت اصلی کے پیش ہونے سے درگزر کرے \*

دفعہ ۱۶۱ دیوانی و فوجداری دونوں کی کارروائیوں سے متعلق ہے۔  
دفعات ۱۶۱ لغایت ۱۶۶ ضابطہ دیوانی کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ حاکم عدالت دیوانی کو نسبت اظہار فیہ فریقین مقدمہ کے یا نسبت طلبی اُن دستاویزات کے جو اُسے قبضہ میں ہوں قانون نے کیا کیا اختیارات عطا کیے ہیں اور دفعہ ۶ ایکٹ ۱۸۵۸ء کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ایسی قسم کے اختیارات نسبت اور گواہوں کے بھی حاکم عدالت

دیوانی کو حاصل ہیں دفعہ ۱۹۲ و ۲۱۳ و ۳۵۱ ضابطہ فوجداری کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اسی قسم کے اختیارات حکام فوجداری کو بھیہ قانون نے عطا کیئے ہیں \*

یہہ امر بحث طلب ہی کہ مقدمات دیوانی میں جب کہ قربیٰ ثانی کوئی عذر پیش کرے تو آیا حاکم عدالت کو یہہ منصب ہی کہ کسی سوالات یا شہادت کو ناقابل ادخال قرار دے لیکن یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ حسب دفعہ ۱۲۹ ضابطہ دیوانی جو نسبت دستاویزات کے ہی عدالت کو صاف اختیار ہی کہ شہادت دستاویزی کو اگر غیر متعلق اور ناقابل ادخال تصور کرے تو اُن دستاویزات کو منظور نہ کرے اور یہہ ملاحظہ دفعہ ۵ و ۷ و ۶۳ ایکٹ ہذا یہہ ظاہر ہوگا کہ منشاء واضعان قانون یہہ ہی کہ عدالت بلا لحاظ عذر فریقین کے قواعد منضبطہ ایکٹ ہذا کو ملحوظ رکھے — اور ایک فیصلہ عدالت ہائی کورٹ کلکتہ بھی مریہ اس رائے کا ہی ۶ \*

مقدمات فوجداری میں حسب دفعہ ۲۵۶ ضابطہ فوجداری کے حاکم عدالت کا یہہ فرض ہی کہ کل امور نسبت شہادت کے ضبط طی کرے \* جن گواہوں کو کہ حسب منشاء قواعد مذکور عدالت خود طلب کرے اُن سے سوالات جرح کرنے کا فریقین کو اختیار ہوگا یہہ امر فیصلہ جسٹس لاک صاحب چیف ہائی کورٹ کلکتہ سے ظاہر ہوتا ہی ۷ \*

## دفعہ ۱۶۶ اُن مقدمات میں

جنکو اہل جوری تجویز

کریں یا باعانت اسپسروں

کے تجویز کیئے جائیں اہل جوری یا

اسپسروں کو جائز ہی کہ کوئی سوالات

جنکو حاکم عدالت خود کرتا اور جنکو

اختیار جوری و اسپسروں  
نسبت سوالات

۶ ایکٹ محکمہ بنام پتھیر سردار ویکائی جلد ۷ صفحہ ۲۵ فوجداری

۷ تاریخی جرن چودھری بنام سردار سندھری داسی بنگال جلد ۳ صفحہ ۲۵۸

## مناسب سمجھتا گواہوں سے معرفت یا باجازت حاکم عدالت کے کریں \*

دفعہ ۱۶۷ صرف متعلق کارروائی ہے فوجداری سے ہی اس نکتہ کے  
ہندوستان میں دیوانی کے مقدمات میں جوری کہی نہیں بیٹھتی —  
دفعہ ۲۳۳ و ۲۳۴ ضابطہ فوجداری کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ کن کن  
مقدمات میں جوری بیٹھنی ہی اور دفعہ ۲۵۷ ضابطہ مذکور کے دیکھنے  
سے واضح ہوگا کہ جوری کا کما کما ہی \*

## فصل ۱۱ اقبال بیجا اور

### نامنظوری شہادت

#### دفعہ ۱۶۷ اقبال بیجا یا شہادت

کی نامنظوری کسی مقدمہ  
میں برائے خود وجہ تجویز  
جدید یا تنسیخ فیصلہ کی

ممانعت نسبت تجویز  
جدید معض اور بات  
نامناعت اعراض احوال  
شہادت

ایسے حال میں نہ ہوگی جب کہ اُس عدالت  
کو جسکے رو برو ایسا عذر پیش کیا جاوے  
یہہ معلوم ہو کہ قطع نظر اُس شہادت کے  
جسکی نسبت اعتراض ہی یا اُس اقبال کے  
شہادت کافی اس بات کی ہی کہ فیصلہ جائز  
رکھا جائے یا یہہ کہ وہ شہادت نامنظور شدہ

## اگر منظور ہوتی تو بھی فیصلہ میں کوئی تبدیل لازم نہ ہوتی \*

ترجمہ دفعہ ۱۶۷ میں لفظ اقبال کے بدلے لفظ ادخال یا لفظ منظوری  
ہوتا تو بہتر ہوتا \*

یہ دفعہ مقدمات دیوانی اور قوجداری دونوں سے متعلق ہے <sup>۸</sup> اور اُسکے معنی یہ ہیں کہ اگر عدالت ماتحت مقدمہ کی تجویز ایسی شہادت کی بناء پر کرے کہ جسکا ایک جزر تو قانوناً قابل ادخال ہو اور کچھ قابل ادخال نہ ہو تو یہ لازم نہیں آتا کہ صرف اسی وجہ سے فیصلہ عدالت ماتحت کا منسوخ ہو جائے بلکہ عدالت اپیل کو لازم ہے کہ یہ امر طے کرے کہ آیا وہ جزر شہادت جو کہ قانوناً قابل ادخال ہے واسطے تذبذب تجویز عدالت ماتحت کے کافی ہے یا نہیں اور اگر کافی سمجھے تو فیصلہ بحال رکھنا چاہیئے چنانچہ ایسا ہی حکام پریوی کونسل نے قبل نفاذ ایکٹ ۱۸۵۷ کے تجویز کیا ہے <sup>۹</sup> یہ امر واضح رہے کہ گو ایکٹ ۱۸۵۷ اس زمانہ میں نافذ نہ تھا لیکن ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۵۵ء اس زمانہ میں قانون شہادت ہندوستان میں تھا اور اُسکی دفعہ ۵۷ دفعہ ۱۸۵۷ سے بلنفلہ مطابقت کہاتی ہے۔ اسی مضمون کے پریوی کونسل نے اور بھی فیصلہ کیئے ہیں <sup>۱۰</sup> \*

لیکن اگر عدالت بالا دست کو یہ ظاہر ہو کہ مقدمہ کے واقعات کی تجویز ناچیز شہادت پر ہوئی ہے تو اس فیصلہ کو نقص یا منسوخ کر سکتی ہے <sup>۱۱</sup> مگر یہ امر کہ شہادت نامناسب وقت پر داخل کی

۸ ملکہ بنام ہری پل چٹوڑ گھوس انڈین لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷

۹ ہرمکھ بنام فریڈا بنگال جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ نظائر پریوی کونسل

۱۰ سہاراجہ کنر ستھوانکھ بنام دابو قند لال مورزا انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ

۱۱ ۱۹۹ — ر لاء پٹی دھر بنام گورنمنٹ بنگال جلد ۹ صفحہ ۳۷۱

۱۲ کرشناؤں طوما رام بنام راجہ رکمانی باب مورزا انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۸۳

گئی ہی فی نفسہ وجہ ناجوازی اُس شہادت کی نہیں ہی  
جب تک کہ یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ فریق ثانی کو اسی کارروائی  
سے ضرور پہونچا \*

دفعہ ۲۸۳ کے ساتھ دفعات ۲۸۳ و ۲۸۴ ضابطہ نوجداری قابل  
ملاحظہ ہیں \*

## خاتمہ

ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء میں جس کی یہہ شرح لکھی گئی تھی صرف وہ قواعد منضبط ہیں جنہ سے کہ تعلق واقعات کا امر متنازعہ فیہ ہے معلوم ہوتا ہی اور طریق ثبوت اور پیشی شہادت اور اُس کے اثر کے قواعد بھی تین ابواب میں تحریر کیئے گئے ہیں لیکن واضعان قانون نے وقعت شہادت قائم کرنے کی نسبت کوئی قواعد مقرر نہیں کیئے اور نتیجتاً یہہ ہی کہ ہر مقدمہ کے حالات اور قرینہ اور مقدمات سے اسقدر اختلاف ہوتے ہیں کہ شہادت کی وقعت قائم کرنے کے لیئے کوئی قاعدہ بطور قانون کے جاری نہیں ہو سکتا پس حاکم عدالت پر یہہ بات (ایسی گئی) ہی کہ قراین مقدمہ سے اور حالت دستاویزات سے اور ثبوت گویا (ہوں سے شہادت کی وقعت کی نسبت اپنی رائے قائم کر لے) \* اس غرض سے کہ تحصیل کنندہ قانون کو اس ایکٹ کے یاد کرنے میں آئی ہو اس کتاب کے اخیر میں تین شجرے شہادت کے لگائے ہیں - مگر ان شجروں کو کل متن قانون اور شرح کے پڑھے بغیر دیکھنے سے نہ تو ان کا مضمون بخوبی سمجھ میں آویگا اور نہ اُن سے یاد کو مدد ملے گی لیکن بعد تحصیل کل کتاب کے اُن شجروں کے سمجھنے میں کچھ شواہد پیش نہ آویگی اور اُمید ہی کہ طالب علم کو کچھ کم آسانی پہوگی \*

شجرہ اول میں شہادت کو باعتبار اُس کی نوعیت کے دیکھا ہی رہ جو نوعیت ایکٹ ہذا اس کی فروعات سے متعلق ہیں اُنکا حوالہ دیا گیا ہے \*

شجرہ دوم میں شہادت پر باعتبار اصول کے نظر قالی ہی اور بحوالہ نوعیت ایکٹ ہذا دیکھا ہی کہ ان اصولوں کا کیا اثر ہوتا ہی اور کیونکر ان کی بنا پر قواعد قائم کیئے گئے ہیں \*

شجرہ سوم سب سے بڑا ہی اور اُس میں یہہ دکھایا گیا ہی کہ ان کے ذریعے کیا ہیں اور کیونکر کام میں آتے ہیں یعنی واقعات کا کیونکر کیا جاتا ہی \*

علاوہ ان تین شجروں کے متن کتب میں اور شجرے بھی قابل  
 تحصیل ہیں جن سے دقت طلب مسائل قانون شہادت حل ہوتے ہیں  
 اور بعضی سخت مشکل دہلیات کا مضمون بعد اُن کے پڑھنے کے ایک  
 نظر میں سمجھ میں آتا ہے اور یاد ہوتا ہے \*

صوب

تکريزي يعني دستاويزات

خانگي (دفعه ۷۵)

دکاري (دفعه ۷۴)

غير عدالتي (فقرة دوم دفعه ۷۳)

تي (دفعه ۳+)

— اقامام



## حسب قوائد ماسبق

بہ نسبت قابل ادخال ہونے  
ت کے ذمہ حاکم بھی (دفعہ ۱۳۵) \*  
بہ عدالت نسبت سوالات وطلابی  
۱۹۸۸ء

( ۱ ) : لا واسطه

( ۲ ) : ۴ + ۸  
۸ + ۱۶



۲ — — — — —  
وقعه

سرکاری

خواہ

نہ

— ۱

— ۲



## تقریری یعنی گواہان

### اول — باعتبار قابلیت

۳

۱ — کون مجاز گواہی دینے کے ہیں (دفعہ ۱۱۸ و ۱۱۹) \*

۲ — گونگا گواہ (دفعہ ۱۱۹) \*

صدائے

۳ — گواہان چال چلن (دفعہ ۱۲۰) \*

۴ — کوئی خاص تعداد گواہان ضروری نہیں (دفعہ ۱۲۲) \* اول

### دوم — طریق اظہار گواہان

۱ — ترتیب پیشی (دفعہ ۱۲۵) \*

دوم

۲ — سوالات اور انکی اقسام (دفعہ ۱۲۳) \*

۳ — ترتیب اظہار گواہان (دفعہ ۱۲۲) \*

۴ — مجبوری گواہ جواب دینے پر (دفعہ ۱۲۳) \*

۵ — سوالات ہدائیہ کی باتیں اور کب ہو سکتے ہیں (دفعہ ۱۲۱) \*

۶ — سوالات جرح چونکہ چائز ہیں (دفعہ ۱۲۶) \*

۷ — اختیار عدالت نسبت کیئے جانے سوالات کے (دفعہ ۱۲۸ و ۱۲۹) \*

۱۶۵) \*

۸ — سوالات ممنوعہ (دفعہ ۱۲۹ تا ۱۵۳) \*

۹ — سوالات بغرض غر معتبر کرنے گواہ کے (دفعہ ۱۵۵) \*

۱۰ — سوالات تعرض تکرید بیان گواہ (دفعہ ۱۵۶ و ۱۵۷) \*

۱۵۸) \*

۱۱ — سوالات نسبت معاملہ مندرجہ تحریر (دفعہ ۱۲۳) و



## تتمہ جات

### ایکٹ نمبر ۱۸ دہشت سنہ ۱۸۷۲ ع

ایکٹ بترمیم قانون شہادت و تجزیہ ہند مصدرة

سنہ ۱۸۷۲ ع

دفعہ ۱۔ ہر گاہ قریب مصلحت ہی کہ قانون شہادت و تجزیہ ہند مصدرة سنہ ۱۸۷۲ ع کی ترمیم کیجائے لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے \*

دفعہ ۱۔ جائز ہے کہ یہہ ایکٹ قانون ترمیم قانون شہادت و تجزیہ ہند کے نام سے موسوم ہو \*  
یہہ قانون تاریخ نفاذ سے عمل درآمد ہوگا \*

دفعہ ۲۔ قانون شہادت و تجزیہ ہند مصدرة سنہ ۱۸۷۲ ع کی دفعہ ۳۴ کی ضمنی ۵ و ۶ میں بعد لفظ رشتہ کے لفظ پدری یا مادری یا رشتہ ازدواجی یا تہنیت داخل کیا جائیگا \*

دفعہ ۳۔ ایکٹ کی مذکور دفعہ ۴۱ کی سطر ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ میں بعد لفظ فیصلہ کے لفظ حکم تہگری کا داخل کرنا چاہیئے \*

دفعہ ۴۔ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۴۵ میں بعد لفظ ہنر کی عبارت کے یہہ عبارت ہونی چاہیئے یا درباب ہنر عبارت دستخط کے \*



دفعہ ۵ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۵۷ کے فقرہ ۳ میں بعد لفظ شارع عام کے لفظ خشکی یا تری کا زیاد کرنا چاہیئے \*

دفعہ ۶ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۶۶ کی سطر ۳ میں بعد لفظ دستاویز ہی کے یہہ الفاظ داخل کرنے چاہیئیں یا اُسکے انرفی یا وکیل کو \*

دفعہ ۷ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۶۱ کے مستثنیٰ میں بجائے الفاظ حسب قانون وراثت مجربہ کے یہہ الفاظ قائم کرنے لازم نہیں جنکا پرورہات پریشی میں حاصل کیا گیا ہو \*

دفعہ ۸ قانون شہادت مجربہ لندن مصدرہ ۱۸۷۲ ع کی دفعہ ۹۲ کی شرط اول میں بجائے اِن الفاظ کے یا قصور اداے یہہ الفاظ قائم کرنے حاضری یا عدم اداے یا قصور اداے \*

دفعہ ۹ اُسی ایکٹ کی دفعہ ۱۰۸ کی سطر اول میں بجائے لفظ جب کے یہہ الفاظ قائم کرنے چاہیئیں مگر شرط یہہ ہی کہ جب اور سطر اخیر مدعی بجائے لفظ اُس شخص پر ہی کے اُس شخص کی طرف منتقل ہونا ہی \*

دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۲۹ کی سطر ۱۲ میں بجائے لفظ آسکو کے اُس بدستور یا سوال جواب کنندہ یا انرفی یا وکیل کو قائم کرنا چاہیئے اور ایکٹ مذکور کی

دفعہ ۱۲۸ کی سطر ۳ میں بعد لفظ پیرسٹر کے لفظ  
یا سوال جواب کڈنے کا قائم کرنا چاہیئے \*

ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۲۹ کی سطر ۸ میں  
بجائے لفظ مجرمانہ کے لفظ خلاف قانون قائم کرنا چاہیئے \*  
دفعہ ۱۱ اسی ایکٹ کی دفعہ ۱۵۵ کے فقرہ ۴ میں  
بجائے ان الفاظ کے اُسے رشوت دینے کو کہا گیا ہی یہ  
الفاظ قائم کرنے چاہیئیں کہ اُسے رشوت کے دینے جانے  
کو قبول کیا ہی \*

دفعہ ۱۲ † قانون شہادت مجریہ ہند مصدرة سنہ  
۱۸۷۲ ع کی کسی عبارت سے یہ منصور ٹھوگا کہ وہ  
متخل دفعہ ۱۲ ایکٹ امبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۲ ع کا ( متضمن  
قریم قانون ادائے شہادت ) ہی \*

سیدہ اس تصدیق میں ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ ع مذکور بالا  
کی سطر کی شمار میں تابع مندرجہ اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مشرقی  
میراث ہی \*

† یہ دفعہ منسوخ ہوئی \* اور جب دفعہ ۷ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع کے

## ایکٹ نمبر ۱۰ بابت سنہ ۱۸۷۳ء

قانون حلف مجبوریہ ہند مصدراۓ سنہ ۱۸۷۳ء

ایکٹ واسطے اجتماع قوانین متعلقہ حلف عدالت کے

اور واسطے دیگر اغراض کے

ہر گاہ یہہ قرین مصلحت ہی کہ عدالت کے حلف کے طریقوں اور اظہار اور اقرار صالح کے متعلق قوانین کا اجتماع کیا جائے اور عہدہ ۱۸۷۳ء سرکاری میں حلف اور اظہار اور اقرار صالح کرنے کے باب میں جو قوانین تھیں انکی تفسیح ہو لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے \*

### ۱۔ موآتب ابتدائی

دفعہ ۱۔ جائز ہے کہ یہہ ایکٹ قانون حلف مجبوریہ ہند مصدراۓ سنہ ۱۸۷۳ء کے نام سے موسوم ہو \*  
یہہ ایکٹ تمام برٹش انڈیا میں اور جسٹدر کہ اُس کو تعاق رعایاے ملکہ معظمہ سے ہی اُن ہندوستانی والیان ملک اور ریاستوں کی قلمرو میں بھی جو حضور ملکہ معظمہ سے رابطہ انتہا رکھتی تھی نافذ ہوگا \*  
یہہ قانون یکم مئی سنہ ۱۸۷۳ء سے عمل درآمد ہوگا \*

دفعہ ۲۔ قوانین کے احکام مندرجہ ذمیمہ منسلک

ایکٹ لہذا جسٹدر کہ اُس ضمیمہ کے خانہ سوم میں تصویب تھی منسوخ کیئے گئے \*

دفعہ ۳ کوئی عبارت مندرجہ ایکٹ ہذا کورٹ مارشل کی کارروائیوں سے یا اُس حلف یا اظہار یا اقرار صالح سے متعلق نہ ہوگی جو از روے کسی ایسے قانون کے مقرر ہی جسکو حسب احکام قانون متعلقہ کونسل ہند مصدراً سنہ ۱۸۶۱ع کے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اختیار منسوخ کرنے کا نہیں رکھتے ہیں \*

#### ۴ — اختیار حلف اور اقرار صالح کرانے کا

دفعہ ۴ عدالتوں اور اشخاص مفصلہ ذیل کو اجازت ہی کہ خود یا بذریعہ کسی عہدہ دار کے جسے انہوں نے اِس باب میں اختیار دیا ہو بانصرام اُن خدمات کے یا در اثناء عمل میں لانے اُن اختیارات کے جو اُن سے از روے قانون متعلق ہیں یا اُن کو مفوض ہیں حلف اور اقرار صالح کرائیں \*

( الف ) تمام عدالتوں اور اشخاص کو جنہیں از روے قانون یا برضامندی اشخاص اختیار شہادت لینے کا ہی \*

( ب ) کمان انسر ہر مقام فوج کو جہاں افواج ملازم ملکہ معظمہ مقیم ہوں مگر بشرایط مفصلہ ذیل —  
۱ یہ کہ حلف یا اقرار صالح اُسی مقام کی حدود کے اندر کرایا جائے \*

۲ یہ کہ حلف یا اقرار صالح ایسا ہو کہ ہر جسٹس آف دی پیسی برٹش انڈیا میں اُس کے کرانے کا مجاز ہو \*

### ۳۔ کن اشخاص کو حلف یا اقرار صالح کرنا چاہیئے

دفعہ ۵ حلف یا اقرار صالح اشخاص مفصلہ ذیل کو کرنا لازم تھی —

( الف ) تمام گواہوں کو یعنی تمام اشخاص کو جن سے قانوناً کوئی عدالت یا ایسا شخص اظہار لے جسے حسب قانون یا برضامندی اشخاص ایسے اشخاص سے اظہار یا شہادت لینے کا اختیار ہو یا جو روپرور کسی ایسی عدالت یا شخص مذکور کے اداے شہادت کریں یا جن کو اداے شہادت کا حکم دیا جائے \*

( ب ) ایسے سوالات اور شہادت کے ترجمان کو جو گواہوں سے کیئے جائیں اور جسے گواہ ادا کریں \*

( ج ) اقل جوڑی کو \*

دفعہ ۵۷۱ کی کسی عبارت سے یہہ جائز نہوگا کہ کارروائی فوجداری میں شخص ملزم سے حلف یا اقرار صالح کرایا جائے اور نہ یہہ ضرور ہوگا کہ کسی عدالت کے ترجمان مقررہ سے بعد ازانکہ وہ اپنے عہدہ کی خدمات کے انصرام پر مامور ہوا ہو حلف یا اقرار صالح اس بات کا کرایا جائے کہ وہ بدینات اپنی خدمات کو انجام دینا \*

دفعہ ۵۷۲ جس حال میں کہ گواہ یا ترجمان یا اقل جوڑی غنڈہ یا مسلمان ہو یا جس حال میں کہ اُس کو

حلف کرنے پر اعتراض ہو اُسے لازم ہی کہ بجائے حلف کے اقرار صالح کرے \*

دوسری ہر صورت میں گواہ یا ترجمان یا اہل جوڑی کو لازم ہی کہ حلف کرے \*

### ۴ — نمونہ حلف اور اقرار صالح کا

دفعہ ۷ تمام حلف اور اقرار صالح جو حسب دفعہ ۵ کیئے جائیں وہ اُس نمونہ کے مطابق کرائے جائینگے جو کہ عدالت ہائی کورٹ وقتاً فوقتاً مقرر کرتی رہے \*

اور جب تک کہ ایسے نمونے عدالت ہائی کورٹ کی حضور سے مقرر نہوں حلف اور اقرار صالح اُسی طور سے کرائے جائینگے جو کہ بالفعل مستعمل ہی \*

تشریح — درباب حلف اور اقرار صالح عدالت ریگائرڈ رنگوں اور عدالت مطالبہ خفیہ رنگوں کے رنگوں کا صاحب ریگائرڈ حسہ ، معنی دفعہ ۱۱۱ کے ہائی کورٹ تصور کیا جائیگا \*

دفعہ ۸ اگر کوئی فریق یا گواہ کسی کار درائی عدالت کا کسی ایسے طور کے حلف یا اقرار صالح پر جس کا پاس و لحاظ اُس قوم یا مذہب کے اشخاص جس سے کہ وہ متعلق ہی واجب سمجھتے ہوں اور کف قاعدہ عدالت یا شرم و حیا کے نہو اور اُس میں ایسا ہوں نہو جو کسی اور شخص پر مؤثر ہوتا ہو ادا ہے

شہادت کرنا چاہے تو عدالت کو اختیار ہی کہ باوجود کسی عبارت کے جو قبل ازیں ایک دفعہ ہذا میں مندرج ہی اگر مناسب سمجھے اُس سے ایسا حلف یا اقرار صالح کرائے \*

دفعہ ۹ اگر کوئی فریق کسی کا روایتی عدالت کا یہہ بیان کرے کہ اتر اُس طور کا حلف یا اقرار صالح جسکا ذکر دفعہ ۸ میں کیا گیا فریق ثانی یا کوئی گواہ کار روایتی مذکور میں کرے تو منجہر پابندی اُسکی لازم آئیگی تو اس صورت میں عدالت کو اختیار ہی کہ اگر مناسب جانے اُس فریق یا گواہ سے پوچھے یا پوچھوائے کہ تم ایسا حلف یا اقرار صالح کرو گے یا نہیں \*

مگر شرط یہہ ہی کہ کوئی فریق یا گواہ عدالت میں اصالتاً متخصی اسلیئے جبراً حاضر نہ کیا جائیگا کہ وہ ایسے سوال کا جواب دے \*

دفعہ ۱۰ اتر وہ فریق یا گواہ اُس طور کے حلف یا اقرار صالح کو منظور کرے تو عدالت کو اختیار ہی کہ اُس سے وہ حلف یا اقرار صالح کرائے یا جس حالت میں کہ وہ حلف یا اقرار صالح اس قسم کا ہو کہ زیادہ سہولت کے ساتھ عدالت سے باہر لیا جاسکتا ہو تو عدالت کو اختیار ہی کہ ہمیشہ کسی شخص کے نام اُس سے حلف یا اقرار صالح کرانے کے لیئے جاری کرے تاکہ وہ شخص ایسا کرائے اور اُس شخص کو اجازت دے

جس سے حلف یا اقرار صالح کرایا جائیگا اُسکی شہادت  
لیکر عدالت میں بھیج دے \*

دفعہ ۱۱ جو شہادت کہ اس نہج پر ادا کی جائے  
بمقابلہ اُسی شخص کے جس نے کہ حسب متذکرہ بالا  
اسکو واجب التعمیل ہونا چاہیے اور تسلیم کیا اُس معاملہ  
میں جو کہ بیان کیا گیا ہو ثبوت قضاہی ہوگی \*

دفعہ ۱۲ جس حال میں کہ وہ فریق یا گواہ اُس  
حلف یا اقرار صالح متذکرہ دفعہ ۸ کے کرنے سے انکار کرے  
تو اُسپر جبر نہ کیا جائیگا لیکن عدالت اپنی کرداروں  
میں یہ بات قلمبند کریگی کہ اس قسم کا حلف یا اقرار  
صالح کرنا چاہا گیا تھا اور نیز یہ کہ اُس سے پرچھا گیا  
تھا کہ وہ ایسا حلف یا اقرار صالح کریگا یا نہیں اور  
اُس نے انکار کیا مع اس وجہ کہ اُس نے اپنے  
انکار کے واسطے بیان کی ہو \*

## فصل ۵ — متفرقات

دفعہ ۱۳ کسی حلف یا اقرار صالح کا نہ لیا جانا  
اور اُن میں سے ایک کے بجائے دوسرے کا لیا جانا اور  
کوئی بے ضابطگی جو حلف یا اقرار صالح قسم مذکور کے  
طریق میں واقع ہو باعث ناجوازی کسی کار روائی یا  
ماظوری کسی شہادت کی نہوگی جسمیں یا جس کی  
پابت وہ ترک یا تبدیل یا بے ضابطگی وقوع میں آئی ہو



اور نہ مغل اُس پابندی کی ہوگی جو کہ گواہ پر راست بیان کرنے کے لیئے تھی \*

دفعہ ۱۴ جو شخص کہ کسی عدالت یا ایسے شخص کے دربرو جسے از روے ایکٹ ہذا حلف اور اقرار صالح کرانے کا اختیار تھی نسبت کسی امر کے اداء شہادت کرے اُسپر واجب تھی کہ اُس امر کی نسبت راست راست بیان کرے \*

دفعہ ۱۵ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعات ۱۷۸ و ۱۸۱ کے معنی ایسے سمجھے جائینگے کہ گویا بعد لفظ حلف کے لفظ یا اقرار صالح کا بھی اُن میں داخل تھا \*

دفعہ ۱۶ بروایت احکام دفعات ۳ و ۵ کے کسی شخص پر جو کسی عہدہ پر مقرر کیا جائے یہہ لازم نہوگا کہ اپنے عہدہ کی خدمات کا انصرام شروع کرنے سے پہلے حلف کرے یا کسی طرح کا اظہار یا اقرار صالح کرے یا اُس پر اپنے دستخط کرے \*

### ضمیمہ

( دفعہ ۱ کو دیکھو )

### حصہ ۱ — قوانین مصادرة پارلیمنٹ

سنہ اور باب	عنوان	کستدر منسوخ ہوا
سنہ ۹ جلوس چارج چپلرم باب ۷۳	قانون نم باب اصلاح انتظام عدالت فرجنداری کے ملک ہند میں	دفعات ۳۶ و ۳۷

نمبر اور سنہ	عنوان	کس قدر منسوخ ہوا
سنہ ۳۰ جولوس ولیم چہارم باب ۳۹	ایکٹ بغرض اجازت اس امر کے کہ اہالی فرقہ کو فیکر اور مورے ویا تمام مقدمات میں جن میں کہ حلف لینا ضروری ہو اقرار صالح کریں	کل ایکٹ جس قدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۳۰ جولوس ولیم چہارم باب ۸۲	ایکٹ درباب اجازت اس امر کے کہ وہ لوگ جو سپرینٹنڈنٹ کے نام سے موسوم ہیں بجائے حلف کے اقرار صالح کریں	کل ایکٹ جس قدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۵۵ جولوس ولیم چہارم باب ۶۲	ایکٹ بے تنسیخ ایکٹ مصدرہ اجلاس حال پارلیمنٹ جسکا یہ عنوان ہی ایکٹ بایں مراد کہ حلف اور اقرار صالح جو سرکار کے مختلف صیغوں میں لیا جاتا ہی اور کرایا جاتا ہی بحسن وجوہ موقوف کیا جائے اور اسکے بجائے اقرار کرایا جائے اور بایں مراد کہ جو حلف اور اقرار صالح بطور خون اور سوائے امور متعلقہ عدالت کے کیا جاتا ہی اسکا انسداد کلی ہو اور حلف غیر ضروری کی موقوفی کے لئے دیگر احکام منضبط کرنے کے باب میں	کل ایکٹ جس قدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۲۱ جولوس ملکہ وکٹوریہ باب ۷۷	ایکٹ باجائز اس امر کے کہ بعض صورتوں میں بجائے حلف کے اقرار صالح کی اجازت دی جائے	کل ایکٹ جس قدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہی

## حصہ ۲ — ایکٹ

نمبر اور سنہ	عنوان	کس قدر منسوخ ہوا
۹ سنہ ۱۸۳۶ء	متضمن اس کے کہ کمان افسر کو اختیار ہی کہ حلف لینا کرے	کلی

نمبر اور سنہ	عنوان	کسٹمر منسوخ ہو
۱۱ سنہ ۱۸۳۷ء	در باب خلف اور اقرار صالح متعلقہ عہدہ	جسٹسز کہ منسوخ نہیں ہوا تھا
۵ سنہ ۱۸۳۷ء	ہندو اور مسلمانوں کے خلف اور اقرار کی بابت	ایضا
۱۵ سنہ ۱۸۳۳ء	متضمن اس کے کہ عدالت میں بہ نسبت سابق زیادہ عہدہ دار غیر متعہد بیرونی کیلئے جائیں	دفعہ ۲
۱۵ سنہ ۱۸۵۱ء	بغرض ترمیم قانون شہادت	دفعہ ۱۲
۱۲ سنہ ۱۸۵۶ء	ایکٹ جس سے یہہ مفصلاً ہی کہ جو قانون پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگلہ میں اس حکم سے جاری ہی کہ متعلقہ جات دیوانی کے حکم امدا مقرر کریں اُس میں اصلاح دی جاوے	دفعہ ۳
۷ سنہ ۱۸۵۷ء	پریزیڈنسی منڈر اس کے صیفہ مال اور عدالت میں زیادہ عہدہ دار غیر متعہد بیرونی کیلئے جائیں	دفعہ ۲
۱۲ سنہ ۱۸۵۹ء	متضمن اس کے کہ پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگلہ میں بٹیکات چہار کی عدم ہتہ آوری کار خدمت کے مقدمات کی نتیجہ تامل میں آئے	دفعہ ۱۲ و ۱۱
۱۸ سنہ ۱۸۶۳ء	یہہ ایکٹ در باب کارروائی دکنر مسٹر ہائی کورٹ فورٹ ولیم بنگلہ کے ہی اور نڈر بیرونی خلف ہندو اور مسلمانوں کے عدالت مذکورہ میں اور باوریم مستحکمہ ضابطہ دیوانی بابت ایچا جملہ جات عدالت مذکور	دفعہ ۹

نمبر اور سہ	عنوان	کس قدر منسوخ ہوا
۳ سنہ ۱۸۶۶ ع	ایکٹ مشعر اصلاح انضباط عدالت چیف کورٹ پنجاب و ممالک تابع پنجاب کے	دفعہ ۵
۲ سنہ ۱۸۶۹ ع	بغرض تقرر صاحبان جسٹس آفندی پیس کے	دفعات ۷ و ۸
۳ سنہ ۱۸۷۱ ع	بغرض اجتماع و ترمیم قوانین متعلقہ کاروبار کے	دفعہ ۱۷ اور دفعہ ۳۸ کی بہ عبارت یعنی اور ڈپٹی مذکور عدالت عالیہ ہائی کورٹ کے حاکم واحد کے روبرو اس امر کا حلف کرے گا کہ وہ اپنے عہدہ کے امور ات بدہانت انجام دے گا
۶ سنہ ۱۸۷۱ ع	قانون دریاب اجتماع و ترمیم ان قوانین کے جو دیوانی کی عدالت ہائے ضلع و عدالت ہائے ماتحت واقع بنکالہ سے متعلق ہیں	دفعہ ۱۳
۶ سنہ ۱۸۷۲ ع	ایکٹ بغرض ترمیم قوانین متعلقہ حلف اور اقرار صالح کے	کل
۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع	ایکٹ بغرض ترمیم قانون شہادت متجربہ ہند مصدرة سنہ ۱۸۷۲ ع	دفعہ ۱۲

### حصہ ۳ — قوانین

نمبر اور سنہ	عنوان	کس قدر منسوخ ہوا
قانون ۲ سنہ ۱۷۹۳ء مجموعہ بنگالہ	قانون درباب سماعت و تجویز و انفصال ان مقدمات یا ثالثات کے جو قابل سماعت عدالت ہاے دیوانی مقورہ اضلاع و شہر ہاے پٹنہ و ڈھاکا و مرشد آباد قرار نی گئیں	اُس قدر عبارت دفعہ ۶ کی ہے کہ منسوخ نہیں ہوئی ہی
۳ سنہ ۱۸۰۳ء	قانون درباب سماعت و تجویز اور انفصال مقدمات یا ثالثات قابل ارجاع عدالت ہاے دیوانی کے جو ان ممالک کے تلمی اضلاع میں جنہیں نواب وزیر نے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے تفویض کیا ہی مقور کی گئیں	اُس قدر عبارت دفعہ ۷ کی ہے منسوخ نہیں ہوئی تھی اور دفعہ ۸
۹ سنہ ۱۸۳۳ء	قانون بہتر مہم بعض اجزاء قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ء اور قانون ۳ سنہ ۱۸۲۸ء اور متضمن احکام کے بنظر جلد تر اور قرار واقعی انفصال ہائے مقدمات قابل تجویز حاکمان مال مامورہ ہندوستان کے جو حسب قوانین مذکور عمل میں آئے اور یاں مراد کہ حساب دیہہ پتچر پیش گرایا جاوے اور سروستھہ مال میں اٹھالیان ہند کی ماموری کو زائد وسعت دی جاوے اور درباب دیوی مالکانہ کے توجہ سے معنی دفعہ ۵ قانون ۷ سنہ ۱۸۴۲ء کے یہی ہو	دفعہ ۱۹

